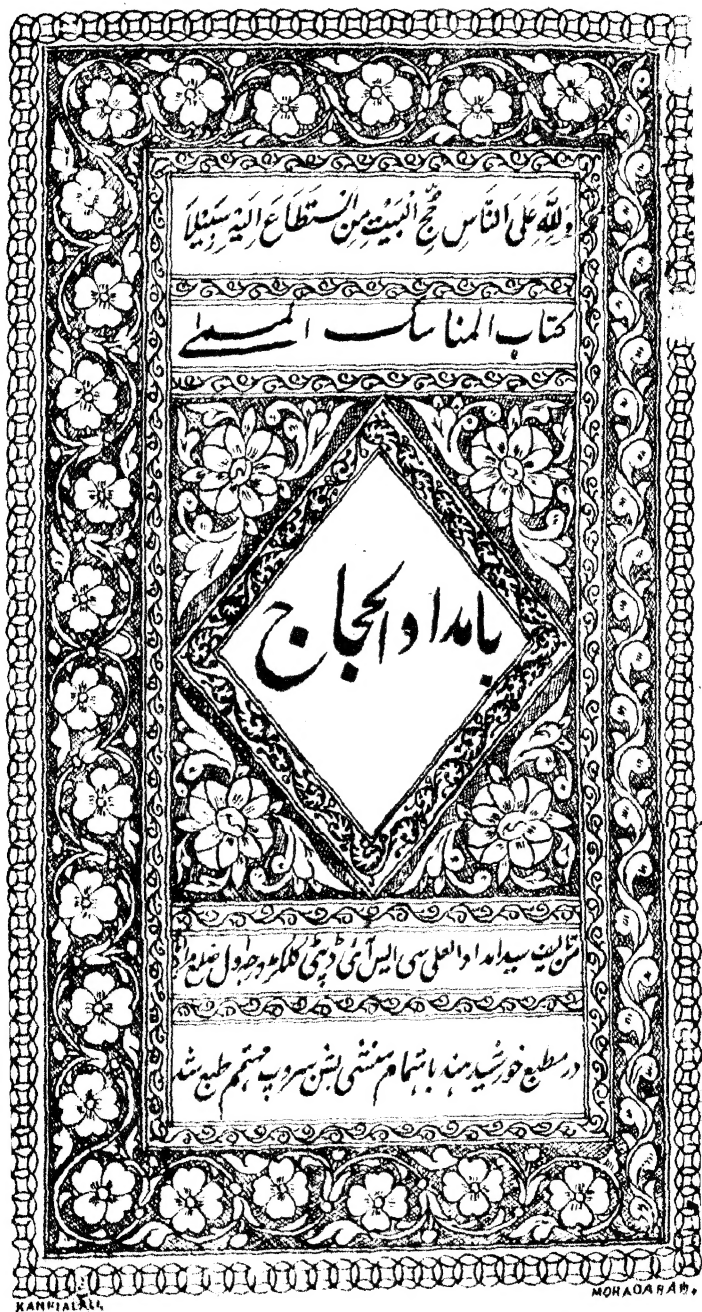


UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232749

UNIVERSAL
LIBRARY



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار صمدانیت فہم چشم در راہ شافیت
 محمد از تو میخوانم خدا را الهی از تو حب مصطفی را
 فقیر حقیر سید امداد العلّی سی ایس آئی ولد مولوی سید غلام مصطفی
 اکبر آبادی سے سب بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یو یا
 اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مِنْ كُلِّ مَکَرٍ اَیْنِیلاً
 وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ

اور واسطی اللہ کے ہی اوپر لوگوں کے حج کرنا اور س گھر کا یعنی کعبہ کا

جو کوئی پاسکی طرف اسکی راہ اور جو کافر ہو اسے تحقیق اللہ بی پڑا ہی عالمو

صحیح مسلمین

ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ خطبہ میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای لوگ فرض کیا گیا تیسرے چھ چکر عرض کیا اقرع بن حابس
صحابی نے ایسا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ
یہاں تک کہ اونہوں نے وہی تین بار کھاتب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر کہتا میں ہاں بیشک واجب ہو جاتا اور اللہ طا
نہ کہتے تم ادا کرینگی۔

سند احمد اور نسائی و سنن دا قطنی میں عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے
استقرار زاید ہی کہ حج تمام عمر میں کیا فرض ہے جو زاید کری
وہ نفل ہی شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حج اور عمرہ واجب
ہندین جو ہیں ساتھ شرع کے عمر بہر میں مگر کیا راہ بعض الناس کے
نزدیک ہر سال فرض ہے المعانی الباعیہ فی اختلاف اہل الشریعہ
حج فرض ہو اسلئے ہجری میں یا سہ یا ستہ میں پھر حضرت نے
بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیار کی اسباب

سفر حج کے تاخیر کی اور نوین سال میں حضرت ابو بکر کو امیرِ حاجیوں کا
کر کر مکہ کو بھیجا تا کہ وہ حج کر وادین پہر دسویں سال حضرت حج کو تشریف
لے گئے ملا علی قاری -

ایکبار سی زاید ہی کسی عارضہ کے سبب حج فرض ہوتا ہے
روضہ نووی میں کہ نہیں واجب ہوتا ہے حج ساتھ صلہ شرع کی اگر یکجا
اور کہ ہی واجب ہوتا ہے زیادہ ایک بار سے بسبب کسی عارضہ کے
مانند نذر یا قصا کے یا بسبب خول مکہ کی او پر ایک قول کے -

حج

حج مرکب ہی عبادات مالی اور بدنی سے اور حج بفتح حا اور کسرہ کے
لغت عرب میں عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہیں
نہ مطلق ہر قصد کو چنانچہ بعضی علماء نے کہاں کیا ہے یہ تحقیق ہے
صاحب فتح القدیر کے لیکن قاموس غیر کتب لغت سے معلوم
ہوتا ہے کہ حج عبارت ہے مطلق قصد سے اور قصد خاص سے بھی
یعنی کہ منظمہ کا قصد کرنا واسطے ادا ہی عبادت کے اور اصطلاح
شرح میں حج عبارت ہی زیارت سی مکان خاص میں زمانہ مخصوص میں

مخصوص محل سے زیارت سی مراد طواف اور وقوف ہی اور مکان خاص سے کعبہ معظمہ اور عرفات مراد ہے یعنی بیت اللہ کے گرد گھومنا عید قربانی کی فجر سے آخر عمر تک اور عرفات میں ٹھہرنا عرفہ کے دن دوپہر ڈہلی سے عید قربانی کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندھ کر طواف اور وقوف سے پہلی خلاصہ یہ ہے کہ حج کی نیت سے اول احرام باندھ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ میں کرنا اسکا نام حج ہے۔ از غایت الاوطار

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پسِ صحت کرے اپنی عورت سے اور فقیق کرے پہر تاسے مانسا و سن کے کہ جبا و سکوما و سکی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب دس شرطیں پائی جاویں تو حج مرد و نر پر اور دس شرطیں اور جو دس کے بعد بیان ہوگی وہ خاص عورتوں کے لئے ہیں کل بارہ شرطیں عورتوں کے لئے پائی جاویں تب حج فرض ہوتا ہے کس لئے کہ شرائط حج کی تین ہیں شرائط واجب

شرائط واجب ادائی حج اور شہادت صحیح حج چنانچہ شرائط صحیح حج

یہ ہیں احرام حج زمانہ خاص مکان خاص اسلام کذا فی
منع الخمار اور شرائط واجب حج اور شرائط واجب ادائی حج مفصلہ دیکھیں

پہلی شرط واجب حج

اسلام

جو کافر دولت مند ہو پہلا اسلام لاوے بعد محتاج ہو سکے نہ ہو چکا
اوپر حج سناٹھا اس دولت مندی کے جو حالت کفر میں تھی بخلاف
مسلمان کے کہ دولت مند تھا اور حج نکلیا یہاں تک کہ محتاج ہو گیا تو دین
واجب حج کا اوسکے ذمہ قائم رہے گا۔

دوسری شرط واجب حج

حریت یعنی آزادی

روا مختار اور طاشیہ طوطاوی ہیں ہے کہ غلام یا لونڈی پر فرض نہیں
خواہ مدبر ہو خواہ مکاتب خواہ مباحض خواہ ماذون با حج خواہ مملوک
مدبر وہ غلام ہی کہ جسے اوسکی مالک نے کہا کہ تو آزاد ہے میرے
مرنے کے بعد۔ مکاتب وہ غلام ہے جسکو میان نے لکھ دیا

کہ اتنا روپیہ تو کمادی تو تو آزاد ہے - مباحض وہ جو غلام
 بشر کہ ہودی - ماؤن باکج وہ غلام ہے جسکو مالک نے حج کا اذن
 دیا ہو اہم ولد وہ باندی جو میان سے اولاد جنی اور فتح اللہ یرمیں
 کہ اجماع ہی شرط ہونے حریت پر دلیل یہ ہے کہ عبد کی لئے
 مالک نہیں ہے پس نہ قادر ہو گا وہ اور ملکیت زاد و راعہ کی اسی
 نہیں واجب ہی حج اہل مکہ کی غلام پر بھی اور تخریج نہ یلعی صغیر میں
 سنن ابی داؤد سی نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جاز کا کہ اوسکو اوسکی اہل حج کروا دین پھر وہ مر جاوے تو ثواب ہو گا
 اوسکے اہل کو اور اگر بائع ہو تو اوپر پہر حج فرض ہو گا اور جو غلام
 کہ حج کراوی اوسکو مالک اوسکا پس مر جاوے وہ غلام تو ثواب ہو گا
 مالک کو اور اگر آزاد کری مالک تو حج غلام کو کرنا واجب ہو گا -

تیسری شرط وجوب حج

عقل

مجنون پر فرض نہیں ہے نہ اس میں اختلاف ہے اور ابو داؤد اور سنن
 اور حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ اب ٹہائی گئی علم تین سے سو نیوالی سی یہاں تک کہ جاگی اور لڑکی
یہاں تک کہ بالغ ہوا اور دیوانہ سے یہاں تک کہ دیوانگی سی چاہو
صاحب عقل ہووے اور ردالمحتار میں ہے کہ معتوہ جسکو منہ میں
بورہ کہتے ہیں اور کم عقل ایسا جو نفع و نقصان نہ سمجھے اور کے لئے
اختلاف ہی ابو زید و بوسی علماء حنفیہ سے احتیاطاً معتوہ پر وجوہ
فرض کے قائل ہیں اور فخر الاسلام بزودی قایل غیر وجوب کے ہیں
چوتھی شرط وجوب حج

بلوغ

نابالغ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اور سپر حج فرض نہیں ہی فتح القدیر
میں ہے۔ نیز حج زلیعی صغیرین بیحد حدیث ہے مستدرک حاکم سے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لڑکا حج کرے بہر بالغ ہو
یا حج کرے وہ دوبارہ اور روایت کی مسلم نے کہ ایک
عورت کو کہلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹا لڑکا اور سوال
کیا اور کے واسطی حج ہے فرمایا مان اسکے حج کا ثواب تجھ کو ملیگا

قائم

روح و نام ایک جگہ کا ہے چہتیس کو س ہے دینہ سے وہاں قافہ
 مین سے ایک عورت نے کہا وہ مین سے لڑکے کو ہانتہ مین اور بچا
 کر کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا تھا۔ اور اگر احرام حج کا
 باندھا اور قبل وقوف عرفات کے وہ بالغ ہو گیا اگر اوسنے اوسے
 احرام سے حج ادا کیا تو وہ حج نفل ہو گا فرض ادا نہ ہو گا اور اگر قبل
 وقوف عرفات کی اوسنے تجدید احرام بہ نیت حج فرض کر لیا تب
 فرض ادا ہو جاوے گا اور اوس نفل حج کی تھنا جسکے لئے پہلے احرام
 باندھا تھا لازم نہ آوے گی۔ راج و مانج شرح قدوری سے۔

پانچویں شرط وجوب حج

وقت

وقت سے مراد مہینے حج کے مین اور بخاری مین ہے کہ وہ مہینے
 حج کے شوال اور ذیقعد اور دس دن ذی الحجہ کے مین فتح العبد
 مین ہے کہ استطیع ہو یعنی دولت مند ہو مہینوں حج سے پہلے
 تو جائز ہو گا اوسکو صرف کرنا اسی مال کا غیر حج کے کام مین
 اور اس سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو دولت مند ہو کر محتاج ہو گیا اور

حج نہ کیا اور سنے تو حج کا دین اور کے حق میں جب ہو گا جو
 دو تہمند رہا ہو حج کے مہینوں میں اور صاحب فتح القدر لکھتے ہیں
 کہ اولے یہ ہے کہ اعتبار قدرت کا وقت جانے اور شہر
 والو کا ہے حج کے لمبی کہ جس میں یہ رہتا ہے اگر وہ جاتے ہوں
 حج کے مہینوں سے پہلے اور اگر وہ جاتے ہوں حج کے مہینوں
 میں تو اعتبار استطاعت کا مہینوں حج میں ہے اور نیا بیج
 نقل کیا ہے کہ او میں اعتبار استطاعت کا وقت جانے اہل شہر
 کا لکھا ہے پس اگر استطاعت ہو سکے قبل جانے اہل شہر کے مہینوں
 جائز ہے اور سکے صرف کرنا اپنے مال کا غیر حج کے کاموں میں
 اور حج ابھی اس پر فرض نہیں صاحب فتح القدر لکھتے ہیں کہ یہ جانتا
 اس بات کو کہ اگر استطاعت ہو ابتدا سے مہینوں حج میں اور
 شہر والے جائیں آخر مہینے میں تو جائز ہو اور سکے لئے خرچ کرنا
 مال کا غیر حج کے کاموں میں اور نہ واجب ہو اور سیر حج اسوے
 اولی وہی ہے کہ جو عینے اور پردہ کر گیا ہے اور مہینوں میں جو ہے
 اس کے نکلنا ہی کہ وقت شرط ادا کی ہے نزدیک ابی یوسف کے

اور شرط وجوب کی ہے نزدیک فرس کے صاحب فتح القاری لکھتے ہیں
 کہ شرط ادائیگی میں نظر ہے کلام ابی یوسف میں بلکہ شرط وجوب
 کی ہے اور قول زفر کا راجح ہے۔

اور جس شخص میں جمع ہو وین سب شرطین حج کی وجہ سے
 اوپر باتفاق ایہ اربعہ کے ایک حج مگر نزدیک حنفیوں
 اور حنبلیوں کے واجب علی الفور ہے اور موافق اسکے
 روایت کی عراقیوں نے مالک سے اور نزدیک شافعیوں کے
 واجب علی التراخی ہے اور یہ ہے مذہب مالک کا
 آرناسک صغیر ابن جاعثہ مگر جلدی کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ

مر جاوے

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جو ارادہ کرے حج کا پس چاہئے کہ جلدی کرے نقل کی یہ
 ابو داؤد و دارمی فی امام ابی یوسف کے نزدیک حجت
 قدرت ہو فی الفور فرض ہو و بجا اور امام محمد کے نزدیک فی الفور
 نہیں اگر ارادہ کیا اور مگر گیا تو سب کے نزدیک گنہگار و روایت ابی امام

ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا
 اوسکو حج سے حاجت ظاہر ہی نے کہ ہونا تو شہ اور سواری کا
 یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بنا کر نبیوالے نی پس گیا اور حج نکلیا
 پس چاہتے کہ مرے اگر چاہی یہودی ہو کر اگر چاہے نصرانی ہو کر
 نقل کی یہ داری نے ۔

نزدیک شافعی اور اوزاعی اور ثوری اور محمد بن الحسن
 اور نزدیک ہاشم کے زید بن عیینہ سے مستحب اگر واجب
 اوس پر حج جلد ہی کرنا طواف ادا کرنے حج کے پہر اگر تاخیر کی
 حج کی ادا کرنے میں جایز ہے ۔

اور نزدیک ابی یوسف اور مرزنی اور مالک اور احمد
 اور اکثر علما کے اور نزدیک ناصر اور ہادی اور زید بن علی اور ہادی
 کے زید بن عیینہ سے واجب ہی ادا کرنا حج کا علی الفور اور یہی
 ابو الحسن الکرخی کہتے ہیں کہ ہو گا ادا کرنا تاخیر سے تھا ۔

اور نزدیک بعض علما کے کافی ہوتا ہے تاخیر کرنے حج سے
 اس لئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

یعنی اور جو کافر ہو اپس تحقیق اللہ بے پراہ ہے جہاں والوں سے

چھٹی شرط وجوب حج

دنیا فتنہ عیال اور امور ضروری کا ٹہنی تک

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ایا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ

کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا

توشہ اور سواری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے -

فائدہ

کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہو حج کی

فرمایا توشہ یعنی خرچ اس قدر ہو کہ جائے آئے اور سکوا اور اسکے عیال کو

کفایت کرے اور سواری کہ اس پر سوار ہو کر جاوے ملا علی قاری

شیخ عبدالحق -

نعت میں نفقہ اسکو کہتے ہیں جو انسان اپنی عیال پر خرچ کرے

اور شرع میں نفقہ شامل ہے کہانے اور کپڑے اور رہنے کے گھر کو

اگرچہ عرف میں خاص کہانے ہی کو کہتے ہیں اور عیال سے مراد وہ

ہیں کہ جسکا نفقہ اس کے ذمہ ہے نفقہ دوسرے شخص کا انسان

واجب ہوتا ہے تین سبب سے — زوجیت — ملک اور
 قرابت — پس واجب ہے نفقہ زوجہ کا اسکے شوہر پر بقدر
 حال زوجہ کے اور ساتھ اسی کے فتویٰ دیا جاتا ہے جیسا کہ مختار
 و ہدایہ میں ہے اور یہی ہے قول خفاف کا اور دلو الجبیہ میں ہے
 کہ یہی صحیح ہے اور اسی پر متون شریعہ میں اور ظاہر الروایت
 میں اعتبار حال شوہر کا ہے نہ زوجہ کا اور اسی کے قائل ہیں
 جماعت کثیر مشایخ کے اور رضامان محمد کے بھی اسی پر ہے اور
 تحفہ اور بدایع میں ہے کہ یہی صحیح ہے بحر الرائق میں ہے
 کہ اختلاف صرف اس میں ہے کہ زوجہ اور شوہر میں سے ایک
 تو ناکر ہو اور ایک فقیر تو رعایت نفقہ میں کسکی حال کی کرنی چاہئے
 پس ظاہر الروایت میں اعتبار حال شوہر کا ہے اگر شوہر تو ناکر
 ہے اور عورت فقیر تو نفقہ تو ناکر ہی کا شوہر پر واجب ہے اور اگر
 شوہر فقیر ہے اور عورت تو ناکر تو نفقہ فقیر کا واجب ہے نہ تو ناکر کا
 اور قول مفتی بہ پر دونوں صورت میں شوہر پر نفقہ اوسط واجب ہے
 اور اوسط نفقہ وہ ہے کہ بزرگ ہووے نفقہ فقیری سے اوگٹ کر

مہودی نفقہ تو نگری سے اور زوجہ تو نگری کے لئے ایک خادم ملوگا
 یہی نفقہ واجب ہے اگر اکیلے ہی اور اگر اولاد والی ہے اسی
 شوہر سے تو موافق حاجت کے دو خادم یا زیادہ کا یہی نفقہ واجب
 ہے اور واجب ہے نفقہ لونڈی اور غلام کا اور باپ پر چھوٹی
 بیٹی محتاج کا اور اس طرح بڑے بیٹی کا اگر کسب عاجز ہے بسبب
 بیماری وغیرہ کے اور دختر فقیر پر چھوٹی مویا بڑی جب تک کہ اسکا
 نکاح نہیں ہوا ہے نفقہ واجب باپ پر اور بعد نکاح کے نفقہ اسکا
 اور سکی شوہر پر ہے اور نفقہ دوسری ماں ^{میں} اور سکی ماں حقیقی نہیں ہے
 اور باپ مر گیا ہے تو ذخیرہ سے معلوم ہوتا ہے مذہب عدم جو
 نفقہ کا ہے اور ابی یوسف سی روایت کیا گیا ہے وجوب نفقہ کا
 اور ما باپ اگر محتاج ہوں تو نفقہ اسکا بیٹی پر واجب ہے اور ما
 اگر نکاح کر لے کسی سے تو نفقہ اسکا اور سکی شوہر پر ہے اور اس طرح
 نفقہ دادا اور دادی اور نانا اور نانی کا اگر محتاج ہوں تو پوتی اور
 نواسی پر ہی اور یہی واجب نفقہ ذی رحم محرم مرد فقیر کا اگر چھوٹے
 ہوں یا عاجز ہوں کسے بسبب لوکی یا ندہی یا مفلوج یا مستعدہ یعنی

کم عقل ہو سکی اور ذی رحم محرم عورت کا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور
فقیر ہو بقدر ارث کی ہے یعنی بحساب بس مقدار کے کہ میراث
اس ذی رحم محرم کی کہ اس کو بچہ مرنے ذی رحم محرم کے پہنچے
مثلاً آدھا مال ذی رحم محرم کا اور اس کو میراث میں ملتا اور نفقہ اس کا
دور و پیہا ہواری میں ہوتا ہے اور دور و پیہا کا ادھائی ایک روپیہ
مہر اتولفقہ را کیر و پیہ کے نفقہ دینا چاہئے اور ان سب صورتوں میں
جو اوپر بیان ہوئیں انسان پر نفقہ جب واجب ہوتا ہے صاحب
یسار ہو کر یعنی غنی ہو وی اور اگر فقیر ہے تو اوپر نفقہ جو رواور
چھوٹے بیٹے صغیر سن کا واجب ہے اور سیکا نہیں ہے اس سکا کو
کافی سے رد المختار نے نقل کیا ہے اور یہ سب سائل در مختار اور رد المحتار
سے لکھی گئی ہیں مکر وہ ہی جاننا حج کے لئے کہ جب مکر وہ رکھے کوئے
ما باپ سین کا نیکو اور وہ محتاج ہوں اس کی خدمت کر نیکو اور نہیں مکر وہ
اگر نہ ہوں محتاج اس کی خدمت کر نیکو اور داوی اور دادا مانندان
و باپ کی ہیں جبکہ نہ ہوں ما اور باپ یہ فتح القدیر میں ہے۔

فائدہ

یہ حج نفل کے بابت ہے ۔

ملتقط میں ہے کہ حج فرض اولیٰ ہے طاعت والدین سے اور
طاعت والدین کی اولیٰ ہے حج نفل سے عالمگیری ۔

ساتویں شرط وجوب حج

زاد و راحلہ

حج کے لئے مال حلال چاہئے کس لئے کہ ثابت ہو ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق اللہ نہیں
قبول کرتا ہے مگر طہیبت یعنی پاک چیز کو

ابن عدی نے کامل میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ کہا
اور نہونج کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کرتا
کوئی شخص ساتھ مال غیر حلال کے پہر کرتا ہے لبیک اللہم لبیک
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لا لبیک ولا سعیدک ہذا مردود علیک ۔

یعنی لبیک بکا نا تیرا مقبول نہیں اور حج تیرا رد کیا گیا ہے
تجہر فتح القدیر میں ہے کہ کہ گشتش کرے نفقہ حلال کے لئے

اس واسطے کہ نہیں مقبول ہی حج ساتھ نفقہ حرام کے باوجود اس بات کی کہ ساقط ہو جاتا ہے فرض ساتھ نفقہ حرام کے اگرچہ غضب سے حاصل ہوا ہو مجالس الا برار میں ہے کہ فقہانے اختلاف کیا ہے کہ جو شخص حرام مال خرچ کر کے حج کرے آیا اسکا حج ادا ہو جاتا ہے یا نہیں امام احمد کے نزدیک ایسا حج صحیح نہیں ہوتا اور سب واجب ہی کہ حج دوبارہ مال حلال سے کری اور تینوں مالک امام شافعی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکا حج تو صحیح ہے اور اسکی ذمہ سے فرض ادا ہو گیا اور اوپر حج دوبارہ بھی واجب نہیں مگر اسکا حج مبرور نہیں۔ حج فرض ہی ہوتا ہے اور واجب اور نفل اور حرام و مکروہ بھی اور ظاہر حج مباح نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اصلی عبادت ہے کہ ذاتی حاشیہ الطحطاوی از غایتہ الامطار۔

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے کہ جبین کو ی گناہ نکلی صحیح ہی ہے۔
کبھی حج حرام کہلاتا ہے

چنانچہ مال حرام سے حج کرنا جیسے رشوت یا چوری یا غضب یا سود
 لینے کے مال سے حج کرنا اس طرح حجاج کرنا حرام ہوتا ہے حج کا شوق ہو
 جس کو اور سب کے جلال مال پیدا کرنا لازم ہے طبرانی نے معجم اوسط میں
 ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جب حاجی حج کو نکلتا ہے مال حلال سے لیکر اور رکاب میں پاؤں
 رکھ کر لبیک کہتا ہے تو آسمان منادی ندا کرتا ہے لبیک سدا یک
 یعنی ہم تیری خبر گیری اور مدد کو حاضر ہیں تیرا زاد حلال ہے حج تیرا
 مقبول ہی اور جب نفقہ خبیثہ لیکر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں
 ڈال کر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے لا لبیک
 بلا سہ یک تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج مقبول نہیں ہے کذا فی التزیب
 والزیب لابن حج از غایت الاوطار -

کبھی حج مکروہ کہلاتا ہی

یعنی حج کرنا بلا اجازت اور شخص کے جسے اذن لینا واجب ہے چنانچہ
 بلا اجازت محتاج والدین کے جانا اور کسی طبع زوجہ اور ذمیہ اقارب
 جس کا نفقہ اور من شخص پر فرض ہے کذا فی حاشیہ الطحاوی از غایت الاوطار

مال مشتبہ جسکی پاس ہو جو وہ قرض لیکر حج ادا کرے پہرا اپنے
 مال مشتبہ سی قرض ادا کرے نزدیک شافعی اور اکثر علما کے
 جبکہ غصب کیا ہو مال کو حج کے لئے یا سواری کو پس سوار ہو اور ہو
 اور حج کیا ہو گنہگار ہو گا بسبب اسکے اور لازم اسکیگا اور سپرنا وان بنا
 غصب اور کافیا ہو جائیگا اسکے لئے حج اور نزدیک امام احمد
 کے نہ کافیا ہو گا اسکے لئے یہ حج اور نہ ساقط ہو گا اوسى فرض حج
 زادى مراد وہ کہانا ہے کہ صحیح رہے اوس کے بدن اسکا پس حکم
 عادت گوشت کہانیکی ہو تو اوسکی قدرت سے اوپر روٹی اور جبین
 یعنی پیر کے قدرت زاد نہ شمار کیجاو گی درمختار میں ہے زاد اوسط
 درجہ کا بدون اسراف و تقصیر کے ہو یہ فتح القدر میں ہے زاد وہ
 معتبر ہے کہ زاید ہو رہنے کے گہرا اور لا بدی چیزوں سے مانند خادم
 و اثاث البیت اور کپڑے پہنی کے اور زاید ہو نفقہ عیال سے
 لڑنی تک یہ ہدایہ میں ہے اور لا بدی چیزوں کو فتح القدر میں
 بیان ہوا ہے کہ جیسے گھوڑا سواری کا اور ہتیار اور غلام خدمت
 کرنی والا اور قصائی دیون اور سکن بھی داخل ہے لا بدی میں اور

رو المحتارین لکھا ہے لا بدی چیزین کتب شرعیہ والیہ میں مانند
کتب عربیت کی فتح القدر میں لکھا ہے کہ جسکے دو گھر ہوں ایک
فاضل ہو سکونت سے تو اسکو بیچ کر حج کرے اور جب کا گھر ایسا
بڑا ہو کہ سکونت سی باقی بچا رہتا ہو اور وہ بچا ہو ایک سکنتا ہو اور
جو قیمت ملی گی اس سے بچے ہو ہی کی اس سے حج بھی ہو سکتا ہو تو
نہیں واجب بیچنا جو بچا رہتا ہو جیسا کہ اکتفا کر ایہ کے مکان پر
کر کے اپنی سکون کو بچنا واجب نہیں ہے اتفاقاً اور اگر
بڑے گھر کو بیچا لا اور بقدر اپنی حاجت کے ایک مکان خرید لیا
اور جو روپیہ اس میں سے بچا اس میں حج کیا تو افضل ہے
ایسا کرنا اور جو غلام جسے خدمت نہ لی جاتی ہو اور جو سبب
گھر کا کہ جو کام میں نہ آتا ہو یعنی جو زاید ہو کام سے مانند اس
گھر کی ہے کہ جو سو اسے سکونت کے گھر کے ہی واجب ہے
بیچنا اسکا اور حج کرنا اسکی قیمت سے اور قاضی خان سے
فتح القدر میں مذکور ہے ۔

کہا ہی بعض علمائے کہ اگر تاجر مالک ہو اسقدر مال کا کہ اگر لیا جاوے

اوسمین زاد و راحہ جائے آئینکا اور نفقہ اوسکی اولاد اور عیال کا
 نکلنے کے وقت سے لوٹنی کے وقت تک اور باقی رہی اوسکے
 لمبی بعد لوٹنی کے اصل مال تجارت کا کہ تجارت کرے ساتھ اسکا
 تو فرض ہوگا اوسپر حج اور جو نہیں ہے ایسا تو فرض نہیں ہوگا اگر
 ہوگا شتمکار تو شرط یہ ہے کہ باقی زمین اوسکے پاس تھکے نہ ہو
 ماندریل وغیرہ کے بعد لوٹ آئیگی۔

الخرافی سے مراد یہ ہے کہ کس کے لئے کافی ہوں بقدر ضرورت
 اوسکی اور اوسکی عیال کے نہ زیادہ ضرورت سے۔

اسواسطے کہ نہیں ہی نہایت زیادہ کی یہ رد المحتار میں ہے
 فتح اللہ یرمین منقول ہے کہ مستور یعنی راجح ہمارے نزدیک
 یہ ہے کہ نہیں معتبر ہے نفقہ کا باقی رہنا بعد لوٹنی کے ظاہر لفظ
 میں اور بعض نے کہا ہے کہ ایک دن کا خرچ باقی رہنا شرط ہے
 اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ ایک مہینہ کا نفقہ لوٹنے کے
 بعد باقی رہنا شرط ہے اور شہابہ میں ہے کہ ایک شخص کے پاس
 ہزار روپیہ ہیں اور خوف کرتا ہے بی نکاح رہنی کا اور یہ پہلی

والوئی جانی سے قوجائز ہے اور سکو نکاح کر لینا اور اگر یہ مہر وقت جائز
 شہد الوئی تو لازم ہے اور سپر حج کرنا یہ در مختار میں ہے اور اس
 تفصیل کو جو اور پر مذکور ہو ہی ذکر کیا ہے صاحب ہدایہ فی تجنیس
 میں اور ابی حنیفہ سے منقول تقدیم حج کی ہے نکاح کرنے پر
 بدون تفصیل کے اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہی صاحب ہدایہ نے
 اپنی اس قائل میں کہ حج واجب علی الفور نزدیک ابی یوسف کے
 اور ابی حنیفہ سے وہ منقول ہی کہ دلالت کرتا ہی وجوب علی الفور
 پر ہدایہ اور مقتضای اسکا تقدیم حج کے ہے نکاح کرنے پر
 اگرچہ نکاح کرنا واجب ہوتا ہے وقت غالب ہونے خواہش
 عورت کے اور یہ صحیح ہے عنایہ میں باوجود اسکی ترمیم اس وقت
 میں حوائج صلیہ یعنی امور لا بدیہ سے ہی اور اسی لئے اعتراض
 کیا ہے اسپر ابن کمال باستانی ہدایہ کی شرح میں اس طرح کہ
 توکان یعنی وقت عورت کی خواہش غالب ہو نیکی مقدم ہے حج پر
 نکاح کرنا اتفاقاً۔ اس لئے کہ ترک ترمیم سے اس حالت میں
 دو قباحات لازم آتی ہیں ایک ترک فرض کا اور دوسرا پڑ جاننا زمانہ

اور جواب البصیفہ کا غیر حالت تو فان میں ہے یعنی غیر حالت تحقیق
 زمانہ میں اسلمی کہ اگر تحقیق ہوگا زنا فرض ہو جاوے گا نکاح کرنا اور اگر
 خوف ہو زمانہ میں پڑنیکا تو نکاح کرنا واجب ہے نہ فرض پس مقدم ہوگا
 حج فرض او سپردو محتملین یہ سب سے اور فتح اللہ یہ میں ہے کہ مکہ
 ہے جانا حج کے لئے قرضہ دار کے لئے اگر نہ ہو اسکی پاس اتنا مال
 کہ ادا کرے اس سی فرض کو مگر یہ کہ اذن لے جبکہ قرض آتا ہے
 اور اگر قرض کے لئے کوئی ضامن ہو جب خواہش قرضہ دار کے تو یہ بھی
 مگر ساتھ اذن اس کے جبکہ قرض آتا ہے او ضامن کی۔ اور اگر
 ضامن ہو بغیر خواہش اسکی اجازت صرف قرض خواہ کی چاہئے
 نزدیک شافعی کے اگر حج کیا پہر استطیع ہو کافی ہوگا یہ حج اسلام
 سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زید یہ سے اور نزدیک مسنی
 جماعت کے زید یہ میں سے نہ کافی ہوگا یہ حج اسلام سے۔
 نزدیک امام ابی حنیفہ اور اسحاق بن راہویہ اور
 امام شافعی اور امام احمد اور ابن عباس اور ابن عمر
 اور اکثر علماء اور زید یہ کے نزدیک استطاعت زادہ راعلیہ ہے۔

اور نزہیک ابن زبیر اور عکرمہ اور عطا اور صخاک اور
 امام مالک کے استطاعت صحت بدن ہے اور نزہیک ایک
 جماعت زیدیہ میں سے کہ انہیں میں سے ناصر اور موسیٰ
 بن جعفر اور محمد بن یحییٰ اور محمد بن القاسم ہی استطاعت
 زاد ہی اور قدرت چلنی کی نزہیک امام شافعی اور امام مالک کے
 جیسا کہ ہو اسکے لئی گھر کہ محتاج ہو رہی سے اس گھر کا یا اسکے
 لئے خادم کہ محتاج ہو اسکی خدمت کا نہ لازم ہو گا اور سہر جمع ستار
 اس گھر یا خادم کے اور نہ لازم ہو گا اور سکوڑ چنا اس گھر یا خادم کا
 اور نہ صرف کرنا اون دونوں کی مول کا حج میں -

اور نزہیک ابی حنیفہ کے لازم ہو گا اور سکوڑ اور بچنا اس
 گھر یا اس خادم کا اور صرف کرنا اون دونوں کے مول کا حج میں
 اور یہی مختار ہے ابو حامد کا شافعیہ میں المعانی البریعہ نزہیک
 امام شافعی کے جبکہ نہ ہو گھر رہنے کا کہ رہی او میں اور ہو ہتھ
 مال کہ کافی ہو حج کے لئی ابنا کہے ساتھ خریدنے گھر کے
 رہنے کے لئے اور جو بھی بعد خریدنے گھر کے اگر کافی ہو حج کی

واجب ہی اسپرچج اور جو نہ کافی ہو حج کے لئے نہیں واجب ہے
 اسپرچج - اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہ ابتدا کری ساتھ
 خریدنے مسکن کے بلکہ واجب ہے اوپر اور اسکو اختیار کیا ہے
 شیخ ابو حامد غزالی نے شافعیہ میں سے اور نزدیک ابی یوسف
 کے نہیں واجب ہی اوپر نہ چننا رہنے کے گھر کا اور نہ خریدی رہنی
 کے گھر کو جبکہ ہو رہنی کا گھر بلکہ صرف کرسی مال کو حج میں -
 نزدیک شافعی کے جبکہ ہو اسکو پاس مال کہ محتاج ہو اسکا
 بضاعت تجارت میں تاکہ حاصل ہو اسی صورت معاش کی یا اسباب
 اور آلات ہوں کہ اسکی آمدنی اور پیداوار سے گزارہ اسکا بقدر
 کفایت ہوتا ہو نہ لازم ہوگی بیچ اس مال یا اسباب کیو سطے
 حج کے -

اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا نہ چننا اس مال اور اسباب
 اور آلات کا حج کی لئے اور یہی قول ہی اکثر اصحاب شافعی کا -
 اگر مقررہ مالہ نے حج کیا بیان تاکہ اسکا مال تلف ہو گیا
 تو اسکو جائز ہے کہ فرض سے اور حج کرے اگرچہ اسکو قریب ہو

ادای قرض کی اور امید ہی کہ حق تعالیٰ ابسکامو اخذ نہ کری گا اگر
بدون ادا کے مری گالشب طیکہ ابسکوادا کر نیکی نیت ہو در صورت
قد رت چنانچہ ہی قید لکائی ہے عدم مو اخذہ کی ظہیر میں طوطا بن
نے کہا کہ عمر تاشی میں ابو یوسف سی منقول ہے کہ ایسی صورت
میں قرض لینا جج کیواسطے لازم ہے از غایت الاوطار۔

رحلہ

راحلہ کو مقبض کہتے ہیں یعنی چھوٹی کاٹھی والا اینٹ سوار کے واسطے
کافی ہی اگر اوسپر سوار ہو سکے اور اگر کاٹھی پر سوار نہ ہو سکی بسبب
مرفہ الحالی کے اور نماز کی مزاج کی تو فرضیت جج کی شرط یہ ہے کہ اگر
قاد ہو اسواسطے کہ مرفہ الحالی سے کاٹھی پر سفر نہیں ہو سکتا بلکہ اسطرح
اوسکی ہلاکی کا خوف ہی تو ہر شخص کے واسطے ہر راحلہ معتبر ہی ہے
بہر حال جاوے گا ذافی النہر۔

رحلہ

اوس اور ٹھنی کو کہتے ہیں جو کجاوہ باندھنی کی لایق ہو اور بعض مطلق
مرکب شتر کو راحلہ بولتے ہیں نیز یہ یا مادہ کذا فی الصراح۔

اور شتر اطراحہ سے مصنف نے اشارہ کیا کہ اگر راحلہ کے
 سوا اور سواری پر قدرت ہو جیسے خجریا گدہ ہے پر قوج و جب
 بحر الراقین میں کہا کہ میں نے اس مسئلہ کو کتب فقہ میں مصرح نہیں کیا
 اور فقہاء نے تو گدہ ہے اور خجریا کی سواری کی کراہت حج کی واسطے
 صاف بیان کی ہے یعنی کراہت تنزیہی کذا فی حاشیہ اطحطاوی
 حاشیہ تحفۃ الاخبار میں حلیمی نے کہا کہ سوا اسی اونٹ کے اور سواری
 سے حج کو نہ واجب کہنا مسلم نہیں اس واسطے کہ ہر چند اصل لغت میں
 راحلہ اونٹ کو کہتے ہیں لیکن راحلہ سے مراد وہ ہے جس پر سواری
 ہووے قہستانی نے تصریح کی ہے کہ راحلہ سے مراد وہ ہے
 جس پر انسان سوار ہوا اور ضروریات سفر مثل کھانے اور پہنی اور
 لباس وغیرہ کے اور لادی جاتے اور آتے انتہی اور شرح منسک
 متوسط میں ہے کہ شرط واجب حج یہ ہے کہ مسلمان قادر ہو
 اونٹ پر یا گھوڑی پر یا خجریا پر لیکن گدہ ہی کی سواری مسافت بعید
 میں مکروہ ہے تکلیف کشی کے سبب سے غایت الاوطار
 سواری کی قدرت عام ہے خواہ ملک کے راہ ہی یا کرایہ کی راہ

لیکن عاریت کی راہ سے قدرت ثابت نہیں ہوتی ہے فتح القہر میں
 ہے کہ سواری اپنی ہو خواہ کرایہ کی ہو مانگی کی سواری سی یا کسے
 مباح کیا ہو جو چاہے لہجاء سے تو واجب نہیں ہے ایسی سواری سے
 حج اور راحلہ کی شرط ہو نا یہ افاقی کے لئے ہی نہ مکی اور داخل
 میقات کے باشندوں کے لئے اور مکی لہی راحلہ شرط نہیں ہے
 زاد شرط ہے فتح القہر میں ہے -

اور قیل کر کے نقل کیا ہے رد المحتار نے عطا سے کہ شرط ہی علم
 واسطے افاقی اور مکی دونوں کے لئے اور صاحب باب نے منسک
 کبیر میں افاقی کے لئے شرط راحلہ کے ہو نی کی لئے تصحیح کی ہے اور
 کلام کیا ہے اور سکی صحت میں ملا علی قاری نے شرح لباب میں
 اور فتح القہر نے لکھا ہے نہایت والی نے جو لکھا ہے کہ اگرچہ مکی
 اور باشندگان میقات کی محتاج ہوں فقیر ہوں مالکناہ راحلہ کے
 نہیں جب بھی اونکو حج فرض ہے تو اس میں کلام ہے مگر یہ فقیر
 ایسا ہو کہ راستی میں کسب کر سکتا ہو اور نیابیع سے نقل کیا ہے
 کہ زاد فقیر کی لہی بھی شرط ہی سراج و حاج میں بھی ایسا ہی لکھا ہے

نزدیک امام ابی حنیفہ اونکلی اور صحابہ در امام شافعی اور
 ابن عمر اور ابن عباس اور سفیان ثوری کی جبکہ نہ پایا
 راجحہ کو یا پایا او سکے زائد ثمن مثل سے یا پایا اوس سواری کو کہ اوسکی
 امثال کے مناسب نہیں ہے مثلاً بوڑھا ہے یا جوان ہی پروردہ یا زینت
 کا قادر نہیں ہے سواری پر مگر ساتھ محل یا عماری کے اور نہ پای
 سواری ساتھ محل یا عماری کے نہ واجب ہوگا اوسپر حج -
 اور نزدیک امام مالک کے شرط نہیں ہے پس جبکہ ہو قادر پانوں
 چلنی پر یا عادت اوسکی پانوں چلنی کی ہو واجب ہوگا اوسپر حج -
 نزدیک شافعی کے جبکہ قادر ہو پانوں چلنی پر اور عادت اوسکی
 ہو سوال کرنا لوگوں سے نہیں لازم ہے اوسپر حج ساتھ اسکے -
 اور نزدیک مالک کی لازم ہوگا اوسپر حج ساتھ اسکی -
 المعانی البدیعیہ -

بی خرج لہی سفر حج کر نیکی اللہ تعالیٰ فی منع فرمایا ہے
 اور اگر فقیر میقات پر پہونچ گیا تو بیت فرض کی کرسی نہ نقل حج
 روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہیں میں والی حج کرتی اور نہ توشہ

یسی اور کہتی کہ ہم تو کل کر نیوالی ہیں پس جب آتی کہ میں مانگتی آؤں
پس نازل کی اللہ تعالیٰ فی آیات - وتزودون غیر الزائد المقوی
اور خرچ راہ بیا کر پس تحقیق فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال گناہ
سے نفل کی یہ بخاری نے -

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے والتقون یا اولی الاباب اور درجہ
صاحب عقل کے اور درجہ المختار میں لباب اور اسکی شرح سے
نفل کیا ہے کہ فقیر افانی جب پہنچ جاتا ہے مہفات پر وہ ماننا
ملی کی ہے اور سکہ چاہی کہ نیت حج کی کری نہ نیت نفل کی ^{لیج} لعلی
آٹھویں شرط وجوب حج

علم ہے فرضیت حج کا اور تفصیل اس علم کی فتاویٰ عالمگیری میں
کہ باشندہ دار اسلام کا اگرچہ فرضیت حج نہ جانے مگر سناؤ سکا
دار اسلام میں قائم مقام علم فرضیت حج کا ہے اور اس علم کو
علم حکمی کہتے ہیں اور باشندہ دار حرب کا علم از روی شرع
اور وقت مستحق ہوتا ہے کہ اسکو دو مرد یا ایک مرد و عورت
ستہ الحال یا ایک مرد عادل خبر دیوی کہ حج فرض ہے -

لونی شرط ادائی و جواب حج

صحیح بدن

صحیح البدن سے مراد وہ ہے کہ جسکا بدن سلامت ہو اور نافات اور بیماریوں سے کہ جنگی سبب سے مشقت سفر نہ اوٹھا سکے۔ اور روز المختار میں ہے پس نہیں واجب ہی اور پراپا حج اور مفلوج اور بہت بڑھی کی جو کہ نہیں ٹھہر سکتا ہے سواری پر اپنی آپ اور اندھی پر اگر چہ پاوی لیچنے والا اور قیدی اور بادشاہ سے دشمنی والی پر حج کرنا خود یا نیا بتا دوسری سے کروانا ظاہر ہے۔ میں امام ابو حنیفہ سے اور اسکی موافق ایک روایت ہے صاحبین سی اور ظاہر الروایت صاحبین سی یہ ہے کہ حج کروائیں یہ لوگ اور سی اور کافی ہو جاوے گا یہ حج کروانا اولیٰ اگر ہمیشہ ایسی ہی رہیں اور اگر دور ہو جاوی عجز اور معذوری انکی تو بہر خود کریں حج حاصل اسکا یہ ہے نزدیک ابی حنیفہ کے یعنی کہ صحت بدن شرط وجوب سی ہے اور نزدیک صاحبین کے شرط وجوب ادائی ہے اور اختلاف سی یہ بات ظاہر تھی

ہے نزدیک صاحبین کے حج کرانا یا وصیت کرنا حج کرانے
 کے لئے واجب ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے واجب نہیں ہے
 اور تحفہ سی ظاہر ہے کہ قول صاحبین مختار ہے اور ایسا ہی
 واپسی جانی سے ظاہر ہے اور اسی کو قوی کیا فتح القدیر نے
 اور گیا ہی صاحب فتح القدیر اس پر کہ صحت شرائط و وجوب
 اور اسی ہے اور یہ مذکور ہی بحر الرایق و نہر الفائق میں اور حکایت
 کیا گیا ہے لباب میں کہ بعضی نے امام کی قول کو صحیح کہا ہے
 اور بعضوں نے صاحبین کے قول کو صحیح کہا ہے اور شرح لباب
 میں ہی کہ صاحب نہایت چلا ہے اور پر قول امام کے اور سب عریف
 ہیں کہ یہی مذہب صحیح ہے امام کا اور قول صاحبین کے تصحیح
 کی ہے قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں اور اختیار کیا ہے
 اور سب بہت ساری مشایخون نے سوا انہیں میں سے ابن ہمام
 ہے اور سراج و ہاج میں مرقوم ہے کہ نہیں واجب حج اور
 بیمار اور پابج اور قیدی اور مفلوج اور لولی پر جو کہ نہیں
 طاقت رکھتا ہی ٹہرنیکی سواری پر اپنی آپ اور روایت کی

حسن بن زیاد نے ابی حنیفہ سے کہ پاپا ہیج اور لولی پر حج
 اور کہا محمد نے کہ جبکہ ہاتھ یا پاؤں کٹا ہو جبکہ وہ طاقت رکھ
 چلنی کی حج میں تو حج اوسے ساقط ہی اور اختلاف
 ہی اند ہی میں پس نزدیک ابی حنیفہ کے نہیں ہی حج
 اوسپر اگرچہ پائی لیچلنے والا اور واجب ہے اوسکی آل
 میں اسلئے کہ نہیں ہی قدرت اوسکو اونز نے اور سوار ہوئی
 مگر ہاتھ غیر کے پس نہیں لازم ہے اوسکو حج خود کرنا مانند
 اوس شخص کی کہ جبکہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹی ہوں
 اور کہا ابی یوسف اور محمد نے کہ واجب ہی حج اند ہی پر جبکہ
 پائی لیچلنی والا اور زاد و راحلہ اور اوس شخص کو کہ کافی ہو
 اوسکو مشقت سفر میں اور اوسکی خدمت میں نہیں کافی ہی اوسکو
 حج کرنا غیر اپنی سی بیچ القییر میں ہی کہ باکڑ ہی حج مرض
 کرنا لوگوں مذکورہ بالا کا ایسی شخص سے کہ اوسنی حج بگیا ہو
 لیکن مکروہ ہے اور اولی اور افضل ہے حج کرنا ایسی شخص
 سے کہ آزاد ہو عالم ہو حج کر چکا ہو اپنی طرف سے اور دیکھا

میں ہی کہ اختلاف ہی اس میں کہ اس شخص پر جو دوسرے کے
 لئی حج کرتا ہے داخل ہوئی مکہ سے باوجود فقیر ہو سکی فرض
 ہو جاتا ہے یا نہیں ابن حمرانی بیج النجاة میں لکھا ہے کہ ظاہر
 کلام بھر الرائق کا مفید اسکا ہے کہ نہیں واجب ہوتا ہے حج
 اوپر اور ظاہر کلام بدائع کا یہ ہے کہ فرض ہو جاتا ہے اوپر
 اور فتویٰ دیا ہی واجب ہو جائیگا ابوسعود نے اور ابن ابوسعود
 نے کہا ہے صاحب سبک الابرار نے اور فرض ہو جائیگا فتویٰ دیا ہے
 سید احمد بادشاہ نے اور تالیف کیا ہے اس میں ایک رسالہ اور
 عبد الغنی نابلسی نے برخلاف اسکی فتویٰ دیا ہے یعنی یہ کہ نہیں فرض
 ہوتا ہے اور تالیف کیا ہے اس میں ایک رسالہ اور تاویل کی ہے
 اس رسالہ میں کلام صاحب بدائع کے —

نائب

نزدیک ابی یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد کی اندھا
 اور ہاتھ پاؤں کٹا ہوا جب پائی زادا اور راعلہ اور لیچلنی والا
 کہ لیچلے اسکو کہ سوار کرادی اسکو اور اتار لے اسکو اور قدس

ثابت رہنی کی سواری پر بدون بہت مشقت کی واجب ہوگا حج
اور نہ جائز ہوگا نائب کرنا حج کے لئے۔

نزدیک ابی حنیفہ اور اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور ثوری اور اسحاق اور اکثر علما کی جب نہ ممکن ہو سوایہونا
سواری پر مگر ساتھ مشقت بہت کے مانند لولی اور بہت بوڑھی
نخیف الخلیفہ صغیف البنیان کی اور ہواؤ کی پاس مال
اور پای ایسی شخص کو کہ اجرت دیکر اوسے حج کرای لازم ہے
اوپر حج اور واجب ہے اوپر کہ اجرت دیکر ایسے شخص کو
مقرر کری کہ اوسکی طرف سے وہ حج کرے۔ المعانی البتہ
نزدیک مالک اور داؤد کی نہیں واجب ہی اوپر حج اور
نہیں لازم اوپر اجرت میں مقرر کرنا ایسے شخص کا کہ حج کرے
اوسکی طرف سے اور نہیں واجب اوپر حج نزدیک مالک اور
داؤد کی مگر جبکہ ہو آپ بنفسہ استطاعت رکھنی والا۔

نزدیک شافعی کے جبکہ نہ ہوتا تہہ پاؤں کٹی ہوئی کے پاس
مال لیکن ہواؤ کی لئے ایسا شخص کہ اطاعت اوسکی کرے حج میں

پس لازم ہے او سپر جج اور چاہی کہ اذن دے اوس
مطیع کو اسکا کہ جج کرے اوسکی طرف سے -

نزویک ابی حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کے نہیں واجب ہے
اوسپر جج ساتھ غیر کے -

دسویں شرط ادای وجوب جج

راہ کا امن

امن طریق وہ ہی جس میں غالب ہو سلامتی یہ مختار فقیہ ابو اللیث کا
اسی پر اعتماد ہے یہ رد المختار میں منقول ہے امن طریق معتبر
وقت نخلنی اہل شہر کے ہی اگرچہ امن طریق ہو غیر اسوقت میں اور
امن طریق نہیں معتبر یہ ہی ہے کہ غلبہ خوف ہی ہو یہاں تک
کہ جس وقت غالب ہو خوف دلون پر لڑنیوالوں سے بسبب واقع
ہونی غارتگری کے اور غلبہ و نکی کی کئی مرتبہ یا سنا ہو کو گوی
نقض کرتا ہو راستی میں اور اوس گروہ کے لمی شوکت ہے
اور بہ لوگ ضعیف ہیں تو نہیں اجبے جج اور اختلاف ہی سقوط جج
میں جبکہ ضرور ہو سواری دریا کی بعض نے کہا ہے دریا کا سوار ہونا

منع کرتا ہے وجہ سے کرمانی نے کہا کہ اگر دریا میں غالب ہو سکتی
 اور جگہ سی کہ سوار ہو نیکی عادت جاری ہے واجب ہی حج اور جو
 ایسا نہیں ہے واجب نہیں ہی اور یہی اصح ہی اور یہ چونکہ چون
 اور فرات اور نیل یہ دریا نہیں ہیں نہرین ہیں یہ فتح القدر میں
 اور رد المحتار میں بحر الرائق سے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے و مختار
 میں ہی کہ غلبہ سلامت اگرچہ ساتھ رشوت دینی کی ہو تب بھی اس
 اس طریق نہیں جاتا ہے رد المحتار میں منہاج سے منقول ہے
 یعنی وہ محصول بطور عرش زنا جائز لیا جاتا ہے ^{خارج} اور اجرت ^{یعنی} کھجانی
 بطور زنا جائز جو عرب لیتی ہیں وہ داخل رشوت ہی یہ مانع وجہ
 حج کا نہیں ہے اس کے اس طریق نہیں جاتا ہے اس پر فتویٰ ہے
 شرح باب میں منہاج سے نقل کیا ہے -

نزدیک امام شافعی کے جبکہ نہ ہو راہ مگر دریا کی پس نہ جواب
 ہوگا اوپر سوار ہونا دریا کا اوپر ایک خلاف کے نزدیک امام شافعی
 کے اور بعضی اصحاب شافعی سے وہ ہی جو قابل ہے اسکا کہ اگر
 غالب ہو سلامت دریا لازم ہوگا اوپر حج اور اگر نہ غالب ہو سلامت

نہ لازم ہوگا اور سہرچ اور یہی قول ہے ابو حنیفہ و احمد و اکثر علماء کا۔
 نزدیک شافعی اور زید یہ کی تخلیۃ الطریق و اسکان اسیر یعنی ہونا
 اس قدر زمانہ کا کہ اوہین جانا حج کے لئے ہو سکے شرط ہے۔
 اور نزدیک احمد کی تخلیۃ الطریق اور اسکان اسیر شرط نہیں ہے
 وجوب حج میں بلکہ شرط ہے حج کی ادائین اور اختلاف ہے
 اصحاب ابی حنیفہ کا اسن طریق کہ آیا وہ بشرط وجوب میں ہی ہے
 یا بشرط ادائین ہے۔ المعانی الباریہ

یہ دس شرطیں جو اوپر بیان ہوئیں مردوں اور عورتوں میں مشترک
 ہیں انکی سوا دوسرے شرطیں خاص عورتوں کی لہی اور میں کہ جب یہ سب
 شرطیں پائی جاویں تب عورتوں پر حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہیں۔

اول شرط ادای وجوب حج

خالی ہونا عادت سی

فتح القدیر میں ہے کہ شرط یہی عورت کے لہی عادت کا نہ ہونا اور اگر
 عادت سفر میں لازم ہوئی ہو تو اگر موعدت طلاق رجعی کی کہ نہ
 الگ کیا ہو اور سکواو کی زنج سے یا موعدت طلاق بائن کی پس

اگر ہو اس جگہ میں جس میں عدت لازم ہوئی اور اسکی شہر میں جہانسی
 آئی ہے اور جگہ کے بیچ میں مسافت کمتر مدت سفر سے تو اختیار ہے
 اسکو کہ جاوے مکہ میں چاہے اپنی شہر میں یا مکہ کی طرف ہو مدت سفر
 کی اور اپنی شہر کی طرف مدت کمتر سفر سے تو اپنی شہر کو جاوے
 اور اگر اپنا شہر جہان سے آئی ہی وہ مدت سفر پر ہے اور مکہ
 کمتر مدت سفر سے ہی تو مکہ کو جاوے اور اگر اس جگہ سے جہان
 عدت لازم ہوئی شہر اسکا جہان سے آئی ہے اور مکہ کی
 مسافت برابر ہے مدت سفر میں اگر عدت لازم ہوئی ہی شہر
 میں تو بٹیری رہی وہ میں یہاں تک کہ گزر جائے عدت اگر چہ پاؤ
 محرم کو جب تک کہ عدت ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اس میں خلافت
 صاحبین کا ہے ابی حنیفہ سے اور اگر گانہ نہیں یا جھگل میں
 عدت لازم ہوئی اور اس نفس کا نہیں ہے اس گانہ
 یا جھگل میں تو اسکو چاہی کہ چلی جاوے ایسی جگہ میں جہان
 اس ہووے پہرہ ہانسنے نہ نکلی کہ جب تک عدت گزری اگرچہ
 پاؤے محرم کو نزدیک ابی حنیفہ کے اس میں ہی خلافت صاحبین

ہے اور درمختار میں ہے کہ کوئی عدت ہو ردالمختار میں شرح
 ہے عدت وفات کی ہو خواہ طلاق بائن کی خواہ رحمی کی ہو
 المعانی البلیہ -

اور اعتبار اس عدت کے واجب ہونی کا جو عورت کو سفر سے
 مانع ہے اور سکی شہر والو کی نکلنے کے وقت کا ہے یعنی جب اہل
 حج کیو اسطے نکلین اگر عورت عدت میں ہو گی تو سفر حج ناکارگی
 کہ عدت میں سفر کرنا جائز نہیں - از غایت الاوطار

دوسری شرط ادای وجوب حج

خاوند یا محرم کا ساتھ ہونا

محرم وہ شخص ہے کہ جسکی ساتھ نکاح حرام ہے محرم عام ہے
 غلام ہو یا ذمی یا دودہ کے رشتہ یا سسرال کے رشتہ
 طحاوی میں ابن السعدی نقل کیا ہے کہ اوسنی برازیہ سے
 نقل کیا ہے کہ نہ سفر کر سی عورت ساتھ اپنی دودہ کے
 بہای کی ہماری زمانہ میں ردالمختار میں لکھا ہے بسبب غلبہ
 فساد کے اس زمانہ میں اور مکروہ ہونا خلوت کا ساتھ دودہ کے

بہای کی اسکی مانند کرنا ہے جیسا کہ مکروہ ہی خلوت ساتھ
 ساس جوانکی داماد کے سولایق ہے ہستاد داماد کا ساتھ
 ساس جوان کی محرم سے درختارمین ہے کہ اگر حج کیا عورت
 نے بلا محرم کے جائز ہی ساتھ کراہت کے طحاوی اور
 رد المحتارمین لکھا ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے بسبب اسکی
 کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ نہ سفر کرسی عورت تین دن کا مگر
 اوس حال میں کہ اوسکے ساتھ اوسکا محرم ہو یا شوہر اور
 فتح القدیر میں ہے کہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک
 مکروہ ہے سفر ایک دن کا ہی بلا محرم کے امام شافعی کے نزدیک
 عورت کے لئی بی محرم کے حج جائز ہے جبکہ ایک قافلہ ہووی
 اور اوسکی ساتھ معتبر عورتین ہوں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
 جائز نہیں ہے دلیل امام شافعی کی عموم آیہ کا ہے وللمسافر علی الناس
 انحر او قول آنحضرت کا حج کرو مطلق فرمایا ذکر نکلیا مرد و عورت کا
 دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حج کرے عورت مگر اوسکی ساتھ محرم ہو سو کہا ایک شخص نے

کہ ای بنی اللہ کے مین لکھا گیا ہوں فلا فی غزوہ مین او عورت
 سیری حج کرنیوالی ہے کہا ابھی لوٹ جا حج کر ساتھ او سکی
 روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور احتیاط اسی مین ہی کہی
 جا کا ارادہ عورت بے محرم نکری اگرچہ مدت سفر سے کم ہو
 اس واسطے کہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے فرمایا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کری عورت دو دن مگر ساتھ او سکے
 خاوند ہو یا اور کوئی محرم اور ایک روایت مین ابو ہریرہ سے
 ہے کہ نہیں حلال ہے جو ایمان لای ہی ساتھ اللہ کے اور
 دن قیامت پر یہ کہ سفر کری ایک رات بغیر محرم کے اور ایک
 روایت مین طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کری تین میل بھی بغیر محرم
 کے مجالس الارباب مین لکھا ہے کہ عورت جو ان ہو یا بوڑھی جب
 اُس مین اور کہ مین مسافت سفر کی ہو تو عورت کو استطاعت
 حاصل نہیں ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے بدون محرم کے
 اور وہ خاوند ہوتا ہے یا وہ جس سے کہی کسی حال مین نکاح
 جائز نہیں ہے بسبب نسب کی یا دودہ کے یا سہ ماہی کے

اور اگر اس عورت کے ساتھ محرم نہیں تو او سپر یہ واجب نہیں کہ حج کی واسطے خاوند کر سی تجنیس میں مذکور ہے کہ اگر عورت کا محرم فاسق ہو وے یا دیوانہ یا بچہ نابالغ ہو وی تو او سپر حج واجب نہیں ایسے محرم کے ساتھ سفر حرام ہے محرم کا زادور حلقہ سب عورت کے ذمہ ہے جسکی ساتھ محرم ہو وے نزدیک شافعی مالک اور اکثر علماء کی معتبر ہونا محرم کا عورت کے حق میں شرط نہیں ہے حج کی واجب ہونے میں اور اسکا قایل ہے زید یہ میں سے ناصر اور اسکوفتیار

کیا ہے موید فی زید یہ میں سے - المعانی البرلیہ

اور نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اسحاق و یحییٰ اور ابی ثور اور اوصناعی کے محرم کا ہونا عورت کے لئے شرط ہی حج کے واجب ہونے میں او سپر یہی قول ہے بعض شافعیہ

کا اور زید یہ میں سے سعید اور ابوطالب کا -

نزدیک شافعی کے قائم ہیں عورتین ثقہ مقام محرم کے حتمین عورت کے اور یہی قول ہے زید یہ کا -

اور نزدیک بعض شافعیہ کے عورتیں ثلثہ قائم مقام محرم کی عورت کے حقیقین نہیں ہیں۔

نزدیک شافعی اور احمد کے اشتراط اور عدم اشتراط محرم میں عورت کے لئے فرق نہیں ہے درمیان قصر سفر اور طویل سفر کے المعانی البدلیہ

اور نزدیک ابی حنیفہ کے یہ خاص ہے ساتھ طویل سفر کے اور یہی قول احمد کا ہے ایک روایت میں المعانی البدلیہ زوج کو جائز نہیں کہ عورت کو حج اسلام سے منع کری یعنی حج فرض سے بشرط محرم ہاں حج نفل سے روکنا درست ہے کذا فی منہج الفقار از غایت الاوطار۔

بالغ زوج اور محرم دونوں کی قید یہی مکافی النہر سبھا تو اگر زوج محرم صغیر ہو تو عورت پر حج واجب نہ ہو گا۔ از غایت الاوطار۔
اور عورت کا غلام عورت کا محرم نہیں اگرچہ وہ خصی ہو تو غلام کے ساتھ سفر کرنا حرام ہے کذا فی حاشیۃ الطحاوی عن البرازیہ۔
از غایت الاوطار

عمرہ سنت ہی جسکے نزدیک

وہ شعبی اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور سخنی اور ابی ثور اور ابن مسعود
ہیں اور تمام زید یہ کے نزدیک اور شافعی کے قول قدیم میں عمرہ
سنت ہے المعانی البدیعیہ

عمرہ واجب ہی جسکے نزدیک

وہ عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور ابن سیرین اور سعید بن
جبیر و ابو بردہ اور سروق اور عبداللہ بن شداد اور احمد اور
اسحاق بن راہویہ اور ابو عبیدہ اور سفیان ثور ہے اور ابن عمر
اور ابن عباس اور جابر اور داؤد ظاہر ہے ہیں اور قول جدید
شافعی میں عمرہ واجب ہے المعانی البدیعیہ
عمرہ مستحب ہی عمار سے اور عمار لغت میں آباد مکان کی طرف جاتیکو
کہتے ہیں کذا فی حاشیۃ الطحطاوی عن المغرب — اور شرع
میں عمرہ عبارت ہی احرام اور طواف اور سعی میں الصفا و المروة
اور بال سند انی یا کثرانی سے احرام باندھنا عمرہ میں شرط ہے
اور اکثر طواف چار یا زیادہ گھومنا گرو بیت اللہ کے فرض ہے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
مستحب بہت عمرہ کرنا ہر برس میں اور نہیں ہے اسکا کچھ شمار المعانی البدیعیہ	مستحب بابا ام ابو حنیفہ حضرت علیہ السلام ابن عباس ابن عمر ابن تامر زید سوانح
ابن یوسف کے نزدیک مکروہ ہی کرنا عمرہ کا چار دن میں یوم غر	جائز ہی کرنا عمرہ کا برس میں نہیں مکروہ کرنا عمرہ کا کھٹی قس میں

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>برس میں سے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>اور زمین ان ایام شریفی کے</p> <p>زیادہ سمجھا ابوحنیفہ نے</p> <p>سات دن چاروں</p> <p>کے مکروہ ہونے میں پہنچا</p> <p>دن عرفہ کا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p> <p>اور مکروہ تحریمی ہے</p> <p>عمرہ لڑنا عرفی کے دن</p> <p>اور اس کے بعد چاروں</p> <p>اور یعنی احرام باندھ کر</p> <p>عمرہ شروع کرنا ان</p> <p>دنوں میں مکروہ ہے</p> <p>یہاں آگاہ کہ اوپر</p> <p>فوج کرنا لازم آدیکھا</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
	<p> عمر شروع کرنی اگرچہ حرام کے اوّلتر کہی کرائی را حرام باقی ہی عمر واداکرنا ان دنوں میں مکروہ نہیں خلیجہ قرآن کریم والی کو حج نما سوا دینے ان دنوں میں عمر کیسا تو مکروہ نہیں کذا فی علاج اور پناہ بردار بیت علاج کے استثنائاً کا قارن کو استثنای منقطع میں اعلیٰ ہے یعنی غایہ میں جو یونہی </p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
	<p>کہ عمر وہ ان لوگوں میں مکر وہ مکر قارن کو مکر وہ نہیں ہے استثنا متصل نہیں بلکہ منقطع ہے ہوا وسط کہ احرام قارن کا سابق ہی مکر وہ ان لوگوں کا ہی تو مستثنیٰ داخل نہیں مستثنیٰ منہ بین اس کا نام منقطع ہی ہے جب تک روایت ہی معلوم ہو کہ پہلے وہ عمر وہ مکر وہ ہی کہ بہت نقطہ معنی کی انکو مخصوص جیسا کہ بحر الرائق فی تہذیب ان غایت الاوطار</p>

امام مالک	امام احمد
<p>حسن عیوب</p> <p>سیر بن خشی</p> <p>ناصر زید</p> <p>مستفی بامالک</p>	<p>نکیا جاو عمره برس</p> <p>بهرین سوار ایکبار کے</p> <p>المعانی البدیعہ</p>

حج کی سفر میں جو مرتا ہے ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے
اور احرام کی حالت میں جو مراللبیک کہتا ہوا اوٹھی گا
دن قیامت کے

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص کہ کھلا بارادہ حج کے یا عمرہ کی پہر مر گیا بیچ راہ کے کہتا ہے
اللہ تعالیٰ واسطے اسکی ثواب حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کا قفل
کی یہ بہتقی نے شعب الایمان میں سنن نسائی میں ابن عباس سے
روایت ہی کہ ایک مرد گر پڑا تھا سواری سے پس مر گیا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو تم او سکوا ساتھ پانی
اور بیر کے پتوں کی اور کفن دیا جاوے در میان دو کپڑوں کے کہ
کہلا رہے سر اور مونہ او سکوا اسکی کہ اوٹھایا جاوے گا دن قیامت کے
لبیک کہتا ہوا۔

سنن نسائی میں روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے
کہ مر ایک مرد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو تم
او سکوا ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کی اور کفن دو تم او سکوا او سکے

کپڑوں میں اس حال میں کہ نہ مٹکا ہو نہ ہڈیاں دسکا اور سر اوپر کھاسلے
 کہ اوٹھایا جاوے گا دن قیامت کے لہیک کہتا ہوا۔ صحیح مسلم میں
 ہی ابن عباس سے کہ گر پڑا ایک مرد اونٹ سی پس چوٹ اسی
 اوسکی گردن میں پس مر گیا پس فرمایا آنحضرت نے غسل و تحم و کپڑوں
 ساتھ پانچویں اور بیر کی پتوں کی اور کفن و تحم و کپڑوں میں اور
 چھپاؤ تحم سر اوسکی کو اسلئے کہ اللہ اوٹھاویگا اوسکو دن قیامت
 کے لہیک کہتے ہوئے۔

اور بھی صحیح مسلم میں روایت ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک
 شخص قوف کی ہوئی عرفہ میں تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ناکاہ گر پڑا وہ اپنی سواری سے پس مر گیا پہر ذکر کیا گیا اوسکا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ غسل و تحم و کپڑوں
 پانی کے اور بیر کی پتوں کے اور کفن و تحم و کپڑوں
 میں اور نہ خوشبو لگاواو سکے اور نہ ڈھانکو تحم ہو نہ اوسکے کہ
 اسلئے کہ اللہ اوٹھاویگا اوسکو دن قیامت کے لہیک کہتے ہوئے۔
 صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت ہی کہ مارڈالا ایک شخص کو اوسکی

سواری نے اس حال میں کہ وہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھاپس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دینا اسکو ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کی اور یہ کہ کہلا رکھیں ہنہ اسکی کو اور راوی کہتا ہے کہ گمان میرا ہے کہ فرمایا آپ نے اور اس کے کو اسلمی کہ اوٹھایا جاوے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ احرام باندھے ہوگا۔

اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تھا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اسکی اونٹنی اسکی نے اور وہ تھا محرم یعنی حج کی نیت کے ہوئی پس گیا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دوا اسکو ساتھ پانی اور بیری پتوں کے اور کفنا دوا اسکو دو کپڑوں اسکی میں اور نہ لگا اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکوا اسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاوے گا دن قیامت کے لیک کہتا ہوں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بھی

اوسکی لباس میں بطور لباس محرمونکی دے اور خوشبوئی نہ لگاؤ
چنانچہ ذہب شافعی اور احمدی ہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام
کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہیں اور حضرت نے کہ اس
محرم کو دو کپڑوں میں کفنا یا بسبب ضرورت کے تھا کہ وہ
سو اسے اون کپڑوں کی اور کپڑا نہ کہتا تھا اور خوشبو لگانا
اور سر ڈھانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکے لئے تھا نہ سبکے
لئے واللہ اعلم شیخ عبدالحق -

محموم وغیر محرم برابر ہیں خوشبو لگانا اور ڈھانکنی سراسر او سبت
میت کے بکذا فی المحیط عالمگیری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ
واقداذات بالجحفة محرما وخمر اسہ دو جہہ وقال لولا انا حرم
لطينناہ اخرجہ مالک -

صفت حاجی

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا ﷺ
علیہ وسلم سے پس کیا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پر گندہ
بال بواقی ہو پسینی اور میل کے سبب پہر کٹھا ہوا ایک شخص اور

کہا یا رسول اللہ کو نسی چیزیں حج میں بہت ثواب کہتی ہیں فرمایا
 بلند کرنا آواز کا ساتھ کہنے لمبیک کے اور بہانا خون قربانی
 بادی کا نقل کیا یہ شح اسنت میں اور ابن ماجہ نے اپنی سنن
 اور فرمایا جناب سالت مآب نے کہ گروہ اللہ کے تین ہیں غازی
 اور حاجی اور عمرہ کرنیوالا قبول کرتا ہے اللہ دعائیں انکی
 اور بخشتا ہی اللہ انکو اگر بخشش چاہیں۔ اور فرمایا
 جناب سالت مآب نے خرچ کرنا راہ حج میں مثل خرچ کرنے فی سبیل
 کے ہے دیتا ہی اللہ ان خرچ کرنیوالو کو ساتھ سود و ہم ایک
 درہم کے بدلی میں از مناسک صغیر ابن جاعثہ۔

فضیلت حج اور عمرہ کی
 جامع ترمذی اور سنن نسائی میں ہے کہ شفیق روایت کرتے
 ہیں عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متابعت کرو تم یعنی ایک کے پیچھے
 دوسری کو کرو تم درمیان حج و عمرہ کے کہ یہ دونوں دور کرتے
 ہیں فقیری کو اور گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل کو بھٹی

اور رسولی اور چاندی سے اور نہیں ہی واسطے حج مبرور کے
 ثواب سوا ہی جنت کے اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہے
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے متابعت کرو تم درمیان حج اور عمرہ کے اسلئے کہ متابعت
 درمیان انہیں دونوں کے دور کرتی ہی تھی کہ گناہوں کو
 جیسے کہ دور کرتی ہی تھی لوہی کی میل کو اور سنن نسائی
 میں روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلئے کہ وہ
 دونوں دور کرتی ہیں گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہی تھی لوہی
 کے میل کو اور دارقطنی نے افراد میں اور طبرانی نے معجم کبیر
 میں روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے
 اسلئے کہ متابعت درمیان ان دونوں کی زیادہ کرتی ہے عمر میں
 اور رزق میں اور دور کرتی ہے گناہوں کو بیٹی آدم سی جیسا کہ
 دور کرتی ہے بیٹی لوہی کی میل کو — دارقطنی نے افراد میں

او طبرانی نے معجم اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
 کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تمام کرو تم
 حج اور عمرہ کو اسلئے کہ وہی دونوں دور کرتے ہیں فقیری کو
 اور گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہے بہنئی لوہی کے میل کو صحیح
 بخاری اور صحیح مسلم و موطا امام مالک اور سنن نسائی اور
 سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور سنن امام احمد اور شعبان
 بیہقی میں روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اور گناہوں کا
 کہ درمیان دو عمرہ کے ہیں اور حج مبرور نہیں ہے جزاؤں کی
 مگر جنت - صحیح بخاری اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں
 روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ فی کہ سنائیں نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے حج کیا واسطے اللہ
 کے اور رشتہ نہیں کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہرتا ہے مانند
 اوسن کی کہ جانا ہی اوسکو ماننے اور یہی روایت سندھ
 میں مروی ہے حضرت انس سے -

جامع ترمذی میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابی ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے حج کیا اور نہ رفق کیا اور نہ فسق کیا بخشے گئے واسطے اسکے گناہ سابق کے یعنی پہلے۔

فرمایا جناب سالت ماننے جسے حج کیا بغیر رفق اور فسق کے پاک ہو گیا گناہوں سے جیسے پاک ہونا اور سکادون ولادت میں شکم بان اور رفق عبارت ہے جماع سے اور بعضوں کی نزدیک قول فحش ہے اور فسق عبارت ہے گناہ سے۔ اور فرمایا جناب سالت مان بانی عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہی اور گناہوں کا جو دینا ان دونوں عمرہ کے ہو گئی ہیں اور نہیں ہی بدلاج جمہور کا مگر جنت اور حج بہرہ حج ہے جس میں گناہ نکلیا جاوے۔ اور کہا ابن اسحاق نے نہیں پہچا اللہ نے کسی نبی کو بعد ابراہیم مگر اس نے تحقیق کی زیارت بیت اللہ کی۔ از مناسک صغیر جان احرام سجد اقصی سی

سنن ابی داؤد میں روایت ہے ام سلمہ بی بی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کہ فرماتے
 تھے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرہ کا سجدہ اقصیٰ یعنی مسجد
 بیت المقدس سے مسجد حرام یعنی کعبہ تک بخشی جاتے ہیں اس کے
 گناہ اگلی اور پچھلے یا واجب ہوتی ہے واسطیٰ اس کی جنت
 یہ شک عبداللہ راوی کا ہے جو اس حدیث کی اسناد میں ہے
 اور مصنف عبدالرزاق میں حضرت ام سلمہ سی یون روایت ہے
 کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص نے احرام باندھا حج کا
 یا عمرہ کا مسجد اقصیٰ سے ہو گا مانند اس کی کہ جاتا تھا
 اس کو اس کی مان گئے۔

طواف

سنن نسائی میں روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا عبداللہ
 ابن عمر نے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
 تھے کہ چوٹا کنین یا بنین کا مٹانا ہے گناہ کو اور سنا میں نے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسے طواف کیا
 سات بار پس طواف کرنا اس کا برابر آزاد کرنے بر دی کی ہے

اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا
 عبد اللہ بن عمر نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے جسے طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑھی دو رکعتیں
 ہو گا یہ مانند آزاد کرنے برودی کی اور حاکم نے مستدرک
 میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہی کہ جس نے طواف کیا اس
 گھر کا یعنی کعبہ کا سات بار پس یاد رکھا اس کو ہو گا مانند آزاد
 کرنے برودی کی اور نہیں کہتا ہی کسی شرم کو اپنی طواف کر نیوا
 اور نہیں اوٹھاتا ہے دوسری قدم کہ مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ
 بسبب اسی قدم کے ایک گناہ اور لکھتا ہے واسطے اس کے
 بسبب اسی قدم کے ایک نیکی ۔ اور ابن العنبار نے روایت کیا
 جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جسے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار
 اور نماز پڑھی پچھپی مقام ابراہیم کے دو رکعت اور پیا پانی جزا
 کا بخشے اللہ فی گناہ اس کی ساری پہونچنی واسطے ہوں گناہ
 جہان تک کہ پہونچن مراد یہ ہی کہ کتنی ہی ہوں سب بخش جاتے
 ہیں اور دلیلی بخون روایت کیا ہی او نہیں جابر رضی اللہ عنہ سے

کہ جنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور نماز پڑھی پھر بھی
مقام ابراہیم کی دو رکعت اور پیا پانی زمرم کا نکالا اور سکوا اللہ
اور سکی گناہوں سے مانداوس دنگی کہ جاناہا اور سکوا اور سکی مان نے -
اور یہی حق نے اپنی سنن میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت عائشہ
سے روایت کیا ہی کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ فخر کرتا ہے
سات طواف کرنا الونگی - اور جامع ترمذی میں روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وآلہ
و اصحابہ وسلم نے کہ جس شخص نے طواف کیا بیت اللہ کا
بچاس بار نکلا اپنی گناہوں سے مانداوس دنگی جاناہا اور سکوا اور سکی
لبیک

جامع ترمذی میں اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہے ہیل ابن سعد
سے کہ کہا ہیل ابن سعد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہیں لبیک کہتا ہے کوئی مسلمان مگر یہ کہ لبیک کہتے
ہیں وہ چیزیں کہ داہنی طرف اور سکی میں اور بائیں طرف اور سکی
میں پتھر اور درخت اور ڈہلی یہاں تک کہ قطع ہوتی ہے میں

اس جگہ اور اس جگہ سے لمعات میں ہے کہ یہ اشارہ ہی طرف
 مشرق کی اور مغرب کی اور جانب اوسکی محذوف ہی یعنی نہایت
 زمین تک مشرق سے گویا مغرب مغرب سی گویا مشرق تک جہاں
 تاک قطع زمین ہووے لہیک کہا جاوے۔ اور صحیح بخاری
 میں روایت ہی حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہی کہ کہا
 ابنہین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول خدا بھیجتی ہیں ہم جہاد کو
 افضل العمل پس کیا یہ جہاد کریں ہم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نہیں یعنی نہ جہاد کر تو کسلے کہ افضل جہاد حج مبرور ہے۔
 سنن نسائی میں روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جہاد صغیر یعنی نابالغ اور کبیر یعنی بوڑھی اور ضعیف
 یعنی ناتوان و کمزور اور عورت کا حج اور عمرہ ہے۔
 اور استحباب ہی نزدیک شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کے کہ
 درود پڑھی پیچھے تلبیہ سے اور طلب کری اللہ تعالیٰ سے خوشی
 اللہ تعالیٰ کی اور جنت اور پناہ مانگی اللہ کے ساتھ دوزخ سے
 اور استحباب ہی زیادہ کرنا تلبیہ کا اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں بتلایا کہ اس سے پہلے صبح سے وقت غروب
شمس تک مگر سٹ جاتے ہیں گناہ اور سکے بہان تک کہ موتا ہے
وہ شخص مانند لڑکے نئی جنمی ہوئی کی۔ از مناسک صغیر ابن عجمہ

حق العباد وغیرہ

سنن ابن ماجہ اور کتاب البعث والنشور بیہقی میں روایت ہے
عباس بن مرداس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کے شام کو ساتھ مغفرت کے
پس قبول کی گئی دعا حضرت کی کہ تحقیق میں نے بخشا واسطے اس کے
سداۓ نبی کے حق کی پس تحقیق میں لو نکا واسطے مظلوم کے
حق اور کا ظالم سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اے رب میری اگر چاہی
دی مظلوم کو نعمتیں جنت کی سی یعنی بدلی او سکی حق کے کہ ظالم نے
لیا ہی اور بخش دی تو واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا
عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت ﷺ نے مزدلفہ میں پہر اعادہ
دعا کا کیا پس قبول کی گئی دعا واسطے اس چیز کی کہ چاہی تھی آنحضرت
کہا عباسؓ میرا اس نے یا کسی اور راوی نے ہنسی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم یا مسکرامی یہ شک راوی کا ہی پس عرض کیا
 آپ سی حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے کہ قربان ہوں باپ ہماری
 آپ پر اور مان ہماری تحقیق یہ ہے وقت کہ نہیں تھی تم ہنستے آہن
 یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہیں ہے کہ ہنسو تم بس کس
 چیز نے ہنسا یا آپ کو ہنسا تا کہی خدا تعالیٰ آپ کے دانتوں کو
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا کے دشمن
 شیطان نے جب جان لیا کہ تحقیق خدا ہی عزوجل نے قبول
 فرمایا میری دعا اور بخش یا میری امت کو لیا مٹی کو پس شروع
 کیا ڈالنا مٹی کا اپنی سر پر اور پکارنا ساتھ میل اور تپو کی یعنی لکھنے
 پس ہنسا یا مجھ کو اوس مرنے جو دیکھا میں شیطان کے جزع کو اس
 حدیث سی ایک جماعت نے علما و نہیں سی ماننا نہ یہ تھی و طبعی اور
 ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے استدلال کیا ہے اس پر کہ حج مبرور
 مکفر صغائر و کبائر و حقوق العباد سب کا ہے اور ایک جماعت علماء
 کی مانند ابن عبد البر اور امام الحرمین اور قاضی عیاض وغیرہم
 اسکی خلاف پر ہیں کہتے ہیں کہ کوئی عمل ایسا نہیں ہے کہ مکفر کبار

اور حقوق عباد ہو وی بلکہ جو عمل مکفر ہے وہ مکفر صغائر ہی کا بھی خلیفہ
 ابن عبد البرنی استیعاب میں اسہ اجماع نقل کیا ہے اور قاضی
 عیاض نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہی مذہب ہی اہل سنت
 جماعت کا اور نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہی کہ معروف
 اختصاص مکفر ہو نیکاساتہ صغائر کی ہے اور شیخ تقی الدین ابن
 وقیق العید نے انکار اجماع کا جواب ابن عبد البرنی نقل کیا ہے کہ یہ
 اور یہ جماعت حدیث عباس بن مرداس کو ضعیف کہتی ہی
 قابل حجت کے نہیں جانتے ہیں اور ایک جماعت علماء کی مانند
 ابو عیسیٰ ترمذی اور محمد ابن جریر طبری اور شیخ الاسلام تقی الدین
 ابن تیمیہ اس طرف گئی ہیں کہ حج اور بعض اعمال مکفر صغائر اور
 کبائر دونوں کی ہیں لیکن حقوق العباد کی مکفر نہیں اور ایک وقت
 میں میان ابن حجر مکی اور میر بادشاہ بخاری کی اس سلسلہ میں
 بحث ہوئی اور طرفین سے رسائی لکھی گئی چنانچہ ابن حجر مکی
 منکر اسکا ہے کہ کوئی عمل کبیرہ کا مکفر نہیں ہے اور میر بادشاہ
 بخاری مثبت اسکا ہے کہ حج مہرور مکفر عموماً کبائر کا ہے پہر ملا علی

قاری نے ایک رسالہ لکھا اور ہمیں محاکمہ کیا حاصل اس محاکمہ کا یہ ہے
 کہ حج مبرور مکفر صغائر کا اور بعض اہل کبار کا حقوق اللہ میں سے ہے
 کہ جب تک قضا نہیں اور تدارک اور سکا ممکن نہیں مانند پینے شراب کے
 اور حقوق العباد میں سے کہ جب تک تدارک ممکن نہیں بسبب نہ جانے
 اہل حقوق کے یا عدم قدرت کے ادای حقوق پر مکفر ہے
 اور اہل کبار کا حقوق اللہ میں سے ہے کہ جب تک قضا ہے مانند ترک
 نماز اور ترک صوم کی اور حقوق العباد میں سے کہ جب تک تدارک
 نہیں ہو سکتا ہی مانند جہین لینے مال کے ساتھ ظلم کے کہ وہی ہو سکتا
 مظلوم کو یا قتل نفس کے یعنی سیکو مار ڈالا تو اس کا قصاص ہے
 ایسی کبار کا حج مبرور مکفر نہیں ہے یہ سب خلاصہ ہے فتح الباری
 شرح صحیح بخاری اور محلی شرح موطاء اور رسالہ ملا علی قاری کا
 و مختار میں ہے کیا حج مکفر ہے کبار کا کہا گیا ہے ہاں یعنی مکفر
 کبار کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا پس نہیں مطالبہ کیا جاتا ہے
 ساتھ حقوق العباد کے بعد اسلام کے اور کہا گیا ہے اہل گناہ کو
 مکفر ہے جو متعلق آدمی سے نہ ہوں مانند ذمی کی کہ اسلام لایا کہ ذمی

مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھ حقوق العباد کے بعد اسلام لانی کے
 بھی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر
 کہ کبائر کے مکفر نہیں ہے مگر توبہ اور کوئی قایل نہیں ہے ساتھ
 سقوط دین کے اگرچہ وہ دین حق اللہ تعالیٰ کا ہو مانند دین نماز
 اور زکوٰۃ کی ہاں گناہ درنگی کرنے غنی کا دای دین سہماور
 گناہ تاخیر نماز کا اور مانڈا سکی جیسے گناہ تاخیر زکوٰۃ اور حج کا
 اونہی قول پر جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ اور حج فی الغبر واجب ہے
 ساقط ہو جاتا ہے حج سے اور یہی معنی کفارہ ہونے کے ہیں
 اور اس قول کے کہ حج مکفر ہے اور حدیث ابن ماجہ کہ دعا
 قبول کی گئی آنحضرت کی مغفرت است میں یہاں تک کہ درباب
 خون اور حقوق عباد کے ضعیف ہے۔

رد المحتار حاشیہ در المختار میں مرقوم ہے کہ کہا گیا ہے کہ حج مکفر
 کبائر ہے بسبب حدیث ابن ماجہ کے جو سنن ابن ماجہ میں روایت
 کی گئی ہے عبد اللہ بن کنانہ بن عباس بن مرد اس سے کہ عبد اللہ
 کی باپ کنانہ نے اسکو خبر دی اپنی باپ عباس بن مرد اس سے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اپنی امت کے لئے عرفہ کے شام کو پس قبول کی گئی وہ دعا کہ تحقیق مینی بخش دیا اور کئے لئے سب گناہوں کو سوائے حقوق العباد کے اس لئے کہ میں یعنی والاہوں مظلوم کے لئے ظالم سی یعنی اوسکے حق کو پس کہا آنحضرت نے اسی پروردگار میرے اگر چاہی تو دے تو مظلوم کو بہشت اور بخش ہی تو ظالم کو سوزہ قبول ہو ہی عرفہ کی شام کو پہر صبح کی آنحضرت نے مزدلفہ میں اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی جس باب میں مانگی تھی آخر حدیث تک ابن حبان نے کہا کہ کنانہ کہ روایت کرتا ہے اوس سے عبد اللہ بیٹا اوسکا منکر الحدیث ہے اور کنانہ اور عبد اللہ بیٹا اوسکا دونوں ساقط الاحتجاج ہیں یہ بھی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی شواہد بہت ہیں کہ ذکر کیا ہم نے اونکو کتاب شعب الایمان میں پس اگر یہ حدیث صحیح ہے ساتھ اپنی شواہد کے تو اس میں حجت ہے مکفر کبائر اور حقوق عباد پر اور جو یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے کہ بخشنا ہے اللہ سوائے شرک کی سب گناہوں کو جو کئے

کہ چاہتا ہے اور ظلم بعض آدمیوں کا ساتھ بعض کے گناہ ہے
 سو اسی شرک کے تمام ہوا کلام بہیقی کا اور روایت کیا ہے
 ابن المبارک نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
 تحقیق اللہ عزوجل نے نبش ریاست اہل عرفات اور اہل مشعر کو
 اور ضامن ہوا ہے اور انکی طرف سے حقوق عباد کا پس کہڑے ہوئے
 حضرت عمرؓ پر کہا یا رسول خدا یہ ہمارے لئی خاص ہی فرمایا
 آپنی یہ تمہاری لئے ہے اور ان لوگوں کی لئے کہ جو آئین تمہاری
 بعد قیامت کے دن تک پس کہا حضرت عمرؓ نے بہت ہوا ہے
 خیر ہماری پروردگار کا اور اچھا ہوا ہے خیر پروردگار کا اور تمام
 اس کلام کا فتح القدیر میں ہے اور لایا ہی صاحب فتح القدیر —
 اس میں حدیثیں اور حاصل یہ ہے کہ حدیث ابن ماجہ اگرچہ ضعیف ہے
 لیکن اسکے لئی شواہد ہیں کہ صحیح کرتے ہیں اسکو اور آیت ہی
 تائید کرتی ہے اسکی اور ان احادیث میں سے جو اسکی شاہدین
 ہی حدیث بخاری کی ہے مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرمایا آپ نے جس نے حج کیا اور عمرتوں کی خواہش کی بات کی

اور فسق نہ کیا لوٹ آیا اپنی گناہوں سے مانند اس دنگی کہ جاتا ہوا
 اس کو اس کی مائے اور بھی حدیث مسلم کی جو مرفوع ہے
 آنحضرت سے کہ فرمایا آپنی کہ اسلام ڈھاتا ہے اور گناہوں
 جو اسلام لانے سے پہلی ہو چکے ہیں اور ہجرت ڈھاتی ہے
 اور گناہوں کو کہ ہجرت سے پہلی ہو چکی ہیں اور حج ڈھاتا ہے
 اور گناہوں کو جو حج سے پہلے ہو چکے ہیں لیکن ذکر کیا ہے
 اہل نے مشارق کی شرح میں اس حدیث میں یہ کہ حربی
 کے سب گناہ جہٹ ہو جاتے ہیں یعنی جاتے رہتے ہیں ساتھ سلام
 اور ہجرت اور حج کی یہاں تک کہ اگر حربی نے کسی کو مار ڈالا اور
 کسی کا مال لے لیا اور دار الحرب میں اس کو جمع کیا پس اسلام لایا
 تو یہ مواخذہ کیا جائیگا ساتھ کسی چیز کے اونہیں سے اور اوپر
 اس کی اسلام کافی ہو گا اس کی مراد کے حاصل کرنے میں لیکن
 ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اور حج کو واسطہ
 تاکید کے اپنی بشارت میں اور واسطہ غنیمت و لایسکی اپنی بیعت لینی
 میں اس لئے کہ ہجرت اور حج نہیں کفارہ موتے میں حقوق العباد کا

اور نہین یقین ہے ہجرت اور حج میں ساتھ مٹانے کبائر کے
 اور سو اس کے نہین کہ ہجرت اور حج کفارہ ہوتے ہیں صغائر کا
 اور جائز ہے کہ کہا جاوے اور کفارہ ہوتے ہیں اول کبائر کا
 کہ وہ حقوق کی نہین مانند اسلام ذمی کی کہ اس سے کبائر ہے
 معاف ہو جاتے ہیں لیکن مطالبہ حقوق عباد کا نہین جاتا تمام ہوا
 کلام اکل کا بطور تلخیص کے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے
 اس حدیث کی شرح میں اور کہا شافعی نے اتفاق کیا ہے
 اس پر اور ایسے ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح
 مسلم میں جیسا کہ بحر الرائق میں ہے اور شرح لباب میں ہے
 اور چلا ہی طیبی اس پر کہ حج ڈھاتا ہے کبائر اور مظالم کو اور
 واقع ہوا ہے جگڑا تا در در میان امیر بادشاہ کے حنفیہ میں
 سے جس جگہ کہ مائل ہوا ہے امیر بادشاہ طرف قول طیبی کے
 اور در میان شیخ ابن حجر مکی کے شافعیہ میں سے اور تحقیق مائل
 ہوئے ہیں ابن حجر مکی طرف قول جمہور کے اور لکھا ہی مبنی ایک
 بیان میں اس سلسلہ کی تمام ہوا کلام شافع لباب کا کہتا ہوں

اور ظاہر کلام فتح القایہ کا میل ہے طرف اسکی کہ حج کفار
ہوتا ہے مظالم کا بھی اور اسی پر چلا ہے امام سرخسی شریع
سیمر کبیر میں اور قیاس کیا ہے اسپر شہید صابر محاسب نے
اور نسبت کیا ہے اسکو یہی مناوی نے طرف قرطبی کی شرح میں
مسن حج فلم یزف الخ میں پس کہا مناوی نے اور وہ شامل
کہا اور مظالم کو اور اسی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا قاضی
عیاض نے کہ یہ مجہول ہے بہ نسبت طرف مظالم یعنی حقوق
کے اور شخص پر کہ توبہ کی ہوا و سنے اور عاجز ہو و فار حقوق
اور کہا ترمذی نے یہ مخصوص ہے ساتھ اون گناہوں کے
کہ متعلق ہیں ساتھ حق اللہ تعالیٰ کے نہ ساتھ حق بندوں کے
اور نہیں ساقط ہوتا ہے نفس حق بلکہ جب پر نماز ہے ساقط
ہوتا ہی اوسی گناہ تاخیر نماز کا نہ نفس نماز پر اگر تاخیر کریگا
اوسی نماز کے بعد اوسکی نیا ہوگا گناہ دوسرا تمام ہو اکلام
ترمذی کا اور مانند اسی کے ہی بحر الرائق میں اور تحقیق کیا ہی
اوسکو بہان لقانی نے جو ہرۃ التوحید کی بڑی شرح میں بطور

کہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نخل آتا ہے اپنی گناہوں سے
 نہیں متناول ہے حقوق اللہ اور بندوں کے حقوق کو اس لئے کہ حقوق
 بندوں کے ذمہ ہیں بین گناہ نہیں ہیں اور سوائے اسکے نہیں کہ
 گناہ درنگی ہے ادا ہی حقوق اللہ تعالیٰ میں پس ساقط ہو گا گناہ
 فقط تاخیر گذشتہ کا نہ گناہ اصل کا اور نہ گناہ تاخیر آئندہ کا بجز الراقی
 میں کہا ہے کہ نہیں ہیں معنی کفارہ ہوئیے جیسا کہ توہم کرتے ہیں کو
 بہت لوگ کہ دین ساقط ہو جاتا ہے اسی اور ایسی ہی ہے قضاء
 نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کی اس لئے کہ نہیں قایل ہے اسکا کوئی تمام
 ہوا کلام بجز الراقی کا اور ساتھ اسکے ظاہر ہوا کہ قول شارح کا
 مانہ حربی کی کہ اسلام لایا اپنی جگہ نہیں ہے بسبب مقتضی ہونے
 اس قول کے جیسا کہ کہا ہے عمومی نے ساقط ہونے نفس حق
 اور کوئی قایل اسکا نہیں ہے جیسا کہ جان چکا ہے تو اسکو بلکہ یہ
 حکم خاص کرتا ہے حربی کو جیسا کہ گذرا محل سی کہتا ہوں نہیں کہہی کیا
 جاتا ہے ساتھ ساقط ہونے نفس حق کی جب مر جاوے پہلے
 قدر کے ادا ہی حق برابر ہی حق اللہ تعالیٰ کا ہو یا حق اس کے بندوں کا

اور نہ ہوا سکی ترکہ میں اور مستعد کہ وفا کرے اور حق کے ادا کرنے کو
 اسلئے کہ جب ساقط ہو گیا گناہ تاخیر کا اور نہ مستحق ہوا اسلئے گناہ
 اس کے بعد پس نہیں ہے کوئی مانع ساقط ہو جانے نفس حق سے
 اسی پر حق اللہ تعالیٰ پس ساقط ہو جانا اور سکا ظاہر ہی اور اسی
 پر حق بندہ کا پس اللہ تعالیٰ راضی کر دیکھا اس کے خصم یعنی حق الیکو
 اس سے جیسا کہ گذرا حدیث میں اور ظاہر یہ ہے کہ یہی مراد ہے
 قائلین کے ساتھ تکفیر مظالم کی یہی والا باقی نہیں ہے واسطے
 قول کے ساتھ تکفیر مظالم کی جگہ علاوہ اس کے نفس و رنگی دین کے
 ادا کرنا میں بھی حق عید ہے اسلئے اس میں گناہ ہے اور سپر ساتھ چہ
 اس کے حق کے اس سے اور جبکہ قایل ہو ی علما ساتھ ساقط ہو
 تاخیر حق کے پس چاہئے کہ ساقط ہو نفس دین بھی نزدیک عجز کے
 جیسا کہ پہلی گذر چکا قاضی عیاض سے لیکن قید لگانا قاضی عیاض
 کا ساتھ توبہ اور عجز کے غیر ظاہر ہی اسلئے کہ توبہ خود تکفیر ہے اور
 توبہ سوا اسی اس کے نہیں ساقط کرتی ہے حق اللہ تعالیٰ کہ نہ حق العبد کو
 پس معین ہوا حج کا مسقط ہونا جیسا کہ مفتضیٰ ہے اس کے احوال حدیث

گذشتہ اور ای پڑھیں ہے کوئی قائل ساتھ سقوط دین کے پس
 کہتے ہیں ہم مان یہ نزدیک قدرت کے اوپر بعد حج کی ہے
 اور اسی پر محمول ہے کلام شارحین کا جو گذرا اور اس وقت میں
 صحیح ہے قول شارح کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا ساتھ اس
 اعتبار کے پہر جان تو کہ تحقیق جائز کہنا اور کفار کفار کو ساتھ
 ہجرت اور حج کے منافی ہے واسطے نقل قاضی عیاض کے جماع
 کو اس پر کہ کفارہ کبار کا نہیں ہوتی ہے مگر توبہ اور خاص کر اوپر
 قول کے ساتھ تکفیر مظالم کی ہے بلکہ قول ساتھ تکفیر گناہ دنگی
 اور تاخیر نماز کی منافی اسکے ہے اسلی کہ دنگی اور تاخیر نماز کی
 کبیرہ ہے اور تحقیق کفارہ ہوتا ہے اور سکا حج بلا توبہ کے اور اسی
 ہی منافی اور سکی ہے عموم قول اللہ تعالیٰ کا اور بخشتا ہے اور اس
 چیز کو کہ سوا اسکے ہی جس شخص کے لئے کہ جانتا ہے اور یہ اعتقاد اہل
 حق کا کہ جو شخص مراد او مست کرتا ساری کبار پر سوائی کفر کے پس تحقیق
 شان یہ ہے کہ کبھی بخشا جاتا ہے وہ ساتھ شفاعت کے یا ساتھ محض
 فضل خدا کے اور حاصل یہ ہے جیسا کہ بحر الرائق میں کہ تحقیق مسئلہ

غلٹی ہے پس نہیں یقین ہی ساتھ مکفر ہونے حج کے واسطے کہا
 کی حقوق اللہ تعالیٰ میں سے بڑھ کر حقوق عباد سے اللہ تعالیٰ دانا تر ہے
 طحاوی نے حاشیہ در المختار میں لکھا ہے کہ کہا بجز الراقی میں کہ تروا
 کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی عرفہ کی شام میں
 اپنی امت کے لئے یعنی حاجیان امت کے لئے ساتھ مغفرت کی
 پس قبول کی گئی دعا آپ کے مگر در باب خونون اور حقوق العباد کے پہر
 اعادہ کیا آنحضرت نے دعا کا مژدلفہ میں پس قبول کی گئی دعا آپ
 کی یہاں تک کہ در باب خونون اور حقوق العباد کے روایت کیا ہی
 اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور یہ حدیث ضعیف ہی بسبب عباس
 میں مرد اس کی اسلئے کہ عباس بن مرد اس منکر الحدیث ساقط احتیاج
 ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حفاظ نے لیکن اس حدیث کی شواہد
 بہت ہیں پس انہیں شواہد میں سے وہ حدیث ہے کہ روایت
 کیا ہے اسکو امام احمد نے ساتھ اسناد صحیح کے ابن عباس
 کہا ابن عباسؓ کہ تھا فلا ناردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
 دن عرفہ کے پس شروع کیا جانے کہ دیکھتا تھا عمو رتو نکو

اور نظر کرتا تھا عورتوں کی طرف پس فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اسی سیر پہاڑی کے بیٹے تحقیق یہہ دن ہے جو مالک
 ہوا اس منہن اپنی شہزادی اور بیانی کا بخشش کی گئی اوسکی
 اور اوہنہن شہزادہ میں سے وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے
 اوسکو بخاری نے مرفوعاً کہ جس نے حج کیا اور عورتوں کی خواہش
 کی بات نہ کی اور فسق نہ کیا پہر آیا اپنی گناہوں سے مانند اوس
 دن کی کہ جاتا تھا اوسکو اوسکی ماں نے اور اوہنہن شہزادہ میں سے وہ
 حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اپنی صحیح میں کہ اسلام
 دہاتا ہے اون گناہوں کو کہ تہی پہلے اسلام سے اور تحقیق ہجرت
 دہاتی ہے اون گناہوں کو کہ تہی پہلے ہجرت سے اور تحقیق حج
 دہاتا ہے اون گناہوں کو کہ تہی پہلے حج سے اور اوہنہن شہزادہ میں سے
 وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام مالک نے اپنی موطا
 میں مرفوعاً کہ نہن دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ خوار اور ذلیل تر اور
 زیادہ تر غصہ میں ہوا اوس نے کہ دیکھا گیا عرفہ کی دن میں اور نہ تھا یہ
 مالک اس کے کہ دیکھتا تھا اور تر نے رحمت سی اور وہ گزر کر نے سی اللہ کی

بڑی گناہوں سے مگروہ کہ دیکھا گیا دن بدر کے پس تحقیق شیطان نے
 دیکھا جبریل کو کہ صفت باندہی میں فرشتوں کی پس تحقیق یہ شواہد
 مقتضی ہیں کہ مفسد غار اور کبار کو اگرچہ ہوں حقوق عباد میں سے
 لیکن ذکر کیا ہے اہل فی شرح مشارق میں بیچ شرح اس حدیث
 کے کہ اسلام ڈھاتا ہے اور گناہوں کو کہ ہوں یہ اسلام سے
 تحقیق مقصود یہ ہے کہ گناہ پہلی جہاں کے جاتی ہیں ساتھ اسلام
 اور ہجرت اور حج کی صغیرہ ہوں یا کبیرہ اور شامل ہے یہ حدیث حقوق
 اور حقوق العباد کو بہ نسبت حربی کی اسلئے کہ حربی جب اسلام لائی نہیں
 مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھ کسی چیز کے اور نہیں سے یہاں تک کہ اگر ادا
 حربی نے کسی کو اور لیا ہو مال اور لے گیا ہو اسکو دار الحرب میں
 پہر اسلام لایا ہو نہ مواخذہ کیا جاسی گا حربی ساتھ کسی کے اور چیزوں
 میں سے اور اوپر اس کے ہو گا اسلام کافی اسکی مراد کی حاصل کرانے
 میں لیکن ذکر کیا ہے آنحضرت نے ہجرت اور حج کو واسطے تاکید کے
 اپنی بشارت میں اور واسطے غنبت دلانے کی اپنی بیعت لینے میں
 اسلئے کہ حج اور ہجرت نہیں تکفیر کرتے ہیں حقوق عباد کے اور نہیں

یقین ہے حج اور ہجرت میں ساتھ مٹانی کبار کے اور سوائے کے
 نہیں کہ تکفیر کرتے ہیں حج اور ہجرت صغائر کی اور جائز ہے یہ کہ
 کہا جاوے کہ تکفیر کرتے ہیں حج اور ہجرت اون کبار کی کہ نہیں ہیں حق
 عباد میں سے مانند اسلام کی اہل ذمہ سے اور اس وقت میں شک
 نہیں ہے اس میں کہ ذکر حج اور ہجرت کا ہے تاکید کے لئے
 آخر ہوا کلام اہل کا اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے اس
 حدیث کی شرح میں اور کہا ہے کہ شارحین نے اتفاق کیا ہے
 اس پر اور ایسا ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم
 میں اور کہا قاضی عیاض نے کہ اہل سنت نے اجماع کیا ہے اس پر
 کہ کبار نہیں تکفیر کرتے ہیں اون کی مگر تو بہ پس حاصل یہ ہے مسئلہ
 ظنی ہی اور تحقیق حج نہیں یقین ہے او میں ساتھ تکفیر کبار کے
 حقوق اللہ تعالیٰ میں سے بڑھ کر حقوق العباد سے اگر قایل ہوں
 ہم ساتھ تکفیر کے واسطے کل کے پس نہیں ہیں معنی اوس کے جیسا کہ
 تو ہم کرتے ہیں بہت لوگ کہ تحقیق دین ساقط ہو جاتا ہے اوس سے
 اور ایسا ہی ساقط ہو جاتی ہے قضا نمازون اور روزون اور زکوٰۃ کے

اسلمی کہ نہیں قائل ہو ہے اسکا کوئی اور سوا ہے اس کے نہیں کہ مر
یہ ہے کہ گناہ درنگی ادای دین اور اس کے تاخیر کا ساقط ہو جاتا
پہر بعد وقوف کی عرفہ میں جب درنگی کر لگیا ہو جائیگا گناہ کا آب اور
ایسا ہی گناہ تاخیر نماز کا اس کے وقت سی اور ٹہ جاتا ہے ساتھ حج
کے نہ قضا پہر بعد وقوف کی عرفہ میں مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھ قضا
پہر اگر نہ کیا قضا کو ہو گا گنہگار اور قبول کے ساتھ فوریت قضا کے اور
ایسا ہی باقی اور پر اسی قیاس کے ہیں اور بالکل نہیں قائل ہو ہے
کوئی ساتھ مقتضی عموم اعمادیت وارد حج میں جیسا کہ نہیں ہے
پوشیدہ آخر ہوا کلام بحر الرائق کا اور کہا مناوی نے شرح
جامع صغیر میں شرح میں قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جس نے
حج کیا اور نہ کی بات عورتوں کی خواہش اور فسق نہ کیا نکل آیا اپنی
گناہوں سے مانند اس دن کی کہ جانتا ہو اسکو اسکی ماں نے یعنی اسکی
خالی ہونے میں گناہوں سے اور وہ شامل ہے کبار اور حقوق
عباد کو اور اسی کی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا ہے قاضی عیاض
نے کہ یہ معمول ہے بنسبت طرف مظالم کی او سپر کہ جس نے توبہ

اور عاجز ہوا اور سکی وفا کرنے سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ مخصوص
ہے ساتھ اور ن گناہوں کے کہ متعلق ہیں ساتھ حق اللہ کے نہ ساتھ
حق بندوں کے اور نہیں ساقط ہوتا ہے خود حق بلکہ جس پر کہ نماز ہے
ساقط ہوتا ہی اوس سے گناہ تاخیر نماز کا پہرا اگر تاخیر کیا اوسے
نماز کو بعد اوسکی از سر نو مہو اگناہ دوسرا آخر ہوا کلام ترمذی کا
جب پہچانا تو نے اسکو پس قول شرح کا کہ کہا گیا ہے مان حج مکفر ہے
کبار کا مانہ حربی کی کہ اسلام لایا مقتضی ہے اسکو کہ بیان قول ہے
واسطے بعض علماء کے کہ حج تکفر کرتا ہے صغائر اور کبار کی اور
ساقط کرتا ہے حقوق عباد کو جیسا کہ مقتضی ہے اسکو تشبیہ ساتھ
حربی کی اور تحقیق جانا تو نے اکل کے کلام سی کہ یہ حکم خاص ہے
ساتھ حربی کے اور جانا تو نے کلام بحر سے کہ یہ تعمیم واسطے
بعض آدمیوں کی ہے اور نہیں قائل ہے اسکا کو سی پس حکایت
شرح کی اوسکی لئے ساتھ قبل کے اوس چیز سے ہی کہ نہیں
سزاوار ہے اور وہ بھی قائل ہی اسکا کہ اور نہیں قائل ہے
کوئی ساتھ اسقاط دین کے انتہی ۔ ایسا ہی کر کیا ہی علی نے

سفر کرنا حج کی لمی کس دن چاہی اور کس وقت گھر سے نکلے
 حج کی لئے سفر کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول صحیح
 روز شنبہ یعنی سینچر کو بعد نماز ظہر کے مدینہ سے اور فتح الباری
 شرح صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت نبی مدینہ سے دو شنبہ کے
 دن یعنی پیر کو پہلی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ چہ ہجری میں عمرہ کے
 لئے سفر فرمایا تھا۔

زاد المعاد میں ابن قیم کی ہے کہ صیوقت عزم کیا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نبی حج کے لئے تو آپ نے دن جمعہ کے مدینہ میں منبر پر خطبہ
 پڑھا اور خطبہ میں احرام اور اوسکے واجبات اور سنن کی تعلیم
 تہی بعد مدینہ کی مسجد میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں ابن حزم
 ظاہری نے جزم کیا اسپر کہ وہ دن خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا پنجشنبہ یعنی جمعرات کا تھا اور اکثر علماء اسپر ہیں کہ وہ دن
 شنبہ یعنی سینچر کا تھا چنانچہ ابن قیم نے اسکو ترجیح دی ہے
 اور قول ابن حزم کو رد کیا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آتا
 ہے حضرت انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑھی، مہینہ میں چار رکعتیں اور پڑھی نماز عصر ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں
صحیحین کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سفر حجۃ الوداع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز ظہر کے تھا۔

مطلق سفر میں

فتح القدیر میں ہے کہ اول ہمارا شروع مہینہ میں صحیح ہے نکلنا سفر کے
لئی دن پنجشنبہ کی اقتدار ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن پنجشنبہ کا
نہوے تو دن دوشنبہ کی روایت ہے کعب بن مالک کہ یہ کہتے
بنی صلعم کھلی جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تھی حضرت
دوست رکھتے یہ کہ نکلین دن جمعرات کے روایت کیا اسکو بخاری
ابوداؤد میں روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کعب نے
کہتر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نکلنے سفر کے لئی سو اسی دن
پنجشنبہ کے اور شرح شرعیۃ الاسلام میں ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی خدا برکت دے واسطے است میری کے
بیچ جانے دن پنجشنبہ کے اور لکھا ہے اوسمی شرح میں کہ روایت
میں انس کے یوم عتبت یعنی دن شنبہ کا ہی سنا دی شرح جامع صغیر

میں مفتی کی حوالی سے لکھا ہے کہ اسناد حدیث اللہم بارک لاسی
فی بکورا یوم محمدی کے ضعیف ہے -
فائن

وجہ ضعیف کی تین راوی اسکے ہیں اول محمد بن عثمان البومرانی
دوسرا محمد بن میمون - تیسرا عبد الرحمن بن ابی الزیاد -
سوا حکم بنی کہا ہے کہ حدیث محمد بن عثمان میں بعض مناکیر ہیں اور
صالح خبرہ نے کہا ہے کہ روایت کرتا ہے محمد بن عثمان اپنی باپ
مناکیر کو لیکن اس راوی کی وجہ جو ضعیف ہی وہ اس حدیث سے
مدفع ہی اس لئے کہ کثارت اس روایت میں ہے جو اسکے باپ
مروی ہو جیسا کہ ذہبی نے میزان میں لکھا ہے اور یہ روایت
اسکے باپ سے نہیں ہے اور میزان میں ہے محمد بن میمون معلوم
نہیں کہ کون ہے پس یہ راوی مجہول ہے اور عبد الرحمن بن
ابی الزیاد کی نسبت عباس بن معین سے نقل کیا ہے کہ حجت
نہ پکڑی جاوے ساتھ اسکے اور نقل کیا ہے معاویہ اور صالح خبرہ نے
ابن معین سے کہ ضعیف ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو روایت

اوسنے مدینہ میں وہ صحیح ہے اور جو روایت کی اوسے بغداد میں
 اوسکو خراب کیا ہے بغداد والوں نے اور کہا یعقوب بن شیبہ نے
 کہ وہ ثقہ سچا ہے اور اوسکی حدیث میں ضعف ہی قال الفلاس
 کہ اوس میں ضعف ہی اور جو روایت کیا مدینہ میں وہ اصح ہے اور کہا
 ابو خایم نے کہ حجت نہ پکڑی جاوے ساتھ اوسکی اور کہا ابن عدی
 نے کہ اوسکی بعض روایت کی متابعت نہیں کی جاتی ہے یعنی جو روایت
 بغداد میں ایسا ہے ذکر کیا ہی ذہبی نے تہذیب میں -

سفر اور حضر میں توبہ کرنا انسان کو ہمیشہ چاہئے مگر
 خصوص جب ایسی سفر مبارک کا قصد کرے تو اول
 توبہ کری بعد کو گھر سے نکلے

فتح القدیر میں ہے کہ اول توبہ کری ف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -
 ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین - تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
 توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک کرنے والوں کو روایت ہے
 حضرت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
 اللہ ای ذی آدم کے تحقیق توبہ تک کہ نکلے گا مجھ سے بخشش بخائیگی

اور امیر رکھی گا مجھے بخشون گا میں تجھ کو کسی عمل بد پر موقوف اور نہیں
 پروا رکھتا میں ای بیٹے آدم کی اگر پہونچے ہیں گناہ تیرے بلندی
 آسمان تک پہنچش مانگی مجھ سے بخشون میں تجھ کو اور نہیں
 پروا رکھتا میں اسے بیٹی آدم کے تحقیق تو اگر ملی مجھ سے ساتھ
 بہری زمین کی خطاؤں سے پہر ملی مجھ سے اس حال میں کہ شریک
 نکرتا ہوا ساتھ میرے کسی کو البتہ آؤں میں تیرے پاس ساتھ بہری
 موی زمین کے از رو نمی بخشش کے نقل کیا ہے یہ ترمذی نے
 اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے۔

فتح القدیر میں ہے کہ نیت خالص کرے ریا اور سنانی اور فخر کرنے
 سے خالی موی مجالس الابرار میں ہے کہ بعضی مفسروں نے کہا ہے
 کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا جس میں دولت مند تو حج کرینگے واسطے عیش
 کے اور دوسرے لوگ تجارت کی لئے اور قاری ریا کے واسطے اور
 فقرا مانگ کھانے کی واسطے اور عیہ نہیں کہ کہا جاوے کہ جو چوی
 کے لئے تو حج اونکی حق میں فتنہ ہے پس زیادہ فخر وغیرہ کے لئے
 حج کرنا حج مبرور نہیں ہے کسلئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حج

بہر و نہین جزا او سکی مگر جنت نفل کیا ہے اسکو ترمذی سنن نسائی
 ابن ماجہ سند امام احمد اور شعب الایمان بہیقی میں ابی ہریرہ سے -
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ -
 نہین ہے تم پر گناہ کہ چاہو تم زیادتی پر و دگر اپنی سے شان نفل
 اس آیت کی یہ ہے کہ اسلام سی پہلے ایام حج میں بازار عکاظ
 و محبہ و ذوالحجاز میں لوگ خرید فروخت کیا کرتے تھے اور یہی اونکی
 معاش تھی جب اسلام نے رونق پکڑی مسلمانوں نے تجارت میں
 تامل کھیا تب یہ آیت نازل ہوئی صحیح بخاری اور سنن نسائی اور
 اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابی ہریرہ نے
 کہ سنائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے حج کیا
 واسطے اللہ کے اور رشت نہین کیا اور نہ فسخ کرتا ہے تو پہر آتا ہے
 مانند اس دنگی کہ جتا ہے اسکو اسکی مانے اور یہی روایت سند
 احمد میں مروی ہے حضرت انس سے پس صاف ہی کہ تجارت کی ضمنین
 حج کر نکا ثواب یہاں نہین ہوتا جو خاص حج بلا ثمول تجارت کے کیا جاتا ہے
 فتح القدیر میں ہے کہ حقوق العباد کو ادا کری اور اہل معاملہ سے معافی چاہے

دو رکعت نماز گہرین ادا کرے

اس نماز کی بابت روایت ہے طبرانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین پیچھے چھوڑا ہے کسی نے نزدیک اہل اپنی کی افضل دو رکعتوں سے ادا کرے او نہین دو رکعتوں کو نزدیک اپنی اہل کے جو وقت ارادہ کرے سفر کا۔

اور پھر ہی بعد ان دونوں رکعتوں کے آیت الکرسی اور لایلاف قریش از مناسک صغیر ابن جماعہ۔

بعضی ثارمین آیا ہے کہ آیت الکرسی اپنی گہر کی نکلنے سی پہلی پڑھے تو نہ پہونچی گا او سکو مکروہ یہاں تک کہ لوٹ آوے

پس بعد نماز کی آیت الکرسی پڑھے

وقت خروج گہر کی یہ دعا پڑھ کر دروازہ سی قدم باہر رکھے

بسم اللہ توکل علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ روایت ہی ابی داؤد و ترمذی کی فتح اللہ برمین ہے کہ بدخلقی نکرے۔

فائز

ضرور چاہئے کہ اس آیت پر ولایت و لافسوق و لاجدال فی الحج -
خیال رکھی کہ ان تینوں باتوں سے حج میں خلل آتا ہے فتح القادر میں ہے
کہ اگر رفیق ہمراہ لے تو مرد صالح کو لے اور رفیق کا ہونا غیر شخص کا اولیٰ ہے
بنسبت اقارب کے -

فتح القادر میں ہے کہ شرکت نکرہ می تو شہ میں اور ایک شخص کے کہانے پر سب
ساتھ والی جمع ہو جاویں اور نہ کمی کرے قیمت کے دینی میں خریدنے
اسباب حج میں -

جب گھر کے دروازہ سی باہر نکلے تو کچھ صدقہ دی مساکین کو
اور رخصت کر نیو الو نگو رخصت کرے یہ کہہ کر
اسْتَوْذِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ اٰيْمَانَكُمْ وَ خَوَاتِمَكُمْ اَعْمَالَكُمْ -

ترجمہ خدا کو سپرد کرتا ہوں دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور انجام
کام تمہارا کیا -

وقت سوار ہونے کشتی یا جہاز کی یہ پڑھنا چاہئے
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَاهُ مَرَسْنَاهُ اِنَّ رَبِّيْ ذُو الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمُ

حج کی لمیٰ فرض چار چیز ہیں

اول احرام

احرام کو احرام اسلئے کہتے ہیں کہ کتنی چیزیں احرام باندھنی والی کو اپنے اوپر حرام کرنے ہوتے ہیں ۔

میقات احرام حج کی دو قسم ہیں

ایک زمانی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے الحج اشہر معلومت یعنی حج کے مہینے ہیں معلوم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینے حج کی شوال اور ذوالقعدہ اور دس ذی الحجہ سے ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب میں

امام ابی حنیفہ	ابن یوسف	امام مالک
اور امام احمد اور زبیدی کی	اور امام شافعی اور ابی ثور	مہینی حج کے شوال
نزدیک مہینی حج کی شوال	اور ابن الزبیر اور ابن مسعود	اور ذی القعدہ اور
اور ذی القعدہ اور دس	کے نزدیک و ایک دو	ذی الحجہ پورا ہی دیکھی ایک
دن دس رات ذی الحجہ	روایت نہیں حضرت علی اور	قول ہی شافعی کا اور یہ

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
میں سے ہے -	ابن مسعود اور ابن عمر سے یہ ہے	روایت دوسری
المعانی البدیعیہ	کہ جینے حج کے	ہے حضرت علی
فی اختلاف اہل الشریعہ	شوال اور ذی القعدہ	اور ابن عباس
	اور ثودن اور دس	المعانی البدیعیہ
	رہیں ہیں ذی الحجہ سے	فی اختلاف
	المعانی البدیعیہ	اہل الشریعہ

میزان شعرا نے میں ہے کہ اتفاق ہے آئمہ اربعہ کا کہ نہیں صحیح ہوتا ہے احرام حج کا قبل شوال کے فائدہ یہہ اجماع ہلا کر است نہ صحیح ہونے پر ہے -

ابو حنیفہ	ابی یوسف	
<p>اور امام مالک و امام احمد اور ثوری اور ابن حبی اور باقی زید یہ کہنے نزدیک سوائے ناصر اور اکثر علماء کے نزدیک مکروہ احرام باندنا حج کے لئے حج کے غیر مہینوں میں یہ اگر احرام باندنا حج کا غیر مہینوں حج میں صحیح ہوگا احرام اوسکا ساتھ حج کے لیکن لاؤ کچھ افعال حج میں پہلے مہینوں حج سے</p>	<p>اور امام شافعی اور ناصر کے نزدیک زید یہ میں سی او ابن عباس اور جابر اور اپنی ثوری اور داؤد کے نزدیک نہیں جائز ہے احرام حج کا مگر حج کے مہینوں میں یہ جب احرام باندنا حج کا غیر مہینوں حج میں منع ہوگا یہ احرام عمرہ کا۔</p>	<p>نزدیک او د کے نہیں جائز ہے احرام عمرہ کا بہی غیر مہینوں حج میں</p>

دوسرا مکانی

میقات احرام حج کا مکانی ہے جسکو مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی ابن عباسؓ کہ کہا میں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جگہ احرام باندھنی کی اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والون کے
لئے حنفہ اور نجد والون کے لئے قرن المنازل اور یمن والون کے لئے
یللم کو پس یہ سب جگہ احرام باندھنے کی ہیں اور شہر والون کے لئے
کہ مذکور ہوئی اور اسکے لئے کہ گزین ان جگہوں پر سوا اور شہر والون کے
اور شہر والے جو ارادہ رکھتے ہوں حج اور عمرہ کا اور جو ہوں سوا انکی
یعنی رہنی والے داخل میقات کے انکی احرام کی جگہ ونکی اہل کی ہے
یعنی جگہ اونکے رہنی کی اور مکہ والی احرام باندھیں مکہ سے نفل کی یہ
بخاری اور مسلم نے۔

روایت ہی جابر سے کہ نفل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
احرام کی جگہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ اور دوسری راہ حنفہ اور احرام
کی جگہ عراق والونکی ذات عرق ہے اور احرام کی جگہ نجد والون کی
قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والونکی یللم ہے نفل کی یہ مسلم نے۔

<p>نام میقات یعنی جگہ احرام باندہنی کے</p>	<p>نام جن شہر والونکی یا وسط کے ابو الوکی</p>
<p>ذوالحلیفہ بضم حاء فتح لام</p>	<p>اہل ینہ اور جوادہ آوین</p>
<p>جحفہ بضم جیم و سکون حاء</p>	<p>اہل شام و مصر اور مکہ سے جو او دہراوین</p>
<p>ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا چہ میل ہی مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے ابو الفضل کہانی لکھا، مکہ سی دس منزل اور مدینہ سے دو اور یہ میقات سب تو سنسے دور عجم ام اسکو آبار علی ہی کہتے ہیں۔</p>	<p>کہ پہلی دور اہل ینہین مدینہ والونکی ایک میں ذوالحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ ملتا تھا اور اب ایک ہی راہ ہے اوس میں اول ذوالحلیفہ ملتا ہی اور پھر جحفہ پس اس صورت میں دو میقات ہوئی مدینہ والونکی احرام کی لہی حکم مفضلہ ذیل سے</p>

<p>نام مہیات یعنی نگہ نام شہزادہ الونکی یا احرام باندہنی کی یہ مہیات ہے</p>				
		<p>نام مجتہد ابی حنیفہ اور ابی ثور کے نزدیک حضرت عایشہ کے نزدیک</p>	<p>قیاس اولی یہی کہ اگر باندہنی و خلیفہ پہ اگر رک کیا حرام ذو الخلیفہ اور باندہ احرام حنفیہ سے جائز ہوا احرام اسکا و نہن اس پر اگر ارادہ کرے حج کا احرام باندہنی لے کر ارادہ کرے احرام باندہنی جمعہ سے</p>	<p>کیا لازم آئیگا دم یا کچھ نہیں ہے اس پر</p>

امام قیامت یعنی خلیفہ امام حسن و علی یا حضرت
احرام باندہ نبی کی اینواونکی بیعت ہے

نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
<p>امام شافعی کے نزدیک</p>	<p>جائز نہیں ہے اوسکو جو گذرا ذو اکلیفہ میں بارادہ حج کہ ترک کرے احرام کو ذو اکلیفہ سے اور احرام باندہ نبی جحفہ سے پس اگر ترک کیا احرام کو ذو اکلیفہ سے اور باندہ جحفہ سے</p>	<p>لازم آئیگا اور پردہ</p>

<p>نام یہ تھا یعنی جگہ نام حرم شہزادی یا احرام باندہنی کے اور سطرانوالوں کے لئے یہ یہاں ہے</p>	
<p>ذات عرق اہل عراق و خراسان بکسر عین و سکون وغیرہ اور جواد پر نمانی آدین</p>	<p>کہ سے تین منزل ایک پہاڑی کا نام ہے اور بعضوں نے چوالیس کوں بھی لکھا ہے ابن عباس کے روایت ہی کہ کہا معین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ حرام کی مشرق والوں کی لئے عقیق نقل کیا یہ یہی اور ابو داؤد نے ف عقیق نام ایک جگہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی مشرقی طرف مراد وہ لوگ کہیں کہہ لوں گی خارج حرم کی جانب مشرق کی اور وہی اقی کہلاتی ہیں پس مشرق اولیٰ جگہ حرام کی دونوں ہیں ایک عقیق دوسرے ذات عرق جو کوئی ان جگہوں میں جس جگہ کہ اسی ہیں حرام باندہنی یہہ فائدہ عبد الحق دہلوی اور مولانا اسحاق صاحب ہی</p>

<p>نام مرقعات یعنی مکہ نام شہر دکنی اور احرام باندہنی کی انہی کے مرقعات</p>	
<p>قرن اہل نجد اور جو بفتح قاف بکونانی او دہری آوین</p>	<p>ایک پہاڑی کا نام ہی مکہ سی و منزل پر عرفات کی نہر کے پاس -</p>
<p>بیلکلم اہل یمن کے لئی بفتح شمشاہہ یعنی جو محاذی کہ بیلکلم</p>	<p>بیلکلم مکہ سے دو منزل ہے پہلی اسکو الملم اور بیر مرم کہتے تھے -</p>
<p>ودو لام کے ہو کر آوین چنانچہ ہندستان</p>	
<p>کے لئی محاذی بیلکلم کا مرقعات</p>	

<p>نام میقات یعنی جگہ نام جن شہر کی باہر احرام باندہنی کی ایڑوں کی لئی میقات</p>	
<p>حل جو لوگ داخل میقات مذکورہ میں میقات اونکی زمین حل ہے</p>	<p>حل وہ زمین کہ جو واقع ہی درمیان ہو میقات اور درمیان حرم کی یعنی میقات سے تمام مکان واحد ہے - عمرہ کی لئی اہل مکہ کا میقات حل ہے اور تیغیم نام ایک جگہ ہے کہ تین سو مکہ سے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے اور احرام عمرہ میں شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ حرام باندہنی والا مکہ ہو یا غیر مکہ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری و مسلم میں کہ یہجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ میر عبد الرحمن بن ابی بکر اور حکم کیا بگو کہ عمرہ کرو تین تین تم فی تم افضل ہی حل میں</p>
<p>حرم خاص کی لوگوں کی لئی میقات حرم ہے</p>	

مبائن

مبائن مقرر کر نیکار کرنا ہے تاخیر احرام کا موقت سے ایسا ہے
ہدایہ میں پس اگر مقدم کیا احرام ان موقت پر جائز ہو گا اور یہی
افضل ہے اگر مامون نہ ہو پڑنی سے مخطورات احرام سے اور جو
مامون نہ ہو پڑنی سے مخطورات میں پس تاخیر احرام کی مبائن تک
افضل ہے ایسا ہی ہے جو ہرہ نیرومین اور ہر ایک ان مبائن
میں سے مبائن ہیں واسطے ان مبائن والوں کے اور اسکے
لئے جو گزری ان مبائن پر غیر ان مبائن والوں میں سے ایسا ہی
تہن میں عالمگیریہ -

غسل احرام

امام ابو حنیفہ

غسل احرام واسطے حج اور عمرہ کے سنت ہو کہ وہ ہی اور
وضو قایم نام اسکے جیسا کہ لباب واری کی شرح میں ہے لیکن قیست
میں اختیار اور محیط سے منقول ہے کہ غسل اور وضو واسطے احرام
کے مستحب ہی - رد المحتار

امام شافعی

غسل حرام حج اور عمرہ کے لئے مستحب ہی واجب نہیں المعانی البدیہ
زید یہ متفق با امام شافعی

دیگر علماء

نزدیک حسن بصری کے جب پہنچا ہی غسل حرام غسل کری جب
یاد ہو پس اگر مراد حسن بصری کی یہ ہے کہ مستحب ہی پس وہ موافق ہے
اور اگر مراد یہ ہے کہ واجب ہی پس نہیں صحیح ہے المعانی البدیہ
احرام بعد دو رکعت نماز کے

امام ابو حنیفہ

احرام باندنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔

امام شافعی

ایک قول میں احرام باندنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے۔ جملہ زید یہ سنا
متفق با امام شافعی قول اول مذکور ہے۔ قول دوسرا جدید ہے کہ مستحب ہے احرام باندنا
اوسوقت کہ اونہای اوسکو سواری اوسکی اگر ہے سوار اور جب شروع
کری چلنا اگر ہے پیادہ۔

امام احمد

مستفق بقول اول شافعی و ابو حنیفہ -

امام مالک

احرام باندہی وقت قریب پہنچنے جنگل کے -

نزدیک ناصر کے زیدیہ میں سے چہرہ کھت پڑھی پہر ظہر پڑھی اگر وقت
اوسکا ہو پہر احرام باندہی اوسکی جگہ سے -

جس وقت پہنچ میقات راستہ اپنی تک پس پائے کہ صفائی کریں
اوپہانے بالونکی اور ناخونگی اور چاہی کہ غسل کریں اور ارادہ کریں اس
غسل سے غسل احرام اور حیض والی اور نفاس والی عورتیں
باتفاق مذاہب اربعہ غسل کریں واسطے احرام کے اور نکالی سلاوا
کپڑا مرد و عیال لڑکا اور نکالی وہ کپڑا جو پہنا اوسکا حرام ہے اوپہنی
و کپڑی واسطے احرام اپنی کے اور باتفاق ایہ اربعہ کے بہتر ہے
کہ ہو دین وہ دونوں کپڑی سپید مگر نزدیک شافعیوں و حنفیوں کے
نیا ہونا ان دونوں کپڑوں کا بہتر ہے اور نزدیک مالکیوں کی نہیں فرق
درمیان جدید اور عیال کے نزدیک حنفیوں کے مستحب ہے جو ہو دین وہ دونوں

کپڑی پاک و صاف جدیدین ہون یا نیلین اور مستحب ہے خوشبو کرنا
 بدن اپنی کو نزدیک صنفیون اور شافعیون اور حنبلیون کے مگر خلا
 ہے مالکیون کا اور صحیح تراون کے نزدیک خوشبو لگانا کپڑونہیں جائز ہے
 مگر شافعیون کے نزدیک صرف بدن پر خوشبو لگانا اولیٰ ہے اور یہی ہے
 مذہب حنبلیون کا مگر انہوں نے تصریح یا دلالت نہیں کی اور کہا کہ انی
 حنفی مذہب ہے کہ مکروہ ہے وہ خوشبو لگانا کپڑی کو جو باقی رہتا ہے اثر
 اسکا اور نزدیک مالکیون کی نہ لگاوے کپڑی کو اور بدن کو وہ خوشبو
 جو باقی رہے خوشبو اسکی بعد حرام کے پہر بعد کرنے اس چیز کے
 جو ہمہنی ذکر کیا ہے دو رکعت احرام کی اگر نہ ہو سے وقت مکروہ اور
 بہتر نزدیک شافعیون اور ابن جیب مالکی کے یہ ہے کہ محرم ہی شخص
 بعد جلنی کے خواہ سوار ہو وی یا پیدل اور بہتر نزدیک حنبلیون
 اور حنفیون کے یہ ہے کہ وہ محرم ہی بعد نماز کے اور افضل ہی متوجہ ہونا
 طرف قبلہ کی وقت احرام کے نزدیک چارون امام کے اور حسب وقت
 ارادہ کری احرام حج کا ورنہ حالیکہ وہ مفروض ہی کسی زبان سے اور نیت کری
 یعنی یہ کہ اے بار خدا یا تحقیق ہم نے ارادہ کیا حج کو پس آنا کر و سکو ہمارے

واسطے اور قبول کرادے کہ جسے اور مرد و دی مہکوا اور پر اس کے اور
برکت مہکوا بیچ حج کے اور نیت کی مبینی حج کی اور احرام کیا مبینی حج
کیواسطے اور پھر پڑھی یہم لبیک اللہم لبیک الخ پس صحیح ہوتا ہے
احرام اسکا بیچ مہینوں حج کے باتفاق ائمہ اربعہ کے اور حیثیت
ارادہ کرنے احرام حج اور عمرہ کا پس زیادہ کری ذکر عمرہ حج
کے ساتھ اور نیت کری وہ لوں کی لئے اور تلبیہ کری مثل ما ذکرنا کے
صحیح ہوتا ہے احرام دونوں کے لئے بیچ مہینوں حج کے باتفاق اور
اگر اسنی ذکر کیا اور نیت کی صرف عمرہ کی اور تلبیہ کیا صحیح ہوتا ہے
احرام اور اسکا خاص عمرہ کیواسطے بالشرکت حج بالاتفاق مذاہب اربعہ
کے اور مستحب ہے نزدیک بالکیون کے یہ کہ نہ ذکر کرے زبان سے
اوس چیز کو کہ جسکے واسطے احرام ہی مگر خلاف کیا ہے باقی اہل
مذہب نے کیونکہ باقی امام مستحب جانتے ہیں ذکر کرنا زبان سے ازمناساک
صغیر ابن جماعہ -

بدن اور بالوں کا گرد اور غبار اور میل جھڑوانا خلی اور شہقان وغیرہ
سے مستحب ہی کہ زانی حاشیۃ الطحاوی مستحب بلکہ سنت ہی اپنی زوجہ

یا اپنی لونڈی سے جماع کر لینا قبل احرام کے اگر اوسکی ہمراہ ہو اور
کوئی جماع کا مانع نہ ہو چنانچہ حیض درمختار۔

ازار پہنی یعنی تہ بند یا ندھی ناف سے زانو تک اور چادر کو اپنی
پیٹھ پر ڈالے اور سنون یہ ہے کہ چادر کو پیٹھ پر ڈال کر دامن
ہاتھ کی طرف بغل کے نیچے کر کے اپنی بائیں مونڈھے پر ڈالے
سو اگر چادر میں گنڈی لگامی یا اوسکو کانٹھی سے اٹکایا اگر لگائی
تو برا کیا لیکن یہ ایسا قصور نہیں کہ ذبح کرنا اوسپر لازم آوے
تہ بند اور چادر نئی ہوں یا دونوں پر انین دھوئیں پاک سفید ہوں جیسا
کفن کفایت کا ہوتا ہے اور یہ جو مذکور ہوا تہ بند اور چادر کا سویا
ہے سنت کا والا احرام کیواسطے ستر عورت کافی ہے بعد غسل اور لباس
مذکور کے اور قبل احرام کے اپنی بدنین خوشبو لگا دی اگر اوسکی پاس
اور نہ تو کسی سے طلب نکری اور اپنی کپڑے میں ایسی خوشبو نہ لگائے
جسکا نشان باقی رہے اور نظر آوی یہی قول صحیح تر ہے دوسرے
قول سے م بدن میں خوشبو لگانا ہر طرح سے درست ہے ظاہر از روایت
میں خواہ اوسکی ذات باقی رہی جیسے مشک اور غالیہ یا نہ باقی رہے

صحیح مسلم میں عایشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ احرام کے وقت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پر مینے مشک لگایا اور
 اسکی چمک نظر آتی تھی لیکن بقول اصح کپڑی میں ایسی خوشبو لگانا
 درست نہیں جو نمودار ہو اور بعد اسکے نماز دو گانہ سنب پڑھے
 اور وقت میں جو نکر و نہیں اور فقط حج کا کرنیوالا اپنی زبان سے موافقی اپنی
 دل کے یہ دعا کری اللہم انی ارید الحج فیہ دلی و قبلہ منی یعنی خداؤ
 میں حج کا ارادہ کرتا ہوں سوا بسکو میرے واسطے آسان کر دے
 اور اسکو قبول کرمیری جانب سے آسانی کی دعا سوا سطر ہی کہ
 حج میں مشقت زیادہ ہے اور مدت دراز اور اسکے کریمین لگتی ہیں تو اس میں
 درخواست آسانی مناسب اور قبول ہونیکے خواہش کے قید بافتار دعا
 ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے دونوں حضرات نے فرمایا کہ اے ہمارے
 رب قبول کر حج کو ہماری جانب سے بلا شک تو سمیع اور علیم ہے۔
 پہر دو گانہ احرام کے بعد تلبیہ کری یعنی لبیک کہی اور لبیک کہنی سے
 حج کی نیت کرے یہ بیان ہے شروع حج کا بطریق کاملۃ والا حج
 تو مطلق نیت سی بھی صحیح ہے اگرچہ دل ہی میں نیت حج کی کر لے زبان

نہ نکالی لیکن بشرط متصل کرنے نیت کی ساتھ ایسے ذکر کے جسے تعظیم
 رب العالمین مقصود ہو چنانچہ بجا نیت کے سبحان اللہ کہنا اور لا الہ الا اللہ
 کہنا اگرچہ یہ ذکر فارسی زبان میں کرے اگرچہ زبان عربی کا خوب
 ماہر ہے مگر لبیک کہنے سے نیت حاصل نہیں ہوتی اس واسطے
 کہ زبان سے بولنا دوسرا امر ہے ارادہ کے سوا اور معلوم ہوا
 کہ نیت کا کہنا زبان سے بشرط نہیں بلکہ مستحب لبیک اللہ لبیک لبیک اللہ لبیک
 لبیک ان الحمد للہ النعمۃ لک والملك لا شریک لک اور تلبیۃ بجا
 مذہب درست کے یہی جو باتیں نے مذکور کیا یعنی حاضر ہون تیری
 خدمت میں خداوند تیری بجا آوری حکم میں بار بار حاضر ہون کو یا
 تیرا شریک نہیں حاضر ہون تیری حضور میں بلا شک سب نعمتیں
 اور نعمتیں تیرے واسطے ہیں اور بادشاہی تجھ کو مخصوص ہے
 کوئی تیرا سا جہی نہیں لفظ ان کا ہمزہ مکسور ہے لغت فصیح میں اور
 فتحہ ہی جائز ہے اور نیت کی ت کو فتحہ ہے یا نعمۃ لک مبتدا
 اور خبر میں تو اس صورت میں ت کو ضمہ ہو گا مگر یہ تلبیۃ صحیحہ
 میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

و سلم اس طرح احرام کے وقت فرماتے تھے اور زیادہ کرے بنا بر استحباب
 کے اس تلبیہ میں یعنی اس تلبیہ کے بعد اور الفاظ کا بڑھانا مستحب ہے اور اس
 تلبیہ کے الفاظ کے اندر اور الفاظ کا زیادہ کرنا بہتر نہیں مگر تلبی کی
 مناسک میں ہے کہ بعد تلبیہ ماثورہ کے یون کہے لبیک و بخیر
 سیدیک العزباء لبیک لبیک الہ الخلق غفر الذنوب لبیک کذا فی المنح
 اور اس تلبیہ نمونہ سے کوئی لفظ کم نہ کری اس واسطے کہ کم کرنا مکروہ
 تحریمی ہے بدلیل قول فقہاء کچھ تلبیہ مذکورہ ایک بار کہنا شرط ہے اور ایک بار
 سے زیادہ کہنا سنت ہی اور محرم تلبیہ کے ترک کرنے سے اور تلبیہ
 میں آواز نہ بلند کرنے سے بدکار ہو جاتا ہے اور جب لبیک کہا
 حج کی نیت کر کے یا ہدی کو مانک بچلا یا نفل کی اونٹ یا گای کے
 گردن میں پٹا ڈالا یا جس شکار کو کہ حرم میں یا احرام سابق میں
 قتل کیا تھا اسکی بدلی کی اونٹ یا گای کی گردن میں پٹا ڈالا اور مانند
 اسکی کسی قصور اور نذر اور تمتع اور قرآن کے اونٹ یا گای کی گردن میں
 پٹا ڈالا اور خود بچلا اس اونٹ یا گای کو حج کے قصد پر اور کیا عمرہ
 بھی امور مذکورہ میں حج کی مانند ہے یون لایق ہی جواب دینا کہ

ہاں عمرہ بھی حج کی مانند ہے یعنی ایسے افعال سے عمری کا احرام
 بھی ثابت ہوتا ہے یا اونٹ یا گای کو پٹا ڈال کر اول روانہ کر دیا خود
 متوجہ ہوا اور اسکو ملکیا میقات سے پہلے سوا اگر بعد میقات کے ملکیا تو
 اسکو احرام کی میقات سے لیبیک کہہ کر لازم ہوگا یعنی اسصورت
 میں پٹا ڈال کر اونٹ کا بھیجنا تا مقام تلبیہ کے نہوگا یا اونٹ یا گای کو
 تمتع یا قرآن کے واسطے روانہ کیا اور حالانکہ پٹا ڈالنا اور متوجہ ہونا
 حج کے مہینوں میں واقع ہوا اور اگر دونوں کام موسم حج میں نہوی
 تو یہ شخص محرم نہوگا جب تک کہ اونٹ یا گای کو نہ ملجاوے سوا اگر تمتع
 یا قرآن کی اونٹ یا گای کو روانہ کیا اور خود متوجہ ہوا احرام کی نیت
 سے اگرچہ اسکو قبل میقات کے غلابا برتھان کے تو البتہ وہ شخص
 محرم ہو گیا ان سب صورتوں میں اسواسطے کہ اجابت حج کی جسطح ہر
 ذکر سے ہوتی ہے اسیطہ ہر ایک اس فعل سے ہوتی ہے جو فعل کہ حرام
 کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ افعال مذکورہ احرام ہی سے خصوصیت
 رکھتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ احرام کا ثبوت دو طریق سے ہی ایک
 یہ کہ حج کی نیت سے لیبیک کہی یا کوئی اور ذکر تعظیمی کرے اور

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حج کی نیت کر کے یہ افعال مذکورہ بشرط
 مفصلہ عمل میں لاوے شائع کہنا ہی پہرہم کہتے ہیں کہ صحیح ہونا حرام
 کا موقوف نہیں مخصوص حج یا عمری کی نیت پر اس واسطے کہ اگر حج
 مبہم حرام کیا یعنی احرام باندھنی کے وقت باخصوص حج یا عمری کا
 خیال لپرنے آیا یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد ایک بار گھومنا تو اوسل حرام
 کو عمری کی طرف پہری یعنی عمرہ ادا کرے اور قبل شروع افعال
 اوسکو اختیار ہے تعین کا چاہے اوسل حرام کو حج کیواسطے تہروی
 چاہی عمری کے واسطے کذا فی حاشیہ الطحطاوی اور اگر نیت حج
 کی مطلق کی یعنی حج فرض یا حج نفل کی تعین نہ کی تو فرض حج کیطرح
 پہری یعنی فرض حج اوسل حرام سے ادا کرے اور اگر اوسنے
 نفل حج کو معین کر لیا تو نفل حج صحیح ہوگا اگرچہ اوسنے ہنوز فرض
 حج نکلیا ہو کذا فی اشعر بلالیہ عن فتح القدیر۔ اور اگر اونٹ میں
 اشعار کیا یعنی کومان کی بائیں طرف ہلکا سا زخم کر دیا تاکہ ہڈی کا
 نشان ہو جاوے یا اوسکی پیٹھ پر جھول ڈالی یا اوسکو روا کیا
 بہ نیت تمتع یا قرآن کے اور اوسکو جا کرنے مل گیا چنانچہ مل جانی کا مسئلہ

مذکور ہو چکا یا بہر بکری کی گردنیں پٹا ڈالا تو ایسے افعال سے محرم
 نہوگا اس واسطے کہ بہ کام حج یا عمری کی واسطے مخصوص نہیں م
 اشعار یعنی قربانی کی اونٹ کا کوہان چیرنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ
 ہے اس واسطے کہ حیوان کی تعذیب ہے اور صاحبین کے نزدیک
 خوب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اس واسطے کہ
 رسول علیہ السلام اور اصحاب کا فعل ہے ابو جعفر طحاوی نے کہا
 کہ اصل اشعار ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں اور کیونکر مکروہ ہو اور
 حالانکہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہی اور امام نے مکروہ نہیں کیا
 مگر اس اشعار کو جو امام کے اہل زمانہ کرتے تھے اس واسطے کہ
 امام نے اونکو دیکھا کہ نہایت زخم کاری لگاتے تھے جسے ہلاکی کا
 خوف تھا تو رباب کے واسطے اونکی اس فعل کو مکروہ کہا اور اگر اس طرح
 زخم لگاوے کہ کہاں کٹی نہ گوشت تو جائز ہے اور بعضی علمائے کہا کہ
 تقدیم اشعار کے تقلید پر امام کے نزدیک مکروہ ہے جیسی تقدیم نکاح
 کتابیہ کے نکاح مسلمہ پر مکروہ ہے لہذا فی العینی شرح الکفر -
 اور بعد اہرام باندہنی کے فوراً اجتناب کری اور دور بہا کے عورتوں کے

جماع سے یا عورتوں کے سامنی جماع کی بات جیت سے اور بہیز
 کرے فسوق سے یعنی نافرمانی اور اطاعت الہی کی چوڑنے سے
 اور لڑائی جھگڑی سے اس واسطے کہ محرم کے حق میں یہ زیادہ تر
 قبیح ہے یعنی خادسوں اور رفیقوں اور کرایہ داروں سے خرشتہ
 نکرے بلکہ اونکی سخت گوئی اور زبان درازی کا تحمل کرے کہ یہ
 امور نص قرانی سے ممنوع ہیں فرمایا خلاف ف و لا فسوق ولا جہدال
 فی الحج۔ اور بہیز کرے محرم خشکی کے شکار سے نہ دریا کے شکار سے
 اس واسطے کہ دریا کا شکار محرم کو درست ہے بموجب آیت قرانی کے
 اور بہیز کرے موجود شکار کی طرقت اشارہ کرنے سے اور غائب
 شکار کے بتا دینی سے اور اشارہ کرنا اور بتا دینا شکار کا دہان جام
 ہے جب دوسرا محرم شکار کے جانور کو بخانا ہو اور اگر جاننا ہو تو اشارہ
 کرنیوالی اور بتانیوالی محرم پر کچھ جرم نہیں قول اصح میں اور بعد احرام کے
 بھی خوشبو لگانے سے اگرچہ بلا قصد مومنہ بدن میں خوشبو لگادی نہ پڑی
 میں اور مکروہ ہے سونگھنا خوشبو کا اور سیطح پہول اور میوی کا
 سونگھنا مکروہ ہے کذا فی حاشیہ الطحاوی۔ از غایت الاوطار

چار فرض ہیں حج کے لئے

فرض وہ ہے جسے ترک سے حج باطل ہووے اور سال آئندہ
میں اسکی قضاء لازم آوے واجب وہ ہے جسے ترک سے حج
باطل نہیں ہوتا بلکہ وجہ کرنا لازم آتا ہے۔

اول فرض احرام۔

دوسرا وقوف بعرفات۔

تیسرا طواف الزیارت۔

چوتھی فرض ترتیب افعال سے اول احرام بعد از ان وقوف بعرف

بعد از ان طواف الزیارت جو ایک النسی فوت ہو حج ادا نہوا۔

لہذا احرام بروی ترتیب اول فرض ہے۔ اور احرام شرط ہے

باعتبار ابتداء کے لہذا اسکی تقدیم حج کے مہینوں پر جائز ہے

جیسے وضو میں قبل وقت نماز کے جائز ہے اور احرام کو رکن کا

حکم ہے باعتبار انتہا کے تا آنکہ جبکا احرام باندہ کے حج فوت

ہو گیا ہو اسکو احرام کا باقی رکھنا تاکہ سال آئندہ اوسی حج کی

قضاء کری جائز نہیں اور اگر شرط ہو تا ہر طرح سے قوا و سکھا باقی رہنا

جائز ہوتا از غایۃ الاوطار۔

اور احرام میں نسک، نیت، تکبیر و سوجد ہی اور احرام کے لئے رکن ہے اور شرط جیسا کہ مفصلہ ذیل شرح مذکور ہیں۔

	امام شافعی		امام ابو حنیفہ
<p>موسید</p> <p>یہ بھی</p> <p>امام شافعی</p>	<p>منوج احرام ہوتا ہے ساتھ ساتھ</p> <p>نیت کے اور محتاج نہیں ہوتا ہے</p> <p>لبیک کہنی اور ہانکنی ہدی کا متفق ہام</p> <p>مگر مسجد اور کو لبیک کہنا جب</p> <p>لبیک کہی اور نیت نہ کی منعقد</p> <p>نہوگا احرام اوسکا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>ناصر زیدیہ</p> <p>متفق ہام</p> <p>ابو حنیفہ</p>	<p>نہیں منعقد ہوتا، احرام بیان تک</p> <p>کہ ختم کری ساتھ نیت کی تکبیر کو</p> <p>یا سوق ہدی کو</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستفق بامام شافعی</p> <p>و راب العنقا و مستفق بامام ابو حنیفہ</p>	<p>مستفق بامام شافعی</p> <p>نزدیک ابو علی بن جریر ان ابی عبد اللہ</p> <p>زبیری کے شافعیہ میں سے۔</p> <p>اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے</p> <p>طرف نیت اور تلبیہ کے۔ نزدیک اوکے</p> <p>منقار ہو تا ہی حرام ساتھ تلبیہ کے</p> <p>بدون نیت کے المعافی البدعیہ</p>	<p>مستفق بامام شافعی</p> <p>نزدیک ابو علی بن جریر ان ابی عبد اللہ</p> <p>زبیری کے شافعیہ میں سے۔</p> <p>اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے</p> <p>طرف نیت اور تلبیہ کے۔ نزدیک اوکے</p> <p>منقار ہو تا ہی حرام ساتھ تلبیہ کے</p> <p>بدون نیت کے المعافی البدعیہ</p>

از کتب حنفیہ

اور احرام کے لئے رکن ہے اور شرط ہے رکن احرام کا پایا حباناً محرم سے ہی ایک فعل کا خصایص حج میں سے اور وہ فعل دو قسم ہے ایک قول ہے اسطرح کہ کہی لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک الخ - اور یہ لبیک کہنا ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت کہ لازم آتی ہے اس کے ترک سے اسارت ایسا ہی ہے محیط سرخسی میں -

اور اگر ہو جگہ تلبیہ کے تسبیح یا تحمید یا تہلیل یا تجہید یا جو اور مشابہہ اسکے ہے ذکر اللہ میں سے اور نیت کرے ساتھ اس کے احرام کے ہو جائیگا محرم برابر ہے کہ اچھی طرح تلبیہ کہہ سکتا ہو یا اچھی طرح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو بالاجماع اور ایسا ہی ہے جبکہ لائی تلبیہ کو ساتھ دوسری زبان کے کافی ہو گا اور کو برابر ہے کہ اچھی طرح عربی پڑھ سکتا ہو

یا اچھی طرح عربی نہ پڑھ سکتا ہو ایسا ہی ہے شرح مظاہر
 مین اور عربی افضل ہے اور اگر کہا محرم نے اللہم اور نہ زاید
 کیا اس پر پس جس نے کہا ہے ہو جاتا ہے ساتھ اسکے
 شروع کرنیوالا نماز مین کہتا ہے ہو جاتا ہے محرم اور
 اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہیں ہوتا ہے ساتھ
 اسکے شروع کرنیوالا نماز مین نہیں ہوتا ہے محرم۔

اور دوسری قسم فعل ہے اور وہ تقلید بدنہ اور سوق بدی
 اوسکا اور متوجہ ہو ساتھ اوسکے باراد وج کے ہو جاتا ہے
 اس سے محرم اگرچہ نہ لبیک کہی ہو برابر ہے تقلید بدنہ
 تطوع کری یا بدنہ نذر یا بدنہ جزا بے صید یا اسکی مانند کی
 اور اگر بھیجا ہو بدنہ کو اپنے سامنے اور نہ متوجہ ہوا ہو
 ساتھ اوسکے پہر متوجہ ہو اٹھو گا محرم یہاں تک کہ ملجاوے
 بدنہ سے مگر بدی متع یا قرآن کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ
 ہوا ہو ہو گا محرم یہاں تک کہ ملجاوے بدنہ سے مگر بدی متع
 یا قرآن کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ ہوا پہلے اسے کہ لاحق

ہو جاوے اوسی ایسا ہی محیط سرخی میں عالمگیر یہ اور
 صحیح ہوتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے اس طرح کہ نیت کرے
 نیک کے بدون نیتین حج یا عمرہ کے پہر اگر تعین کر گیا پہلے
 طواف سے پس بہتر ہے اور جو نہیں پہر جائیگی یہ نیت واسطے
 عمرہ کے جیسا کہ آتا ہے کہا لباب میں اور تعین نیک کے نہیں ہے
 شرط پس صحیح ہے مبہم اور ساتھ اوسکی کہ احرام باندھا ہو ساتھ
 اوسکے غیر سے اور کہا لباب میں دوسری جگہ میں اور اگر
 احرام باندھا ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ہے ساتھ
 اوسکے غیر اوسکے نے پس وہ مبہم ہے پس لازم آئیگا اوسپر
 حج یا عمرہ اور مقید کیا ہے اوسکو شارح نے ساتھ اوس صورت
 کے کہ بخانتا ہوا اوسکو جبکہ احرام باندھا ہوا اوسکے غیر نے
 انتہی اور ایسا ہی ہے اگر مطلق چھوڑا نیت حج کو پہر جائیگا اطلاق
 نیت کا واسطے فرض کے درمختار

اور نیت اگرچہ ساتھ دل کے ہو اسلئے کہ ذکر اوسکا جبکہ احرام باندھا
 گیا ہو حج یا عمرہ میں سے ساتھ زبان کے شرط نہیں ہے جیسا کہ

نازنین علیی ورد المحتار -

لیکن شرط ہے تقارن نیت کے ساتھ ایسے ذکر کے کہ قصد کجائی ہو نہ ہو
اوسکے تعظیم مانند تسبیح اور تہلیل کے اگرچہ ساتھ فارسی کے ہو اگرچہ
اچھی طرح پڑھ سکتا ہو عربی کو اور اچھی طرح تلبیہ پڑھ سکتا ہو علیٰ اذنب
ساتھ ذکر کے کہ قصد کجائی ہو ساتھ اوسکے تعظیم اسی اگرچہ آمیز ہو وہ ذکر
ساتھ دعا کے علیٰ صحیح شرح لباب -

اور غانیہ میں ہے اور اگر کہا اللہم اور نہ زیادہ کیا اسپر کہا امام ابن الفضل نے
یہ پیراوسل خلاف کے ہے کہ ذکر رکے میں ہم اوسکو شروع نماز میں
حاصل یہ ہے کہ اقتران نیت کا ساتھ خصوص تلبیہ کے شرط نہیں ہے
بلکہ اقتران نیت کا ساتھ خصوص تلبیہ کے سنت ہے اور شرط اقتران
نیت ہے ساتھ کوئی شے ذکر کے کہ ہو اور جب لبیک کہے تو ضرور ہے
یہ کہ ہو لبیک کہنا ساتھ زبان کے - کہا لباب میں پس اگر ذکر کیا
لبیک کو ساتھ دل کے نہ اعتبار ہوگا اوسکا اور آخر میں یعنی گونگے کو لازم ہے
بلانا زبان کا اور کہا گیا نہیں لازم ہے گونگے کو بلانا زبان کا بلکہ مستحب
ہے انتہی - اور میل کیا ہے شاح لباب نے طرف ثانی کے یعنی نہ لازم

مونیکی اسلٹی کہ اسح یہ ہے کہ نہیں لازم ہے گونگے کو ہانا زبان کا
قراوت میں اسطے نماز کے پس اس میں بطریق اولی لازم نہوگا ہانا زبان کا
اسلئے کہ حج اوسع یعنی وسیع تر ہے اور اسلئے کہ قراوت فرض قطعی
تستحق علیہ ہے بخلاف تلبیہ کے ۔ رد المحتار

جنے تلبیہ بدی تطوع یا نذریا جزای صید یا تلبیہ بد کسی اور شی
کے اشیاء میں کی اور توجہ ہو ساتھ بدنی کے بارادہ حج پس تحقیق
احرام باندہ ہدایہ اور یہ کلام صاحب ہدایہ کا مفید اسکا ہے کہ ضرور
اسطرح احرام میں تین چیز تلبیہ بدی اور توجہ ساتھ اوسکے اور نیت
لنک فتح القدر

شرح لبابین ہے کہ واسطے اقامت ہن کی مقام تلبیہ کے شرائط میں
پس نہیں شرائط میں نیت لنک یعنی حج یا عمرہ کے ہے اور انہیں شرائط
میں ساقی میں ہے اور توجہ ساتھ اسکے یا پالینا ہدی کا ہے اور ساقی
الکرہیہ یا ہے ہذا کو اور متوجہ نہیں ہو اسے ساتھ اسکے مگر بھی تمتع اور
قرآن میں ہے پس اگر تلبیہ کے بھی کی اور نہیں ساقی کیا اور ساقی کیا ہے
اور متوجہ ہو ساتھ اسکے پھر توجہ ہو بعد اسکے بارادہ لنک پس اگر

بدی اسطے غیر متمتع اور قرآن کے نہو کا محرم ہا تنک کہ لاحق ہو جا ساتھ
 کے پس جب پاک بدی کو اسوق کری اسکا ہو جائیگا محرم۔ رد المحتار
 اور مقام و کلام در مختار یہ ہے کہ شرط ایک شے ہے دو چیز وہیں کیا سوق کر
 بدی کا اور متوجہ ہو ساتھ بدی کے اور یا یہ کہ یہ بدی کو پھر مجا سے اس میں
 متوجہ ہو ساتھ اس کے اور یہ شرط واسطے غیر متمتعہ اور قرآن کچھ ہے اسے کہ نہیں
 ہے متمتع اور قرآن میں توجہ ساتھ اس کے اور لاحق ہو ساتھ اس کے۔ رد المحتار
 اور جب بھیجا ہو بدی کو پھر متوجہ ہو اسو باراد حج یا عمرہ اور لاحق ہو اسو اسکو
 غیر متمتعہ اور قرآن میں ہو گا محرم پہلے پہنچنے کے میقات سے اور بعد پہنچنے کے
 میقات پر لازم ہو گا اسکو احرام ساتھ تلبیہ کے میقات سے اسنی کہ حیثیت
 پہنچ گیا طرف میقات کے نہو کا محرم ساتھ تلبیہ کے بسبب لاحق ہونے
 کے بدی کو اور نہیں جائز ہے اسکو تجاوز کرنا میقات سے بدون احرام کے
 پس لازم ہو گا اسکو احرام ساتھ تلبیہ کے رحمتی۔ رد المحتار
 اور بحوق شرط سے بالاتفاق اور اسی پر سوق بعد کھنق کے نہیں مختلف فیہ ہے
 پس جامع صغیر میں نہیں شرط کیا ہے سوق کو اور شرط کیا ہے سوق کو اصل میں
 پس کیا اصل میں کہ سوق کرے بدی کا اور متوجہ ہو ساتھ اس کے کھا خرا (اسلام)

نے یہ امر اتفاقی ہے اور سو اس کے نہیں کہ شرط حقوق ہے اور کافی ہیں
 کہ کما شمس لائمہ خرسعی مہینہ ط کہ مختلف میں صحابہ اس سلمہ میں بعض
 انہیں کہتے ہیں کہ جب تقلید یہ ہوگی محرم ہو گیا بعض انہیں کہتے ہیں کہ جب
 متوجہ ہو اچھے ہی کے محرم ہو گیا اور بعض انہیں کہتے ہیں جب پالیا اوکو
 پس سو ق اور سکا کیا محرم ہو گیا پس لیا ہم نے ساتھ متیقن کے انہیں سے اور کہا
 کہ جب پاک ہی کہ اور سو ق کرے او سکا ہو گا محرم بسبب اتفاق صحابہ کے اس پر
 شرح لمابہ المختار

جسبہ بجا بد کو سطلے متع یا قرآن کے اشہر حج میں و متوجہ ہو انیت احرام کے اشہر
 حج میں اگرچہ نہ لاحق ہو او سکو ہو گا محرم ساتھ متع یا قرآن کے در مختار
 تقلید ہی غیر اشہر حج میں متیقن نہیں ہے اس لئے کہ تقلید ایک فعل ہے فعال
 میں سے اور افعال متعہ پہلی اشہر حج سے معتد بہا نہیں ہوتے ہیں پس ہو جاتا ہے
 قطع اور بدی قطع میں جب تک نہ بائی او سکو یا جا ساتھ او سکو ہو گا محرم
 ایسا ہی شرح جامع صغیر وقاضی خان میں فریعی میں - رد المختار
 اور اگر اشعار کیا بدی کا ساتھ حج بائیں طرف کہ مان اونٹ کے یا بھول کہے
 بدی کی پشت پر یا بھیجا بدی کو نہ واسطے متع او قرآن کے اور نہ لاحق ہو او سکو

پہلی سیقات سے یا تقلید کی بکری کی نڈاؤٹ اور گاسے کے ہوگا محرم ہے۔

عدم اختصاص ان افعال کے ساتھ نسا کی در مختار

عدم اختصاص ان افعال کا ساتھ نسا کے اسنے ہے کہ اشعار کہو ہو، ہے،

وہ کرنے عارضہ کے اور چول ڈالنا کہی ہوتا ہے سطر طح حارہ و، اور

اور اسانی کہ جب ہوگی و بر داسکے ہی کہ سق کرے اور کا خست قوج کے نہ پا

جائگی لکھ صرف نیت اور ساتھ صرف نیت کے نہیں ہوتا ہے غرم اور تقلید شاہ کی

نہیں ہے متعارف اور نہ سنت جمعی رد المختار

اور اشعار مکر وہ ہے نزدیک امام یعنی ابی حنیفہ کے اسنے کہ ہر ایک اشعار کرنا ہی

طرح نہیں جانتا ہے پس لائق ہوگی حیوان کو ساتھ اس کے تقدیر طحطوی۔

اور اشارہ کیا ہے مصنف نے یعنی صاحب در مختار نے اسطر کہ اشعار

خاص ہے ساتھ اوٹ کے رد المختار

اور اشعار مکر وہ ہے نزدیک امام کے جیسا کہ قریب ہے کہ آتا ہے اگرچہ حسن

نزدیک صاحبین کے مگر یہ کہ کہا جاسے واسطے معاجز کے نہر الفایق اور

اونٹ اور اونٹنی کا ہدی ہونا اتفاقی ہے اور گاسے کو شامل ہونا بد نہ کا نزدیک

حنیفہ کے ہے ایسا ہی مستقار ہے نہر الفایق سے۔

احرام آفاقی

آفاقی وہ ہے جسکا گہر باہر میقات کے ہووے

	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>حسن بھری عطا ابن یوسف محمد ناصر دہلوی</p>	<p>جسکا کہ گہر باہر میقات کے ہو جائے اوسکو احرام باندھنا اپنی گہر سے اور جائز ہے اوسکو احرام باندھنا میقات کے اور سید کہ افضل کیا ہے دو قول ہیں ایک یہ کہ افضل ہے احرام باندھنا اپنی شہر سے جبکہ بارادہ حج گز گیا میقات سے اور احرام نہ باندھنا پہلے احرام باندھنا اند میقات کے لازم آیا اوسپر دم پہر اگر لوٹ گیا طرف میقات کی قبل تلبیس کے ساتھ احکام حج کے قطع ہو اوسکی برابر ہی کہلبیک کہی ہو یا نہ کہی المعانی البیہ</p>	<p>اگر لوٹ گیا طرف میقات کی اوبلیک کہی ساقط ہوا اوسی دم اور اگر نہ لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسکی دم المعانی البیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستفی بقول شافعی افضل</p> <p>مستفی بامام مالک</p>	<p>مستفی بقول ابو شافعی</p> <p>نہ ساقط ہو گا اوسى م</p>	<p>نزدیک مالک کے مستحق نہیں ہوتا</p> <p>احرام قبل میقات کے</p> <p>نزدیک حنفی بخفی اور عطا ایک قول</p> <p>نہیں اور عطاء میں نہیں ہے کچھ چیزیں</p> <p>جنہ ترک کیا احرام کو میقات سے</p> <p>نزدیک ابن الزبیر کے اور کسى نبی حج کو</p> <p>پہلے جاکر وہ میقات پہنچے اس سے پہلے</p> <p>نہیں کہ نزدیک محمد بن حنفیہ کے</p>

امام مالک	امام احمد	امام شافعی
	<p>لوٹ جاوے طرف استحقاق</p> <p>میتھات کو احرام</p> <p>باندھنی میتھات سے</p> <p>پہر اگر نہ کیا ہوا دسے</p> <p>یہ لازم آئیگا اوستہ</p> <p>دم</p> <p>المعانی البدیعیہ</p> <p>مستفق بقول مال شافعی کی طرف سے</p> <p>ایک ایٹ میں متفق بقول دوسرے</p>	<p>الکرۃ الی میتھات سے</p> <p>جنگ کی حالت میں نہ سرم</p> <p>پہر ادا نہ کیا جے گا لیکہ جنگی</p> <p>میتھات سے احرام باندھنی ہو</p> <p>جہاں خیال ہوا احرام باندھنی</p> <p>جنگ کا اور کچھ لایہ نہیں آتا</p> <p>جنگ میں ہو مکہ میں تجارت سے</p> <p>زیارت کے لئے یا سہولت کے لئے</p> <p>غایت سے آیا کیا جائے اوستہ کی طرف سے</p> <p>مکہ میں یہ احرام کے بقول میں</p> <p>ایک قول میں اعلیٰ ہونا بغیر</p> <p>احرام کے جائز نہیں</p> <p>جو کہ قول میں جائز ہے</p> <p>اوستہ کے لئے احرام المعانی البدیعیہ</p>

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

جب گہر ہو یا ہر قیامت نہیں جائز نہی داخل ہونا
 حرم میں بدون اجماع کے قتل کے لئے داخل ہو
 یا غیر قتل کے لئے اور اگر گہرا ہو یا سکندر قیامت
 کے تو جائز ہے داخل ہونا حرم میں بدون اجماع
 نزدیک ابی یوسف کہ نہیں جائز نہی داخل ہونا

کے لئے۔

بدون اجماع کے جسکا کہ گہر ہو یا ہر قیامت کے

داخل ہونا حرم میں بدون اجماع کے قضا لازم
 آتا ہے پس اجماع باند ہے حج کا یا عمر کا یا عید
 کہ حج کرے سال حج اسلام میں یا مسند میں
 یا عمر و مندرہ کا پس تحقیق وہ کافی ہے اسکو
 لازم نہیں آتا ہے

المعانی البدیعیہ

اور داخل ہے اس میں اجماع اسکا کہ

واجب ہے اس پر حج۔

المعانی البدیعیہ

خشکی

اور جو گز جاسے میقات سے بدون احرام کے پہر آئے دوسرے
میقات پر پس احرام باندھنے سے دوسرے میقات سے
کافی ہو گا مگر احرام اوسکے میقات سے افضل ہے ایسا ہی ہے
جو ہرہ نیرہ مین اور یہ غیر اہل مدینہ مین ہے اسلئے کہ اہل مدینہ
انخص مین سا تہ اپنی میقات کے ایسا ہی ہے سراج و ہاج
مین اور جو قصد کرے مکہ کا راہ غیر مسلک سے احرام باندھیں
جبکہ محاذی ہو کسی میقات کی ان میقاتوں مین سے ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین اور جو حج کرے درمیان مین پس میقات ابکا
اوسوقت ہے کہ محاذی ہو اوسجگہ خشکے سے کہ نہ مستجاوز ہو اوسے
بدون احرام کے ایسا ہی ہے سراج و ہاج مین -

تری

اور جب چلی درمیان میقاتوں کے دریا مین یا خشکی مین اجتہاد کرے اور احرام
باندھیں جب محاذی ہو سا تہ کسی میقات کے اون دونوں مین سے اور بعد تر

دونوں میقاتوں میں سے پہلی ہے ساتھ حرام کے ایسا ہی ہے تبین میں
پس اگر ہوا سطح کہ محاذی ہو پس میقات اسکا اوپر دوسرے کے
مکہ تک ایسا ہی ہے بحر اوقیانوس میں۔ عالمگیریہ

اونہیں جائز ہے آفاقی کو دخل ہونا مکہ کا بدون احرام کی نسا یعنی حج یا عمرہ
کے نیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور اگر داخل ہو گا مکہ میں پس لازم ہوگا اس پر
حج یا عمرہ ایسا ہی محیط خرسی میں بابت قول کہ میں بغیر احرام کے اور
جو رہتا ہو داخل میقات میں مانند بستان کی جائز ہے اسکو دخل ہونا
مکہ میں سطلے اپنی حاجت کے بدون احرام کے مگر جبکہ ارادہ رکھتا ہو نسا
یعنی حج یا عمرہ کا پس حج یا عمرہ نہیں روا ہوتا ہے مگر ساتھ احرام کے
اور نہیں کچھ حرج ہے اس میں ایسا ہی ہے کافی میں عالمگیریہ۔

واسطے لکڑی لانے یا گھاس لینے داخل ہونا بغیر احرام کے آفاقی جبکہ
ہو جاہل بستان سے مباح ہے ایسا ہی ہے محیط خرسی میں۔

عالمگیریہ

جو آدمی کسی میقات پر پانچ میقاتوں میں سے کسی میں کہ ارادہ کرتا ہو نسا
یعنی حج یا عمرہ کا یا قصد رکھتا ہو حرم کا واسطے کسی حاجت کے یا واسطے تجارت کے

حال یہ ہے کہ وہ اہل افاق میں سے ہے یا اہل حل یا حرم میں
 سے ہے نہیں سباح ہے اور سکو محاذات اور سکی مگر محرم ہو کے
 اس لئے کہ قصد کیا ہے محاذات و وسیقاتون کا میقات اہل افاق
 اور میقات اہل حل کا اور اگر قصد کیا ہو حل کا سباح ہے اور سکو محاذات
 اور سکی بغیر احرام کے اس لئے کہ قصد کیا ہے محاذات ایک میقات
 کا اور اس لئے کہ جب کہ نہ قصد کیا مکہ کا ساقط ہوگی حرمت میقات کی
 پس ہو گیا مانند اور جگہوں کے پہر جب داخل ہو گیا حل میں اور
 ارادہ کیا بعد اسکے داخل ہونے مکہ کا واسطے کسی حاجت کے
 جائز ہو گا اور سکو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کے اس لئے کہ جب
 داخل ہو گیا حل میں ہو گیا بمنزلہ اہل حل کی اور اس لئے کہ قصد کیا ہے
 محاذات ایک میقات کا اور یہ حیلہ ہے استقاط احرام میں اپنی آپ
 سے اور کہا ابو یوسف نے اگر نیت کی ہے اونے جسے ارادہ کیا ہے
 حل کا اقامت کی حل میں پندرہ دن جائز ہے اور سکو داخل ہونے
 مکہ کا بغیر احرام کے اس لئے کہ حل ہو گیا وطن اسکے لئے پس ہو گیا مانند
 اہل حل کے اور اگر نیت نیت کی ہے اقامت پندرہ دن کی نہیں جائز ہے

اوسکو داخل ہونا مکہ کا گناہ تھا حرام کے اسلئے کہ نہیں ہوا ہے
 حل وطن اسلئے اوسکے اور ایسا ہی ہے اگر نکلا ہو کوئی اہل حرم میں
 طرف حل کے اور نہ متجاوز ہوا ہو میقات سے پہر ارادہ کیا ہو نہ جانکا
 طرف مکہ کی پہر جا مکہ کو بغیر حرام کے اسلئے کہ قصار کیا ہے اسلئے
 تجاوزت ایک میقات کا اور اصل اوسکی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے رخصت دی لکڑہیر و نکو مکہ میں داخل ہو نیکی بغیر حرام کے
 اور عادت سے لکڑہیر و نیکی ہے نہ متجاوز ہونا موافقت کا سراج و نماز

مکی کی تعریف

مکی میں اختلاف ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیوں کے وہ شخص ہے
 کہ داخل میقات ہو حرم تک جیسا کہ ذکر کیا اسکو کرمانی نے اور یہ کعبہ کی قیفاً
 بالخطاہر وہ ہے جو سراج و نماز وغیرہ میں مکی وہ شخص ہے کہ رہتا ہو درمیان
 داخل میقات اور مکی کے تین نکلے راہ سے کم پر اور بحر راخوین ہے کہ شرط
 راحلہ حق میں اوس شخص کے کہ درمیان داخل میقات اور درمیان مکہ کے
 تین دن سے زائد کی راہ پر رہتا ہو اور اس سے کم پر اگر رہتا ہو تو اوسکی
 یہی شرط نہیں ہے یہم رد المحتار میں ہے

احرام علی

	امام شافعی		امام ابو حنیفہ
	<p>حاضرین مسجد حرام کے چہرہ میں تمتع میں وہین جو ہون حرم میں نہیں صحیح ہی ونسی تمتع اور حجاب عینہ یا ایسی جگہ کہ درمیان او سکی اور درمیان حرم کے ہند فست ہو ابن عبد اللہ کہ جسمین قصر کھاتی ہے نماز ابن عمر</p>		<p>حاضرین مسجد حرام وہین کہ جھکا کہ اندر سیفات کے ہو نہیں صحیح ہی ونسی تمتع اور قرآن پڑا حرام باند ہاتھ تمتع اور قرآن کے جانا نہ سیکا اور عمرہ اور سکا</p>
<p>نامزدین سویہ یحییٰ</p>	<p>ملکی ورجو ہون مسجد حرام صحیح ہے اونسی تمتع اور قرآن اور نہین مکروہ ہے او نکو یہ مکروہ نہین لازم ہے او سہر</p>		<p>قول ابی یوسف او محمدین اگر حرام باند یا بعد اذکر اگر شرط ایک گز جاو دو نو میں یعنی ادا کرنی و نو نکو اور لازم ایگا او سہر دم جبر</p>

امام مالک	دیگر علماء
<p>متفق با امام شافعی حاضرین سجد حرام وہین جو مکہ میں اور ذی طوہین میں</p>	<p>نزدیک بن عباس اور نجاد اور ثوری کے حاضرین سجد حرام کے وہین جو خاص حرم میں ہیں۔</p> <p>اور عطاسے دور روایت میں ایک روایت میں قول اور نکاتائید قول شافعی ہے دوسری روایت میں قول اور نکاتائید قول بنی حنظل نزدیک قاسم اور یحییٰ زیدیین حاضرین سجد حرام کے اہل موافقت میں اور جو اندر میقات کے ہیں مکہ تک اور وہہین جو داخل ہوں مکہ میں بغیر احرام کے۔</p> <p>نزدیک اعی اور ابی طالب کے زیدیین سے جسکا ہو میقات گذر سکا نہیں صحیح ہے منع اوسے اور نہوگا وہ ممتنع۔</p>

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

جب نخلی مکہ سے ملے طرف حل کے اور
احرام باندھے ساتھ حج کے حل سے اور
چلا جاوے عرفہ تک لازم آئیگا اوسپر دم
اور اگر لوٹ آئے طرف مکہ کے ساقط
ہو جائیگا اوسپر دم

اور اگر لوٹ آئے بدون لبیک کہی
نہ ساقط ہوگا اوسپر دم

المعانی البدیعیہ

جب احرام باندھا ساتھ عمرہ کے مکہ سے اور
طواف کیا اور سر مونڈا یا اور نہ نکلا
طرف حل کی پس قول میں ایک قول نہیں ہے
ہے یہ دوسرا قول ہے کہ کافی ہے یہ اور
واجب اوسپر دم

مستفق بقول دوسرے شافعی کے

امام مالک	امام احمد
<p data-bbox="246 440 457 543">متفق با امام احمد</p> <p data-bbox="225 1089 515 1175">متفق بقول اول شافعی</p>	<p data-bbox="557 423 909 628">نزارم آنگاه که کسی طالعین المعانی البدایه</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب ہو گھر حج کرنیوالی کا اندر میقات کی مانند تک احرام باندھی اپنی جگہ سے اور وہی جگہ اسکی میقات کے ہے۔</p>	<p>احرام باندھے اپنی جگہ سے اور اگر احرام نہ باندھا ہو اپنی جگہ سے نہ اخل ہو حرم میں مگر احرام باندھ کے پہر اگر اخل ہو گیا حرم میں بدون احرام باندھے نخل آئی حرم سے اور احرام باندھ لے جہاں سے چاہے۔</p>
<p>جب احرام باندھا ہو حج کا مکہ سے پہنچا ہو طرف میقات کی احرام باندھی ہو حج کا پہلے کرنے کے افعال کے افعال حج میں سے پس زیچ ساقط ہو دم میں اویں دو وجہ ہیں ایک یہ ہے کہ نہیں ساقط ہو گا دم دوسری یہ ہے کہ ساقط ہوتا ہے اوسے دم</p>	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		<p>نزدیک مجاہد کے جبکہ ہوں اہل اسکے درمیان مکہ اور درمیان میقات کے احرام باندھے مکہ سے المعانی البدیعیہ</p>
شفی ساتھ پہلی شافعی کے	شفی ساتھ پہلی شافعی کے	

اور جو ہون اہل اوکمی میقات میں یا داخل میقات میں حرم تک پس میقات بننا
 حج اور عمرہ کے لئے وہ حل ہے جو درمیان مواقیت اور حرم کے ہی و راگر
 تاخیر کریں احرام کی حرم تک جائز ہے ایسا ہی محیط میں -

اور میقات مکی کا احرام حج کے لئے حرم ہی اور احرام عمرہ کے لئے حل ہے
 ایسا ہی ہے کافی میں پس بخلے جو ارادہ رکھتا ہو عمرہ کا طرف حل کی صحت
 کہ چاہے ایسا ہی ہے محیط میں اور تنعیم افضل ہے ایسا ہی ہے ہایہ میں اور
 ایسا ہی ہے جب بخلی مکی طرف حل کی واسطے مکرئی یا گباس لائیکے پھر حل
 ہو مکہ میں مباح ہے او سکودا حل ہو نا بغیر احرام کے - عالمگیری

صحیح احرام

صحیح احرام تین فرق ہے او پرنہن تک کہ یعنی زنک معین کے اس لئے کہ اگر مہتمم کہا ہو
 احرام کو یہاں تک کہ ایک پہیر طواف کا کیا پھر گیا احرام او کا طرف جام عمرہ کے متختا
 کہا جو راہی میں رجب یا م کیا ہو احرام میں اس طرح کہ نہ معین کیا ہو او کو جسکا احرام
 باندھا ہی جائز ہے اور لازم ہے او پھرین پہلے شروع کرنے سے افعال حج میں پھر اگر
 نہ معین کیا اور ایک پہیر طواف کا کیا ہو گا احرام او اسطرح عمرہ کے اور ایسا ہی ہے
 جبکہ محصر ہو پہلی افعال سے پس حلال ہو اساتہم کے معین ہو گا احرام او اسطرح عمرہ کے

پیش جبکہ کی قضاء عمرہ کی نضاج کی اور ایسا ہی جبکہ جامع کیا پس فرض کیا واجب ہوگا
گذرنا عمرہ بین - رد المحتار

اور احرام جب ہم ہو تو صرف نہیں کیا جاتا اس طرح حج کی اگر جبکہ معین کیا ہو حج کو پیش رو
رکوع افعال میں جیسا کہ ہر ایسی چیز لیکن لباب اس کی شرح میں اس وقت کیا ہو
پیش رو کی مستعین ہوگا احرام اس کا واسطے حج کے اگرچہ نہ قصدا ہو حج کا تو نہیں لیکن
اور اگر احرام کو نفل کے لئے پہل احرام نفل کا ہوگا اگرچہ نہ ادا کیا ہو حج فرض شرعی یا یہ و مختار
اور ایسا ہی اگر نیت کی وجہ کی غیر کثیر فسخ حاج نذر کے ہوگا احرام اور اس کا جیسا کہ
کی اگرچہ نہ حج کیا ہو اس واسطے فرض کے ایسا ہی ذکر کیا ہے بہت علماء نے اور وہی صحیح
مستعمل منقول صحیح ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے ہے کہ نہیں ادا ہوتا ہے فرض ساتھ
نیت نفل کے اور روایت کیا گیا محمد سے اور وہی مذہب شافعی کا وقوع ہوگا یہ اسلام
اور گویا کہ محمد نے قیاس کیا اس کو روزی پر لیکن فرق یہ ہے کہ رمضان یا صوم فرض حج
بخلاف وقت حج کے پہلے کہ وقت حج وقت موسم ہی آخر عمر تک رہنظر اس کا وقت ہے
شرح لباب - ان وقت حج اس کے لئے شبیہ ہے ساتھ معین کے باعتبار عدم حجت و وجہ
اس میں پس اس حج ادا ہو جاتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے بخلاف فرض ظہر کے
مثلاً پہلے کہ وقت ظہر نیت ہے ہر وجہ سے - رد المحتار

متعلق احرام

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب حرام باندہ ہا ہو ساتھ نہ مکہ میں کے پہ پہنول گیا اوکو ایلا احرام باندہ حاج عمر یا جوئی کا کہ چاہے پس سین دو قول میں قول جدیدین صحیح ہی کہ نیت کری قرانی اور مو جاد قارن</p>	<p>نیت کری قرانی اور مو جاد قارن</p>
<p>قول قدیم یہ کہ تحری کری اور بنا کرے اوپر جو غالب ہو او کے ظن پر المعانی البدیعیہ</p>	<p>ایک نیت میں یہ کہ پہری او کو جس طرف چاہے المعانی البدیعیہ</p>
<p>جب حرام باندہ ہا ہو مطلق یعنی بدون قید حج کی یا عمرہ کے تو جائز ہے پہنا او کا طر حج کی یا طرف عمرہ یا طرف حج او عمر دونوں کے پہ اگر طواف کیا یا وقوف کیا عرفہ پہلے پہر کی کسی طرف نہ پہری کا حرام</p>	

امام احمد

کرد الی اوسکو عمره

ایک وایت مین شفق با امام ابوحنیفه

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>اوسکا تہ نفس طواف اور قیوم کی بلکہ اکبہری کا اپنی احرام کو بطلوان کی طرح جج کی اقصہ ہوگا طواف طواف تہم سے المعانی البدیہ</p> <p>جب احرام باندھا دو جج اور دو عمرہ اور اکثر کا یا احرام باندھا تہم جج کے پہر داخل کیا احرام اور جج کا یا احرام باندھا ساتھ عمرہ کے پہر داخل کیا اور پھر الم عمرہ کا نہ منعقد ہو احرام اوسکا مگر ساتھ ایک جج یا ایک عمرہ کی المعانی البدیہ</p>	<p>ملاحظہ ہو احرام اوسکا ساتھ کلیہ پہر جب شروع کیا ایک مین وطن دونوں میں ٹوٹ گیا دوسرا اور لازم ہوئی بوسہ پرخا و میری کی اور بھٹان کتا کہ ب ٹوٹ جاتا ہے پس کتا بی یوسف کو ٹوٹ جاتا ہے فی الحال اور کہا ابو حنیفہ اور محمد نے جب شروع کرے شہر مین پہر جب حاضر ہوا اپنے مکان مین نخل آیا دونوں</p> <p>۷۷</p>

امام مالک	امام احمد
<p>ستفوق بامام شافعی</p>	<p>ستفوق بامام شافعی</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>انہیں جائز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر صیح تر قول پر دو قولوں میں اور جائز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر دوسرے قول میں -</p> <p>جب شروع کیا ہو عمرہ کے طواف میں نہ جائز ہوگا اسکو داخل کرنا حج کا عمرہ پر</p> <p>جب حرام باندھا ہو حج کا جائز ہوگا فسخ اسکا طرف عمرہ کی جبرام باندھے عمرہ کا حج کے مہینوں میں کسی شہر سے شہر میں یا اوس شہر کے میقات سے اور حج کری اوسکی برس میں نہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیہ</p>	<p>جائز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر</p> <p>جائز ہے داخل کرنا حج کا عمرہ پر</p> <p>ہو جائیگا قارن المعانی البدیہ</p>

احکام
ابو حنیفہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستفق بامام شافعی</p> <p>مستفق بامام ابو حنیفہ</p> <p>جائز ہے یہ اور کے لئے جبکہ پاس ہر سے ہو المعانی البدیعیہ</p>	<p>مستفق بامام شافعی</p> <p>مستفق بامام ابو حنیفہ</p>	<p>نزدیک کا دس کے لازم آئیگا اوسپر دم</p>

احرام غلام و صبی

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

صحیح ہے احرام غلام کا بڑا مالک کے

اذن کے

جب احرام باندھا ہو غلام بجز مالک کے

تو جائز ہوگا مالک نکال لینا اور سکھ

احرام سے

جب اذن یا ہوا اپنی غلام کو حرام

اور بعد احرام باندھنے سے غلام کے

مالک نے اذن اپنی سخی جمع کیا نہیں

صحیح ہے جمع اور سکھا اور نہ ہوگا جمع

نکال آنا غلام کا احرام سے

المعانی البدیعیہ

یہ جمع نکال آنا ہے غلام کا احرام سے

المعانی البدیعیہ

دیگر علماء		امام احمد
<p>نزدیکے او دوا پر عمل کرے</p> <p>کہ نہیں صحیح ہے اہرام</p> <p>اور سکا بغیر اذن اسکے</p> <p>مالک کے -</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>		<p>ایک روایت میں روایتوں میں سے</p> <p>یہ ہے کہ نہیں جائز ہے مالک کے</p> <p>نکالنا اور سکا احرام سے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

امام ابو حنیفہ

خریدار کو پہرہ دینی کا اختیار ہوگا اور جائز ہوگا اور غلام کو احرام سے نکالے

المعانی البدیعیہ

امام شافعی

جب غلام نے احرام اپنی مالک کے اذن کے بغیر پہرہ بیچ ڈالا ہو اور مالک نے اسے حلالیت میں کو خریدار کو اس کی احرام کا علم نہ تھا خریدار کو اختیار ہوگا اور غلام کی بدعتی پہرہ دینی پس اگر رضی ہو گیا ہو خریدار اسے بطور بدعتی میں نہ ہوگا خریدار کو اختیار اس کا کہ احرام سے نکالے اور اس غلام کو

المعانی البدیعیہ

جب احرام باندھا ہو صبی یا غلام نے پہرہ بایع ہو یا صبی یا آزاد ہو یا غلام عرفہ میں کافی ہوگا اذن و لون کئے وہی احرام حج اسلام سے

المعانی البدیعیہ

نہ کافی ہوگا یہ احرام حج اسلام اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ میں سے اور نہیں متصور ہے خلاف ساتھ ابی حنیفہ کے مگر غلام میں ایسی برصی پس نہیں صحیح ہے احرام اس کا۔

امام مالک	امام احمد
<p data-bbox="240 1009 501 1103">ستفوق بابا مام ابو حنیفہ</p>	<p data-bbox="695 1009 912 1111">ستفوق بابا مام شافعی</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>کافی و صحیح ہے حج مصلیٰ کا کفارہ میں جنابت مصلیٰ کے ہر مہینہ میں ایک قول میں مہینہ کفارہ اوسکا ولی کے حال میں</p>	<p>نہیں صحیح ہے حج مصلیٰ کا سوا ایک مہینہ کہ اسکا اذن دی ولی احرام کا تاکہ یکے بے خیال حج کی اور پچی اوس چیز سے کہ بچنا ہی اوسے محرم پر اگر کری اول چیز</p>
<p>دوسری قول میں اجبے مصلیٰ کے حال میں - المعافی البدیعہ جبکہ زکیا مصلیٰ یا عبد میقات سے پہر مانع ہو مصلیٰ اور آزاد ہو اور احرام باندھا ہو نہین و نونے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم -</p>	<p>میں کہ جسے محرم بچنا ہے تو نہین ہے فدیہ سپر المعافی البدیعہ جبکہ زکیا مصلیٰ یا عبد میقات سے مصلیٰ اور باندھا احرام اندر میقات کے اور نہ تو ماطر میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور عبد میں لازم آئیگا دم</p>
<p>کچھ نہین عبد پر سلمیٰ کہ نافع عبد حق غیر کا اور امی پر - مصلیٰ میں طلب سکالہ ہی اعتبار نہی لی کہ جبکہ نہ تو مصلیٰ عبد اور مصلیٰ تو ماطر میقات کے نفع</p>	<p>المعافی البدیعہ</p>

امام مالک	امام احمد
<p>متفق بقول اول شافعی</p> <p>جب گذر گیا عذریقات سے اور آزاد ہوا عبد اور باندہ احرام انذریقات کے اور نہ لوٹا طرف میتقات کی نہین لازم آئیگا دم اور صبیہین لازم آئیگا دم المعانی البدیعیہ</p>	<p>دونوں میں دم نہین ہے</p>

اگر احرام باندھا صغیر بیوشیا رنے یا او کی طرف سے باپ کے او سکا احرام باندھا
تو دونوں طرح سے صغیر محرم ہو گا اور باپ کے چاہئے کہ صغیر کو لباس کے برہنہ
کرے اور او کو تھما اور چادر پہنا دی کہذا فی المبسوط اور مبسوط کا خط
کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ احرام کرنا باپ کا صغیر کی طرف سے باوجود اس کے
عقل اور بیوشی کے صحیح ہے تو او کی بیوشی اور انہمی میں باپ کا احرام باندھا
بطریق اولی صحیح ہو گا

پھر صغیر احرام باندھنی کے بعد بالغ ہو گیا یا غلام احرام باندھ کر آزاد ہو گیا قبل
پڑنے عرفات کے پہرہ سی اگلی احرام پہر ایک چلا گیا یعنی دوسرا احرام
نہ باندھا تاہم دونوں کا فرض حج ساقط نہ ہو گا اس لئے کہ شروع سے نفل تھا پہر نفل کی
نیت سے فرض کو نکراد اہو تو بعد بلوغ اور آزادی حج کی فرض صغیر اور
عبر پر لازم آئیگا پہر اگر صغیر کے بعد بلوغ کی نیا احرام باندھا قبل قوف عرفات کے
اور اس احرام جدید سے فرض حج کی نیت کی تو کافی ہے یعنی فرضیت اہو گے
احرام جدید اس طرح کرنا چاہئے کہ میقات تک پلٹ جاو اور وہاں دوسرا
احرام باندھ کر حج کی نیت سے بیک کہی اور اگر آزاد غلام اس طرح سے
نیا احرام باندھے گا تو او کو کفایت نکر گیا یعنی او پر فرض حج ساقط نہ ہو گا

اس واسطے کہ غلام پر نفل حج شروع کرنے سے لازم ہو گیا تو اسکو توڑ نہیں سکتا بخلاف صغیر اور کافر اور مجنون کے اس واسطے کہ صغیر کا احرام لازم نہیں تو اسکو احرام توڑنا جائز ہے اور کافر کا احرام سری سے صحیح نہیں بسبب عدم اہلیت کے۔

از غایۃ الاولیاء

احرام باندہ ہے لڑکا تمیز والا ساتھ اذن ولی اپنے کے باتفاق آئیمہ کے اور نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں کے نہیں ہے صحیح احرام رکھنے کے تمیز والے کا بغیر اذن ولی اپنے کے مگر نزدیک مالکیوں کے صحیح ہے اور احرام باندہ ہے لڑکی غیر تمیز والی سے ولی اسکا اگرچہ ہو ورنہ وہ ولی محرم اپنی نفس سے اور حقیقت ہو ورنہ وہ لڑکا محرم بالذات یا محرم ساتھ احرام ولی اپنی کی کرے لڑکا وہ کام جو تقدیر کیا گیا احرام کے سب سے اور اگر لڑکا عاجز ہوا اسکی کرنے سے پس کری ولی اس لڑکی کا کاہم لڑکی کی جانب سے باتفاق آئیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں کے مالکیوں کے صحیح ہے احرام غلام کا اذن سیدہ یا نہو اور نزدیک حنفیوں کے نہیں ہے صحیح از مناسک صغیر ابن جامع

حج و احرام نایب الجہیر

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ابن عباسؓ بایزہی کہ حج کرے غیر کی طرف وہ جس پر فرض حج یا نذر حج یا قضا حج ہو اور جب حرام باندھا ہو غیر کی طرف واقع ہو اوہ حج جس کی طرف کہ کہ احرام باندھا المعافی البدیعیہ</p>	<p>اصحاب ابی حنیفہ ایک صحیح بتائے جعفر بن محمد نعمانی عطاء حسن بھری داؤد ارشد علماء</p>
<p>المعافی البدیعیہ صحیح ہے حج طرف زندہ اور مرد بایزہ مرد کو حج کرے مرد عورت کے اور بایزہ عورت کو کہ</p>	<p>نکفایت کر لگیا میت کی طرف حج کو اور پہر دنیا ہو گانا یس کے حج و ارثان میت سی لیا تھا</p>
<p>حج کر طحی سے مرد اور عورت کے جسے حج کیا میت کی طرف سے اور زندہ حج کی نکفایت کر لگیا میت کی طرف سے حج کو حج کر لیا جاوہ میت کے نہیں ساقط ہوتا ہے حج میت کے نہیں ہو نیکی و نیکوئی اور المعافی البدیعیہ</p>	<p>المعافی البدیعیہ ساقط ہو جاتا ہی حج ساتھ میت کے پہر اگر وصیت کی ہو ساتھ حج کے حج کر لیا جاوہ اس کی طرف سے اس کی تہا مال سے المعافی البدیعیہ</p>

دیگر علماء	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک فوری و باقی زید کے سپرد ہونے کے جائز نہیں، کہ حج کرے غیر کثیر الزکاؤں پر حج پر اپنی طرف سے اور اگر غیر قادر ہو اور ہمیا کرنے زادا اور راحہ کے جائز ہو سکے کہ حج کرے غیر کثیرات المعانی البتہ نزدیک اصم کے نہیں صحیح حج طواف زندہ اور مردہ کے نزدیک حسن بن صالح کے مکروہ ہے کہ حج کرے عورت طواف مرد کی المعانی البتہ</p>	<p>متفق با امام ابو حنیفہ</p> <p>متفق با امام ابو حنیفہ و ابی ابی استحاط حج ساتھ موت کے</p>	<p>متفق با امام شافعی دوسری زہدیت میں نہ واقع ہو گا اور کسی طواف نہ ہو سکی غیر کی طواف</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
<p>جاہل ہے استیجار یعنی اجرت میں مقرر کرنا سیکھا اور پر حج کے المعافی البدیعہ</p> <p>جب کہا ہو کسی حج کرنا میری طرف سے جو فرض سود یا بیایج کی اجرت میں مقرر کیا جاوے حج کرنا والا اس کی طرف سے جو فرض سود یا بیایج کے اور اگر ہوں سود یا بیایج اجرت مثل کے اور اگر زیاد ہو سود یا بیایج پر اجرت مثل کے تو ہوں کی زیادت ثلث مال سے اور اجرت مثل کے اصل مال سے -</p> <p>المعافی البدیعہ</p>	<p>نہیں جاہل ہے استیجار حج پر المعافی البدیعہ</p>
<p>جب حرام باند ہے امیر یعنی اجرت میں مقرر کیا گیا حج کر کے لئے اندریقات سے لازم ہوگا اور ہنرم اور پھیر دینا اجرت کا بقدر اس مسافت کے کہ درمیان میں ہے میقات اور اگر جگہ کے جہان سے احرام باند ہے</p>	<p>پہیر دی ساری اجرت کو اپنی فور المعافی البدیعہ</p>

امام احمد

مستوفی بابام ابو حنیفہ حج کرایا جاوے
 اور سکی طرف ایک حج اور حج پھر لکھا
 طرف اور سکی وارث کی -
 المعافی البدلیہ

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

جب جرتین مقرر کیا ہو دو آویسوں ایک آدمی
 سکا کہ احرام باندھ ہے ایک کی طرف سے حج کا
 اور دوسرے کی طرف سے عمرہ کا پہرہ احرام باندھا
 اوستے حج اور عمرہ کا عمرہ نہ صحیح ہوگا احرام
 اور سکا دن دونوں کی طرف سے اور وقفہ
 ہوگا احرام اور سکا خود اس کی طرف سے
 جب نایب کیا بیمار یا دیس نے پہرہ چاہا ہو گیا
 نہیں ہے اعادہ حج کا اوسپر
 المعانی البدیعیہ

لازم ہے اعادہ حج کا اوسپر
 المعانی البدیعیہ

دیگر علماء	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک سابی ذکر صحیح ہو جائیگا احرام و سکا اذن و نون کی طرف اور سکا اختیار کیا ہے ابن المنذر بنی - العافی البیعی</p>		<p>شفق با امام شافعی</p>

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

مستحق امام شافعی بروایت اصول

اور روایت نادرہ میں ابو حنیفہ سے کہ روایت

کیا اچھی نسخے محمد نے یہ ہے کہ نہیں موعی ہے نیت

جج میں جبکہ ناریک ہو کسی کو جج میں اور

اوسنی جج کیا ہو تو ہو گا جج ناریک اور نیک کو

صرف ثواب خرچ دینی کا ہو گا المعانی البدیہ

جائز ہے جبکہ مرادیت اور وصیت کی ہو

اوسنے اپنی طرف جج نقل کی کیا صحیح ہے

نایب کرنا جج میں اوسکی طرف یا نہیں

صحیح ہے نایب کرنا جج میں اوسکی طرف

المعانی البدیہ

موعی ہے نیت جج میں واقعہ ہوتا ہے

جج ناریک جانبیت اور یہی روایت اصول ہے

نہیں جائز ہے جج ناریک قدرت کہنے والے

کو کہ نایب مقرر کرے جج نقلی میں

المعانی البدیہ

شافعی کے دو قول میں اس میں

ایک قول میں صحت ہے دوسرے قول میں صحت

اور اصح دونوں میں قول صحت ہے

مریض جبکہ نہ یوں سل بنی زندگی ہے نہیں جائز

اوسکو کہ ناریک ہی بہر اگر بدون یوں کسی نایب ہو

جج میں نایب جج کیا ہو طرف صحت کی تو اگر اجاب ہو

مریض لازم ہو گا اور ہر عادی جج کا اور اگر مریض کا ہی ہو

اوسکو جج کرنا ناریک اور یہی محض جو س کے ہے المعانی البدیہ

امام مالک	امام احمد
	<p>مستفق بابام شافعی</p> <p>مستفق بابام ابو حنیفہ</p> <p>مستفق بابام شافعی</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ان دونوں صورتوں میں اوپر دم لازم ہے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>جب عمرہ کری کوئی شخص اپنی طرف سے میقات سے پہر ج کری غیر کی طرف سے مکہ سے یا حج کرے اپنی طرف سے میقات سے پہر عمرہ کرے غیر کی طرف سے اندر حل سے نہیں ہے دم اوپر</p> <p>ان دونوں صورتوں میں -</p> <p>المعانی البدیہ</p>
<p>جبکہ احرام باندھا جبر نے اندر میقات کے لازم آئیگا اوپر دم اور بقدر اوس مسافت کی پہر دینا اجرت سے کہ درمیان میقات کے ہے اور درمیان و سجدہ کے کہ احرام باندھا ہے اوس جگہ سے -</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>جبکہ احرام باندھا جبر نے اندر میقات کے تو لازم ہے کہ پہر دے ساری اجرت</p> <p>المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
	<p>جب چاروں ہلال کسی چیز کو حج کے اور صحیح لے اور طلاق چھوڑا حرام باندہ مذہب اجیریقات اور ہوگا اس میں سے مال سے المعانی البدیعیہ</p> <p>جب جو رد امقرر کیا گیا اسلئے کہ احرام باندہ طرف شخصوں کی طرح احرام باندہ طرف ایک کی بدولت تین کے پس منقذ ہو احرام اسکا اور جائز ہے اسکو پہرنا جسکی طرف چاہئے -</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>اجیر حرام باندہ اس کے شہر سے حاضر ہوئے صاحبین اور وہی صحیح ہے مذہب زید ہادی میں سے المعانی البدیعیہ</p> <p>واقع ہوگا احرام اسکا جوابی طرف اور نہ جائز ہوگا اسکو پہرنا اسکا غیر پنی کے ابی یوسف المعانی البدیعیہ</p>

شفق بام بویوسفی

بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قرآن

بعد دو رکعت نماز کے احرام باندھنا ساتھ شک معین کے چاہئے
اگرچہ صحت احرام شک معین پر موقوف نہیں چنانچہ ذکر اسکا صحت
احرام میں مفصل بیان ہوا ہے شک بمعنی مطلق عبادت کے ہے
لیکن حج وغیرہ میں کثیر الاستعمال ہے۔

احرام مبہم میں قباحین میں محرم شک معین کی رو سے تین طور پر
ہوتا ہے مفرد بالحج و قارن۔ و تمتع۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تھی یا تمتع اور کہ قرآن افضل ہے تمتع سے یا تمتع افضل ہے قرآن سے
اختلاف ہے امام اور صاحبین کے نزدیک قرآن افضل ہے تمتع اور قرآن
اور عمرہ سے اس حدیث کی دلیل سے کہ میرے پاس ایک آئینہ والا
میرے رکبے پاس سے آیا اور میں عقیق میں تھا سو اس نے کہا کہ اے
آل محمد تم حج اور عمرہ کا ساتھ ہے احرام باندھو اور اس واسطے کہ قرآن
زیادہ شفقت والا ہے تمتع وغیرہ سے لفظ وانا بالعقیق اور معاً
حدیث میں داخل نہیں ٹھٹھاوی نے ام سلمہ سے یوں روایت کی
سنت رسول اللہ علیہ وسلم یقول اہلوا یا آل محمد لعمرہ فی حجة یعنی پہنچنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسی نماز حرام باندھو
 عمرہ کا حج میں ملا کر یعنی دونوں کا ایک ساتھ حرام کرو اور صحیح بخاری
 میں عمر فاروق سے یوں روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يقول هو بعقيق اتاني الليلة آت من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك
 وقل عمرة في حجة -

میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب آپ
 عقیقہ کرتے تھے میرے پاس آج رات ایک آئینہ الامیری رکب طرقت
 آیا اور کہا کہ اسن داوی مبارک میں ناز پڑا اور کہہ کہ عمرہ ہے
 حج میں ملا ہوا اور صحیحین میں انس سے روایت ہے سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرة یقول لبیک حجة و عمرہ کأنی الیہ
 مینی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے حج اور
 عمرہ کے لئے یعنی فرماتے تھے لبیک حجة و عمرہ یعنی میں حاضر ہوں
 اور یہ حج اور عمرہ ہے - عقیقہ ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے پاس
 و لھو اب انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احرم بالحج ثم ادخل علیہ العمرة
 لبيان الجواز فصار له قرانا او قول فیصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اول حرام حج کا کیا پہر عمرہ کو حج میں داخل کر لیا اور
 بیان جواز کے تو اب قرآن ہو گیا مگر کفار عرب عمرہ کو نیکو
 موسم حج میں بڑا گناہ جانتے تھے لہذا نبی علیہ السلام مامور
 ہوئے کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی ملا دین تا اوکا گناہ باطل ہو جاوے
 مجید الدین فیروز آبادی نے اس مقام کو سفر السعادت میں خوب
 محقق بیان کیا ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 احرام میں اختلاف ہے بیشتر احادیث صحیحین میں کہ شمار میں ۲۰ سے
 زیادہ ہیں یوں صرح ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا معا تھا یعنی قرآن تھا
 اور اکثر احادیث میں یوں ہے کہ فقط حج کا احرام تھا اور بعض احادیث
 میں تمتع ہی ثابت ہے تو ان احادیث مختلفہ کا طریق توفیق یہ ہے
 کہ اول فقط حج کا احرام باندھا تھا بعد اسکے عمرہ کو بھی اوس میں داخل
 کر لیا تو قرآن ہو گیا اور تمتع سے تمتع اصطلاحی مراد نہیں بلکہ تمتع لغوی
 مراد ہے یعنی فائدہ لینا اس واسطے کہ قرآن کے انتفاع میں شک
 نہیں کہ ایک احرام میں دو عبادتیں اور ہو گئیں حج بھی اور عمرہ
 بھی اور اصحاب رضی اللہ عنہم میں قسم تھی بعضے قارن تھے اور بعضوں

فقط احرام حج کا کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی تہی تو یہ دونوں
قسم کے لوگ اپنے احرام پر قائم رہی یوم النحر تک اور بعضوں نے
فقط حج کا احرام باندھا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی نہ تہی اور نہ کو
حکم ہوا کہ حج کو عمرہ کر دالین یعنی عمرہ کر کے احرام اوتارین پہر کہ
حج کے واسطے دوسرا احرام باندھیں فسخ کرنا حج کا عمرہ کے سبکو
کہتے ہیں شرم التمتع شرم الافراد پہر قرآن کے بعد تمتع افضل ہے پہر
زجاج نے عمرہ کے افضل ہے۔ از غایت الاوطار۔

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کھلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حجرۃ اوداع میں پس بعضی ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا
ساتھ عمرہ کی فقط اور بعضے ہم میں سے وہ تھے کہ احرام باندھا ساتھ
حج کے یعنی زری حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم کے میں آیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے احرام باندھا ہے عمرہ کا
فقط اور نہیں ہدی لایا پس چاہئے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام سے
نکل آوی ساتھ سر منڈائی یا بال کتروائی کی او جس نے احرام باندھا ہے
عمرہ کا اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے پس چاہئے کہ احرام باندھے حج کا

ساتھ عمرہ کی یعنی داخل کرے حج کو عمرہ میں پس ہر وہی قارن بہر
 نہ نکلی احرام سے یہاں تک کہ حلال ہو دو نوٹے یعنی تمام کرے فعال
 حج اور عمرہ کی - عبدالحق و ملا علی قاری

اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو
 ساتھ ذبح کرنے ہی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسے احرام
 باندھا ہے حج کا یعنی برابر ہے ہی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے
 ساتھ احرام عمرہ کا باندھا ہو یا نہ باندھا ہو پس چاہئے کہ تمام کرے حج اپنا
 مگر جو کوئی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھ عمرہ کے وہ نہ تمام کرے
 کہا حضرت عائشہ نے پس عایض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا
 سینے خانہ کعبہ کا یعنی واسطے عمرہ کے اور نہ سعی کی تھی سینے دریاں
 صفا اور مروی کے یعنی اسلئے کہ نہیں صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے
 والا حیض میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ ہی میں عایض یہاں تک کہ ہوا
 دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندھا تھا بیٹھے مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا
 مجھ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہو لو نہیں سراپنا اور
 کنگہی کروں میں یعنی نکلون میں احرام عمرہ کے سے اور مباح کروں

اور چیزوں کو کہ حرام ہوئیں تہیں بسبب حرام کے اور احرام باندھوں
 حج کا بعد اسکے اور چھوڑ دوں میں عمری کو یعنی پہر جب فارغ ہوں
 حج سے تو احرام قصا عمری کا کروں پس کیا میں یہاں تک کہ ادا کیا
 میں حج اپنا بھیجا ساتھ میرے عبدالرحمن بیٹی ابی بکر کے کو اور حکم
 کیا مجھ کو یہ کہ عمرہ کروں میں بدلی عمری اپنی کے تنعم سے کہا حضرت
 عائشہ نے پس طواف کیا غار کعبہ کا اور شخصوں نے کہ احرام باندھا
 ساتھ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کیا اور سعی کے درمیان صفا اور مردی کے
 پہر حرام سے نکلی پہر کیا اور طواف پیچھے اسکے کہ پہر ہی مناسی یعنی طواف
 کی کے اور یہ طواف حج کے لئے کیا کہ اس کو طواف افاقتہ کہتے
 ہیں اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمری کو پس اس کے نہیں کہ کیا
 اونہو کو طواف ایک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے منعم نام ایک
 جگہ کا ہے کہ تین کو س کے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل میں ہے
 اور احرام عمری میں شرط ہے کہ حل سے باندھا جاوے خواہ احرام
 باندھنے والا کی ہو یا غیر کی اور احرام حج کا کی حرم سے باندھ ہے
 اور غیر کی حل سے اور جن شخصوں نے جمع کیا تھا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا

یاد اخل کیا ایک کو دوسرے میں اونہون نے ایک ہی طواف
 کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہماری نزدیک
 لازم میں قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف ^{کے لئے} عمر کے لئے جبکہ
 داخل مہکمہ میں اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لئے
 حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن
 تھے اور وہ جبکہ مکہ میں تشریف لائے تو طواف کیا اور دوسرا طواف اڑھا
 کیا بعد وقوف کے اور دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اسکا
 حاصل یہی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دوبارہ رسمی کرے
 صفا اور مروی میں اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہما سے بھی اسطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دوبارہ
 رسمی ملا علی قاریے -

اور روایت یہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اوٹھا یا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی اول
 عمر کا احرام باندھا اور پہر حج کا پس پہلے ساتھ اپنے ہدی ذی الحلیفہ
 سے کہ نام ایک جگہ کا ہے وہ میں حضرت نے احرام باندھا تھا اور

ان دونوں طوافوں
 کا ایک ہی ہے
 اور یہ کہ ایک ہی
 طواف ہے
 وہ سن کر
 متنبی

شروع کیا پس حرام باندہا ساتھ عمر کی پہلے حرام باندہا ساتھ حج
 کے پس تمتع کیا لوگوں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر کی
 طرف حج کی یعنی ملایا عمری کو طرف حج کی پس تھے بعض لوگوں میں
 یعنی جنہوں نے کہ احرام عمر کا باندہا تھا وہ کہہ ہی لائے اور بعض
 اون میں سے وہ تھے کہ نہیں ہدی لائے پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی میں فرمایا واسطے لوگوں کے یعنی عمر و کرنیو لو کی جو ہے تم میں سے
 ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اسی
 یعنی احرام سے نہ نکلی یہاں تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص
 کہ ہو عمر میں سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف
 عمر کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروی میں اور کتر وادے
 بال اور چاہے کہ نکلی احرام سے یعنی احرام عمری کے سے یعنی
 جو چیزیں منع نہیں احرام میں وہ اب مباح ہوئیں پہلے احرام کری ساتھ
 حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن غر کے
 بعد عمری ہمارے پہلے سر نہانی کی کہ واجب ہے یہ تمتع کو واسطے
 شکرگزاری اس نعمت کی کہ توفیق ادا عمری اور حج کی ہوئی پس جو

شخص کہ نپاوسے ہدی پس چاہئے کہ روزے رکھے عین دن بیچ
 حج کے یعنی حج کے مہینوں میں بعد احرام کے پہلی دن خر کے
 اور افضل یہ ہے کہ ساتویں آٹھویں نویں کو کہیں اور سات دن
 جبکہ پہرہی طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ
 مکی میں ہو پہر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ میں یعنی
 طواف عمر کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں نے یعنی افعال
 جو طواف کے ہیں ان میں سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لبیک کے
 پہر علیٰ ہی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار چلے اپنی چال
 یعنی ایک بار جو گرد خانہ کعبہ کے پہر تے ہیں او سکوشو ط کہتے ہیں سات
 شو ط بطور مذکور کے اور سات شو ط کا ایک طواف ہوتا ہے پہر پڑھی
 نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اور سو ق کہ پورا کیا طواف
 اپنا گرد خانہ کعبہ کے پہر سلام پہر یعنی صلوٰۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب
 ہے ہماری نزدیک پہر پہرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پہر
 پہرے صفا مروی میں سات بار پہر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز
 رہے تہی اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلی یہاں تک کہ تمام کیا حج اپنا

اور ذبح کی ہدی اپنی دن خر کے یعنی دشوین و سبچہ کو پس آپ حلال
 ہوئی ساتھ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلی یعنی مناسی ملی میں
 آئی پہ طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پہر حلال ہوئی ہر چیز
 سے کہ باز رہی تھی اوس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہو گیا اور
 کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
 شخص نے کہ لایا تھا ہدی صحابہ میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہ ہے کہ حضرت فارن تھے تاویل کی
 یہ ہے کہ مراد متمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وقران میں
 موجود ہے کہ فارن متمتع ہوتا ہے عمری کر ساتھ حج کے عبدالحق و علا علی کا
 اور روایت ہی ابن عباس کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹھایا عنے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس
 اوس کے ہدی پس چاہے کہ حلال ہو جاوے سب طرحا حلال ہونا اس لئے کہ تحقیق
 عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جائز ہوا حج مہینوں حج کے روز قیامت تک نقل
 کی یہ مسلم نے

ف بہان ہی

تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح اس حدیث کی اوپر ذکر ہو چکی ہے۔ ملا علی قاری

روایت ہی عطاء سے کہ کہا سائینی جابر بن عبد اللہ کو بیچ کتنی آدمیوں کے کہ شریک تھے میری ساتھ سننے میں کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتھ حج کے خالص تر یعنی بغیر آئینہ ریش عمر کی کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبت صبح چوتھی تاریخ کی گزری تھی ذی الحجہ کے پس حکم کیا حکم یہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہو و اور پہنچو عورتوں کے پاس یعنی اون سے بھی صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ وہاں کی حضرت نے صحبت کرنے اوپر نہ لیکن حلال کر دین عورتیں اوپر یعنی حلال ہونے کا امر واجب کے لئے تھا اور صحبت کرنا اباحت کے لئے پس کہا بمعنی یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر یا بیچ راہ میں حکم کیا حکم یہ کہ صحبت کرین ہم اپنی بیویوں سے پہر حاضر ہوں میدان عرفہ میں اس حالت سے کہ پکارتے ہیں عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوئی ہو گئے

اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت میں بیکہ باعث نقصان کا جانتے
 تھے حج میں کہا عطا کرنے کے اشارہ کیا جا بر نے ساتھ ہاتھ اپنے
 کے گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اشارہ کرنے اور انکے کے ساتھ
 ہاتھ اپنے کے کہ بلا تھے تھے اسکو کہا جا بر نے پس کہڑے ہوئی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا
 کہ تحقیق جاننا تھے کہ تحقیق میں بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہارے
 خدا سے اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں تم میں
 اور اگر نہ ہوتی ہدی میرے ساتھ اربعہ حلال ہو جاتا میں جیسے کہ حلال
 ہوئی ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا میں کام اپنی سے اس چیز کو
 کہ پیچھے جانتا میں نے نہ لانا میں ہدی کو یعنی اگر میں جانتا کہ تمہارے
 احرام سے نکلنا ایسا شاق ہو گا تو ہدی ساتھ نہ لانا اور میں بھی
 احرام سے نکل آتا پس حلال ہو جاؤ پھر حلال ہوئے ہم اور سنا
 ہمنے اور اطاعت کی سمجھنے کہا عطا کرنے کے اشارہ کیا جا بر نے پس آئی
 حضرت علی کام اپنے سے یعنی میں کے قاضی وغیرہ جو ہو کر گئے
 تھے وہاں آئی پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام

باندھا تھے کہا ساتھ اس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اس کے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن بخر کے کہ قارن کو واجب ہے
 اور ٹھہری رہو حالت احرام میں یعنی اب جیسکہ مبینی کیا ہے کہا
 جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنی حضرت علی
 ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جشم کے نبی یا رسول اللہ
 آیا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جائز ہونا عمر کا حج کے
 مہینوں میں اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہ مسلم نے
 ف ساتھ حج کی خالص یہ بات جابر نے بحسب علم اپنی کے
 کہی اس لئے کہ حضرت عائشہ کی روایت میں اور گزر چکا ہے کہ
 بعضوں نے نرمی عمر کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج اور
 عمری کا اور بعضوں نے نرمی حج کا یا مرد صحابہ سے اکثر صحابہ
 یا بعض صحابہ میں یا وہ صحابہ مراد ہیں کہ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے
 اور یہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر
 کے ہلنی کو ساتھ ہاتھ کے ہلنے کے کہ اس طرح ستر ہلتا جاوے

عادت عرب لکھی ہے کہ کلام کے کرنے میں اشارہ ساتھ اعضا کے کرتے ہیں عبدالحق

اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ اوہنوں نے کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کہ گزری تھی ذیحجہ سے یا پانچویں پہر آئے میری پاس اس حالت میں کہ عضی تھے پس کہا میں نے کسے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ داخل کرے او کو اللہ آگ میں فرمایا کیا نہیں جانتی تو کہ تحقیق میں نے حکم کیا لوگوں کو یعنی بعضوں کو ساتھ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھ عمری کے پہر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنی سے اس چیز کو کہ پیچھے جانی میں نے نہ لانا میں ہدی اپنے ساتھ یہاں تک کہ خریدتا میں اس کو یعنی مکہ میں یا راہ میں پہر حلالی ہوتا جیسے حلال ہوے لوگ نقل کی یہ مسلم نے ۔ از منظر الحق

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>مختلف ترین قول پر ہیں کہ افراد متبع و قرآن میں افضل کیا ہے صحیح ترین قولوں میں یہ ہے کہ افراد افضل ہے اکثر علماء نامہ زیدہ باقر صادق احمد بن عیسیٰ زفر یحییٰ زیدہ مرقی ابو اسحاق مرکزی ابن المنذر</p>	<p>نزدیک ابی یوسف اور ابن جی کے متبع بمنزلہ قرآن کے ہے۔ قرآن افضل ہے تیسرا قول یہ ہے کہ قرآن افضل ہے</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>+</p>	<p>تقول متفق ساتھ اول شافعی کے</p>	<p>مکر وہ رکھا ہی نہیں آؤں کو کہ کہا جاوے بعض اور سنا افضل ہے بعض سے تزدیک ابی عبداللہ الداعی زیدیین سے قرآن افضل ہے اوسکے لئے کہ حج کر چکا ہو اور افراد افضل ہے اوسکے لئے کہ حج نکلیا ہو اور سنے جبکہ مذہب قاسم اور بجی کا زیدیین سے کہ افراد افضل ہے</p>

امام شافعی

بس حاصل ہوگا خلافت شافعیہ کا ساتھ ابی حنیفہ
کے تین جگہ -

ایک جگہ اوسین سے یہ ہے کہ اصح نزدیک
شافعی کے یہ ہے کہ او را افضل ہے اور نزدیک
ابی حنیفہ کے قرآن افضل ہے -

دوسری جگہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک
شافعی کے مفرد تھے اور نزدیک ابی حنیفہ کے
قارن -

تیسری جگہ یہ ہے کہ دم جو قرآن سے واجب ہے
وہ نزدیک شافعی کے دم جبر و نقصان ہے نزدیک
ابی حنیفہ کے دم شک ہے -

تمتع اور قرآن جائز نہیں بالاجماع بدون کراہت
کے -

و دیگر علما نزدیک عمر اور عثمان و سلیمان بن بیعلہ و رہے
قرآن مکروہ ہے۔

نزدیک امامیہ کے تمتع لازم ہے اور نہیں کافی ہے ابسکو ساتھ
تمکن کے غیر اوسکا اور صفت تمتع نزدیک امامیہ کے یہ ہے کہ احرام
باندھے میقات سے عمرہ کا پہر طواف کرے اور سعی کرے اور
نخل آوے احرام سے اور پہر جب دن ہو ترویہ کا وقت زوال آفتاب
کے احرام باندھے حج کا سجد احرام سے اور لازم ہے اوپر دم
تمتع کا پس اگر معدوم ہو ہی اور پاس ہو موال اوسکا چھوڑ دے
اوسکو اوسکے پاس جسپر اعتماد موال مکہ میں سے تاکہ ذبح کرے
اوسکی طرف سے درازی ذی حجت تک پہر اگر نہ قدرت ہو اوسکی
تاخیر کرے اوسکی ایام محرم تک سال آئندہ کے اور جو نہ پامی ہی
اور موال اوسکا روزہ رکھے اس دن کے ایک دن پہلے یوم ترویہ
سے اور دن ترویہ کے اور دن عرفہ کے اور جب کوفت ہو جاوے
یہ روزہ رکھے تین دن تشریق کے اور باقی دس دن کے روز نہیں سے
جب لوٹ جاوے اپنی گھر والوں میں۔

اور تنہا کراچ کا اور عمرہ کا سال حج میں بہتر ہے قرآن اور تمتع سے
 نزدیک شافعیوں کے اور کہا مالکیوں نے مطلقاً کہ افراد افضل ہے قرآن
 اور تمتع سے اور نزدیک حنفیوں کے قرآن بہتر ہے افراد اور تمتع سے
 اور نزدیک حنبلیوں کے تمتع افضل ہے قرآن اور افراد سے
 از مناسک صغیر ابن جاعہ

تمتع

تمتع باعتبار لغت یا متاع سے ہے یا متعہ سے ہے اور وہ بمعنی سفح
 لینے کی ہے یا نفع پہنچانے کی اور اسے اصطلاح شرع میں تمتع یہ ہے
 کہ عمرہ کیا جاوے یا عمرہ کو اکثر شروط یعنی چار شروط کے جاوین
 حج کے مہینوں میں سو اگر قبل شہر حج کے طواف کر لیا تو تمتع
 نہ ثابت ہوگا۔

متمتع کی تعریف

متمتع وہ ہے جو لائے اعمال عمرہ کے شہر حج میں یا طواف کرے
 اکثر طواف عمرہ کا شہر حج میں پہر احرام باندھے حج کا اور حج
 کرے اسی سال میں پہلے اس سے کہ عود کرے طرف اہل کی امام

یعنی عود کرنے صحیح کرایا ہی ہے قاضی خان مین برابر ہے کہ نکلے احرام
 اول سے یا نہ نکلے ایسا ہی ہے محیط خمرسی مین اور نہیں ہے شرط
 تمتع سے وجود احرام عمرہ کا شہرج مین بلکہ شرط تمتع ادائی عمرہ یا ادائی
 اکثر طواف عمرہ ہے شہرج مین پس اگر طواف کیا ہو تین شوہر رمضان
 مین پہر داخل ہو گیا ہو سوال پس طواف کیا ہو چار شوہر باقی اشوال
 مین پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا تمتع ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
 پس اگر طواف کیا ہو تمتع نے اکثر طواف عمرہ کو پہلے شہرج سے
 اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا تمتع اور ہوگا مفرد ساتھ عمرہ کے
 اور مفرد ساتھ حج کے اور نہ واجب ہوگی اوسپر ہدی ایسا ہی ہے
 ظہیرہ مین اور نہیں شرط ہے کہ جس سال مین احرام عمرہ کا باندھا ہو اوی
 سال مین حج کرے بلکہ شرط یہ ہے کہ جس سال مین عمرہ کیا ہو اوسی
 سال مین حج کرے یہاں تک کہ اگر احرام باندھا ہو رمضان مین اور
 اقامت کی ہو اپنی احرام پر اشوال سال آئندہ تک پہر سال آئندہ مین
 طواف عمرہ کا شہرج مین کیا ہو پہر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
 تمتع ایسا ہی ہے بحر الریق مین عالمگیریہ -

المام صحیح یعنی لوٹ جانا اپنے اہل میں بطور صحیح یہ ہے کہ جہاں اپنی
اہل میں بعد طلق کے حرم میں اور نہ ہو کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلئے
کہ عود و طرف مکہ کے غیر مطلوب ہے اس سے رد المختار

اور المام غیر صحیح یہ ہے کہ عود کر کے طرف مکہ کی مطلوب ہو اسی خواہ
اسطرح کہ سوق ہدی کے ہو اسنی اسلئے کہ ہدی او سکے مانع ہے
تخل سے پہلے دن خر کے یا اسطرح کہ چلا گیا ہو اپنی اہل میں پہلے
طلق سے حرم میں اسلئے کہ لوٹ جائیگا طرف حرم کے استحقاق ہے
اسپر اسطرح طلق کے حرم میں وجوباً نزدیک ابی حنیفہ ابو محمد کے اور
استحباً یا نزدیک ابی یوسف کے اور داخل ہے سفر و احار و مجتہدین
حکماء میں یہ کہ سو کو فی پر جب عمرہ کر چکا ہو چلا گیا ہو بصرہ میں یعنی اپنی
اہل میں نہ گیا دوسری جگہ گیا ہو جیسا کہ رد المختار اور طحاوی سے
معلوم ہوتا ہے جانتو کہ جو مذکور ہیں شرطین المام صحیح کے وہ صرف
افاقی میں ہیں اور مکی میں یہ شرط نہیں ہے بلکہ المام مکی کا صحیح ہے
مطلقاً بسبب عدم تصور ہونے اس کے عود کے طرف حرم کے غیر استحقاق
کیا گیا اس پر اسلئے کہ وہ حرم میں ہے برابر ہے کہ حلال ہو جائے یا نہ ہو

بدی کے ہو یا نہ کی ہو اور اس لئے نہیں صحیح ہے تمتع مکی کا مطلقاً ہونا
کہ قریب ہے کہ آئیگا۔ رد المحتار

اور جبکہ عمرہ کیا ہو شہر حج میں پہر حلال ہو گیا ہو عمرہ سے اوٹ گیا ہو
اپنی اہل کی طرف پہر حج کیا ہو اسی سال میں نہ ہوگا تمتع اور جبکہ عمرہ کیا ہو
شہر حج میں اور طواف کی تین پہری کر کے حلال ہو گیا ہو اور اوٹ گیا ہو
طرف اپنی اہل کے پہر اوٹ آیا ہو طرف مکی کی اور اوٹ گیا ہو باقی چار
پہریں طواف عمرہ کو اور حلال ہو اور بعد اسکے اور حج کیا ہو اسی
سال تو وہ تمتع ہے اور اگر ہو کہ طواف کیا ہو چار پہریں پہر حلال ہو
اوٹ گیا ہو اپنی اہل میں پہر اوٹ آیا ہو طرف مکہ کی اور اوٹ گیا ہو باقی
تین پہریں طواف عمرہ کو اور حلال ہو اور حج کیا ہو اسی سال میں
ہوگا تمتع ایسا ہی ہے محیط خرسی میں اور اگر عمرہ کیا ہو شہر حج میں پہر
اوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پہر حلال ہو نیکی عمرہ سے اور آیا اہل میں
حالت احرام میں پہر اوٹ گیا ہو ساتھ اسی احرام کے پہر تمام کیا ہو اپنی
عمرہ کو پہر حج کیا ہو اسی سال میں ہوگا تمتع بالاجماع اور یہاں تمتع
میں ہے جبکہ طواف عمرہ کے تین پہری یا تین پہرے سے کم کر کے چلا گیا

طہارت اپنی اہل کی اوس حال میں کہ محرم ہو اور اگر کیا ہو طہارت اہل کے
 بعد کرنے اکثر طواف عمرہ کے یا کل طواف عمرہ کے پس نہ حلال ہو اور
 اور کیا ہو اپنی اہل کے پاس اوس حال میں کہ محرم ہے پہر عوبہ کیا
 طرف مکہ کی اور تمام کیا ہو باقی عمرہ کو اور حج کیا ہو اوس سال میں ہوگا
 متمتع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف میں اور قول محمد میں نہوگا متمتع ایسا
 ہے ظہیر یہ میں اور متمتع دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک وہ متمتع کہ جسے سق
 ہدی کی ہو اور دوسرا وہ متمتع کہ جسے سق ہدی نہیں کی صفت اہل
 متمتع کی جسے سق ہدی نہیں کی ہے یہ ہے کہ اب اگر سے میقات
 سے پس احرام باند ہی عمرہ کا اور داخل ہو مکہ میں اور طواف کرے
 عمرہ کا اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور تحقیق حلال ہو گیا
 عمرہ سے ایسا ہی ہے سراج و مانج میں اور احرام میقات سے نہیں ہے
 شرط واسطے عمرہ کے اور نہ واسطے متمتع کے یہاں تک کہ اگر احرام باند
 عمرہ کا دویر یعنی گہروں اہل اپنے سے اور غیر دویرہ اہل سے جائز ہوگا
 اور ہوگا متمتع اور ایسا ہی حلق بعد فرض عمرہ کے نہیں ہے واجب بلکہ
 اوسکو اختیار ہے اگر چاہے نکل آئی احرام سے اور اگر چاہی باقی رہے

محرم بہان تک کہ احرام باندہ ہے حج کا ایسا ہی ہے تبئین میں اور
 قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کری طواف کو اور یہ وقت استلام حجر
 کے ہو گا ایسا ہی ہے سراج و مانج میں -

پہر قامت کری مکہ میں حلال ہو کے ایسا ہی ہے ہدایہ میں -
 اور نہین ہے اقامت مکہ میں شرط بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جب ارادہ
 کرے اقامت کا حج کے لئے اوس سال میں تو اقامت کرے حلال
 ہو کر وقت احرام حج تک اور اگر اقامت کرے مکہ میں احرام باندہ ہے
 ہو ہی جائز ہے ایسا ہی ہے سراج و مانج میں -

پہر جبکہ ہودن ترویہ کا احرام باندہ ہے حج کا مسجد سے اور شرط یہ ہے
 کہ احرام باندہ ہے حرم سے اسی پر مسجد پس نہین ہے لازم ایسا ہی
 ہے ہدایہ میں اور مسجد افضل ہے اور مکہ افضل ہے اور مکہ افضل ہے
 غیر مکہ سے حرم میں سے ایسا ہی ہے فتح القدیر میں اور یہ وقت یعنی یوم
 ترویہ نہین ہے لازم واسطے احرام حج کے تمتع کے لئے یہاں تک کہ اگر
 احرام باندہ ہو دن عرفہ کے جائز ہو گا ایسا ہی ہے حرمہ ہنرہ یوم
 اگر احرام باندہ ہو پہلے یوم ترویہ سے تو جائز ہو گا اور یہ افضل ہے

ایسا ہی ہے نہین مین - اور ہر گاہ تعجیل کر لیا پس وہ افضل ہے
 ایسا ہی ہے جو ہر دنیوی میں اور کرے متمتع جو کرتا ہے مفرد حج کرنا
 سوائے اسکے کہ نہ طواف کرے طواف تھبتہ اور رمل کرے طواف
 زیارت میں اور سعی کرے بعد اسکے اور اگر اس متمتع نے بعد احرام
 حج کے طواف قدوم کیا ہو اور سعی کی ہو پہلے جانے سے مناکو
 نہ رمل کرے طواف زیارت میں برابر ہے کہ رمل کیا ہو طواف
 قدوم میں یا نہ رمل کیا ہو اور نہ سعی کرے بعد طواف زیارت کے
 ایسا ہی ہے نہایہ اور فتح القدیر میں - عالمگیر -
 اور واجب ہے دم متمتع پر واسطے شکر انعام خدا کے جو انعام کیا ہے
 ساتھ مسیر کرنے جمع کے درمیان دو عبادتوں کے ایسا ہی ہے
 فتاویٰ قاضی خان مین اور نہ حلق کرے سر کا یہاں تک کہ ذبح کرے
 اور اگر بھٹلس کہ نہ پایا بھوشن ہادی کے تو روزی رکھے تین دن کے
 ایام حج مین اور سوائے اسکے نہیں کہ جائز ہے او کو روزی رکھنا
 تین دن کے بعد احرام عمرہ کے یوم عرفہ تک اور نہین جائز ہے پہلے
 احرام عمرہ سے اور نہ بعد یوم عرفہ کے اور افضل روزہ رکھنا ان تین

دیکھا ہے اور عرفہ اور روزِ ترویجہ اور ایک دن پہلے روزِ ترویجہ سے
 یہاں تک کہ آخر تین روزوں کا دن عرفہ کے ایسا ہی ظہیرِ بہار
 اور نہینِ جائز ہے یہ روزہ رکھنا مگر ساتھ نیتِ شب کے مانند روزوں
 تمام کفار و کئی اور اختیار ہے ان روزوں کے رکھنے میں کہ بے درجے
 رکھے یا فرق سے ایسا ہی ہے جو ہر نہیرہ میں پہرِ جب کر چکے یہ
 پہرِ جوئی کا خلق کرے یا قصر کری پہرِ روزی رکھے ساتھ دن کے
 بعد گزرنے ایامِ شریق کے نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے ظہیرِ بہار
 میں اور اگر روزی رکھے ساتھ دن کے مکہ میں بعدِ فارغ ہونے کے
 حج سے جائز ہی نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے قدوری میں کہا ابو حنیفہ
 نے اور جسے نہ روزی رکھی تین دن کی پس نہینِ بہار اور سپر
 روزی رکھنا سات دن کے ایسا ہی ہے محیطِ خمرسی میں اور اگر غار
 ہو یا ہی ابو پر ہدی کے پہلے کامل ہوئے تین دن کے یا بعدِ کامل ہوئے
 تین دن کے پہلے اس سے کہ خلق کرے یا حلال ہو او حال میں کہ وہ
 ایامِ فوج میں ہے باطل ہو گا روزہ اور نہ حلال ہو گا مگر ساتھ ہی
 کے اور اگر بایا ہدی کو بعد اسکے کہ خلق کیا اور حلال ہوا اور پہلے اس سے

کہ روزی رکھے سات دن کے صحیح ہوگا روزہ اوسکا اور نہ لازم لگے
 اوسپر ذبح ہدی کی اور اگر روزے رکھی تین دن کے اور نہ حلال
 ہوا یہاں تک کہ گزر گئے ایام ذبح کے پہر یا ہدی کو پس روزی
 اوسکے گزرنیوالی ہیں اور نہیں ہے کچھ اوسپر ایسا ہی روایت کیا ہے
 حسن ابی حنیفہ سے اور اگر نہ روزی رکھے ایام ثلثہ کے نہ کافی ہوگا
 اوسکو روزہ رکھنا بعد اسکے اور نہ کافی ہوگا اوسکو مگر دم پس اگر نہ پایا ہو
 ہدی کو اور حلال ہوا ہو پس لازم ہے اوسپر ایک دم واسطے تمتع کے
 اور دوسرا دم واسطے احلال کے پہلے ذبح سے اور نہیں دم ہے
 اوسپر بسبب ترک صوم کے ایسا ہی ہے ظہیرہ میں اور حیکہ عاجز
 ہوا ہوا اسے یا مریا ہو یا وصیت کی ہونہ کافی ہوگا اوسکو فدیہ
 سوا اسکے نہیں کہ لازم ہے اسکو دم دینا اس سے ایسا ہی ہے
 تا تا رخانیہ میں اور اگر روزے رکھی ہوں باوجود ہدی کے دیکھا جگا
 پس اگر باقی رہے ہدی دن سحر تک نہ کافی ہوگا روزے رکھنا
 اوسکو اور اگر ہلاک ہو گئی ہوگی ہدی پہلے ذبح سے جائز ہوگا ایسا ہی
 ہے تبین میں عالمگیریہ -

پس جب ارادہ کری متمتع کہ سوق ہدی کرے احرام باندہ ہے اور
 سوق ہدی کرے ایسا ہی ہے قدوری مین اور احرام سے ساتھ
 عدم سوق ہدی کے ایسا ہی ہے جو ہر نہیرہ مین اور اگر ہے کہ سوق
 ہدی کے ہو اور اسکی نیت مین متمتع ہو پہر جب فاسخ ہو ابو عمرہ سے
 دل مین آئی اوسکے کہ متمتع کری جائز ہے اوسکو یہ و کر کری ساتھ
 اپنی ہدی کے جو چاہی ایسا ہی ہے غایہ سروجی شرح ہدایہ مین
 اور نہیں ہے واسطے اہل مکہ کے متمتع اور نہ قرآن اور سوا اسکے کہ واسطے
 اہل مکہ کے فاصلہ فرادہ ہی ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسی ہے اہل
 موافقت اور جو داخل موافقت مین طرف مکہ کی حکم مین اہل مکہ کے مین ایسی
 ہے سراج و حاج مین جب نکلی کی طرف کوفہ کی اور قرآن کری صحیح
 ہو گا قرآن اوسکا اور اگر نکلی کی طرف کوفہ کی اور احرام باندہ ہی عمرہ کا
 ابو عمرہ کری پہر حج کری ہو گا متمتع اور اگر ملی نکلا طرف کوفہ کی اور احرام
 باندہ عمرہ کا اور سوق ہدی کے ہو گا متمتع اور صحیح ہو گا المام اوسکا
 ساتھ سوق ہدی کے بخلاف کوفی کے ایسا ہی ہے محیط مین اگر
 احرام باندہ عمرہ کا پہلے شہر حج سے پس ادا کیا عمرہ کو اور حلال ہوا

اگر احرام باندہ ہی متمتع ہو

عمرہ سے اور اقامت کی مکہ میں پہرا حرام بانڈا عمرہ کا پہر حج کیا
 اسی سال میں نہوگا تمتع پس اگر ہو جبکہ فارغ ہوا ہو عمرہ اولی سے
 نکلا ہو پس متجاوز ہو گیا ہو میقات سے پہلے اشہر حج سے پہرا حرام
 بانڈا ہو میقات سے عمرہ کا اشہر حج میں اور حج کیا اسی سال میں
 پس یہ تمتع ہے اور اگر ہو کہ متجاوز ہو گیا ہو میقات سے اشہر حج
 میں نہوگا تمتع مگر جبکہ نکلا ہو طرف اپنی اہل کی پہر عمرہ کیا ہو پہر حج کیا ہو
 اسی سال میں نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد
 کے وہ تمتع ہے متجاوز میقات سے پہلی اشہر حج سے ہوا ہو یا بعد
 اوسکے ایسا ہی ہے نہی غیظ خرسی میں اور اگر عمرہ کیا ہو کو فی نے
 اشہر حج میں اور اقامت کی ہو مکہ میں یا بصرہ میں اور حج کیا ہو اوسی
 سال میں نہوگا تمتع ایسا ہی ہے متون میں اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر
 حج میں پہر فاسد کیا ہو اوسکو اور تمام کیا ہو عمرہ کو فساد پر اور حج کیا ہو
 اوسی سال میں نہوگا تمتع اور اگر رضا کی ہو عمرہ فاسدہ کی اور حج کیا ہو
 اوسی سال میں اگر رضا کی ہو عمرہ کی پہلے لوٹ جانے سے طرف
 میقات کے نہوگا تمتع قول فقہا میں اور اگر رضا کی ہو عمرہ فاسدہ کے

بعد لوٹ جائیگی طرف میقات کے ہو گا تمتع اور اگر نہ قضا کی ہو عمرہ فاسد
 کی یہاں تک کہ لوٹ جائی طرف اوس جگہ کی کہ واسطے اہل اوس
 جگہ کے تمتع اور قرآن ہے پہر عمرہ کیا اور قضا کی عمرہ فاسدہ کی اور
 حج کیا اوس سال کہا ابو حنیفہ نے نہ ہو گا تمتع مگر یہ کہ لوٹ جائے
 طرف اپنی اہل کی پہر ہو جاوی محرم ساتھ عمرہ کے ایسا ہی ہے فتاویٰ
 قاضی خان مین یہ جب ہے کہ عمرہ کیا ہو شہر حج مین اور فاسد کیا ہو
 اوسکو اور اگر عمرہ کیا ہے پہلے شہر حج سے اور فاسد کیا ہے اوسکو پہر
 تمام کیا ہے اوسکو بفساد اور بخارج ہو میقات سے یہاں تک کہ داخل
 ہوئی شہر حج کے اور قضا کی عمرہ کے شہر حج مین اور حج کیا اوس سال
 مین ہو گا تمتع بالاجماع اور اگر لوٹ گیا ہو طرف غیر اہل اپنی کی اور لاحق
 ہو ہو ساتھ ایسے موضع کے کہ اوس موضع کے اہل کے لئے تمتع اور
 قرآن ہے پہر لوٹ آیا ہو اور قضا کی ہو اپنی عمرہ کے شہر حج مین اور
 حج کیا ہو اوس سال پس قول ابی حنیفہ مین اگر دیکھا ہلال شوال کا
 خارج میقات کے اور لاحق ہوئی اوسکو شہر حج کی اور وہ اہل تمتع
 سے ہے پہر عمرہ کیا اور قضا کی اپنی عمرہ کی شہر حج مین اور حج کیا

اوس سال میں ہوگا تمتع اور اگر دیکھا ہلال شوال کا داخل میقات میں
 اور لاق ہوئی اوسکو اشہرج کے اور وہ نہیں ہے اہل تمتع میں سے
 اور توجہ ہوئی ہے طرف اوسکی نہیں تمتع سے پس نہ مرتفع ہوگی اوسکے
 نہیں یہاں تک کہ لاق ہو جائی ساتھ اہل اپنی کے اور نزدیک ابی یوسف
 اور محمد کے ہوگا تمتع دونوں تو نہیں ایسا ہی شرح طحاوی میں اور جنہ
 عمرہ کیا اشہرج میں اور حج کیا اوسی سال میں پس جس چیز کو کہ ان
 دونوں میں سے فاسد کرے ساقط ہوگا دم تمتع کا ایسا ہی ہے ہایہ
 میں اور اگر تمتع کیا اور قربانی کی عید کی نہ کافی ہوگی قربانی عید کی دم تمتع
 سے ایسا ہی ہے کنز میں عالمگیری - سے نہیں ہے رکن عمرہ میں
 علی الصبیح مانند حج کی ردالمحتار -

شرایط تمتع

ذکر کیا ہی باب میں کہ شرایط تمتع کی گیارہ ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ طواف کری عمرہ کا
 سارا یا اکثر اشہرج میں - دوسری شرط یہ ہے کہ مقدم کرے
 احرام عمرہ کالج پر - تیسری شرط یہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا
 سارا یا اکثر پہلے احرام حج سے چوتھی شرط نہ فاسد کرنا عمرہ کا ہے

پانچویں شرط نہ فاسد کرنا حج کا ہے چھٹی شرط نہ پہر جانا ہے طرف
اپنی اہل کی یہ المام صحیح جیسا کہ آتا ہے بیان اسکا ساتویں یہ کہ
ہو طواف عمرہ کا سارا یا اکثر اور حج ایک سفر میں پس اگر لوٹ جائے
طرف اپنی اہل کی پہلے اتمام طواف کے پہر لوٹ آئی اور حج کرے
پس اگر ہو اکثر طواف سفر اول میں ہو گا متمتع اور اگر ہو اکثر طواف
سفر دوسرے میں ہو گا متمتع اور پہلے شرط خاص محمد کے قول پر ہے
جیسا کہ مشاہیر کتب میں ہے ۔

آٹھویں ادا طواف عمرہ اور حج دونوں کے ایک ہی سال میں ہو پس اگر
طواف کیا ہو عمرہ کا شہر حج اس سال میں اور حج کیا ہو دوسرے
برس نہ ہو گا متمتع اگر نہ لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے اور باقی رہا ہو محرم
دوسرے برس تک ۔ نویں عدم توطن مکہ میں پس اگر عمرہ کیا ہو
پہر عزم کیا ہو اور پر قیام مکہ کے ہمیشہ نہ ہو گا متمتع اور اگر عزم کیا ہو دہمینہ کا
شلا اور حج کیا ہو ہو گا متمتع و شہرین یہ کہ نہ داخل ہوں اور شہر
حج کے اور حال میں کہ حلال ہو مکہ میں یا محرم و لیکن اکثر طواف کر چکا ہو
عمرہ کا پہلے شہر حج سے مگر یہ کہ پہر جایی طرف اپنی اہل کے پس

احرام باندہی عمرہ کا۔ گیارہویں یہ کہ مہول آفاق سے اور اعتبار
 واسطے ٹوطن کے ہے پس اگر وطن کریا کے نے مدینہ میں مثلاً پس وہ
 آفاقی ہے اور بالعکس کی ہے اور جو شخص کہ ہون اوسکے لئے اہل مکہ
 اور مدینہ دونوں میں اور برابر ہوا قامت اوسکی دونوں میں پس نہیں ہے
 متمتع اور اگر ہوا قامت اوسکی ایک اون دونوں میں اکثر نہیں تصریح
 کی ہے اوسکی فقہانے کہا صاحب بحر نے اور سزاواریم ہے
 کہ حکم واسطے کثیر کے اور اطلاق کیا ہے متمتع کو خندانہ اکل میں
 انتہی رد المحتار۔ کہا فتح القدیر اور نہر الفایق میں ہے اور حیلہ
 واسطے اوسکے کہ داخل ہو مکہ میں محرم ساتھ عمرہ کے قبل اشہر ج کے
 ارادہ رکھتا ہو متمتع کا یہ کہ طواف نکری بلکہ صبر کرے یہاں تک کہ داخل
 ہون اشہر ج کے پہر طواف کری پس وہ جبکہ طواف کر گیا واقع ہوگا
 عمرہ سے پہر اگر احرام کیا ہو ساتھ عمرہ دوسرے کے بعد داخل ہوئے
 اشہر ج کے اور حج کیا ہو اسی سال میں نہ ہوگا متمتع قول کل میں اسلئے
 کہ ہو گیا حکم کی میں بدلیل اسکی کہ میقات اوسکا میقات انکا ہی رد المحتار
 رد المحتار میں جموی سے نقل کیا ہے کہ متمتع بعد فراغ طواف اور سعی عمرہ کے

اگر چاہے تعلق کرے اور چاہے تفسیر کرے اور چاہے باقی رہے محرم پہ
 کہا اس میں دلالت ہے اس پر کہ جس متمش نے سوتی بدی نہ کی ہو نہیں
 لازم ہے اس کو تحلیل جیسا کہ ذکر کیا ہے اس کو اسپہجانی وغیرہ نے
 اور ظاہر مدایہ خلاف اسکے ہے اور تمام اسکا شرح باب میں ہے۔

بیان متمتع

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب فارغ ہو متمتع عمرہ سی جائز ہوگا اوسکو نخل آنا برابر ہے کہ سوق بدری کے یا نہ کی ہو</p>	<p>جبکہ سوق بدری کی ہو تو نہیں جائز نخل آنا اوسکو ملکہ لازم ہے اوسکو کہ احرام باندہی حج کا تاکہ نخلی اون دونوں سے</p>
<p>مسحیح متمتع کو جب فارغ ہو اپنی عمرہ اور اسکی ساتھ بدری ہو یہ کہ احرام باندہی حج کا دن نرویکہ بعد زوال کے اوس حالتین کہ متوجہ ہو طرف منی کی اور اگر نہ ہو ساتھ اسکی بدری پس رات مین چٹھی دن ذی حجہ کے اور مکی احرام باندہی ہے جبکہ متوجہ ہو المعانی البدیعیہ</p>	

امام مالک	امام احمد
<p>مستحب ہے متمتع کو احرام باندھنا حج کا جب چاند دیکھے ذی حجہ کا المعانی البدیعیہ</p>	<p>مستفق بابا امام ابو حنیفہ افضل یہ ہے کہ تاخیر کری متمتع حرام کی ترویہ کے دن تک المعانی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب حرام باندھا ہو عمرہ کا غیر اشہر حج میں اور لایا ہو افعال عمرہ کے اشہر حج میں یعنی قول میں ایک قول میں متمتع ہوگا اور نہ دم ہوگا اوسپر دوسرا قول یہ ہے کہ ہوگا متمتع اور لازم ہوگا اوسپر دم۔ جب عمرہ کیا ہو غیر اشہر حج میں پہر حج کیا ہو حج کے مہینوں میں نہ لازم ہوگا اوسپر دم۔ متمتع وہ ہے جو احرام باندھے عمرہ کا حج کے مہینوں میں پہر احرام باندھے حج کا اوس برہین</p>	<p>اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے مہینوں نہ ہوگا متمتع اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے سوال میں ہوگا متمتع</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>متفق بقول اول شافعی</p> <p>جبکہ داخل ہوا سوال میں</p> <p>اور نہیں نکلا عمرہ سے ہوگا</p> <p>متمتع اگرچہ لایا ہوا فعال</p> <p>عمرہ کے رمضان میں</p>	<p>نزدیک طاؤس کے اگر داخل ہوا</p> <p>حرم میں بیچ رمضان کے نہ ہوگا</p> <p>متمتع اور اگر داخل ہوا سوال میں</p> <p>ہوگا متمتع</p> <p>نزدیک طاؤس کے لازم ایسا اور غیر</p> <p>نزدیک حسن کے جسے عمرہ کیا ہو بعد</p> <p>فجر کے پہن متمتع ہے۔</p>	<p>متمتع وہ ہے جو احرام باندھی حج</p> <p>بہر حال جاوے بسبب شغل یا بیماری</p> <p>بنا تاکہ آٹھ حج پھر کری اور عمرہ</p> <p>اور متمتع کری تہہ تکلیف کے سال</p> <p>آئندہ تک پھر حج کرے</p> <p>سال آئندہ میں اور</p> <p>باری لاہور</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب ٹ آئی متمتع طرف میقات کی احرام حج کے لئے ساقط ہوگا دم کہہ دینی جب سفر کرے ایسا سفر کہ چھین کیجاتی ہے نماز نہ واجب ہوگا اور سپرد دم</p>	<p>جب ٹ آیا اپنی گہر والوں میں ساقط ہو اوسی دم اور اگر نہ لوٹ آیا اپنی گہر والوں میں نہ ساقط ہوگا اوسے دم ساقط ہوگا دم یہاں تک کہ جاو اپنے گہر والوں میں دریا اپنی حج اور عمرہ کے</p>

امام احمد	امام مالک	و دیگر علماء
<p>جب سفر کیا ہو دریاں نبی اور اپنی عمر کے سفر صحیح ماقط ہوگا اوسے دم</p>	<p>جب لوٹ آئی طرف اپنی شہر کے یا اوسطہ مسافت جو ہے اوسکے شہر تک ماقط ہوگا اوسے دم</p>	<p>یزدیک سعید بن مسیب دور و آسین میں ایک ایت میں قول او نکاما نند قول مالک کے ہے اور اب حنیفہ کے دوسری روایت میں قول او نکاما قول شافعی کے ہے ۔</p>

تقریف ہدی

ہدی لغت اور شرح میں اسکو کہتے ہیں جو حرم محترم میں چو پائے
 حلال جانور کا تحفہ گذرانا جائز نہ کہ اس کے ذبح کرنے سے حرم میں
 حق تعالیٰ کا قرب اور رضامندی حاصل ہو ہدی کا ادنیٰ رتبہ بہیر بکری
 اور ہدی کی اعلیٰ قسم پانچ برس کا اونٹ ہے اور اوسط قسم دو برس
 کے گامی بیل ہے اور ادنیٰ قسم ایک برس کی بہیر بکری دنبہ
 ہے اور واجب نہیں ہدی کو عرفات میں لیجانا یا پٹہ گردن میں ڈالکر
 یا کوٹان کی کہاں چیر کر مشہور کرنا بلکہ شکر کے خون میں اشہار
 مستحب ہے یعنی قرآن اور تمتع اور نفل کی ہدی میں اشہار بہتر ہے
 اور جنایات کی ہدی میں انعام مناسب ہے جیسے قضا کی نماز کو
 چھپانا افضل ہے کذا فی المذبح - اور جائز نہیں ہدی میں مگر
 جو جانور کہ صحیح و سالم جائز ہے قربانیوں میں چنانچہ اسکی تفصیل
 کتاب الاضحیہ میں آوی گئی تو صحیح ہی شریک کر لینا ایک شخص کا چہ شخصہ نکو
 اس اونٹ اور گامی میں جو بہت قربت کی خرید ہوئی ہو اگرچہ جناس قربت کے
 مختلف ہوں چنانچہ قرآن و تمتع اور احصاء اور جزای صیغہ غیر ذاک لیکن قربت کا

مشحہ بحسن نمونہ مستحب ہے کذا فی المنہج -

اور جائز ہے بھیڑ بکری کا ذبح کرنا حج کی ہر شئی میں مگر طواف الزیارات کو
خباہت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کرنے سے اور بعد وقوف عرفات
قبل حلق کے وطی کر نہ میں بھیڑ بکری کا فی نہیں بلکہ اونٹ یا گامی کا ذبح
کرنا یہاں واجب ہے چنانچہ باب بخایات میں مذکور ہو چکا -

اور جائز ہے کہانا ہدی کا بلکہ قربانی کی مانند مستحب ہے کہانا نفل کی
ہدی کا جب کہ وہ حرم تک پہنچ جاوے اور تمتع اور قرآن کی ہدی کو
کہا ۱۰ جائز ہے فقط اور سو اسی نفل اور تمتع اور قرآن کے اور ہدی کو
اگر کہا و چکا تو بقدر کہانی کی قیمت دینا لازم ہو گا مگر اگر نفل کی ہدی کو قبل حرم
کی پہنچنے کے ذبح کیا تو اس کا کہانا جائز نہیں کہ وہ صدقہ ہے ہدی
نہیں تو اس کا کہانا بھی جائز نہیں کذا فی المنہج -

اور فقط تمتع اور قرآن کے ہدی کے ذبح کر نیکی واسطے یوم النحر متعین ہے
لفظ یوم کا یہاں بمعنی مطلق وقت ہے تو جمیع اوقات سحر کہ شامل ہو گا اور
وہ تین دن ہیں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں تو تمتع اور قرآن کے ہدی
کو ذبح کرنا قبل یوم النحر کے بالاجماع جائز نہیں بلکہ بعد بارہویں کے البتہ

کافی ہے لیکن ترک واجب اگر ایام نحر سے تا خیر ہوی لہذا او سپرد و سرافون واجب امام کے نزدیک صاحبین کے نزدیک رسوائی متنع اور قرآن کے جلیات اور تہذیب و احصاء اور نفل کے ہدی کا ذبح کرنا ایام نحر میں مخصوص نہیں کذا فی المطحطاوی۔

اور تبسم کی ہدی کے ذبح کر نیکی واسطے حرم متعین ہر منا کی کچھ خصوصیتیں بقول صحیح و تصدیق ہدی کی گوشت کا حرم کے محتاج و نکی واسطے مخصوص نہیں بنا بر وجہ کے لیکن حرم کا محتاج نفل ہے غیر اور ہدی کی جہول و تکلیل کو خیرات کر دی اسطرح کہ صحاح ستہ میں علی رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا انہوں نے گوشت اور جہول کو نہ کھاؤ کہ تصدیق کر لیا محتاجان پر اور فرمایا کہ تصاب کی فردوری اس میں مذبح کا کذا فی الفتح و تصاب کی فردوری ہدی کی گوشت غیر سے مذبح ہادی سوا کر دیا تو ضمان بنا لازم آویگا لیکن اگر بطور صدقہ دی نہ بطور اجر تو جائز ہے اور سوار ہدی پر بلا ضرورت صحیحین میں ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ سوار ہدی ہدی پر تو مراد اس حدیث سے ہے کہ اگر شخص کو حاجت ہوگی سواری اسطرح کہ صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار ہدی پر بیٹوں کے موافق جس وقت کہ تم کو حاجت ہو تو معلوم ہوا کہ بلا ضرورت چرٹنا جائز نہیں کذا فی الفتح القدر پر اگر مضطر ہو سواری کی طرف تو ضمانی بقدر نقصان ہو سوار ہدی میں جو اس کو اور اسباب لادنے سے اور ضمان فقیروں پر خیرات کرے کذا فی الشریعہ سوا اگر

ظان بین مالدار کو کہا تا دیکھا تو جتنا مالدار کو دیا اسکی قیمت کا ضما ن لینا لازم ہوگا
 کذا فی المبسوط - اور ہدی کا دودھ نہ دو ہے اور اس کے تین کو شہندی پانی کا چھٹا
 ماری تاکہ دودھ کا ٹپکنا بند ہو جاوے بشرطیکہ ذبح کر ٹیکا مکان قریب اور اگر دوسرو تو دودھ کو
 دوسری تاکہ جانور کو تھنوں کے مٹاؤ سے تکلیف نہ ہو اور اس دودھ کو خیرات کر دیں رقیم کریں
 دوسری ہدی عوض اس ہدی وجہ کے جو ہلاک ہو گئی یا اس میں ایسا عیب ہو گیا جو قربانی
 کا مانع ہے یعنی انگڑی ہو گئی یا اندھلی ورجب بدلا دیا تو عیبدار کو چاہی سو کری چاہے
 بیچی چاہے ذبح کر کے کہا جاوے اور اگر نفل کی ہدی میں عیب ہو گیا ہو یا قریب ہلاک ہو تو اسکو
 سو کری اور اسکا پٹہ اس کے خون میں نگین کری اور اس کے کہان کی ایک جانب پر
 رکھ دی اس فصل سے غرض یہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ ہدی محتاجون کے واسطے
 ہے اور اس میں سے غنی کو نندی کہانے کے واسطے اس لئے کہ وہ منور حرم کو
 نہیں پہنچی کہ مالدار نہ لگاؤ اسکا کہانا جائز ہوتا -

صحیح مسلم اور سند احمد میں قبضہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے
 ساتھ ہدی کو بھیجا کرتے تھے اور فرماتے کہ اگر ہدی ہلاک ہونے لگے تو اسکو سو کرنا اور نفل
 کو اس کے خون میں ڈبو کر اسکی ایک جانب کو رکھ دینا اور تو اس میں سے نہ کہانا
 اور نہ کوئی تیرا ساتھی کہاوے کذا فی العنی شرح الکنتر از غایۃ الاوطار

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
مستوفی بابا ام ابو حنیفہ	<p>ہر ہی اطلاق لیا جاتا ہے انہی</p> <p>جس کے جانوروں پر اونٹ اور</p> <p>گامی اور بکری پر</p> <p>المعانی البدلیہ</p>

دیگر علما

نزدیک ابن عمر کے اطلاق ہری کا

بکری پر نہیں آتا ہے

المعانی ابدیہ

مسائل بدی

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>مستحب ہے کہ ہونہاری کا موضع محل میں پانچ سال تک عمر کر نیوالا تیز دیکھ دے اور اگر ہونہاری چھ کر نیوالا تو منی ہے اور اگر ہونہاری مکہ کی راہ میں کافی ہے عمر کر نیوالی اور حج کر نیوالی کے لئے</p>	
<p>مستحب یا امام ابوحنیفہ افضل ہے کہ ذبح نہ کیجی اور ہی متنع کی اگر ذبح کے پہلے گزین کیا بعد ا حرام کے تہہ حج کی پہلی دن خر کے جائز ہے -</p>	<p>وقت واجب ہونہاری متنع کا جب تک کہ فایع ہو عمر ہے اور حرام باندہ ہے حج کا - پہلے دن خر کے جائز نہیں ہے -</p>
<p>مستحب ہے حج کا اور نہ پانی بدی ابن عمر تو جائز ہے اور کو کہ من ذری کہی اور بن عایشہ جائز ہے من ذری رکنا پہلی حج حرام اگر علماء المعانی البدیہ</p>	<p>جائز ہے اور کو من ذری رکنا بعد حرام کے اور پہلی نکل آئیے عمر ہے المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستحق بامام شافعی</p>	<p>نہین کافی ہے عمرہ کر نیوالی کے لئے مگر نزدیک وہاں کی نہین کافی ہے حج کر نیوالی کے لئے مگر منی میں نہین جیتا ہے ہر بیان تک کامی کرے حجۃ العقبہ کے پس اعتبار کیا مالک نے کمال حج کا اور عطا اعتبار کیا لانا معظم حج کا</p>	<p>نزدیک عطا کے نہین جیتا ہے ہر بیان تک کہ وقوف کری عرفہ کا</p>
<p>دو روایت ہیں ایک روایت میں قول اوٹکاٹل قول ابو حنیفہ کے ہے دوسری روایت میں سند عطا کے ہمسائی</p>	<p>نزدیک عطا کا جائز ہیں میں روزہ رکھنا بعد نخل جائیگی عمرہ سے المعانی البہدیمہ</p>	<p>نزدیک عطا کے نہین جیتا ہے ہر بیان تک کہ وقوف کری عرفہ کا</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب تہ ہوا جائیں میں روزی کہیں دن عرسے یہ ساتھ ہوگی ساتھ ہی کے اور میں روز رکھی ایام منی میں قول قدیم براؤن میں رکھی بعد ایام منی کے قول جدید ہے جب تہ ہوا جائیں میں روزی پہلی دن عرسے پس کیا جائز ہے او سکوروزی کہنا ایام منی میں سین و قول میں قول قدیم یہ ہے کہ جائز ہے او سکوروزی ابن عمر رضی عہ وہ بن الزبیر ایک ایت میں اور اعی زبیری اسحاق -</p>	<p>ساتھ ہو جائیں روزی اور نہر جائی ہر ہی اور کے ذمہ میں المعانی البدیہ</p>
<p>قول جدید نہیں جائز ہے او سکوروزی کہنا ایام منی میں بھی المعانی البدیہ جب فوت ہو جائیں روزی میں نہ کہے کہ رکھنا ہے او کم کو تمتع حج میں تھاکے او نکلی المعانی البدیہ</p>	<p>نہیں جائز ہے او سکوروزی کہنا ایام منی میں المعانی البدیہ مراجعت کری طرف یہ کہیں اگر ہو تو مگر نہا لگی ہی او سکوروزی نہ تو ثابت ریگی ہی او سکوروزی میں بیان تک کہ تو کو ہو المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام مالک
<p>متفق با امام شافعی قول قدیم میں ایک روایت میں روایتوں میں سے</p>	<p>متفق با امام شافعی قول قدیم میں ایک روایت میں روایتوں میں سے</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ایک روایت میں روایت میں ہے جب جمعہ ہوئی ہدی اور شروع کیا رکعتیں روزوں کا پہرہ ہوا ہدی سے پہلے اور کو نکل آنا ہوتا ہے اور اشغال طرف ہدی اور نہیں واجب ہے یہ اس پر سات روزی رکعتیں میں رکعت کہیں اونکو تین قول میں صحیح ترین قول نہیں ہے یہ کہ کہیں اونکو جب شامی اپنی اہل وطن میں دوسرا قول کہیں اونکو بیخبر ہوا فعال حج تیسرا قول کہ کہیں اونکو بیخبر ہوا حج جیسے مع کرمی روزی کہنا حج سے خارج ہو کر بارہ میں پس افضل سی نہیں اوسکی وطن تک اس میں قول میں ایک قول میں تاخیر اسکے وطن تک افضل ہے دوسری قول میں کہ لینا افضل ہے تاخیر المعانی البدیہ</p>	<p>جب پایا ہو ہدی کو اشعار صوم میں لازم ہے اس پر اشغال طرف ہدی کی المعانی البدیہ</p> <p>توری حاد عطا ابن ابی حجاج</p> <p>رکعتی اونکو بیخبر ہوا فعال حج المعانی البدیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>سودق ہر کسی حلال نہیں ہوتا</p> <p>جب تک کہ غنہ و اپنی حج کے</p> <p>اعمال سے</p> <p>المعافی البالیہ</p>	<p>سودق ہر کسی حلال نہیں ہوتا</p> <p>جب تک کہ غنہ و اپنی حج کے</p> <p>اعمال سے</p> <p>المعافی البالیہ</p>

بکری غضب کی بیج کرنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
<p>کافی ہو جائیگی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب غضب کی ایک بکری بہر</p> <p>بیج کیا اوسکر کیا اپنی تمتع</p> <p>یا قرآن سنی نہ کافی ہوگی وہ</p> <p>اگرچہ بالی مالک بکری بھی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>مستفی با امام شافعی</p>

قرآن

قرآن لغت عرب میں وجہ نزول کے کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں قرآن یہ ہے کہ محرم
 بیک پکار کر کہے بلفظ حج اور عمرہ ساتھی یقینی معیت ہو اس طرح کہ دونوں کی ہوا
 کا زمانہ ایک ہی ہو یعنی یوں کہی بیک بحجہ و عمرہ یا حکمی معیت ہو اس طرح کہ اول عمرہ کا
 احرام کری بعد اسکے حج کا احرام کری عمرہ کی چار شرط طواف کرنی سے پہلی یا او
 بالکسری کہ عمرہ کا احرام حج کے احرام پر داخل کری طواف التقدوم کرنی سے پہلے
 اگرچہ اونے بڑا کیا کہ حج کا احرام عمرہ پر مقدم کیا یا بعد طواف التقدوم کی احرام عمرہ کا
 حج پر داخل کیا اگرچہ اس صورت میں فسخ کرنا اور سپر لازم ہو گا بسبب لغت سنت کے اور اگر
 عمرہ کے چار شرط کے بعد حج کا احرام کری گا تو تمتع ہو جاوے گا قرآن باقی رہے گا کہ انی ماشیہ ^{الطحاوی}
 حج اور عمرہ کا مٹا احرام کری نیقات اس واسطے کہ قارئین ہوتا مگر اتفاقی نہ کی یا قبل متع
 سکے حج کے مہینوں میں دونوں کا احرام باندھے حاج کی مہینوں سے پہلی احرام کری اگرچہ
 احرام قبل اشہر مکر وہ ہے اور قرآن کریم الانار کے بعد یہ عاکری اللہم انی ارید الحج بعمرہ
 فیہ رہا لی قبول ہا منی۔ اور تجو ہے عمرہ کا اول کہنا ذکر میں بسبب تم ہوئے عمرہ کے فعل میں
 یعنی قرآن میں ل عمرہ ادا کرتے ہیں پہر حج تو اسے طح مناسب کہ ذکر میں ہی عمرہ کو حج پر مقدم
 کریں صاحب نزاع صاحب مجمع فی نظر استحباب عمرہ کو حج پر مقدم ذکر کیا اور اکثر ستون میں حج

مقدم ہے۔ از غایت الادطار اور قرآن عبارت جمع کرنا حج اور عمرہ کا ساتھ
 شرطوں اپنی کی اور باتفاق امیدار بعد واجبہ متمتع اور تھان پر قربانی کرنا ساتھ دشمنی ج
 ذکر کیا ہمیں منسک کبیر میں اور وہ قربانی نزدیک فسی کی عبارت شانہ سی یا انٹ پا کا
 سے مگر انٹ اور گای میں ساتھ تک شریک ہو سکتی ہیں کیفیت قربانی کی وہی جو فسخ
 ہے اور ذبح کر کے اسکو حرم میں تصدق کرے گوشت اسکا مساکین حرم پر اور اگر اسکا
 نزدیک قربانی کی لازم ہی اور پھرین روزہ ایام حج میں رساتہ روزہ اسوقت جو لوٹی ط
 اہل اپنی کی اور نزدیک مام بوحیفہ کے دم قربانی عبارت ہے بڑا اور بری اور گای
 سے مگر واجبین ہے تصدق کرنا گوشت اسکا اور جو ہے کہ ایک ایک ٹائٹ اور تصدق کرے
 دوسرا ٹائٹ اور یہ کری تیسرا ٹائٹ اور اگر نہ ہو کسی اسی قربانی روزہ کہی میں ان ایام حج
 میں رساتہ روزہ کہی اسوقت فارغ ہو جو حج سے اور نزدیک مام لکھو کے دم قربانی کی
 کیفیت ہی جو کہ زچلی مگر ذبح کر کے اسکو منی میں اگر اوسنی قربانی نکی منی میں بیج
 ایام عمر کے متعین ہوتا ہے قربانی کنو لاکہ میں یا وہ گھر جو حوالی مکہ کے ہیں اور انہی کو
 اسکا کینون پر وہ بھی اسکا ہوا اور اگر نہ ہو کسی اسی قربانی روزہ کہی بدستور اپنی
 نزدیک غلبہ کے دم قربانی ساتھ صفت مذکور کے ہونا چاہئے اور قربانی کرے اسکو ایام
 عمر میں اور بعد ایام عمر کے ذبح کرے از روی قضاء از مناسک صغیر ابن جامعہ

قارن کیونکر ہوتا ہے

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>مستفق با امام ابو حنیفہ</p> <p>نہیں واجب تا ہی سق بدنہ</p> <p>قارن پر</p> <p>المطانی البدلیہ</p> <p>ماہر زید</p> <p>موسیٰ</p>	<p>واجب قارن بزدل اور وہ</p> <p>بکری ہے</p> <p>نہیں ہو تا ہی قران مگر ساتھ</p> <p>سوق بدنہ کے</p> <p>المطانی البدلیہ</p> <p>ابو طاہر</p> <p>ابن یوسف</p> <p>محمد</p>

دیگر علماء	امام مالک
<p>نزدیک شخصی کے اوپر بد نہ ہے نزدیک طاؤس اور داؤد کے نہیں ہے دم اوپر المعانی البدیعیہ</p>	<p>تشفیق بابا مام ابو حنیفہ</p>

تعریف بدنہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
روایت ہی ابو یوسف اور	بدنہ جب طلاق کیا جاتا ہے	زید کے بعض علماء کے
محمد سی کہ بدنہ واقعہ ہوتا ہے	کتب فقہ اور حدیث میں	واقعہ ہوتا ہے بدنہ
اؤٹ اور گامی دونوں پر	مراد اوکلی اؤٹ ہوتا ہے	اؤٹ اور گامی اور
اور نہیں فاصل ہے درمیان	نہ ہو یا ماود	بکری پر
دونوں کے مگر سنت	المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ
المعانی البدیعیہ	اہل لغت	نام زید
	جابر	
	عطا	

مفرد با کج

مفرد با کج او کو کہتے ہیں جو خالص حج کے لئے احرام باند ہی عمرہ کی شرکت احرام میں نہ کری احرام لغت عرب میں دخول فی الحرمہ کو کہتے ہیں یعنی بی حرمتی نہ کرنا اور شرع میں احرام عبارت ہے حرمت مخصوصہ کے دخول سے بشرط نیت مع الذکر یا سوق بہی کذا فی فتح

وہب الخالق - از غایۃ الاطار

تلمیہ

روایت ہی عمارہ بن خزمیہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خرمیہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تہی حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لہبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور خبت اور طلب معافی کرتی او سے ساتھ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہ شافعی نے

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

ستجہ بلند کرنا آواز کا ساتھ لیک
کہنے کے بجائے۔

اور مسجد خیف میں بیچ منی کے۔

مسجد مکہ میں اور سجاد براہیم میں بیچ عرفہ
اور اور اسی سجادین میں سجاد جاعت کے قول

ہیں شافعی کے

قول قدیم یہ ہے کہ لیک نہ کہی
قول جدید میں لیک ہی اور یہی صحیح ہے
مختلف میں قول شافعی کے لیک کہنی میں
بیچ طواف کے

تین قول پر۔

قول اول یہ ہے کہ لیک نہ کہے
دوسرا قول ترک لیک کہنی کا احب ہے

پہرا لیک کہی نہ لازم ہو گا کچھ اور

تیسرا قول لیک ہی لیکن پست آواز کے

المعانی البدیہ

تیسرا قول
تیسرا قول

امام مالک	امام احمد
<p>بلند نہ کرے آواز ساتھ اہل کلمہ مساجد جامعین تاکہ سنی آپ کے پاس لاکر مسجد حرام اور مسجد منی میں باقی متفق با امام شافعی المعانی البدیعیہ</p>	<p>ستونہ بنیں، ظاہر کرنا تعلیمہ کاشمیری المعانی البدیعیہ</p>

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
	<p>مستحب ہے کہ نہ زیادہ کیا جاوے اور نہ کم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اگر زیادہ کیا مکرہ ہو گا اور نہ مستحب ہو گا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p> <p>اگر ترک کیا تلبیہ کو ساری حج میں بہنہ کیا اور نہ بہنہ لازم آتا ہے اوپر کچھ المعانی البدیعیہ</p> <p>اگر ترک کیا تو نزدیک قاسم اصحاب مالک کے لازم آتا ہے اوپر دم المعانی البدیعیہ</p> <p>میں کہنا اور کثرت بہت کہنا اور اگر کثرت ہو تو اپنی زبان میں کہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>زیادہ کرنا تلبیہ کا رسول خدا پر مستحب ہے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p> <p>اگر لبیک کہی ایک بار بہنہ نہیں لازم آتا ہے اوپر کچھ لیکن برا کیا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p> <p>باز ہے لبیک کہنا یا تہ جس بات کے کہ چاہی حکم پائی جاوے اور نہ بہنہ</p> <p>معنی لبیک کے جو زبان عربی میں ہوں</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

امام مالک	امام شافعی
مکروہ ہے یہ	<p>نہیں مکروہ ہے بلکہ کہنا حلال کو یعنی</p> <p>اوسکو کہ جب احرام سے نخل آیا ہو</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

تلبیہ اگرچہ ساتھ فارسی کے ہوا می یا غیر فارسی کے مانند ترکی اور ہندی کے جیسا کہ باب مین ہے اور اشارہ کیا ہے اس طرف کہ عربی افضل ہے جیسا کہ خانہ مین ہے - رد المحتار

باب مین اور او سکی شرح مین ہے اور مستحب ہے کہ بلند کرے آواز کو ساتھ تلبیہ کے پہرہ پست کری آواز کو اور درود پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دعا کرے جو چاہے، روعای ماثور اللہم انی انشاءک رضاک ورضختک وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالتَّارِ اور یہی باب مین ہے اور تکرار تلبیہ کی سنت ہے مجلس اول مین اور ایسا ہی ہے اور مجلس مین اور نزدیک تغیر حالات کے مستحب ہو کہ ہے اور انشاء تلبیہ کا مطلقاً مندوب ہے اور مستحب ہی تکرار تلبیہ کے جبکہ شروع کری اور سہین تین بار پی در پی اور نہ قطع کری اور سکو ساتھ کلام کے رد المحتار لفظ تلبیہ کا یہ ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ اَحْمَدَ وَ النَّمَّةَ لَكَ وَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِیسا ہی ہے در مختار مین رد المحتار مین ہے کہ بعض نسخ در مختار مین بعد اللہم کی لبیک لبیک دوبار ہے اور یہی موافق ہے اس کے جو کنز اور ہدایہ اور جہم

اور لباب غیرہ میں ہے پس ہوگا اعادہ لبیک کا تیسری بار وسط
 مبالغہ تاکید کے کہا بعض محشیوں نے اور تحقیق مستحسن کہا ہے
 شافعیہ نے وقف کو لبیک تیسرے بار نہیں پایا ہے اسکو
 اپنی ایملہ سے پس غور کر تو اس میں انتہی کہتا ہوں نہیں مقتضی اسکا
 جو ہتائی میں ہے وقف ہے لبیک ثانیہ پر اسلئے کہ ہتائی نے
 کلام کیا ہے اور قول اس کے لبیک اللہم لبیک کے پہر کہا ہے
 لبیک لا شریک لک استنیاف ہے پس تحقیق مفاد اسکا یہ ہے
 کہ استنیاف ساتھ قول اس کے لبیک ثالثہ کے ہے نہ ساتھ قول
 اس کے لا شریک لک اور یہی مفاد اسکا ہے جو شرح لباب میں
 آخر ہوا حاصل عبارت رد المحتار کا ان الحمد میں ان ساتھ کسر
 حمزہ کے ہے اور کہی ہی فتح بھی اسکو دیا جاتا ہے در مختار
 اور اول یعنی کسرہ فضل ہے کہا محیط میں اسلئے کہ آنحضرت نے
 کیا ہے اسکو اور رد کیا ہے اسکو نہایہ میں کہ یہ کرنا آنحضرت کا
 معروف نہیں ہے۔

ہاں علت بیان کی ہے اکثر علماء نے افضلیت کی اس طرح کہ اس میں

استیناف ہے واسطے ثنا کی رد المحتار۔

اور حکایت کیا ہے شراح نے امام سے فتحہ کو اور مجہد اور کسا
اور فرار سے کسرہ کو مگر مذکور کشاف میں یہ ہے کہ اختیار امام
کا کسرہ ہے اور شافعی کا فتحہ اور یہ وہ ہے جسکا معطی ہے ظاہر
کلام فقہا کا نہر الفایق رد المحتار۔

اور النعمۃ ساتھ نصب تاسی فوقانیہ کے مشہور ہے اور جایز ہے
رفع او سکا نہر الفایق اصوب نصب رد المحتار اور الملک ساتھ
نصب کے ہے اور جایز کیا گیا ہے رفع او سکا اور ہر تقریر
پر خبر محذوف ہے اور تحسن ہے وقف او سپرنا کہ نہ متوسم ہو کہ
مابعد او سکا خبر او سکی ہے شرح لباب۔ اور نقل کیا ہے بعض
علماء نے کہ وقف او مستحب ہے نزدیک المیدار بعد کے رد المحتار
اور مندوب ہے زیادت تلبیہ مذکورہ پر نہ زیادت او سکی در میان میں
در مختار اور نہیں مستحب ہے زیادت غیر ماثور سے جیسا کہ غلبہ یہ
میں ہے برخلاف او کے جو نہر الفایق میں ہے ہاں شرح لباب
میں ہے کہ جو واقع ہوا ہے ماثور مستحب ہے اس طرح کہ کچھ لبیک

و سعدیک و اخیر کلمہ بیدریک و الرغباء الیک الی الخلق لیک بحجۃ خدا
تعبدا و قال لیک العیش عیش الاخرۃ او جو نہیں روایت کیا گیا ہے
پس جائز ہے یا نہ اور کبھی اسکو بعد تلبیہ مذکورہ کے نہ درمیان میں
تلبیہ مذکورہ کے رد المحتار۔

اور نہ کم کر ہی تلبیہ مذکورہ سے پس کم کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب اٹھنا
کے کہ تلبیہ ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت اور مؤید
سب سے ساتھ ترک زیادت کے اور ساتھ ترک رفع صوت کے ساتھ تلبیہ
کے درمختار اور کم کرنے تلبیہ مذکورہ کو جو مکروہ کہا ہے مانع ہوا ہے
اس میں نہ اتفاق کا برخلاف بحر رائق کے اور نہیں پوشیدہ ہے جو اس
ہے کہ اگر ارادہ کیا ہے شرط سے خصوص صیغہ تلبیہ کا جو گذرا پس اس میں
ہے کہ ظاہر مدت جیسا کہ فتح القدیر میں ہے یہ ہے کہ مؤتا ہے محرم
ہرنا اور تسبیح کے اور تحقیق گزر چکا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اس کے سطلو ذکر
پس مفید مدعا نہیں ہے اور وہ کراست نقصان کی اس صیغہ سے تحریمی ہے
پس حق وہ ہے جو بحر میں ہے کہ خصوص تلبیہ سنت ہے پس جبکہ ترک
کیا ہوا اسکو اصلاح تکبیر کا کراست سنز بھی کا پس جبکہ کم کیا ہے اس کے

پس ایسا ہی بلاوے اور قول کافی نفسی کا کہ نہیں جائز کم کرنا اس میں
 نظر ظاہر ہے اور قول و سکا جسے کہا کہ تلبیہ کیا بشرط ہے مراد اس کی
 تلبیہ سے وہ ذکر ہے کہ قصہ کہ جاتی ہے ساتھ اس کے تعظیم مخصوص
 تلبیہ رد المختار اور ایک بار سے زائد کہنا سنت ہے اسی تکرار اس کی
 جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں ہم باب سے اور اسی زائد کرنا اس
 صیغہ تلبیہ پر جو گذرا پس تحقیق گذرا کہ مندرجہ اور وہ معنی اس کے ہیں
 جو کافی وغیرہ میں ہے کہ زیادت مستحب ہے اور ہوتا ہے کسی ساتھ
 ترک رفع صوت کے ساتھ تلبیہ کے مقتضا اس کا یہ ہے کہ رفع صوت
 ساتھ تلبیہ کے سنت ہے اور ساتھ اس کی تصریح کی ہے نہر الفائق میں فخط
 سے اور وہ خلاف ہے جو پہلے بیان کر چکے ہیں ہم اس کو انصریح
 کی ہے اس کی بحور ایتی اور فتح القدر میں کہ رفع صوت ساتھ تلبیہ کے
 مستحب ہے لیکن ذکر کیا ہے بحور ایتی میں اور جگہ کہ اسات کمتر ہے کرا
 سے پس نہیں لازم آتا ہے قول شاج سے بہ ثبوت محیط کے کہ ہوتا ہے
 اسات کرنوالا ساتھ اس کے ترک کی کہ ہو سنت ہو کہ رد المختار -
 روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ آواز بلند کرتے تھے تبہید کے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت
تیری مین یا الہی حاضر ہوں تیری خدمت مین حاضر ہوں خدمت
تیری مین نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری خدمت مین تحقیق
سب تعریف اور نعمت واسطے تیری اور بادشاہت نہیں شریک
واسطے تیری نہ زیادتی کرتی تھی ان کلمات پر نقل کی یہ بخاری
اور سلم نے ۔

ن

تبہید کی ہوئی تبہید یہ ہے کہ ڈالی محرم مین گوند یا خطمی یا اور
کچھ تاکہ بال مجاویں آپس میں اور نہ بیٹھے اوسہین غبار اور جوان
محکمہ ظہر مین اور لفظ الملک کا عطف ہے الحمد پر اسلئے مستحب ہے
وقف کرنا لفظ الملک پر شیخ عبد الحق
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی بال
سراپنی کے ساتھ ایسی چیزوں کے کہ اونے سر دھو جاتا ہے نقل کی
یہ بودا کو دے وہ جو جو امین ہے کہ اگر تبہید کیا سر کو پس اوپر
اوسکے دم ہے اور تبہید لینا کچھ خطمی اور اس اور گوند کا پھر ڈانا

اوسکا بالونکی جڑ میں تاکہ چپک جائیں اور وہ جو ذکر کیا ہے شیعہ الدین
 بصری نے اپنی مناسک میں اپنا قول کہ حسن ہے تلمیذ
 سر کے احرام سے پہلی بسبب تعظیہ کے مشکل ہے اس لئے کہ نہیں
 جائز ہے باقی رکھنا تعظیہ کا جو احرام سے پہلے ہو بخلاف خوشبو کے فتح التہیر
 اور استحباب ہے بہت تلمیذ نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں کے
 اور نزدیک مالکیوں کے قطع کری تلمیذ قبل قوف عرفات اور بعد زوال
 حبوبت جادے طرف مسجد ابراہیم کے اور استحباب ہے کہ بلند کری آواز کو
 تلمیذ کے ساتھ بلا افراط اور استہانتہ پڑے ماسوا تلمیذ کے اور یہ ہے
 مذہب شافعیوں کا اور سچے دل سے توبہ کری گناہوں سے اور روی اور
 نادم ہوی عقب ہے اور مروی ہے کہ فضل بن عیاض رح نے دیکھا
 عرفات میں رونالو گوں کا کہا اوسنے اگر یہ لوگ روتی اور مانگتی تہی کسی
 شخص سے ایک دانگ ایسا نہیں دیتا تھا کہا لوگوں نے نہیں بلکہ دیتا تھا
 پس کہا فضل نے قسم ہے خدا کی کہ بخشنا ان لوگوں کا عند اللہ زیادہ
 آسان ہے دینی ایک دانگ سے اوس شخص پر اور سزاوار ہے
 اس نہیں جو نہ مشغول ہووے کسی چیز میں سوا ذکر اللہ تعالیٰ کے

مروی ہے کہ سالم بنیاعبداللہ اور عبداللہ بنیاطحاب نے یکجا مل
 کو کہا سالم نے کہ اسی محبوب حرص ایسے نہیں مانگتا ہے غیر اللہ سے اور مروی
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بتبرین عاؤن دعا یجن جن عرفتہ کی ہے
 اور بہتر چیز و نگو جو سمنے اور اور نبیون نے پڑھا ہے یہ ہے کہ کہی نہیں
 کوئی عبود مگر اللہ واحد نہیں ہے شریک و سکا اور ملک و حمد خاص ہے
 اوسکو اور وہ ہر شئی پر قادر ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے
 کہ اکثر دعا میری اور اور انبیاء و انکی عرفات میں یہ تھی لا الہ الا اللہ
 و احد لا شریک لہ لا الملوک و لا الحمد و ہو علی کل شئی قایم اللہم اجعل فی قلبی
 نوراً و فی سمعی نوراً و فی بصری نوراً اللہم اشرح لی صدری و یسر لی امری
 و اعمد ذبک من دسوس اس الصور و دشمنات الامور و فتنو القبر اللہم انی
 اعوذ بک من شر ما یبج فی الدلیل و شر ما یبج فی النہار و شر ما یبج
 بہ الریاح و من شر بوائق الہر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد اور
 نہیں ہے مثل اور شریک اوسکی کوئی ملک اور تعریف خاص اوسکی
 واسطے ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے اسی بار خدا یا گردان فل اور
 سمع اور بصر میری میں نور اسی بار خدا یا کہول سینہ میرا اور آسان کر

اور میرا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے دوستوں کی بیعتوں اور
 پرانہ ہونا کھیتوں اور ختمہ قبر کے اسی بار خدایا پناہ مانگتا ہوں
 تیرے ساتھ اوس چیزوں سے جو رات اور دن میں بوقوع آتے ہیں
 اور شراوس چیزوں سے جو بوقوع آتے ہیں ہوا و آتش و زلزلہ
 سے اور بعضے علماء و ان کے مختار کیا یہ دعا اللہم ربنا انکافی الایام
 حسنتہ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار اللہم ظلمت نفسی ظلمۃ کثیرا
 و لا یغفر الذنوب الا انت فاعف عني مغفرة من عندک و ارحم عني انک
 انت الغفور الرحیم اللہم اغفر لی مغفرة تصح بإشانی فی الدارين یعنی
 رحمتہ سے بعد میں فی الدارين و تب علی توبتہ بوضوح لا انک بعد ما ابدت التوبۃ
 سبیل الاستقامۃ لا اذ یح عنها ابد اللہم ایقینی من فی المعصیۃ الی
 غیر الطاعة و غنی عنی سجا رک عن حرامک و ابطاعک عن معصیتک بفضلک
 عن من سواک و نور قلبی قبری و اعذ لی من شر کلہ اجمع لی بخیر کلمہ اللہم
 انی استلک الہدی و التقاد العفاف و انتی اللہم بسر لی بسر و غنی عنی
 و ازرقتی طاعتک بالیقینی اللہم متعنی بسعی بصری ابد اما البیستی و جعل ذلک لوارث
 منی و جعل ثامی علی من ظلمنی و انصرنی علی من دانی و جعل الدنیا کبرھی لا یسلط علی

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا رحمہ اللہ اسی بارخدا یا دے سکے دنیا و آخرت میں
 نعمت و رجا ہو سکے و دوزخ کی آگ سے اسی بارخدا یا عظم کیا میں نفس پر ظلم کرنے اور نہیں بخشے
 والا گناہوں کا گناہ تو اور بخشے مجھ کو اور رحمت کر مجھ پر خاص قلع غفور الرحیم ہے اسی بارخدا یا
 بخش تو مجھ کو تاکہ بہتر ہو جاؤ کیفیت میری دنیا و آخرت میں اور بخش دے مجھ کو تاکہ
 نیک ہو دے بسبب بخشش کے کیفیت میری دارین میں بارخدا یا مجھ کو گناہ
 سے اور چھپاؤ مجھ کو یہ کہ اس سے تاکہ نہ لوٹوں اسی ہمیشہ اسی بارخدا یا لوٹاؤ
 مجھ کو ذلت مصیبت کا اور پہنچاؤ مجھ کو عزت طاعت تک و ربے پرواہ کر مجھ کو بسبب
 حلال ہنی کے حرام سے اور بسبب بندگی تیری کے نافرمانی سے اور بسبب مہربانی
 اپنی کے ماسوا میں تیری سے اور روشن کردل میرا اور قبر میری اور بچاؤ
 مجھ کو کل برائیوں سے اور مہیا کر میرے واسطے کل سامان خیر کے اسی بارخدا یا
 مانگتا ہوں تجھے ہدایت اور تقویٰ اور پاکیزگی اور بی پرواہی اسے بارخدا یا
 دور کر سختی میری اور دور کر مجھ کو سختی سے اور نصیب کر مجھ کو طاعت اپنی کو
 جب تک مجھ کو زندہ رکھے اسی بارخدا یا فائدہ دی مجھ کو سمع اور بصر سے جب تک
 مجھ کو باقی رکھے اور مدد دی مجھ کو میرے دشمنوں پر و مرست گردان دیا مل
 مقصود میرا اور نہ غم نہ علم میری کا اور مرست مسلط کر مجھ پر بسبب گناہ

میری کے وہ شخص جو مجھ پر حرم نکرے یا ارحم الراحمین از مناسک
صغیر ابن جامعہ

دخول مکہ

امام ابو حنیفہ جب داخل ہو کہ مکہ میں بعد بے خوف ہو سکے اسباب سے
پہلے مسجد میں جاے باب السلام سے در مختار -

مستحب ہے داخل ہونا مکہ کا دن میں ایسا ہی ہے خالیہ میں باب معلی سے
تاکہ ہو مستقبل باب خانہ کعبہ کا اسی دخول میں تعظیماً اور جب نکلے پس نکلے
باب صفی سے بحر رد المحتار

مذکورہ داخل ہونا مکہ میں معلی سے اور نکلنا صفی سے نہر الفائق
نہیں ضرر کرتا ہے محرم کو رات میں داخل ہونا یا دن میں ہا یہ
رات اور دن برابر میں حق دخول میں فتح القابیر

کہا کہ باب میں اور یہ محرم اپنی داخل ہونے میں بیچ مکہ کے لیک کہنے والا
دعا مانگنے والا یہاں تک کہ پہونچے باب اسلام تک رد المحتار

مستحب ہے داخل ہونا مسجد میں باب نبی شیبہ سے کہ اوسی سے داخل
ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح القدر اور باب نبی شیبہ ہی

مسمی ہے ساتھ باب السلام کے نہر اتفاق اور سنون ہے غسل واسطے
 دخول مکہ کے اور یہ غسل واسطے نظافت کی ہے پس مستحب ہے غسل
 واسطے عورت حیض والی اور نفاس والی کے

امام شافعی نہیں مکرور ہے داخل نہ مکہ میں بلکہ المعانی البدیعیہ
 دیگر علماء۔ نزدیک نخی واسحاق کے اولی یہ ہے کہ دخل مکہ
 میں نہ کنوز دیک عطا کے نہیں جائز ہے داخل ہونا مکہ میں نہ کنوز المعانی
 اور مستحب ہے غسل اس شخص کو جو داخل ہووے مکہ میں اگرچہ عایضہ
 اور نفاس ہووے دران حالیکہ محرم ہووے اور یہ نہ سب حنفیوں
 اور شافعیوں کا ہے اور کہا مالکیوں نے کہ سو اسی عایض کے
 اور وہ پہلے لئے یہ غسل سنون ہے اور جائز ہے داخل ہونا مکہ میں
 رات اور دن میں مگر داخل ہونا دن کا افضل ہے رات سے بالاتفاق
 اور جائز ہے داخل ہونا مکہ میں پیادہ اور سوار اور ثابت کیا
 شیخ محی الدین شافعی نے کہ پیادہ داخل ہونا مکہ میں افضل ہے
 اور مستحب ہے دخول مکہ میں ثنیہ اعلیٰ مکہ سے بالاتفاق جابرون
 اما مومنکے مگر مالکی یہ کہتے ہیں کہ یہ اس شخص کے لئے مستحب ہے

جو مدینہ کے راستہ سے آتے ہیں اور مروی ہے جعفر بنی محمد صاوق
 سے کہ ادھون نے روایت کیا باپ اپنی سے اور ادھون نے
 جداروکی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نزدیک دخول
 مکہ کے اللہم ابدا بلدک والبتیت بیتک جئت اطلب رحمتک
 والزم طاعتک متبعاً لامرک راضیاً بقدرک سلماً لامرک اسماک
 مسئلہ المفطر ایک المشفق من عذابک ان تستقلبنی بعفوک
 و ان تتجاوز عنی برحمتک و ان تدخلنی جنتک اسی بار خدا یا شہید
 شہد تیرا ہی اور یہ گہر گہر تیرا ہے آیا ہوں میں واسطے طلب
 کرنے رحمت تیری کے اور لازم پکڑی مینی طاعت تیری در انجلیک
 تابع را ہوں امر تیری کو اور راضی ہوں تقدیر تیری پر اور کہ تم تیرا ہوں
 حکم تیری کو اور سوال کرتا ہوں تجھے مثل سوال مقرر کی تیری طرف
 اور ڈرتا ہوں تیری عذاب سے اور متوجہ ہو میری طرف ساتھ شش
 اپنی کے اور رحمت کر مجھ پر تاکہ داخل ہوں جنت تیری میں انساک
 صدیق ابن جماعہ

دعا و وقت دیکھنے مکہ کے

اور جب مشاہدہ کری غانہ کعبہ کا تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے۔ پھر
 عبارت فتح القدر میں ہے تکبیر اور تہلیل کہے تین بار اور عبارت ابن
 میں ہے کہ تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے تین بار۔ رد المحتار
 کہا بحرائق میں اور نہیں ذکر کئے گئے متون میں، عازر ویک مشاہدہ غانہ کعبہ
 اور غفلت ہے اس کے جسے غفلت لائق نہیں اس لئے کہ دعا نزدیک
 مشاہدہ غانہ کعبہ کے مستجاب ہے اور محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے نہیں معین
 کیا ہے اصل میں اسے مشاہدہ حج کے کچھ دعاؤں میں سے اسلی کہ توقیت
 کہ جاتی ہے وقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھ دعائی منقول کے دعاؤں میں
 پس حسن ایسا ہی ہے ہدایہ میں اور فتح القدر میں ہے اور اہم دعاؤں
 میں طلب جنت ہے بدون حساب اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سجدہ
 اہم اذکار میں سے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حلبی نے متنبہ اور
 کہا لباب میں اور نہ اوٹھائے جائیں و نوما تہ نزدیک دیکھنے غانہ
 کعبہ کے اور کہا گیا ہے کہ اوٹھائے جائیں کہا ملا علی قاری نے
 شرح لباب میں اسی نہ اوٹھائے جائیں ہائے اگر وقت دعا کے ہو

اڑھانا اسلئے کہ اڑھانا ہاتھوں کا نہیں کر کیا گیا ہے ہمارے اصحاب
یعنی حنفیہ کے مشاہیر کتب میں بلکہ کہا ہے سرجی نے کہ نہ سب ک
اڑسکا ہے اور تصریح کی ہے طحاوی نے اڑھانا ہاتھوں کا وقت مشاہد
خانہ کعبہ کے مکروہ ہے نزد ہماری ائمہ ثلاثہ یعنی ابوحنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کے رد المختار

محرم وقت داخل ہونے تک کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا
عَبْدُكَ جِئْتُ لَا اُوَدِيْ فِرْضَكَ وَ اَعْلَبُ رَحْمَتَكَ وَ اَتَمَسُّ خَاكَ
مُسْتَعِلاً لِمَرْكَ رَحْمَتِكَ بِعِصْمَةِ الْمَفْطَرِ بْنِ تَشْفِيقِ
مِنْ عَذَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلِيْ اَيُّوْمَ بَعْثِكَ وَ تَحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَ تَجَاوِزَ
عَنْتِيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ لِيَعْنِيْ عَلٰى اَدَاةِ فِرْعَانَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَ اَعِزَّنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ - اور ایسا ہی ہے
پڑھے یہ دعا داخل ہونے مسجد کے فتح القدير -

اور مروی ہے عطا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتے جب
ملاقات کرتے خانہ کعبہ کی آغوشِ برکت البیت من الکفر و النقص و من
شیق القدر و عذاب القبر اور روزِ نماز ہاتھ اڑھاتے فتح القدير

بیہقی نے روایت کیا ہے سعید بن المسیب سے کہا سعید
 بن المسیب نے سائینی عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کلمہ کہ نہیں
 باقی رہا کوئی سننے والا اور سکا سوا میرے کہتے عمر جب کہتے
 خانہ کعبہ کو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَبِکَ السَّلَامُ فینا ربنا
 بالسلام اور شافعی نے ابن جریر سے روایت کیا ہے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اوٹھاتے
 دو نو ہاتھ اور کہتے اَللّٰهُمَّ رِزْزْ ہَا الْبَیْتَ تَعْظِیْمًا وَتُکْرِیْمًا وَہاتھ
 وزر و من شہ فہ وکر مہ مہمن حجۃ اور اعتمرہ شہ یفا تعظیما
 و تکریمًا تو برا اور ذکر کیا ہے واقعہ ہی نے نمازی میں
 اسکو موصولا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں
 ذکر کیا ہے اور سین ہاتھ اوٹھانے کو فتح اللہ یہ
 امام شافعی مستحب ہے ہاتھ اوٹھانا دعا میں وقت دیکھنے
 خانہ کعبہ کے المعانی البدیہ -

امام مالک نہیں اچھا جانتے اسکو اور کہا جا برنے کہ نہیں
 کرتے ہیں اسکو مگر یہود المعانی البدیہ -

اور مستحب ہے نزدیک شافعیوں کے کہ حیثیت دیکھتے ہیں
 کوادشا دے ہاتھ اپنی کو جس طرح دعا کے واسطے اوتھاتے
 ہیں اور نہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھوں اپنی کے اور
 نہ ساتھ سبابہ کے طرف بیت اللہ کے جیسا کرتے
 ہیں بعض عوام اور یہ بدعت ہے اور کہی یہ دعا اللہم
 ۱۰ ذالبت شریفاً و تعظیماً و تکریماً و مہابتاً و اماناً و زو من شرفہ
 و عظمہ و کرمہ من حجبہ او اعظمہ شریفاً و تکریماً و تعظیماً و برا اللہم
 انت اسلام و منک السلام فحننا ربنا بالسلام ای بار خدا یا
 زیادہ کر اس گہر کے لئے شرافت اور بزرگی اور بزرگی اور
 امن اور زیادہ کر اس شخص کو جو تکریم اور تعظیم کرے
 اور حج اور عمرہ اس گہر کا ای بار خدا یا تو سلامتی دین والا ہے
 اور تحسے سلامتی ہے اور زندہ رکھے ہر کو سا نہ سلامتی
 کے اور ایسا ہی ہے مذہب حبشیوں کا مگر انہوں نے زیادہ
 کیا تکبیر کو پہلے دعا سے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
 ہوتی ہے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اور کہا خفیون نے

بہارِ طہارۃ
 و تہذیب
 و تہذیب

جسوقت دیکھئے بیت اللہ کو بکیر کرے اور تھیل کرے تین دفعہ
 اور نہ اوٹھاوے ہاتھوں کو وقت دیکھئے بیت اللہ کے امناسک
 صغیر ابن جماعہ

طواف قدوم

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>طواف قدوم سنت ہے جب احرام باندھے حج کا مکہ سے طواف کرے قدوم کا وقت احرام کے المعانی البدیعیہ</p>	<p>پہرہ بیدار خانہ کعبہ کے اندر آ کر بیٹھتا ہے طواف کے پہلے اگر ہو حلال پس یہ طواف تحیۃ ہوگا اور اگر مہرعم بائچ پس طواف قدوم ہے یہ جبکہ داخل ہو پہلے یوم غر سے پس اگر داخل ہو بیچ دن غر کے بی ہوا اگر کیا طواف فرض کو طواف تحیۃ سے اور اگر مہرعم ہوگا ساتھ عمرہ کے پس یہ طواف طواف عمرہ کا ہوگا اور نہین طواف قدوم کا ہے واسطے عمرہ کے ایسا ہی ہے فتح القدیر میں نہ الفایق اطلاق مفید اسکا ہے کہ نہین مکروہ ہے طواف اون اوقات میں کہ مکروہ ہے اونہین نماز جیسا کہ تصبیح کی ہے اسکی فتح القدیر میں</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>ایک روایت میں نہ طواف کری جب تک نہ لوٹ اسی عرفات اور منی سے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>اگر ترک کیا طواف قدم کو بسبب تعجیل کے تو کچھ نہیں اور اگر ترک کیا اسکو بوجہ وقت کے تو لازم آئیگا اوپر دم بعضی اصحاب مالک اسکو تعبیر کرتے ہیں ساتھ وجوب کے یعنی طواف قدم کو جب کہتے ہیں نہ طواف کری جب تک لوٹ نہ اسی عرفات اور منی سے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>طواف قدم نزدیک بی ثور کے شک ہے یعنی افعال حج میں سے ہے واجب ہو جائے</p> <p>او کے ترک سے دم المعانی البدیہ</p>

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
		<p>اور ختم کری طواف کو ساتھ سلام حج کے اور یہ سنت ہے پہرہ ناز پڑھے دو رکعت و قیام میں پڑھے اُن کعتوں میں کافرانہ رخصت و رخصت اقتدا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہر اور مستحب ہے یہ کہ دعا کری بعد اُن رکعت کے ساتھ عا آدم علیہ السلام کے اور اگر پڑھے زاید دو رکعت جائز ہے اور نہ کافی ہوگی نماز فرض اور نہ نماز نذران دو رکعتوں سے اور نہ عجز ہوگی پہرہ نبوی اے اُن کعت کو اقتدا ساتھ شکل اپنی کے اس لئے کہ طواف اسکا غیر ہے</p> <p>طواف دوسری کا اور اگر طواف کرنا ساتھ ہی کرنا جائز نہیں ہے</p> <p>طواف کا فرض صبی لائیں کے المصافی البدیعیہ</p> <p>پڑھے اس کی طرف سے باب</p>

پڑھے رکعت پہلی میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں
 قل ہو اللہ احد شہر کا ساتھ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور اگر پڑھے غیر ان دو سورتوں کی تو جائز ہے پہرہ عاکرے واسطے
 مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے اور اگر ملاوے طواف
 کو ساتھ طواف دوسرے کے پہلے ناز سے مکروہ ہوگا مگر یا
 بسبب کراہت وصل اسامیع کے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
 برخلاف ابی یوسف کے اس صورت میں کہ فارغ ہو وتر
 سے اور خلاف مفید ہے بغیر وقت کراہت کے پس اگر ہو نہ مکروہ
 ہوگا اجماعاً نہ اور مکروہ رکھا ہے بعض اصحاب ہماری لئے طواف
 کو بعد نماز صبح اور عصر کے اس واسطے کہ نہیں جائز ہے نماز بعد
 ان دونوں کے اور مشہور عدم کراہت ہے اور تاخیر کرے
 نماز کے مابعد طلوع اور غروب تک بر حبی طحاوی وقت
 مباح میں قید ہے واسطے نماز کے فقط پس مکروہ ہے وقت
 کراہت میں بخلاف طواف کے اور سنت موالاة ہے
 درمیان اسکے اور درمیان طواف کے پس مکروہ ہے

تاخیر اور سکی طواف سے مکروہ میں اور اگر طواف کیا بعد
 عصر کے نماز پڑھے مغرب کی پہرہ و رکعت طواف کی پہرہ سنت
 مغرب کی اور اگر پڑھا ہے نماز کو وقت مکروہ میں کہا گیا ہے کہ
 صحیح ہوگی نماز ساتھ کراہت کے اور واجب ہوگا قطع اور سبکا
 پس اگر گزر جاتا ہے او سین پس واجب اعادہ اور سکا ہے
 لباب اور اس کے اطلاق میں نظیر ہے بسبب اس کے کہ گزرا
 اوقات صلوٰۃ میں کہ واجب اگرچہ واسطے غیر کے ہو مانند دو رکعت
 طواف اور نذر کے نہ منعقد ہوگا تین وقتوں میں اوقات معینہ
 میں سے اعنی وقت طلوع اور استوائی شمس اور غروب میں
 بخلاف مابعد فجر اور مابعد نماز عصر پس تحقیق وہ منعقد ہو جاتا ہے
 ان وقتوں میں رد المختار

اور یہ دو رکعت بعد طواف کے واجب ہیں علی الصبح بعد ہر سات
 پہریوں کے نزدیک مقام کے کہ وہ پہرہ میں ظاہری او سین
 نشان دو قدموں براہیم خلیل اللہ کا یا غیر مقام میں سجد سے
 اور ایسا متعین ہے مسجد امین دو قول ہیں در مختار

اور کہا گیا ہے کہ یہ دو رکعت سنت ہیں قسطنطینی زوال مختار
 بعد ہر سات پہیر و سیکے یعنی اوپر تراخی کے جب تک کہ نہ ارادہ
 کیا ہو کہ طواف کرے سات پہیر و ن اور کا پس علی الفور ہے بحر۔
 اور سراج و ماج میں ہے کہ مکروہ ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
 جمع درمیان دو اسبوعون یا اکثر کے بدون نماز کے درمیان دو اسبوعون
 اگرچہ فارغ ہو چکا ہو و ترے اور کہا ابو یوسف نے نہیں مکروہ
 ہے جبکہ فارغ ہو چکا ہو و ترے مانند تین اسبوعون یا پانچ
 یا سات کے اور خلاف غیر وقت کراہت میں ہے اور وقت کراہت
 میں پس نہیں مکروہ ہے اجماعاً اور تاخیر کر ہی نماز کی وقت مباح
 تک انتہی اور جب زایل ہو جائی وقت کراہت کا یا مکروہ ہے
 طواف اولی دو رکعت سے نماز سے واسطے ہر اسبوع کے کہا
 بحر میں نہیں دیکھا ہے میں نے اسکو اور سزاوار ہے مکروہ ہونا
 اسے کہ سب سے سو وقت تک ہو جائینگے مانند اسبوع واحد کی
 انتہی اور اگر یاد کیا دو رکعت طواف کے بعد شروع کے دوسرے
 طواف میں پس اگر ہو یاد کرنا پہلے تمام کرے ایک پہیری کے

ترک کرے او کو اور جنہیں تمام کرے طواف کو اور لازم ہو گئی
 اوسپر واسطے ہر اسبوع کے دو رکعت لباب اور اطلاق کیا اسبوع
 پس شامل ہے طواف فرض اور واجب اور سنت اور نفل کو ہر خلاف
 اور کے جنے مقید کیا ہے وجوب نماز کو ساتھ طواف واجب کے
 کہا فتح القدر میں یہ مقید کچھ نہیں ہے بسبب اطلاق ارادہ کے
 انتہی اور ظاہر مراد ساتھ اسبوع کے طواف ہے نہ عدد و نہ
 تک کہ اگر ترک کیا ہو اقل اشواط کو بسبب کسی عذر کے مگر اگر
 ہو گئے دو رکعت اوسپر اور لازم آئیگا اوسپر وجوب ترک اقل اشواط
 کا اور قول اوسکا شرح لباب میں واجب ہے بعد ہر طواف کے
 اگرچہ ادا کیا ہو اور نگو ناقص پس محتمل ہے نقصان عذر کا اور
 نقصان وصفت کا مانند طواف کے ساتھ حدث کے اور جنابت
 کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اوسکی ثانی ہے رد المحتار
 نزدیک مقام کے عبارت لباب کے ہے کہ پیچھے مقام کے کہا
 اور مراد ساتھ اسکے وہ ہے جو صادق آتا ہے اوسپر یہ عادت
 اور عرفاً ساتھ قرب کے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جب ارادہ

کری رکوع کرنے کا پیچھے مقام کے گرد آنے درمیان اپنے اور درمیان
مقام کے ایک صف یا دو صف یا ایک مرد یا دو مرد روایت کیا ہے
اسکو عبدالزراق نے انتہی رد و المختار

تھے ابراہیم کھڑے ہوتے اون پتھروں پر وقت اترنے اور سوار
ہونیکے جب وقت کہ آتے طرف زیارت اسمعیل اور ماجرہ کے اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ ہے کہ تھا اوسین پتھر جب کہ رکھا تھا اوسے
دونوں قدموں کو اور بلایا تھا لوگوں کو طرف حج کی اور کہا گیا ہے کہ وہ وہ ہے
کہ جس پر کھڑے ہوتے تھے واسطے رفع بنامی خانہ کعبہ کے اور شرح
ملتقی میں ہے کہ طول اوسکا دشل بالشت کا اور عرض اوسکا سات
بالشت کا تھا اور وہ جگہ اوس کے اب ہے بحر نہر مضاوی سے اور
کہا گیا ہے کہ وہ سارا حرم ہے طحطاوی -

پتھر میں ذکر کیا ہے اسکو بحر میں تفسیر قاضی سے لیکن تعبیر کیا ہے
ساتھ حجر مفرد کے وہ وہ موضع ہے کہ تہی اوسین جبکہ قیام کیا
ابراہیم علیہ السلام نے اوس پر اور بلایا لوگوں کو طرف حج کی اور
تحریر کیا ہے بعض علمایا علام نے کہ وہ حجر کہ مقام میں ہے بلندی

اوسکی زمین سے بقدر نصف ذراع اور چوتھائی اور آٹھویں حصہ کے
 ہے اور اوپر کی جانب اوسکی مربع ہے ہر طرف نصف ذراع ہے
 اور ربع ہے اور گہرائی غوص یعنی دہسنی قد میں کے ساتھ قیراط
 اور نصف کے ہے رد المحتار مستند یہ ہے کہ تعین مسجد کا بطریق فضائیت
 ہے پس اگر پڑھاؤں دو رکعت کو بعد لوٹنے کے طرف اپنی اہل کے کافی
 ہوگا اوسکو اسلئے کہ وہ دو رکعت تراویح میں اور یہ قول امام اور
 اصحاب امام کا ہے اور کہا ابو طاہر نے اگر چھوڑا پڑھے ان
 دو رکعت کو مسجد میں واجب ہوگا اوسپر دم اور تقویت کی ہے
 اوسکی صاحب نہر الفایق نے اور نہیں وجہ ہے عدول کی
 مذہب امام اور اصحاب امام سے ملحوظی - اور متعین ہیں
 مسجد میں جو لکھا کہ دو قول ہیں نہیں دیکھا میں نے اوسکو کہ جسے
 حکایت کیا ہو دو قولوں کو سوائے اسکے کہ جبکا وہم دلایا ہے
 عبارت نہر نے اور عبارت نہر میں نظر ہے اور شہور عامہ کتب
 میں ہے کہ نماز اوسکی مسجد میں افضل ہے غیر مسجد سے اور باب
 میں ہے کہ نہیں خاص ہے یہ نماز ساتھ زمان اور نہ ساتھ مکان کے

اور نہین فوت ہوتی ہے یہ نماز پس اگر ترک کیا ہوا و سکونہ جبر
کی جائیگی ساتھ دم کے اور اگر پڑھا ہوا و نکو خارج حرم کے اگرچہ
بعد رجوع کے ہو طرف وطن کی جائز ہے اور مکروہ ہوگا اور
مستحب ہے تاکید کے ساتھ ادا و سکا بیچھے مقام کے پہر
کعبہ میں پہر حجرین نیچے میزاب کے پہر ہر دو سجگہ کہ قریب ہو
حجر سے پہر باقی حجرین پہر او سپہین کہ قریب ہو خانہ کعبہ کے پہر سجد
میں پہر حرم میں پہر نہین فضیلت ہے بعد حرم کے بلکہ اسارت
ہے انتہی ردالمحتار۔

نہ خوف ہو فوت وقت مکتوبہ کا سزاوار یہ ہے کہ ہو مراد فوت
وقت مستحب مکتوبہ کا اس لئے کہ ساقط ہوتی ہے ساتھ اس کے ترتیب
اور پر ایک دو قولوں مصححین کی پس بالاولیٰ ہے جو بیان ہے
اور زیادہ کیا ہے شرح لباب میں فوت نماز بخارہ کو اور زیادہ کیا ہے
سجرا و نہر میں اس کو جبکہ داخل ہوا و سوقت میں کہ منع کئے جاتے
ہوں لوگ طواف سے یا ہوا و سپرفانیہ مکتوبہ انتہی اور ذکر کیا ہے غیر کو
لباب میں و قصد کیا ہے اس کو شاح لباب نے ساتھ صاحب ترتیب کے

کہتا ہوں میں اور ظاہر ادا فائیدہ کے وہ غایت بہت کہ فوت کیا ہے اسکو
 عہد اور واجب ہے قضا اسکی فوراً اور جو نہیں پس تقدیم طواف
 کی اس پر نہیں مضر ہے مگر جبکہ خوف ہو فوت مکتوبہ وقتیہ کا جبکہ
 مقدم کرے اس پر طواف کو اور قضا فائیدہ کو اور اسوقت میں پس ذکر
 مکتوبہ وقتیہ کا اپنی پروا کر بکا ذکر فائیدہ سے رد المختار

اور طواف کری خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے طواف
 قدوم واسطے اتفاقی کے اسلئے کہ وہی اتفاقی قدوم ہے درمختار
 طواف قدوم کو طواف تہنیت اور طواف نثار اور طواف اول عہد بخانہ کعبہ
 طواف احداث عہد بخانہ کعبہ اور طواف الوارد الورد وہی کہتے ہیں شرح
 میں ہے کہ واقع ہو جاتا ہے یہ طواف واسطے قدوم کے مفرد با کجست
 اگرچہ نہ نیت کی ہو اسنے قدوم کے لئے ہونی کی یا نیت کی ہو غیر قدوم
 کے لئے اسلئے کہ واقع ہوا ہے محل قدوم میں کہا لباب میں پہرا اگر
 ہو محرم مفرد ساتھ حج کے واقع ہو گا یہ طواف اسکا واسطے قدوم
 کے اور اگر ہو گا مفرد ساتھ عمرہ کے یا متمتع یا قارن واقع ہو گا طواف
 عمرہ سے نیت کی ہو اس کے لئے یا واسطے اس کے غیر کے اور قارن یا

یہ کہ طواف کری اور طواف واسطے قدم کے انتہی یعنی استحباً
 بعد فراغ اپنی کے سعی عمرہ سے قاری اور لباب میں ہے کہ اول
 وقت طواف قدم کا وقت دخول مکہ کے ہے اور آخر اس کا وقوف
 عرفہ سے ہے پس جب وقوف عرفہ کیا پس تحقیق فوت ہو گیا وقت ابھکا
 اور اگر نہ وقوف کیا پس طلوع فجر سورتک ردالمحتار

اور سنون ہے طواف قدم واسطے آفاقی کے نہ واسطے غیر آفاقی
 کے ایسا ہی ہے فتح القدیر میں پس سنون نہیں ہے واسطے مکی
 کے اور نہ واسطے اہل مواقیت کے اور جو داخل مواقیت میں مکہ
 تک سراج مشح لباب -

مگر تحقیق مکی جب نکلے واسطے آفاقی کے پہر لوٹے حالت احرام
 میں ساتھ حج کے پس لازم ہے اوپر طواف قدم لباب
 پس یہ خلاف اس کے ہے جو تہستانی میں ہے کہ سنون ہے واسطے
 اہل میقات اور داخل میقات کے ردالمحتار

اور شروع کرے طواف کرنی والا اپنی داہنی طرف سے اور سبگمہ سے کہ
 متصل دروازہ کعبہ کے ہے ورنہ مختار -

اور یہ واجب ہے صبح میں جیسا کہ گذرا رد المحتار
 پس ہو جائیگا کعبہ بائیں طرف اس لئے کہ طواف کرنیوالا مانہ مقتدی
 کی ہے خانہ کعبہ کا اور ایک مقتدی کہڑا ہوتا ہے داہنی طرف
 امام کی اور عکس او سکا کرے اس طرح کہ شروع کرے طواف کو
 بائیں طرف سے اور گرد اسے خانہ کعبہ کو داہنی طرف سے اعادہ
 کرے جب تک مکہ میں ہے اور ایسا ہی اعادہ کرے طواف کا
 جب تک کہ مکہ میں ہے اگر طواف میں استقبال کرے خانہ کعبہ کا
 ساتھ اپنی چہرہ کے بائیں رخ کرے خانہ کعبہ کا اور طواف کرے
 درعائیکہ عرض میں جانیوالا ہو جیسا کہ شرح لباب وغیرہ میں ہے پس
 اگر لوٹ جائے طرف اپنی شہر کی پہلے اعادہ کرنے سے درمختار رد المحتار
 اور ایسا ہی ہے اگر شروع کیا طواف کو غیر حجر سے جیسا کہ گذرا اپنی
 اعادہ کرے او سکا اور جو نہیں پس اوپر او سکے دم ہے اور یہ
 او پر قول کے ہے ساتھ وجوب او سکے کے جیسا کہ اشارہ کیا ہے
 طرف او کی ساتھ قول او سکے کے جیسا کہ گذرا یعنی واجبات میں
 درمختار رد المحتار

کہا ہے علماء نے اور مرد کرے ساتھ ساری اپنی بدن کے اوپر
ساری حجر کے درمختار

کہا بحر الرقی میں ہے اور ہر گاہیکہ ہے ابتدا حجر سے واجب ہوگی
ابتدا طواف میں اوس جہت سے کہ اوسہین رکن یا مانی ہے تو یہ
حجر اسود سے متعین اور ساتھ اسکی تصریح کی ہے فتح القابیر میں
اوس حال میں کہ کہنے والا ہے اپنی تعلیل میں اور تابعاری کی ہے
اوسکی ملا علی قاری نے شرح لباب میں واسطے خروج کے اوس
شخص کے خلاف سے جو شرط کرتا ہے مرد کو حجر پر ساتھ ساری
بنکے اور کرمانی میں ہے کہ یہ اہل اور افضل ہے پہر کہا قاری
نے اور جو نہیں پس اگر استقبال کرے حجر کا اور نیت کرے
طواف کی کافی ہوگا نزدیک ہمارے اصل مقصود میں کہ وہ
ابتدا ہے حجر سے برابر ہے کہ کہیں ہم کہ وہ سنت ہے یا واجب یا فرض
یا شرط انتہی - اور شہ نبلا یہ میں ہے بعد اوسکے کہ گزرا
بحر الرقی سے اور یہ حیثیت کہ نہواپنی قیام میں سمت پر حجر کے
سطح کہ کہڑا ہوجانب لتنرم کے اور مایل ہو ساتھ اپنی بعض

جسد کے تاکہ بوسہ دے حجر کو اسی پر جو کہڑا ہو مقابل ساتھ اپنے جس کے
 حجر کا پس داخل ہوگا اوسین کچھ رکن بیانی سے اسلئے کہ حجر اور رکن
 اوسکا نہیں پہونچتا ہے عرض جسد سائت حجر کو اور ساتھ اس کے
 حاصل ہوگی ابتدا حجر سے انتہی کہتا ہو نین نہ حاصل ہوگا ساتھ اس کے
 مرو ساتھ سارے بدن کے اوپر ساری حجر کے
 لیکن جانا ہے تو نے کہ نہ غیر لازم ہے نزدیک ہمارے اور
 شاید کہ شارح نے اشارہ کیا ہے اس کے صنف کی طرف ساتھ لفظ
 قابو کے بسبب اسکے کہ جانا تو فی اس کو رد المحتار -

اور طواف کری عظیم کے پیچھے سے وجوہ اسلئے کہ عظیم میں سے چہ گز
 خانہ کعبہ میں سے ہے پس اگر طواف کر لیا فرج سے نہ جائز ہوگا مانند
 استقبال اسی عظیم کی احتیاطاً اور اسی عظیم میں قبر اسمعیل اور ہاجرہ
 کی ہے در مختار -

اور نام رکھا جاتا ہے عظیم خطیرہ اسمعیل اور وہ ایک جگہ ہے نیچے
 میزاب یعنی بر نالی کے اوپر اسکے باختر ہے یعنی حایل ہے مانند نصف
 دائرہ کے درمیان اسکے اور درمیان خانہ کعبہ کے ایک فرج ہے نام

رکھا گیا حطیم اس لئے کہ توڑا گیا ہے خانہ کعبہ سے اور نام رکھا گیا ہے
 حجر اسئے کہ پہلے کیا گیا ہے یعنی ایک کیا گیا ہے خانہ کعبہ سی رد المحتار
 کما فتح القدر میں اور نہیں ہے حجر یعنی حطیم سارا خانہ کعبہ میں سے
 بلکہ جہہ کز حطیم میں سے فقط خانہ کعبہ میں سے ہے بسبب حدیث
 عائشہ کے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جہہ
 کز یعنی حطیم سے خانہ کعبہ میں سے ہے اور جو زاید ہے جہہ کز سے
 وہ نہیں ہے خانہ کعبہ میں سے روایت کیا ہے حدیث کو سلم رد المحتار
 اور مراد عدم جواز سے عدم حل ہے نہ عدم محنت ایسا ہی
 ظاہر ہے رد المحتار سے کہا قاری نے شرح نقایہ میں اور
 اگر طواف کیا فرجہ سے نہ کافی ہوگا اسکو تحقیق کمال میں اور
 لابد ہوگا اعادہ سب طواف کا اور اگر اعادہ کر لگا تنہا حطیم سے
 اسطرح کہ شروع کرے اپنی داہنی طرف سے خارج حجر یعنی حطیم کی
 بیان تک کہ منہشی ہو آخر حطیم تک پہر داخل ہو حطیم میں فرجہ سے
 اور کھلی دوسری جانب حطیم سے یا نہ داخل ہو حجر یعنی حطیم میں اور
 یہ افضل ہے اسطرح کہ بولے اور اجتہاد کری اول حجر سے اسطرح

کری سائے بار اور پورا کری صفت طواف کی رمل وغیرہ سے
اور اگر نہ اعادہ کر یکا طواف کو صحیح ہو گا لہذا ان اوسکا اور واجب ہو گا
اوسپر دم روا مختار

مانند استقبال کیا ہو گا حطیم کا مصلیٰ نے نہ صحیح ہو گی نماز اوسکی
اسلئے کہ فرضیت استقبال کعبہ کی ثابت ہے ساتھ فرض قطعی کے اور
ہونا حطیم کا کعبہ میں سے ثابت ہوا ہے ساتھ عادی کے پس ہو گیا ہو گیا
حطیم کعبہ میں سے منہ جبہ دون وجہ ہے پس ہو گی احتیاطاً وجوہ طواف
میں روا حطیم سے اور عدم صحت استقبال حطیم میں ہے روا مختار
اور حطیم میں قبر اسمعیل اور ہاجرہ کے ہے نسبت کیا ہے اسکو ہجرین
غایتہ البیان کے اور ذکر کیا ہے بعض نے کہ ابن جوزی لایا ہے کہ
قبر اسمعیل زیچ ماہین یزید باب ہجر غریب تک ہے تنبیہ۔

نہین کر کیا در مختار میں۔ شاذروان کو اور وہافرین مستم ہے یعنی
گول خارج چڑھائی دیوار خانہ کعبہ سے قدر دو عمت گرا کے کہا گیا ہے
کہ شاذروان خانہ کعبہ میں سے ہے باقی رہ گیا ہے اسی جگہ تعمیر کیا
اوسکو قریش نے مانند حطیم کی اور شاذروان نہیں ہے خانہ کعبہ میں

نزدیک ہمار یعنی خفیہ کے لیکن سزاوار یہ ہے طواف خانہ کعبہ کا اور
شاہروان سے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسا کہ فتح القابیر اور لباب
وغیرہ مابین ہے ردالمحتار

اور طواف کری سات پہیرے فقط پہر اگر طواف کیا ہو آٹھوان باجر
اسکے کہ جانتا ہو کہ یہ آٹھوان ہے پس صحیح یہ ہے لازم ہوگا اسکو
اتمام اسبوع کا واسطے شروع کے یعنی اسلئے کہ شروع کیا ہے اسمین
بالتزام بخلاف اسکے کہ ظن کیا ہو اسکا کہ یہ ساتوان ہے بسبب
اسکے کہ شروع اسمین واسطے اسقاط واجب کے ہے اور وہ تمام کرنا
سات پہیر و نکاح ہے نہ بالتزام کے ساتھ پہیرے متناف کی خلاف
جج کے جیسا کہ شروع کیا ہوگا اسمین بقصد اسقاط لازم ہوگا اوپر
اتمام اسکا برخلاف باقی عبادات کے بحر — اور حاصل یہ ہے
کہ طواف مانند اور عبادات کے ہے جیسے نماز اور روزہ اگر شروع
کیا ہو اسمین بر طریق اسقاط کے اسطرح کہ اوپر ہے پہر ظاہر ہوا
خلاف اسکا نہیں لازم ہے اسکو اتمام اسکا مگر جج کہ لازم ہے
اتمام اسکا مطلقاً جیسا کہ گذرا اول فصل میں تنبیہ

اگر شک کیا پھر روئگی عدد میں بیچ طواف رکن کے اعادہ کرے اور اسکا او
 نہ بنا کر غلبہ ظن پر بخلاف نماز کے اور کہا گیا ہے جبکہ ہو کہ بہت ہو
 ہوشک تخری کری اور اگر خبر دی اوسکو عدل ساتھ کسی عدلی کی سطح ہے
 کہ اخذ کرے ساتھ اسکی قول کے اور اگر خبر دین اوسکو عدل جو
 ہو گا عمل ساتھ قول دو عدل کے باب -

کہا شاح لباب نے اور مفہوم اسکا یہ ہے کہ اگر شک کیا ہو پھر روئگی رکن
 میں اعادہ کری اور اسکا بلکہ بنا کر اور غلبہ ظن بنی کی اسلئے کہ غیر فرض
 اور تو سہ کے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ واجب حکم رکن میں ہے اسلئے
 کہ فرض علی ہے انتہی رد المحتار

حجر سے جو تنک ایک پیرا ہے خانبہ - اور یہ بیان ہے واسطہ وجہ
 نہ واسطہ فرض کے طواف میں بسبب سکے کہ گذرا کہ اقل اشواط سہمہ کا
 سوا ای اکثر کے واجب ہے جبر کیا جاتا ہے ساتھ دم کے پس رکن
 اکثر اشواط ہے بحر - لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ فرض میں ہے اور
 واجب پس تحقیق تصریح کی ہے فقہائے اسطرح کہ اگر ترک کیا اکثر پیرا
 طواف صد کو لازم آئیگا اس پر دم اور اقل میں واسطہ ہر پیری کے

صدقہ ہے اور اسی پر طواف قدم پس نہیں تہیج کی ہے فقہانے
 ساتھ اوسکے جولاہم آتا ہے اگر ترک کیا ہو اوسکو بعد شروع کے
 اور بحث کی ہے نہ ہی نے منسک کبیرین کہ مانند صدر کی ہے
 اور نزاع کیا ہے اسین بیج شرح لباب کے اسطرح کہ صدر واجب ہے
 باصلہ پس نہیں قیاس کیا جائیگا اوسپر جو واجب ہوتا ہے ساتھ شروع کے
 پس ظاہر یہ ہے کہ نہ لازم آئی اوسکے ترک سے کچھ سوای توبہ کے
 مانند نماز نفل کی انتہی مختصاً اور کبھی کہا جاتا ہے کہ وجوب اوسکا ساتھ
 شروع کی بمعنی واجب ہونے اکمال اور قضاء اوسکے کے ہے ساتھ
 اہمال اوسکی کے اور لازم آئیگا اوس سے وجوب لانے اوسکے واجباً
 مانند نماز نافلہ کے یہاں تک کہ اگر ترک کیا ہو نماز نافلہ سے محسوس واجب کو
 واجب ہوگا اعادہ نماز نافلہ کا اور لانا اوسکا کہ جبر کری یعنی پورا کرے
 اوسکو جو ترک کیا ہے نماز نافلہ میں سے مانند نماز واجب کے شروع
 میں اور یہاں ایسا ہی ہے اگر ترک کیا ہو اقل طواف کو واجب ہوگا
 اوسین صدقہ اور اگر ترک کیا ہو اکثر طواف کو واجب ہوگا اوسین دم
 اسلئے کہ دم جائز ہے واسطے ترک واجب کے طواف میں مانند سجود ہو

مترک واجب میں نہ بیچ نماز نافلہ کے رد المختار

پس اگر طواف کیا ہو آٹھویں بار جان کے یعنی اس طرح کہ آٹھویں بار سے
لیکن کیا ہو اس کو بار دہم یا دسوسہ کے نہ بقصد دخول اور طواف
کے اس لئے کہ اس وقت میں لازم آگیا اس پر اتمام اتفاقاً شرح لباب -
کہتا ہوں نہیں لیکن تعلیل مفید اسکے ہے کہ خلاف ایسے صورت میں کہ قصد کیا ہو
دخول کا اور طواف میں سے ہے رد المختار

اور جانتو تحقیق مکان طواف داخل مسجد ہے اگرچہ ورا ز زمزم کے ہو
نہ خارج مسجد کے بسبب ہونے ظایف کے خارج مسجد میں طواف کرنا
ساتھ مسجد کے نہ ساتھ خانہ کعبہ کے رد المختار

اگرچہ ہو ورا ز زمزم کے یا مقام کے یا ستونہ کے اوپر سطح کے اگرچہ
مرتفع ہو خانہ کعبہ پر لباب رد المختار

نہ ساتھ خانہ کعبہ کے اس لئے کہ دیوار میں مسجد کے حایل ہوتی ہیں دریا
طواف کرنا الی اور درمیان خانہ کعبہ کے بحر محیط سے اور مفہوم اسکا
یہ ہے کہ اگر ہوں دیوار میں گری ہو میں صحیح ہو گا طواف خارج مسجد سے
اور تحقیق کہا ہے فتح القدیر میں کہ یہ مفہوم غیر معتبر ہے لیکن تعلیل

مبسوط سے رد المحتار -

اور اگر کھلا ہو طواف سے یا سعی سے طرف نماز خازہ کی یا مکتوبہ یا تجرید و ضو کے پہلوئے بنا کری در مختار

بنا کری اسے اوپر جہد رکے کہ طواف کیا ہوا اور نہیں لازم ہے
از سر نو کرنا فتح القدر کہنا ہو نہیں ظاہر فتح القدر یہ ہے کہ اگر
از سر نو کری نہیں ہے کچھ اور پس نہ لازم ہو گا اوسکو تمام
اول کا اسلئے کہ یہ از سر نو کرنا واسطے اکمال کے ہے ساتھ موالاة
کے درمیان اشواط کے پہرہ دیکھا مینے لباب میں جو دلالت کرتا ہے
اس پر جہاں کہیں کہ کما فصل مستحبات طواف میں اور مستحبات
طواف میں سے ہے استیناف یعنی از سر نو کرنا طواف کا اگر قطع کیا ہو
اوسکو یا کیا ہوا اوسکو رد جہد مکروہ اور کما شارح لباب نے اگر قطع
کیا ہو طواف کو ای اگرچہ ساتھ عذر کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ
مقید ہے ساتھ بصورت کے کہ ہو پہلے لاسنے اکثر طواف کے انتہی
باقی رہی صورت حاضر ہونے خازہ یا فرض کے درمیان پہرہ
میں یا تمام کرے اوسکو یا نہیں نہیں دیکھا ہے مینے اوسکو کہ تصریح

کی ہو اسکی نزدیک ہماری اور سزاوار ہے عدم اتمام جبکہ خوف
 کرے فوت رکعت کا ساتھ امام کے اور جبکہ بوسٹے واسطے بنا کی
 آیا بنا کرے محل انصراف سے یا ابترا کرے پہیری کے حجر سے
 اور ظاہر اول ہے برقیاس و کے کہ آیا ہوا و سکو حدت نماز میں
 پہرہ بکھا سینے بعض کو کہ نقل کیا ہے اوسکو و نہون نے صحیح بھارے
 سے کہ اوسمیں مروی ہے عطاء بن ریح تابعی سے اور یہی ظاہر
 قول فتح القدیر کا ہے کہ بنا کری اور پرا و سقد ر کے کہ طواف کیا ہو
 واللہ اعلم تنبیہ - جب نکلے طواف سے واسطے غیر حاجت کے
 مکروہ ہے اور نہین باطل ہوتا ہے طواف نکلنے سے بدون حاجت
 کے پس تحقیق کیا ہے لباب میں -

اور نہین مقید ہے واسطے طواف کے اور شمار کی گئی ہے مکروہات
 طواف سے تفریق طواف کے یعنی فصل در میان اشواط طواف کے
 تفریق کثیر کرادیا یہی کہا ہے سعی میں بلکہ ذکر کیا ہے منک کبیر
 میں اگر تفریق کرے سعی کی بہت تفریق کر کہ موسیٰ ہر دن کے ایک
 پہرہ یا کمتر ایک پہرہ سے نہ باطل ہوگی سعی اوسکی اور

ستحب ہوگا استنباط رد المحتار۔

اور جائز ہے بیچ طواف اور سعی کے اکل اور بیچ اور فتویٰ
دینا اور قراءت لیکن ذکر افضل ہے قراءت سے اور منکث بھی
میں ہے کہ ذکر مانور افضل ہے اور غیر مانور میں قراءت افضل ہے ^{منکث}
مصحح یہ لباب میں کراہت بیچ کی ہے طواف اور سعی دونوں میں
اور کراہت اکل کی ہے طواف میں نہ سعی میں اور مانند بیچ کی
شرار ہے اور شمار کیا ہے شرب طواف اور سعی میں مباحات کے رد المحتار
اور جائز ہے طواف اور سعی دونوں میں اکل اور بیچ اور اقامت ظاہر
اسکا یہ ہے کہ حکم متحد ہے ساری اوسہین جو ذکر کیا ہے اوسکو
اور جو بحر میں ہے وہ یہہ ہے اور مکروہ ہے پڑھنا شعر کا طواف
میں اور بات بدون حاجت کے اور بیچ اور رای پر قراءت قرائت
میں پس مباح ہے اور نہ بلند کری ساتھ قراءت کی آواز کو اور ظاہر
اطلاق کراہت کا کراہت تخیری ہے اور ذکر کیا ہے کرمانی نے مانند
اوسکی جو بحر میں ہے اور کہا کراہت ملا و کلام سے فضول کلام ہے
نہ وہ جسکی حاجت ہو اور نہین ڈر ہے اسہین کہ پئی پانی اگر حاجت ہو

اوسکی اور نہ لبیک کہی طواف میں طحاوی - لیکن ذکر افضل ہے
 اوسنی اسی قراءت سے طواف میں اور یہ وہ ہے جسکو نقل کیا ہے
 فتح القدر میں تجنیس اور کہا اور بیچ کافی کے ہے واسطے حاکم کے
 کہ اوس میں جمع ہے کلام محمد کا مکروہ ہے رفع صوت ساتھ قراءت
 کے طواف میں اور نہیں ڈر ہے ساتھ قراءت کے چپکے اور منقہ
 میں ہے ابی حنیفہ سے کہ نہیں ڈراوار ہے واسطے مرد کے قراءت
 طواف میں اور نہیں ڈر ہے ساتھ ذکر اللہ تعالیٰ کے اور نہیں

شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ایک روایت میں قرات قرآن میں افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرات قرآن سے دوسری روایت میں نہیں اچھ ہے قرات قرآن میں</p>	<p>نفرت کرتا ہے جبکہ ذکر کیا ہے تحمیل میں اوسے جبکہ ذکر کیا ہے حاکم نے اس کی لاباس اکثر میں اسطے خلاف اولی کے ہے نہی یعنی اور غیر اکثر میں سے قول مستحق کا ہے اور نہیں ڈر ہے ساتھ ذکر اللہ کے پہر کہا</p>
<p>المعانی الباریعہ</p>	<p>فتح تقدیر میں حاصل یہ ہے کہ طریقہ نبی صلعم کا وہ افضل ہے اور نہیں ثابت آنحضرت صلعم سے طواف میں قرات بلکہ ثابت آنحضرت سے ذکر ہے اور وہی ستوارث سلف سے اور جمع علیہ ہے پس ہوگا ذکر الہی روایت حاصل ان نقول سے جو ذکر کین ہننے</p>

دیگر علماء	امام احمد
<p data-bbox="155 264 502 341">نزدیک مجاہد کے واجب سہج</p> <p data-bbox="253 358 424 427">المعانی البدیہ</p>	<p data-bbox="538 264 906 341">ایک روایت میں متفق با امام شافعی</p> <p data-bbox="528 350 911 435">ایک روایت میں دور روایتوں میں</p> <p data-bbox="518 444 916 520">مکروہ ہے قرارت قران طواف میں</p> <p data-bbox="606 538 787 614">المعانی البدیہ</p>

ابھی یہ ہے کہ قرارت خلاف اولیٰ ہے اور ذکر افضل ہے
 قرارت سے ماثور ہو یا نہ ماثور ہو جیسا کہ وہ مقتضی اطلاق کا ہے
 مگر یہ کہ مراد ہو ذکر سے ذکر کامل اور ذکر کامل ماثور ہے پس
 موافق ہو گا اور سبکی حکم نقل کیا ہے شارح نے نو دی سے
 اور استحسان کیا ہے اور سکا شرح باب بین لیکن ہونا قرارت کا
 افضل غیر ماثور سے نفرت کرتا ہے اور اس سے قول منتقی کا کہ
 نہیں سزاوار ہے قرارت کرنا طواف میں اسلئے کہ قول شعر
 ہے ساتھ منع کے قرارت سے تنزیہا اور ظاہر عدم ممتنع ہے
 ذکر غیر ماثور سے دلالت کرتا ہے اس پر جو پہلے بیان کیا ہم نے ہادیہ
 سے کہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں معین کیا ہے اصل میں واسطے
 شاید حج کے کچھ دعاؤ میں سے اسلئے کہ معین کرنا ہیچا تا ہے
 رفت کو اور اگر تبرک کرے ساتھ منقول کے دعاؤ نہیں سے پس
 حسن ہے انتہی -

اور یہ مفید اسکا ہے کہ مراد ساتھ ذکر کے اسجگہ مطلق ذکر ہے
 جیسا کہ وہ مقتضی فقہاء کے اطلاق کا ہے برخلاف اس کے

جسکی تفصیل کی نووی نے تنبیہ

وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے درمیان
رکنین کے رہنا اتنا فی الدنیا حسنتہ الخ اور نہیں اتنا فی ہے یہہ
اوسکی جو گزرا اسلئے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد منع ہے قرار ت
اوسکے سے جسمین ذکر نہیں ہے یا کہا ہے رہنا اتنا ہ کہ
بر قصد ذکر یا واسطے بیان جواز کے رد المختار

اور ذکر افضل ہے طواف مین اور تحقیق کہا ہے آنحضرت صلعم نے
جو طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے آئین
مگر ساتھ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر ولا حول ولا
قوة الا باللہ کے مٹای جاتی ہیں اوس سے دس برای اور
لکھی جاتے ہیں اوسکے لئے دس نیکی روایت کیا ہے اسکو
ابن ماجہ نے نہر الفایق -

ستجب ہے داخل ہونا مسجد مین دروازہ نہیں شیبہ سے نزدیک
چارون اما مونسکے اور داخل کرے پیرد اسنی اپنے کو پہلے بالانفاق
اور کچھ وقت داخل ہونے مسجد کے اللهم افتح لی ابواب جنتک

اسی بار خدا یا کہو لو میرے واسطے دروازی رحمت اپنی کے اور
 جسوقت داخل ہووے مسجد میں نیت کرے طواف خانہ کعبہ کی
 کیونکہ یہ طواف ہے تحفۃ مسجد الحرام کا در انحالیکہ ہووے عاجز
 اور تلبیس کر نیوالا اور طواف کر نیوالا اور جسوقت پہنچے حجر اسود
 کو تو نزدیک شافعیوں کے مقابل کرے حجر اسود کو جمیع بدن اپنی کے
 اور نزدیک حنبلیوں کے کھڑا ہووے واپسین حجر اسود کے دران
 حالیکہ متوجہ طرف بیت اللہ کے ہووے یا کھڑا ہووے دران حالیکہ
 بیت اللہ اسکی بائیں پرواقع ہو قبل محاذات حجر اسود کے اور نزدیک
 چارون یا مونکے ارادہ کرے ساتھ طواف اول کے طواف قدم
 بشہ طیکہ تنہا محرم با کج ہووے اور داخل ہووے مکہ میں قبل
 شہ نے عرفات کے اور اگر ہووے محرم بالعمرة فقط داخل ہووے
 کہ میں ان قوت عرفات کے تو نزدیک شافعیوں اور مالکیوں اور حنبلیوں
 کے ارادہ کرے طواف سے طواف قدم اور نزدیک حنفیوں کے
 نیت کرے اول طواف سے طواف عمرہ اگر اوسنے نیت کی طواف
 قدم کی تو نیت اسکی لغو ہے پہر شروع کرے طواف کو اور گردانے

بیت اللہ کو یا راہنی سے اور چلے سید ہا دران حالیکہ خارج کرنیوالا ہو
 جمیع بدن اپنی کوشا ذروان سے اور حجر اسود اور زمزم اور مکہ میں
 واقع ہووے یہاں تک کہ پہونچے حجر اسود تک اور حبسوت اسنے
 اس طریقہ پر سات دفعہ طواف کیا اور پہونچا حجر اسود تک اور
 محاذی کیا بھٹے بدن اپنے کو اخیر طواف میں حجر اسود کے اور
 حاصل ہو طہارت کامل بدن اور کپڑے اور مکان طواف کا اور
 مستور کیا عورت اپنی کو صحیح ہوتا ہے طواف اور سکا نزدیک
 چارون اماموں کے۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صحیح

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ایک روایت میں دو روایتوں میں سے طہارت حدیث اور نجاست اور ستر عورت شرط ہے صحت طواف میں جب حدیث واقع ہوا تھا طواف میں منکر ہے اور بنا کر طواف کی ساتھ قرب فضل کے اور ساتھ طول فضل کے دو قول ہیں قول تھرم میں باطل ہو تا ہے طواف از سر نو کرے طواف کو اور قول جدید شافعی میں نہ باطل ہو گا طواف او سکا اور بنا کر</p>	<p>طہارت اور ستر عورت شرط صحت طواف میں ہے اختلاف ہے اصحاب ابی حنیفہ کا اس میں کہ آیا طہارت اور ستر عورت واجب ہے یا نہیں - المعانی البدیعیہ</p>
<p>المعانی البدیعیہ</p>	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
ستفقی بابام شافعی ایک روایت	ستفقی بابام شافعی	اوز نزدیک بی شجاع کی طہارت
نیم ہی روایت میں اگر نکاح ایک روایت میں	ایک روایت میں	اور ستر عورت سنت سے آزاد
کرے مکہ میں یا عادی کرے	المعانی البدیعیہ	اور کجا غیر الو شجاع کی کردہ آزاد
اور اگر لوٹ جائی اپنی شہر پہلے		ہے اور اتفاق اسپر کہ جبر و سکا
تو کافی ہو گیا اور جبر اور سکا		ساتھ دم کے ہے
ساتھ دم کے ہو گیا		نزدیک زید یہ کی جب طواف
المعانی البدیعیہ		زیارت کرے حالت خجاست
		یا حدیث میں جبر اور سکا ساتھ
		دم کے ہے اور رد ایک
		کری ہے
		المعانی البدیعیہ

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب لاسی اکثر طواف کو یا چار پہریوں کو نہ پورا ہو گا طواف تکبیر نہ گری سات طواف پہر اگر ترک کیا ایک طواف یعنی ایک پہری کو سات پہریوں میں سے نہ اعتبار ہو گا او سکا یہاں تک کہ لادے او سکو کہ ترک کیا ہے اور نہ قایم ہو گا مقام او سکے دم برابر ہے کہ مکہ میں یا خارج مکہ میں - جب شک ہو عد طواف میں بنا کرے اپنی یقین پر اور وہ کتر عدد ہے اور تقلید کرے اپنی غیر کے المعانی البدیہ</p>	<p>جب لاسی اکثر طواف کو یا چار پہریوں کو پس اگر ہو مکہ میں لازم ہو گا او سکو اعادہ طواف کا اور اگر نکل آیا ہو مکہ سے جبر ہو گا ساتھ دم کے ہے - المعانی البدیہ</p>

دیگر علماء	امام مالک	امام احمد
<p>اور نزدیک عطا اور فضل بن عیاض کے واسطے اور یہ ہے کہ تقیہ کری اور سکی حبکوشاک نمبر الحی العدد</p>	<p>متفق بامام شافعی</p>	<p>متفق بامام شافعی</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جمع و میان باسبع نہیں مکروہ ہے جمع و میان باسبع مسور</p> <p>طواف میں رکوع کری واسطے عایشہ</p> <p>برو احد کے او نہیں سے</p> <p>مستفق با امام ابو حنیفہ</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>جمع و میان باسبع طواف میں حسن</p> <p>مکروہ ہے عروہ</p> <p>مکروہ ہے ملحق باسبع طواف میں</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>
<p>ترتیب شرط نہیں ہے صحت میں</p> <p>اور وہ یہ ہے کہ گردانا جائز ہے اللہ</p> <p>بائیں طرف اور طواف کیا جائے</p> <p>دائیں طرف</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>ترتیب شرط نہیں ہے صحت میں</p> <p>پس طواف کیا اور نقص کیا</p> <p>صحیح ہو اگر وہ مکہ میں آباد ہے</p> <p>اور اگر نکل گیا اپنے شہر کی طرف کا</p> <p>ہو گیا اور لازم آئیگا اور سپردم</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام ابو حنیفہ	متفق با امام ابو حنیفہ	
ایک روایت میں مکروہ نہیں ہے دوسری روایت میں مکروہ ہے بشرطیکہ قطع کراں و پرہیز کرے یعنی طاق پر المعانی البیہ متفق با امام شافعی -	متفق با امام شافعی	نزدیک اور کے تحقیق یہ ہے جسوقت نقصان کافی نہیں ہے دم اور پرہیز کرے المعانی البیہ

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>طواف معتد بہ یہ ہے کہ طواف کر ہی میت عقیق کا اور وہ بنا یا گیا ہے چہ یا سات گز حجر سے پہر اگر طواف کیا گرداؤ سکے جو بنا خانہ کعبہ سے نہ شمار ہوگا اور سکے طواف کا اور ایسی ہی ہے جبکہ طواف کیا ہو شاذ و تخا نہ کعبہ پر نہ شمار ہوگا اور سکا المعانی البدیعیہ</p> <p>واجب سے توجہ طرف بیت اللہ وقت اذان طواف کے المعانی البدیعیہ</p>	<p>جبکہ طواف کیا ہو گرد خانہ کعبہ نبی ہو حال کا اور ترک کیا ہو حجر کو کافی ہو جائیگا اور لازم آئیگا از سر دم المعانی البدیعیہ</p> <p>واجب نہیں ہے المعانی البدیعیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستفق بامام شافعی</p>	<p>مستفق بامام شافعی</p>	<p>نزدیک کج اعداد کری طوطی کا پہر نخل یا سہو احرام سے اہراق کری دم کا المعانی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ایک روایت میں قرأت قرآن طواف میں افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرأت قرآن سے دوسری روایت میں نہیں جبکہ قرأت قرآن طواف میں</p>	
<p>المعانی البدیہ ایک روایت میں صحیح طواف ہائون چل کے پہر اگر طواف کیا سوار ہو کے بدون عذر کے جائز ہے اور کچھ نہیں لازم آتا ہے جبکہ ایسا بالغ کو اپنی طواف میں رنیت کی دونوں نے سوا سیدن قول میں ایک قول میں واقع ہوگا طواف حامل یعنی سوار کرنے والی سے اور دوسرے قول میں واقع ہوگا محمول یعنی سوار سے</p>	<p>اگر طواف کیا سوار ہو کے بعبث کے کچھ نہیں لازم آتا ہے اوسپر اور اگر طواف کیا سوار ہو کے بدون عذر کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر طواف حامل و محمول دونوں کی طرف سے واقع ہو جائیگا</p>
<p>المعانی البدیہ</p>	<p>المعانی البدیہ</p>

دیگر علماء	امام احمد
<p>تذریک مجاہد کے واجب ہے</p> <p>المعانی البلیغہ</p>	<p>ایک روایت میں متفق با امام شافعی</p> <p>ایک روایت میں روایت نہیں کیا کہ وہ ہے</p> <p>قرآن طواف میں</p> <p>المعانی البلیغہ</p> <p>متفق با امام شافعی نہ کافی ہے کلاط حائل</p> <p>اور محمول میں روایت میں ایک روایت میں</p> <p>کافی ہے جائز کما محمول کما فی سند عاز کے</p> <p>اور دم لازم آئیگا۔</p> <p>دوسری روایت میں دم لازم نہ آئیگا</p> <p>اوسے</p> <p>المعانی البلیغہ</p>

شافیون کے نزدیک طہارت ہے حدت اور نجاست سے جو بدن
اور کپڑوں میں ہو دسے اور پاک ہو وہ مکان جو پیر رکھتے ہیں وہ پیر
دلت طواف کے اور واجب ہے ستر عورت اور محاذی کرنا سارا
بدن کل حجر اسود کے شروع طواف میں اور واجب ہے سات
طواف کا جو ہر ایک من الحجرا لی الحجر ہووے

اور واجب ہے وقوع طواف مسجد میں اور گردانے بیت اللہ کو
طواف کرنیوالا یسار اپنی سے درانخا لیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمع بدن اپنی کو بیت اللہ اور شاذروان سے اور اگر طواف کیا اپنے
درانخا لیکہ چھوٹی تہی دیوار کعبہ کو اگر چہ ہووے یہ فعل بعضے قدہون
میں نہیں ہے صحیح طواف اوسکا کیونکہ اوسنے طواف کیا درانخا لیکہ
بعضے اوس طواف کا شاذروان میں ہے اور شاذروان بیت اللہ
سے ہے اور لائق ہے کہ پرہیز کرے ہر شخص وقت اسلام حجر اسود
اور رکن یمانی کے ایسے یعنی طواف شاذروان سے کیونکہ اگر
چلے شاذروان میں وقت اسلام اور تقبل کے بسبب نبوہ کو کوٹنے
کچھ تہوڑا قدم نہیں ہے صحیح طواف اوسکا پس واجب ہے کہ مضبوط

کری قدسوں بنی کو حالت استلام اور تقبیل کے پہر سیدھا ہو کر کھڑا ہو کر
 اپنی مکان میں جس وقت فارغ ہووے استلام اور تقبیل سے اور
 اگر چلے حالت استلام اور تقبیل کے شاذ روان میں پس لازم ہے کہ
 مکان اول کے پہر وہاں سے چلے تاکہ کامل ہووے طواف اور مکان
 خارج بیت سے اور بہتر ہے کہ پیشیاں رہی طواف کر نیو الا تاکہ
 بچی ان باتوں سے کیونکہ اکثر لوگ نزدیک شافعیوں کے لوٹتا ہے
 بلا جج کے ان باتوں کے سبب سے اور واجب ہے بیت طواف اگر ہو طواف
 غیر صحیح اور عمرہ میں یہ وہ واجبات طواف ہے جو نہیں ہے صحیح
 نزدیک شافعیوں کے طواف بغیر اسکے اور مذہب حنبلیہ کا ایسا ہے
 جیسے شافعیوں کا یعنی نہیں ہے صحیح طواف بغیر ان واجبات کے
 مگر حنبلیہ یوں کہتے ہیں کہ طہارت نجاست سے ساقط ہوتی ہے
 عجز اور جہل اور نسیان سے اور کہتے ہیں حنبلی کہ اگر جہم سے
 طواف کر نیو الا دیوار خانہ کعبہ کو ہاتھ سے وقت مبادات شاذوں
 میں صحیح ہے طواف اسکا کیونکہ اکثر اسکا خارج ہے بیت اللہ کے
 اور کہتے ہیں کہ سوالات درمیان طوافوں کے واجب ہے اور

نہیں ضرورتاً ہے چوڑا طواف نکھانا اور جازہ کے واسطے اور
 نہیں ضرورتاً ہے چوڑا طواف کا تھوڑی دیر بسبب غیر ان امور کے
 مگر نزدیک احمد کے از سر نو شروع کری طواف کو حجر سے اگر اونٹنے
 چوڑا طواف کو نامتمام اور کھا اونٹوں نے نہیں ہے صحیح طواف
 بغیر نیت کے خواہ وہ طواف حج میں ہو دسے یا عمرہ میں یا سو
 ان دونوں کے اور ماسوا ان مذکور رات سے سنن اور استحبات
 میں اور اسکے ترک کرنے سے فوت ہوتی ہے فضیلت اور نہیں
 لازم ہے اور سپر کوئی چیز اور نزدیک حنفیوں کے طواف کے لئے
 رکن میں کہ نہیں صحیح طواف بغیر اسکے اور واجبات ہے کہ بدلہ اسکا
 قربانی ہے اگر ترک کرے اون واجبات کو پس کن طواف چار شرط
 ہیں اور واجبات طواف جو بدلہ اسکا دم ہے شروع کرنا مٹی ہے
 یہیں بہت سے اور سفر عورت اور طہارت حدیث میں سے ہے اور واجب
 پاس کے اوپر مقدار طبعی کی ہے جو پوشیدہ کرے عورت کو اور زیادہ
 چار شرطوں سے بھی واجب ہے اور ماسوا ای اسکے سنن اور استحبات
 اور اداب میں اور نہیں واجب ہوتی ہے اونکے چوڑنے سے کوئی چیز

اور نزدیک مالکیوں کے وہ واجبات جو نہیں صحیح طواف بغیر ان کے ابتدا کرنا حجر اسود سے ہے اور نہیں ہے شرط محاذی ہونا حجر اسود کا اور گردانے بیت اللہ کو دہنی اپنی سے اور کامل کرے سات طواف کو حجر سے جتر تک وراں خاکیکہ خارج کرے جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ اور حجر اور شاڈروان سے اور واجب ہے طہارت حائض سے اور نجاست سے اور یہی واجب ہے ستر عورت اموش ہو نہ مالکیہ نکاہیہ ہے کہ دور کرنا نجاست کا واجب ہے بشرط قدرت اور یاد کہ اور ساقط ہے وقت نیاں اور عجز کے کہتے ہیں اگر یہ ہے نماز عورت حرہ وراں خاکیکہ کہا ہو دے سر یا اطراف یا سینہ اوں کا صحیح ہے نماز اوں کی مگر اعادہ کرے اوں نماز کا اگر وقت باقی ہو دے اور ایسا ہی حال ہے طواف کا جیسے نماز کا اور کہا اوہوں نے کہ نہیں ہے صحیح طواف خارج مسجد سے اور اگر طواف کیا دے وراں زمزم سے یا چوترون مسجد بن نبوہ کے سبب سے نہیں کوئی خوف اور اگر اس نے طواف کیا گرمی یا سردی کے سبب سے ان مقامات مذکورہ میں اعادہ کرے

طواف کا اور اگر لوٹ گیا طرٹ شہر اپنی کی اسمین دد قول ہین
ایک قول میں بدلہ دیوے طواف کے بدی اور دوسرے
قول میں اعادہ کرے طواف کو اور واجب ہے بے درجہ
کرنا طواف نکھا اور اگر اس نے چوڑ دیا طواف کو نماز فرض کیو جہ
سے پورا کری باقی ماندہ طواف کو قبل نفلوں سے یہاں تک اجا
تہے اور ماسوا سب سنن اور مستمات ہین اور نہین لازم
ہوتی ہے کوئی شے اس کے ترک کرنے سے جسوقت فارغ
ہوے طواف سے آوے مقام ابراہیم علیہ السلام میں
پڑھے دو رکعت نماز اور ارادہ کرے اون دونوں رکعتوں
سے دو رکعت طواف اور یہ دونوں رکعت سنت مہکدہ ہین
نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں کے ⁺ یہ دو رکعت واجب ہین مگر
نہین لازم ہوتی ہے بسبب ترک کرنے اون دونوں رکعتوں
کے قربانی اور نزدیک مالکیہ کے واجب ہے اور بدلہ دیا جاتا
اس کے ترک کرنے سے قربانی اور مستحب ہے
جو پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ کے قل یا ایہا النکا

+ اور نزدیک حنفیوں کے

اور دوسرے میں قتل ہو اے اللہ احکام کو چنانچہ مذہب شافعیوں اور حنفیوں
 اور حنبلیوں کا ہے اور مروی ہے کہ دعاء مستجاب ہے خلف
 مقام ابراہیم علیہ السلام کے ازنا سک صغیر ابن جماعہ

طواف صبی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
+	بیان ہے پرنسداد و کثرت کا طواف صبی لایق قتل کے المعافی البدیعیہ		بیان نہیں ہے المعافی البدیعیہ
	طواف کرے ساتھ روکے کے اور نہایت کرے طواف کی اپنی جانب سے اور کچھ کی جانب سے بس طواف واقع ہوگا حاملہ کا مجبوراً المعافی البدیعیہ	واقع ہوگا حاملہ اور تھوڑی مجبور سے استحقاق المعافی البدیعیہ	

طواف مریض

دیگر علماء	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>نزدیک عطا کی ایک وایت میں</p> <p>ساتھ مریض کے اور کافی ہو جائیگا</p> <p>دور وایتوں میں سے اجرت پر</p> <p>بہر ایا جاری دوسرا شخص کہ</p> <p>طواف کرے مریض کی طرف سے</p> <p>المعافی البدلیعہ</p>	<p>جائز ہے کہ طواف نہ کیا جائے</p> <p>مریض کی طرف سے</p> <p>المعافی البدلیعہ</p>	<p>+</p>

طواف قارن

امام شافعی		امام ابو حنیفہ
<p>قرآن کریم والا در بیان حج اور دوسری کا المعانی البدیہ اور شیخ زہد ابو حنیفہ کے یہاں کہ جب غلہ ہو تو قری الیٰہ واصحابہ یعنی میں ان کو بھی رسی کرے عمرہ کے لئے اور نہ طاق کری بیان تک طواف کری دوسری کری دن غر کے پہر طاق کری اور نکل آئی دو روز سے ایک حالت میں پہر اگر نہ طواف کیا ہو اور دوسری کی ہو عمرہ کے لئے بیان تک وقف کیا ہو عرفہ میں جاتا رہا عمرہ ہو سکا اور صحیح ہوا حج اور سکا اور لازم آئیگی اور قضاء عمرہ کی اور واجب ہو گا اور ہر المعانی البدیہ</p>	<p>شعبی شخصی ہا ہر عبد اللہ عبد الرحمن بن اسود حنیفہ واصحابہ یعنی حسن بن صالح ابن حنی علی ابن اسود اور دوسری المعانی البدیہ</p>	<p>قرآن کریم والا در بیان حج اور دوسری کا المعانی البدیہ اور شیخ زہد ابو حنیفہ کے یہاں کہ جب غلہ ہو تو قری الیٰہ واصحابہ یعنی میں ان کو بھی رسی کرے عمرہ کے لئے اور نہ طاق کری بیان تک طواف کری دوسری کری دن غر کے پہر طاق کری اور نکل آئی دو روز سے ایک حالت میں پہر اگر نہ طواف کیا ہو اور دوسری کی ہو عمرہ کے لئے بیان تک وقف کیا ہو عرفہ میں جاتا رہا عمرہ ہو سکا اور صحیح ہوا حج اور سکا اور لازم آئیگی اور قضاء عمرہ کی اور واجب ہو گا اور ہر المعانی البدیہ</p>

امام مالک	امام احمد
<p>مستفق بابام شافعی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>مستفق بابام شافعی</p> <p>مستفق بابام ابو حنیفہ ایک روایت میں</p> <p>در باب جرت طواف اور دوسری کے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

اضطباع طواف میں

اور محرم پہلے شروع طواف سے اپنی چادر کو دہنی بغل کے
 نیچے سے نکال کے کنارہ او سکا بائیں مونڈ ہے پر ڈالے اور یہ
 ڈالنا پہلے شروع طواف سے سنت ہے درمختار
 اور اسطرح چادر ڈالنا نام رکھا جاتا ہے اضطباع اور جو صاحب
 درمختار نے اول احرام میں کہ اوڑھے چادر کو پیشہ پرا و سنت ہے
 کہ داخل کری چادر کو نیچے داہنے مونڈ ہے کے اور ڈالے او سکو
 اپنی بائیں مونڈ ہے پر وہ مخالف ہے واسطے قول بحر کے اور اوڑھے
 چادر کو پیشہ اور دونوں مونڈ ہوں اور سینہ پرا و جو جگہ درمختار میں ہے
 او سکو نسبت کیا ہے قہستانی نے طرف نہایہ کی اور نسبت کیا ہے او سکو
 شرح باب میں طرف بر جندی کے خزانہ سے پہر کہا شرح لباب میں
 اور یہ تو ہم ہے اسکو کہ اضطباع مستحب ہے اول احوال احرام میں اور
 اسی پر عوام میں اور نہیں ہے ایسا اسلئے کہ محل اضطباع مسنون
 پہلی طواف کی انتہای طواف تک نہ غیر طواف میں کہا بعض محشین نے

اور شرح مرشدی میں جو مناسک کنز پر ہے یہ ہے کہ یہی صحیح ہے
 اور یہی سنت ہے اور نقل کیا ہے اسکو منکبیر سندی میں غایتہ
 اور مناسک طرابلسی و فتح القادر سے اور کہا ہے کہ اکثر کتب مذکورہ
 ناطق ہیں ساتھ اسکے کہ اضطباع سنت ہے طواف میں نہ پہلی
 طواف سے احرام میں اور اسی پر دلالت کرتے ہیں احادیث
 اور ساتھ اسکی قایل ہوئے ہیں شافعی انتہی اور ایسا ہی نقل کیا ہے
 قسستانی نے عجمۃ المناسک سے صاحب ہدایہ سے کہ عام و سکا یعنی
 عدم اضطباع کا وقت احرام کے پہلی طواف سے اولیٰ ہے رد المحتار
 کہا فتح القادر میں اور لایق ہے یہ کہ اضطباع کری پہلے شروع سے طواف
 میں تھوڑا سا رد المحتار اور شرح لباب میں ہے اور جان تو کہ اضطباع
 سنت ہے ساری پیرویون طواف میں جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی
 ابن الضیاء نے پس جبکہ فارغ ہو طواف سے ترک کرنے اضطباع کو یہاں
 تاک کہ جسوقت کہ دو رکعت طواف کے پڑھے حالت اضطباع میں
 مکروہ نہ ہوگا بسبب کہوئے مؤندہ کے اور آتا ہے کلام اسپر کہ نہ اضطباع
 ہے سعی میں انتہی رد المحتار اضطباع سنت ہے ہر طواف میں

کہ اوسکے بعد سعی ہے مانند طواف قدوم اور طواف عمرہ کے
 اور مانند طواف زیارت کے اگر تاخیر کے ہو سعی میں اور
 نہواؤڑنے والا باقی رہا جسے کہ پہنا ہو سلا کپڑا بسبب عذر کے
 ایسا سنون ہے اوسکی تشبیہ ساتھ مضطبع کے نہیں تعرض کیا ہے
 اوسے ہمارے اصحاب نے یعنی حنفیہ نے اور کہا ہے بعض شافعیہ
 نے متعذر ہے اضطباع اوسکے حق میں اسے اور وجہ کمال کے
 پس نہیں منافی ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے اوسکو بعض نے کہ کبھی
 کہا جاتا ہے مشروع ہے اوسکے لئے اگرچہ ہو مونڈا چہا ساتھ
 سے کپڑے کے بسبب عذر کے کہتا ہو نہیں اظہر کرنا اوسکا ہے
 شح لباب مختار رد المحتار۔

اور سبب ہے نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اضطباع
 اوس طواف میں کہ اوسہیں مل ہووے اور اضطباع عبارت
 ہے اوسے کہ گردانے ہو آدھی چادر اپنی کو نیچے کندھے پہنے
 کے اور ڈالے دونوں طرف چادر کے اوپر کندھے بائیں کے
 اور نزدیک حنفیون کے اضطباع سبب ہے یا سنت ہے اور

نزدیک شافعیوں کے ہمیشہ کرے اضطباع آخر سعی تک اور
 نزدیک حنفیوں اور حنبلیوں کے خاص بیچ طواف کے ہے
 اور نہ شروع کرے اضطباع کو نہ طواف نہ غیر طواف میں
 از مناسک صغیر ابن جماعہ -

گائٹھ لگانا متعلق اضطباع

امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
<p>گائٹھ لگائی محرم اپنی جامہ ابن عمر</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر ایسا کیا اور تھاول کیا</p> <p>پہلے سپر لازم ہے</p> <p>قدیہ دنیا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>نزدیک سعید بن مسیب کے اور</p> <p>حکیم کے رخصت ہے اسکی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

رمل

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
رمل کہی یعنی چلی سات سرعت کے ساتھ قریب ثانی قدر ہو کر لگایا کرنا جس سے جو تک	سنت رمل کی رمل عمر بن عمر ابن مسعود ابن اسیر المعانی البقیہ	نہیں ہے رمل اسحاق ابن مکہ کی المعانی البقیہ	نزدیک طے میں مجاہد و عطاء بن حشیش و سعید بن جبہ اور قاسم بن محمد اور سلم بن عبد اللہ
ساتھ ملا دو نوں کو نہ ہوں کہ پہلے تین پہروں میں فقط جس سے جو تک	سنت ہی اہل مکہ کے تین پہروں میں فقط جس سے جو تک		مشتی کر ہی گیا
ہر پہر میں رمل پہلی تین پہروں میں جب تک کہ کسی کی	رمل کر ہی طواف میں		جو کن بانی کے
میں سنت ہے در مختار	افاضت میں		اور رمل کر ہی
یعنی اہل کر ہی طواف میں کہ بعد	المعانی البقیہ		المعانی البقیہ
سعی ہے اور جو طواف کر نہ ہو			
اوسکی سعی پسین ہے اہل اسمن			
مانندہ اضطباع کے			
بدائع			
کہا نہ انصاف میں بیچ نہایت			
کہ اگر سو قاری اس میں			
کہ رمل کی سو طواف عمر میں			

نہ رمل کری طواف قدوم مین اور محیط مین ہے اگر طواف کیا ہو ^{سطح}
 نخیتمہ کے اوس حال مین کہ محراب ہو اور سعی کی ہو بعد اوسکے ہوگا
 اوسپر کہ رمل کری طواف زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے
 بسبب خاص ہونے سعی اول کے بعد طواف ناقص کے اور
 اگر نہ اعادہ کرے سعی کا پس نہیں ہے کچھ اوسپر۔ ردالمحتار
 صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابن عمر سے
 کہا ابن عمر نے کہ رمل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حجرے حجرتک تین پہیر و تین اور مشی کے چار پہیر و تین مین فتح القدیر
 اور کہا ابن عباس نے کہ تین سنون ہے رمل اور ساتہ سبکی
 لیا ہے بعض مشایخ نے جیسا کہ مناسک کرمانی مین ہے نہ اٹھا
 ردالمحتار۔ حجرے حجرتک نہ رکن یا تکیا جیسا کہ کہا گیا ہے
 ردالمحتار۔ پس اگر تکیا کیا ہو رمل کو با بھول گیا ہو اوسکو
 اگر تین مین نہ رمل کرے باقی مین اور اگر مزاہم ہوں اوسکے
 لوگ بھڑا رہے یہاں تک کہ پانی فرجہ پس رمل کرے بخلاف
 استلام کے اسلئے کہ واسطے استلام کے بدل ہے درمنشار

کہا فتح القدیر میں اگر مشی کی ایک پہیری مین پر یاد کرے نہ رمل
 کرے مگر دو پہیرون مین اور اگر نہ یاد کرے تینون پہیرون مین
 نہ رمل کرے بعد اوسکے انتہی۔ یعنی واسطے کہ ترک رمل
 چار پہیرون مین سنت ہے پس اگر رمل کیا چار پہیرون مین ہو گا تاک
 واسطے دو سنتون کے اور ترک ایک سنت کا دو سنتون مین سہل
 تر ہے بہ نسبت ترک دو سنتون کے بحر۔ اور اگر رمل کیا ہو کل
 پہیرون مین نہ لازم آئیگا اوسپر کچھ ذلولو ابھیہ۔ اور سزاوار ہے
 یہ کہ مکروہ ہو تشریہا بسبب مخالفت سنت کی بحر و المختار۔
 ٹھہرا ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ مشی کرے یہاں تک
 کہ پائے رمل کو اور ظاہر تر ہے اسلئے کہ وقوف اوسکا مخالف
 ہے واسطے سنت کے قاری علی التقایہ اور شرح ملا علی قاری
 مین ہے لباب پر اسلئے کہ موالات و در میان پہیرون اور اجزائی
 طواف کے سنت ہے اتفاق کیا گیا ہے اوسپر بلکہ کہا گیا ہے
 کہ واجب ہے پس نہ ترک کرے اوسکے بسبب سنت مختلف فیہا کے انتہی
 کہتا ہونہیں سزاوار تفضل ہے جمعا مین القولین اسطرح کہ اگر ہو جہت

سے شروع کے نہر ہے اسلئے کہ مباہرت طرف طواف کے عقب
 ہے پس ترک کرے اور اسکو واسطے سنت رمل کے کہ موکر ہے
 اور اگر حاصل ہو زحمت در میان میں پس نہ نہر سے تاکہ نہ فوت ہو
 موالاتہ رد المحتار - بدل استلام کا اشارہ ہے طرف جھوکی
 اور رمل کے لئے بدل نہیں ہے رد المحتار - عورت نہ رمل
 کرے اور نہ اضطباع اور نہ سعی کرے در میان سلیمین کے درمیان
 اسلئے کہ مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جلاوت کے ہے اور وہ
 واسطے مرد و نکبہ ہے اور اسلئے کہ رمل مغل ہے ستر میں اور
 ایسا ہی ہے سعی اسی پہر چلنا در میان سلیمین کے سعی کی جگہ میں
 اور اضطباع اسلئے نہ کرے کہ وہ سنت رمل کی ہے رد المحتار
 قول درمختار کہ سعی کرے بعد طواف قدوم کے اگر چاہے مفید اسکا
 کہ اضطباع کرے اور رمل کرے طواف قدوم میں اگر مقدم
 کیا ہو سعی کو جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے باب میں کہا ملا علی قاری
 شارح باب نے اور یہ وہ ہے جس پر جمہور میں کہ ہر طواف
 کہ بعد ان کے سعی ہے رمل اور یہ سنت ہے اور تحقیق نص کے

کرمانی نے جہان کہ کہا ہے باب قرآن میں طواف کرے طواف قدیم
 کا اور رمل کرے اوس میں بھی اس لئے کہ طواف قدیم طواف ہے کہ بعد
 اوس کے سعی ہے اور ایسا ہی ہے خزانہ اکل میں اور سوا اسکے نہیں
 کہ رمل کرے طواف عمرہ میں اور طواف میں مفرد ہو یا قارن اور
 جو نقل کیا ہے اوسکو زیلعی نے غایۃ سروجی سے کہ جبکہ سو قارن
 نہ رمل کرے طواف قدیم میں اگر ہو کہ رمل کسی سو ہی طواف عمرہ میں پس خلافت
 ہے جس پر اکثرین ردو اختیار۔ اور سنت ہے رمل بیچ طواف عمرہ یا قدیم کے اور
 رمل نزدیک غیر حقیقہ کے جلدی چلنا باوجود قریب ہونے کے اور دوڑنا مکروہ ہے اور
 رمل نزدیک حقیقہ کے یہ ہے کہ ملاؤ گدھوں اپنی ٹانگوں اور نزدیک شافعی کے بہتر
 یہ ہے کہ کہے رمل کے وقت اللہم جلعہ حج مبرور و ذنباً مغفوراً یسعیاً شکوراً
 ای بار خدا یا گردان اس حج کو حج مبرور اور گناہ کو مغفور اور سعی کو
 شکور اور کہا شافعی نے کہے چاروں طواف خیمین
 اللہم اغفر وارحم و اعف عما تعلم وانت الاعز الاکرم اللہم ربنا آتنا
 فی الدنیا حسنة و فی الاخرت حسنة و قنا عذاب النار ای بار خدا یا
 بخشیشی اور رحم کر اور عفو کر اور اس گناہ کو جو جانتا ہے تو اور تو

غالب و کریم ہے اسی رب ہمارے دے بھکو دنیا اور آخرت
 میں نعمت اور سچا بھکو عذاب و ترخ سے اور اس دعا کو بہتر جانا
 صاحب تمغیص حبلی نے تین طواف اول اور چار آخر میں اور کہا
 ابن قاری صاحب مقنع نے یہ کہ کہی یہ دعا لطلو افونین مکر و عای
 اخیر اس لئے کہ دعا ی اخیر مستحب ہے دونوں کون میں اور نہیں
 ثابت کوئی دعا راجع عارون سے نبی صلعم سے مگر نہایتنا الخ درین
 رکن یانی اور حجر اسود کے اور مذہب شافعی یہ ہے کہ پڑھنا قرآن کا
 طواف میں بہتر ہے اور دعا سے جو نہیں ہے ماثور نبی صلعم
 اور پڑھنا دعا ماثور کا طواف میں بہتر ہے قرآن کے پڑھنے سے
 اور کہا ابو حنیفہ اور خضریٰ نے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا طواف میں
 بہتر ہے پڑھنے قرآن سے اور کہا شمس الایمہ صاحب صلیوط نے
 کہ مکروہ ہے پڑھنا قرآن شریف کا بلند آواز کے ساتھ طواف میں
 کیونکہ لوگ مشغول طواف میں ہوتے ہیں بہت کم سنتے ہیں کلام اللہ
 کو اور نہ سننا کلام اللہ کا خطا ہے وقت جہر کلام اللہ کے اور
 کہا مالک نے نہیں پڑھنا کلام اللہ کا طواف میں سنت اور مکروہ

جانا مالک نے طواف میں کلام اللہ کا پڑھنا اور صحیح نزدیک
 حنبلیہ کے یہ ہے کہ نہیں ہے خوف پڑھنے کلام اللہ سے
 اور ثابت ہے نبی علیہ السلام سے جو طواف کیا جناب نے
 اونٹ پر سوار ہو کر اور جب وقت آتے تھے رکن کو اشارہ کرتے تھے
 طرف رکن کے کسی شی کے ساتھ اور تکبیر کرتے تھے اور کہتے
 تھے درمیان کن یمانی اور حجر اسود کے رہنا اتنا الخ اور اکثر
 دعا جناب کی طواف میں یہ ہوتی تھی اور صحیحین میں وارد ہے
 کہ اکثر اوقات دعا جناب کی یہ ہوتی تھی بغیر تفسید طواف کے
 اور کہا شافعی نے کہ بہتر ہے پڑھنے کل میں اسحب جانا حنبلیہ
 نے درمیان کنون کے یہ دعا پڑھنا رہنا اتنا الخ اور ثابت ہوا
 نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے طواف میں اللهم قطنی بارز قطنی
 وبارک فیہ واخلف کل غایۃ لی بخیر امی بارخدا یا قناعت دے مجھ کو
 اوس چیز پر جو قوت دے اور برکت کر میری واسطے زرق میں
 اور پھر خلیفہ کر جو چیز مجھے میرے ہے ساتھ بہتری کے اور
 حکایت کیا صاحب مدایہ اور دیگر حنفیوں نے کہ وہ ذکر کرے ایک دعا

خاص مشاہدہ حج میں کیونکہ معین کرنا دعار کا سلب کرتا ہے نرمی ملے
 اور کہا حقیقون نے تبرک ساتھ اوس چیز کے جو منقول نبی علیہ السلام
 سے ہے بہتر ہے اور کہا شمس الایمہ حسی نے دعار باغلی انسان
 اور چیز کے ساتھ جو اسکو معلوم ہوے اور منکر ہوے مالک
 معین کرنے دعار سے طواف اور مشاہدہ حج میں اور مطلق دعار
 سنت ہے طواف میں نزدیک مالکیوں کے اور مستحب ہے
 طواف کر نیوالوں کو طواف کرنا قریب بیت اللہ کے باتفاق اربعہ
 اور مروی ہے کہ دعاستجاب ہوتی ہے طواف میں پس چاہئے
 مانگے اپنی نفس اور اپنی دوستوں کے لئے جو چیز کہ بہتر ہے اور
 مرد اور عورت طواف میں یکساں ہیں مگر عورت نہ رمل اور
 نہ اضطباع کرے بالاتفاق اور نہیں ہے مستحب عورت کی تقبیل
 اور استلام مگر نزدیک خالی ہونے جگہ طواف کے لوگوں سے
 باتفاق ائمہ اربعہ کے اور نہیں حضرت عائشہ رضہ طواف کرتی تھیں
 علیحدہ مردوں سے اور نہ ملنی تھیں مردوں سے اور چاہئے کہ بچے
 عورت کہلنے عورت سے اور بچی عورت حرہ کہلنی قدیموں سے

بسیب عتیاط کے کیونکہ مدرسہ شافعیوں اور ضلیو کا یہ ہے کہ نہیں
 ہے صحیح طواف عورت کا اگر کہلے ہوین قدم او سکے مگر خلاف ہے
 حقیقوں اور مالکیوں کا۔ ازمناسک صغرا بن جماعہ

حج اسود

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
		<p>پہ استقبال کری حج کو تکبیر کہتے ہو</p> <p>تہلیل کہتے ہو دو نوا تہ اوٹھا کے</p> <p>مانند نماز کی اور سلام کری اور سکاٹا</p> <p>دونو ہاتھوں کے اور تقبیل کری اور</p> <p>بدون آواز کے اور یا سجدہ کری اور پھر</p> <p>کہا گیا ہے ہاں بلا ایدہ کے سئلے کہ سلام</p> <p>سنت ہے اور ترک ایدہ اکا واجب پس</p> <p>اگر نہ قاور ہو رکھے دونوں ہاتھوں کو پھر</p> <p>تقبیل کری دونوں ہاتھوں کی یا رکھی یک</p> <p>ہاتھ کو اور تقبیل کرے اوکی اور جو نہ ممکن ہو</p> <p>یہ یعنی رکھنا دونوں ہاتھ یا ایک ہاتھ کا</p> <p>کری حج کو ساتھ کسی چیز کے اوکو</p> <p>ہاتھ میں یا اگر عصا ہو پھر تقبیل کرے +</p>
<p>موندہ سے گلای اوکو</p> <p>بدون بوسہ دینی کے</p> <p>المعانی البعلیہ</p>	<p>جب نہ ممکن ہو تقبیل</p> <p>حج اسود کی چوتھی چیز</p> <p>کو ساتھ کسی چیز کے</p> <p>بہر بوسہ دی اوکو</p> <p>المعانی البعلیہ</p>	

اوس چیز کی اور اگر عاجز ہو استلام اور اسامین دونوں سے استقبال
کرے اس طرح کہ اشارہ کرے ساتھ باطن کفین کے گویا کہ رکھنے والا دروازہ
کھٹ کا حجر پر اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور
درود بھیجے نبی صلعم پر پھر بعد اشارہ کے تقبیل کری کفین کی درجہ ستم
کے سوا اسی باقی مکانوں میں نفع الیدین کے وقت اندر تہلیل کا جانب
آسمان کی کرے بطور دعا کے نزدیک حجر تین کے وہاں کعبہ منظر
کی طرف کرے۔ در مختار

استقبال میں کہ پھر استقبال کرے حجر کا اشارہ ہے اس طرف کہ نیت
کری طواف کی پہلے استقبال کی بسبب اس کی کہ قریب ہے کہ ذکر
کر لگا اس بات کو کہ مہر و رکے ساتھ ساری اپنے بدن کے اوپر
ساری حجر کے اور اسی سے کہا ہے لباب میں پھر استقبال
کرے خانہ کعبہ کا بجانب حجر اسود کے اوس مو صنف سے کہ متصل
رکن یمنی کے اس طرح کہ موسار حجر جانب یمن میں محرم کے اوپر
دائیں موٹا ہوا مکان نزدیک طرف حجر کے پس نیت کرے طواف
کی اور یہ کیفیت مستحب ہے اور نیت فرض ہے پر شمی کری

اوس حال میں کہ مرو کر کرنے والا ہو واپسی طرف یہاں تک
 کہ محاذی ہو حجر کے پس قوف کرنے بمقابلہ اوس کے اور استقبال
 کرے اوسکا اور بسم اللہ کہے اور تکبیر کہے اور حمد کرے اور
 درود پڑھے اور دعا مانگی انتہی کہا اوسکی شارح نے اسے کہے
 بسم اللہ والد اکبر واللہ الحمد والصلوة والسلام علی رسول اللہ
 ایمانا تک وفاقاً وبعیداً واتباعاً سنتہ نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رد
 دونوں ہاتھ وٹھا کے یعنی نزدیک تکبیر کے نہ نزدیک نیت کے
 اسلئے کہ اوٹھانا یا تھوٹنا نزدیک نیت کے بدعت ہے لہذا باب -
 اور کہا ملا علی قاری شارح لباب نے دوسری جگہ بعد ایک کلام
 اور حاصل یہ ہے کہ رفع بدین غیر حالت استقبال میں مکروہ ہے
 اور ای پر ابتدا غیر رفع الیدین سے پس وہ حرام ہے یا مکروہ تحریمی
 یا تنزیہی بنا کرنے کے اور پراحوال کے نزدیک ہمارے کہ ابتدا
 ساتھ حجر کے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے اور سوا اسکے
 نہیں کہ مستحب تھا ای ساتھ نیت کے پہلی حجر سے واسطے خروج کے
 اختلاف ہے رد المحتار

مانند نماز کی اسی محاذی دونوں کانوں کے اوپر پہلی بیان کیا ہے
 کتاب الصلوٰۃ میں کہ استلام میں او زرد بک جمر تین کے اوٹھائی جائیں
 ہاتھ محاذی دونوں ہونٹوں کے او گردانا جا سے باطن دونوں ہاتھوں کا
 طرف حجر اور کعبہ کے انتہی اور نسبت کیا ہے اسکو ہستانی سے
 طرف شح طحاوی کے اور تصحیح کی ہے اسکی بالبع وغیرہ میں اور
 چلا ہے نقایہ وغیرہ میں اول پر اور تصحیح کی ہے اسکی غایت البیان
 وغیرہ میں پس تحقیق مختلف ہوئی ہے تصحیح رد المحتار
 اور استلام کری حجر کا بعد ارسال یدین کے جیسا کہ نہر میں ہے
 تحفہ سے کہا باب میں صفت استلام کی یہ ہے کہ رکعتوں دونوں
 ہاتھ کو حجر پر اور رکعتوں ہونٹوں کو درمیان دونوں ہاتھ کے اور
 ہوسہ دے او سکوز رد المحتار

امام مالک	امام شافعی	
<p>سجدہ کرنا حجرا سود پر بدعت ہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>تحریر ابن عباس طائس</p>	<p>اور ایسا سجدہ کریں اور سپر اور کہا گیا ہے ہاں جنم کیا ہے اسکا باب میں اور کہا ہے کہ سجدہ کرنا اوپر مشتبہ ہے اور مکر کر کے سجدہ کو ساتھ تقبیل کے تین بار کہا شاح لباب نے اور یہ موافق ہے اوسکی جو نقل کیا ہے اوسکے شیخ رشید الدین نے شیخ کنز میں اور ایسا ہی نقل کیا ہے سجدہ کو ہمارے صحابہ سے منیر الدین ابن جامع نے</p>

لیکن کہا ہے تو امام الدین کا کی نے کہ اولی یہ ہے نہ سجدہ کرے
 نزدیک ہمارے بسبب عدم روایت کے مشاہیر میں انتہی -
 اور ظاہر شرح لباب ترجیح اوسکی ہے جو کہا ہے کا کی نے موانج
 میں اور یہی ظاہر ہے فتح القادیر کا اور اسی لئے اعتراض کیا ہے
 نہر الفایق میں قول بحر رائق پر کہ جو کا کی نے کہا ہے وہ ضعیف ہے
 اس طرح کہ صاحب داراوری ہے یعنی کا کی اہل مذہب ماہرین سے
 ہے اور وہ اوری ہے ساتھ مذہب کے غیر اوسکی سے پنہین
 سزاوار ہے ضعیف اوسکی جو نقل کیا ہے کا کی نے اوسکو
 کہتا ہو نہیں لیکن اشتیاف کیا ہے کا کی نے طرف عدم ذکر اوسکے
 کے مشاہیر میں اور پنہین یہ بھی کرتا ہے اوسکی ذکر غیر مشاہیر میں
 اور تحقیق سند کا بڑی ہے بخیر نے اس پر ساتھ اسکے کہ کیا ہے
 اسکو آنحضرت صلعم نے اور فاروق نے آنحضرت کے بعد کیا کہ
 روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اسکی اور اس پر کہ
 کیا ہے ساتھ اسکے ملا علی قاری نے شرح نقایہ میں اور پارس
 چیز کے کہ گزرا کا کی سے اور تاجی کی سے ساتھ اسکے اوسکی جو نقل

کیا ہے ابن جباعہ نے ہمارے اصحاب سے پہر دیکھا میں نے غایت
 سروجی مین کہ مکروہ رکھا ہے تنہا مالک نے سجدہ کو حجر پر اور رکھا
 مالک نے کہ یہ بدعت ہے اور جمہور اہل علم اس کے استحباب
 میں اور حدیث حجت ہے اس پر انتہی یعنی مالک پر اور ساتھ
 اسکی حجام پاتا ہے جو حجر اور لباب مین ہے استحباب اس لئے کہ
 نہیں مختص ہے کہ سروجی سے اہل دارین سے ہے پس سروجی
 ادنیٰ ہے اور اخذ ساتھ اس کے جو کیا ہے سروجی نے موافق
 جمہور اور حدیث کی اولیٰ اور احقریٰ ہے ردالمحتار۔

اور ترک ایذا واجب ہے ای پس نہ ترک کیا جائے واجب
 واسطے فعل سنت کے اور اسی پر نظر طرف عورت کے بسبب خیال
 کے پس نہیں ہے اسین ترک واجب بسبب فعل سنت کے اس لئے
 کہ نظر اخذ دیا گیا ہے اس میں واسطے ضرورت کے ردالمحتار
 پس اگر نہ قادر ہو یعنی اوپر تقبیل کے مگر ساتھ ایذا کے یا نہ قادر ہو
 سلفاً کہے دونوں ہاتھ کو حجر پر پہر تقبیل کرے دونوں ہاتھ کی
 بار کہی ایک ہاتھ کو اور اولیٰ یہ ہے کہ ہو وہ ایک ہاتھ دانتا اس لئے

کہ دامنہ ماتہ استعمال کیا گیا ہے اور مین جہین شرف ہے اور نسبت
 اسکی کہ نقل کیا گیا ہے بحر عسق مین کہ حجر دامنہ ماتہ اللہ کا ہے مصافحہ
 کرتا ہے ساتھ اسکے اپنی بناؤں سے اور مصافحہ کرنا ساتھ دینے
 کے ہے رد المحتار۔ اور جب گزری ساتون پہر مین حجر
 اسلام کری کہ سنت ہے دزیان ہر دو پہر مین کے جیسا کہ
 غایۃ البیان مین ہے اور ذکر کیا ہے محیط اور ذوالو الجبہ مین کہ
 ابتدا اور انتہا مین سنت ہے اور بیچ اسکے جو درمیان اسکے ہے
 اور بحر اور قوفوق دی ہے شرح باب مین اسطرح کہ اسلام
 مین موکہ تر ہے اسے جو درمیان مین اسکے ہے کہا شرح باب
 مین و ایسا ہی سنون ہے اسلام درمیان طواف اور سعی کے
 انتہی۔ اور ہدایہ مین ہے اگر نہ استطاعت رکھی اسلام کی
 استقبال کرے اور تکبیر کہے اور تکبیل اور پراو کے کہ ذکر کیا ہے
 کھافح القدر مین اور نہین ذکر کیا مصنف نے زرع الیدین کو تکبیر
 مین استقبال کری حجر کا ربہ شوط مین و اعتقاد میرا یہ ہے
 کہ عدم رفع وہی صواب ہے اور نہین کیا ہے مینہ انحضرت سلمہ

خلاف اسکار داکمختار -

اور سب جاننا شافینوں نے بوسہ دینا حجر اسود کو اور چہونا اوکاسا،
 ہاتھ دامنہ کے پہر بوسہ دینا او سکولبون کے ساتھ بلا آواز اور
 سجدہ کری اور سپر اگر ممکن ہو بغیر ایداکے اور سب ہے
 بوسہ دینا اور پیشانی لگانا وقت محاذات حجر اسود کے ہر طواف
 میں اور اگر رک گیا وہ شخص بسبب اسبوسہ کے سجدہ سے فقط بوسہ دیوی
 اور اگر رک گیا وہ شخص بوسہ دینے سے بھی تو چھوٹی ہاتھ یا عصا
 کے ساتھ پہر بوسہ دیوی ہاتھ یا عصا کو اور اگر ممکن نہ ہو
 یہ بھی اشارہ کرے ساتھ ہاتھ کے یا کسی اور شے کے ساتھ جو
 ہاتھ میں ہے طرف حجر اسود کی اور یہ مذہب شافینوں کا ہے
 اور نزدیک حنفیوں کے سنت ہے استقبال حجر اسود کا اول
 طواف میں اور اوٹھاو سے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اور
 نیچے چوڑی دونوں ہاتھوں کو اور بوسہ دیو سے حجر اسود کو اور
 رکعت تالی کو حجر اسود پر اور بوسہ دیو سے اور سجدہ کرے
 حجر اسود پر اگر ہو سکے اور بغیر نقصان کسی کے اور اگر نہ ہو سکے

اوسے کہے دونوں ہاتھوں کو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے دونوں
 ہاتھوں کو اور اگر یہ بھی نہیں ہو سکی عصا رکھے حجر اسود پر اور اگر
 یہ بھی نہ ہو سکے اوٹھا دے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اور متوجہ
 کری ایتلیوں کو طرف حجر اسود کی چنانچہ رکھنے والا ایتلیوں کا حجر اسود پر
 اوپرشت اپنی دونوں ہاتھوں کی اپنے مونہ کی طرف کرے اور بوسہ
 دیوے دونوں ہاتھوں کو اور بوسہ دینا سنون ہے اول اور آخر طواف
 میں اور درمیان میں سب ہے اور مذہب مالکیوں کا یہ ہے کہ بوسہ
 دینا حجر اسود کا مونہ کے ساتھ اول ہر طواف میں سنت ہے اور
 اگر انہو کثیر ہو وی چھو وی حجر اسود کو ہاتھ کے ساتھ اور رکھے ہاتھ
 کو مونہ پر اور نہ دیوے بوسہ ہاتھ کو اگر نہ پہنچے حجر اسود تک جسوقت
 محاذی ہووے یا او بے گزر جاوے تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے
 ساتھ ہاتھوں کے اور انکار کیا مالک نے رکھنے خساروں اور
 پیشانی حجر اسود پر۔ اور سب بابتی میں شافعی اور عنبی یہ کہے
 وقت ابتداء طواف اور تمام حجر کہے یہ جی کہ بسم اللہ واللہ اکبر
 اللہم یا نا کب و نقد یا کتا کب و نقد یا بوسہ کہ و یا ہا سہ نہ بنیک

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتا ہوں ساتھ اسم اللہ کے اور اللہ بڑا ہے
 اسی بار خدا یا ایمان لایا میں تجھ پر اور سچی جانی میں نے کتاب تیری
 اور پورا کیا عہد تیرا اور پیروی کی مینی سنت نبی تیرے کی کہ نام
 مسطر اور کما محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مستحب جانتے ہیں شافعی
 اور حنبلی پڑھنا اس دعا کا ہر طواف میں وقت محاذات اور استقام
 حجر اسود کے اور کہا شافعی نے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا اور روئے نبی پر بہتر
 اور کہی لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حجر اسود اور ترابہ
 جنت سے اور وہ زیادہ سفید تھا وہ وہ سے اور سیاہ کیا اور لگنا رکھ
 نبی آدم نے اور کہتے ہیں صاحب کتاب کہ دیکھا ہم نے شہد میں
 حجر اسود پر نقطہ سفید اور پہر حج کیا ہم نے بعد اس سنہ سے تحقیق وہ
 سفیدی کم ہو گئی تھی اور نہیں دیکھا ہم نے اس سفیدی کو بیچ سنہ
 کے مگر بہت وقت کے ساتھ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ رکن اور مقام باقوت جنت سے ہے اگر نہ لگتا ان دونوں کہ گناہ
 نبی آدم البتہ روشن کرتے تھے وہ دونوں بائیں شرف اور مغرب کو
 اور نہیں چھوٹا ہے ان دونوں کو کوئی بیمار مگر شفا پاتا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلعم نے اوٹھا دیا اللہ تعالیٰ حج کو قیامت میں ناکہ والا
 اور دیکھنے والا اور بولنے والا اور گو اسی دیو لگا جسے چھو اصدق
 دل سے اوٹھو اور سب سے بہت عمرہ کرنا نزدیک شافعیوں
 اور حنفیوں اور ایک جماعت حنبلیوں کے خصوصاً رمضان شریف
 میں کیونکہ عمرہ رمضان میں مانند حج ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ
 صلعم نے کہ عمرہ رمضان میں مانند حج ہے میرے ساتھ اور
 مکروہ جانتے ہیں مالکی عمرہ کرنا زیادہ ایک فہ سے ایک سال میں
 از سناسک صغیر ابن جراح

رکن یامانی و شامی و عراقی

اور اسلام کرے رکن یامانی کا یعنی ہر پہر سے میں اور مراہ ساتھ
 اسلام کے ابجاہ لمس اوٹھتا ہے ساتھ دونوں ہاتھ کے
 یا ساتھ داسنے ہاتھ کے نہ ساتھ بائیں ہاتھ کے دونوں ہاتھ کے
 اور سجدہ کی اوٹھتا اور نہیں نیابت ہے اسلام رکن یامانی سے
 ساتھ اشارہ کے وقت عاجز ہونے کے اوٹھتا لمس سے بسبب
 رحمت کے شرح لباب رد المحتار

اور استلام رکن یانی کا مندوب ہے لیکن بلا تقبیل کے اور کہا محمد نے
 کہ یہ استلام سنت ہے اور تقبیل کرے رکن یانی کی اور دلائل مویدا
 قول محمد بن اور مکروہ ہے استلام غیران دونوں کا درمختار
 شرح باب میں ہے کہ ظاہر روایت اول ہے یعنی مندوب ہونا
 اسکا بدون تقبیل کے ہے جیسا کہ کافی اور ہدایہ وغیرہا میں ہے
 اور کرمانی میں ہے اور یہی صحیح ہے اور نخبہ میں ہے کہ جو محمد سے
 ہے وہ ضعیف ہے یقیناً اور ہدایہ میں ہے کہ نہیں خلاف ہے
 اس میں کہ تقبیل اسکی نہیں ہے سنت اور سراجہ میں ہے اور
 نہ تقبیل کری اسکی اصح الاقاویل میں ردالمحتار۔

اور مکروہ ہے استلام غیران دونوں کا اور وہ رکن عراقی اور
 شامی ہے اسلئے کہ رکن عراقی اور رکن شامی نہیں ہیں دونوں
 رکن حقیقہ بلکہ وسط خانہ کعبہ سے ہیں اسلئے کہ بعض حطیم خانہ کعبہ
 میں سے ہے یا بیع اور کراہت تقبیل کی تنزیہی ہے جیسا کہ بحر اریق
 میں ہے ردالمحتار۔ اور دلائل مویدا اسکی میں پس روایت
 کیا ہے ابن عباس کے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقبیل کرتے

رکن یانی کی اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے تاج نہیں
 اور روایت کیا ہے سلم اور ابو داؤد نے ابن عمر سے نقل کیا ہے
 رکن پہ بکبت کہنے اور نہ کہنے کے نبی صلعم کو بوسہ دینا حج اور
 رکن کو طحاوی - اور مکروہ ہے استلام غیر حجر اور رکن
 یانی کا یعنی رکن عراقی اور شامی کا اس لئے کہ واسطے اس رکن کے
 کہ جسین حجر ہے و فضیلت میں ہونا حجر کا اور سین اور ہونا اسکا
 قواعد خلیل پر اور واسطے رکن یانی کے صرف دوسری فضیلت ہے
 یعنی ہونا اسکا قواعد خلیل پر اور رکنین آخرین یعنی عراقی اور
 شامی پس نہیں ہیں قواعد خلیل پر اس لئے کہ یہ دونوں بٹائی
 حجاج میں سے ہیں اور استنشا کیا ہی چونکہ کعبہ کی پس طلب
 کیا جاوے استلام اسکا جیسا کہ شبلی میں ہے مجمع سے طحاوی
 نہ استلام کری اسکا یعنی رکن یانی کا یعنی نہ چوٹی اور نہ چوٹی
 اسکو اور نہ چوٹی اپنے ہاتھ کو المعانی البدیہ
 امام شافعی چہرہ رکن یانی کا ہاتھ سے اور چہرہ ہاتھ کا نہ رکن یانی کا
 مستحب ہے - المعانی البدیہ

نہیں سب سے قبیل رکن عراقی اور شامی کے اور نہ استلام

یعنی چھونا اور سکا المعانی البدیعیہ -

امام احمد مستفیق با امام شافعی چومی رکن یانی کو اور نہ چومی اور سکو

جسے رکن یانی کو چھوا ہے المعانی البدیعیہ -

امام مالک صرف چھونا اور سکا نہ کہنا ہاتھ کا موند نہ پر اور نہ چھونا

ہاتھ کا المعانی البدیعیہ -

دیگر علماء نزدیک امامیہ کے سنت یعنی چھونا اور بوسہ دینا اور سکا

دونوں میں -

نزدیک جابر اور ابن عباس اور ابن الزبیر اور انس بن مالک اور

حسن کے یہ ہے کہ استلام کرین ان دونوں رکنوں کا المعانی البدیعیہ

اور مذہب شافعیوں کا یہ ہے کہ سب سے بوسہ دینا رکن یانی کا پس

چھوئی اور سکو ہاتھ ہاتھ دہنے کے ظاہر روایت میں پہر بوسہ دیوے

ہاتھ دائیں کو ہر طواف میں اور نہ بوسہ دیوے رکن یانی کو اور نزدیک

حنفیوں کے بہتر ہے بوسہ دینا رکن یانی کو اور نزدیک مالکیوں کے

سنت ہر طواف میں یہ ہے کہ چھوئی رکن یانی کو ہاتھ سے اور

رکھی ہاتھ کو مونہ پر اور نہ دیوے بوسہ اور نزدیک حبلیوں کے
 مستحب ہے چھوٹا رکن پانی کا ہاتھ سے اور نہ بوسہ دیوی رکن پانی
 کو بلکہ بوسہ دینے ہاتھ میں بھی حبلیوں کا اعتداف ہے اور
 باتفاق امید اربعہ نہ چھوئی اور نہ بوسہ دے دونوں رکنوں کو واسطے
 پیروی نبی صلعم کے ازمناسک صغیر ابن جماعہ

زمزم و ملتزم

پہلے التزام کری ملتزم کا اور پانی زمزم کا در مختار
 التزام کری یعنی کھڑا سوچٹ کے ملتزم کو الحاح کرتا اور ملتزم
 دیوار خانہ کعبہ کے درمیان حجر اسود اور دروازہ کے خطاوی
 اور فتح القدر میں ہے اور مستحب ہے آنا زمزم کا بعد دو رکعت کے
 پہلے آئی ملتزم میں پہلے نکلنے کے طرف صفا کے اور کہا گیا ہے
 کہ آئی ملتزم میں پہلے آئی زمزم میں پہلے عمو و کری طرف حجر کی
 ذکر کیا ہے اسکو سروجی نے انتہی - اور ثانی بڑھ سہل ہے
 اور افضل اور اسی پر عمل ہے شرح لباب کا اور جبکہ ذکر کیا ہے
 شارح نے یعنی صاحب در مختار نے مخالف واسطے دونوں

قولوں کی ظاہر الیکین مراد نہیں مقتضی ہے ترتیب کو پس حل کیا گیا
 وہ جو ذکر کیا ہے شارح نے قول اول پر اور تحقیق ذکر کیا ہے
 شرح لباب میں بیچ طواف صدر کے کہ بھی وہ مشہور ہے روایات
 میں اور وہی اصح ہے جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی کرمانی اور
 زلعیمی نے انتہی اور کہا شرح لباب میں اسجگہ اور نہیں ذکر کیا گیا ہے
 بہت کتابوں میں آنا زمرم اور ملتزم کا مابین نماز طواف اور توجہ
 کی طرف صفا کی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا اوسکا بسبب ہو کہ چونے
 اوسکی کے ہے رد المحتار

اور مستحب ہے دعای ملتزم میں ملتزم مابین حجر اسود اور
 دروازہ کعبہ کے ہے اور یہ ملتزم مشہور ہے ساتھ اجابت دعا کے
 اور مستحب ہے واسطے اوس شخص کے کہ وہ مسجد حرم میں بیٹھا
 ہووے اور یہ کہ متوجہ اور قریب ہووے کعبہ شریف کے اور
 نظر کری طرف کعبہ کی از روئے اعتقاد اور ثواب کے کیونکہ
 نظر طرف کعبہ کی عبادت ہے اور مردی ہے کہ اللہ تعالیٰ نازل
 کرتا ہے بیت اللہ پر ہرات اور دن ایک سو بیس رحمت ساٹھ

واسطی طواف کر نیوالوں کے اور چالیس واسطی نماز پڑھنے والوں کے
اور بیس واسطی نظر کر نیوالوں کے ہے از حنا سک
صغیر ابن جماعہ

ستحب بہت پینا اور پیٹ بہنا پانی زمزم سے اور ثابت ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یم پانی مبارک ہے اور شفا ہے
بیماریوں کو اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پانی
زمزم کا مفید ہے جس چیز کے واسطی پیا جاوے اگر پیوی تو
اور سکھ شفا کیو واسطی دیو گیا اللہ تجھ کو اگر پیوی تو استغاثہ کیو واسطی
پناہ دیوے تجھ کو اللہ اگر پیوی تو اسکو واسطی رفع پیاس کے
رفع کری اللہ پیاس کو اور مروی ہے کہ پانی زمین سے اونٹ
جاو گیا پہلے قیامت سے مگر زمزم باقی رہیگا اور درست ہے غسل
اور وضو پانے زمزم سے اور حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ
تہنہ پانی زمزم کو اور فرمائی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکروہ جانتے تھے استنجا پانی زمزم سے -
اور ستحب ہے زیادتی صدقہ اور صوم اور پڑھنا کلام اللہ کا اور

باقی طاعت بیت اللہ میں اور کہا ہے ایک جماعت نے متقدمین
 سے کہ بوسہ نہیں دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام
 ابراہیم کو اور نہ احجار و نکو اور کہا علماء سلف نے اگر بوسہ نہ دیتے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمنی کو مگر ہر گز ہم تو
 نہ دیتے تھے ان دونوں کو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما خارج ہوتے تھے مسجد سے
 تاکہ بوسہ دیتے تھے رکن یمنی کو طواف اور غیر طواف میں اس کے
 صغیر ابن جاعہ

مستعلق زمزم

امام شافعی نہیں مختص ہے رخصت واسطے اہل سقاہت کے ساتھ
 اہل بیت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے المعانی البدیہ
 امام مالک مختص ہے المعانی البدیہ
 بعض شافعیہ میں سے متفق با امام مالک
 مسایل داخل کوٹھ کعبہ و فضلیت نماز و طواف
 بحر اقیانوس میں ہے کہ جب داخل ہو حاجی مکہ میں دس دن ذی الحجہ میں
 اونیت کرے اقامت نصف شہر کے نہ صحیح ہو گی نیت و سکی اس کے

کہ لایہ ہو گا اور کہ جاناطف عرفات کے پس نہ مستحق ہو گا اتحاد
موضع کا کہ بشر صحت نیت اقامت ہے طحاوی -

رد المحتار میں جائز ہے محرم کو کہ فسخ کری نیت حج کو بعد اسکے
کہ احرام باندہ چکا ہو حج کا اور قطع کری افعال حج کو اور گردانے
اپنی احرام اور افعال کو واسطے عمرہ کے لباب -

اور اسی پر امام انحضرت صلعم کا ساتھ اسکے اپنی یاروں کو مگر وہ کہ سو
بدی کی ہواؤں نے پس مخصوص ہے ساتھ اصحاب انحضرت صلعم کے
یا منسوخ ہے نہ اور تحقیق کہوں لگی بیان کیا ہے اس مقام کو محقق ابن
ہمام نے رد المحتار -

اور نہ جائز ہونا فسخ کرنا برخلاف ہے خانہ اور نظام ہریم اور عامہ
اہل حدیث کے اونکی قول میں ہے کہ فسخ کرے محرم حج کو جبکہ
طواف کری قاروم کا طرف عمرہ کے اور نظام ہر کلام اونکے کا یہ ہے
کہ یہ واجب ہے اور کہا بعض بخلاف نے کہ ہم گواہ کرتے ہیں اللہ کو
اسکا کہ اگر احرام باندہ تھے ہم حج کا پس کہتے ہم فرض اسکا ہے
فسخ میں طرف عمرہ کے واسطے خلاصی کے عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فتح القدیر -

اور عامہ فقہاء ہی مجتہدین منع فرمیں فتح القدیر - اور طواف کرتا رہے
خانہ کعبہ کا نفل جب قدر چاہے بدون رمل اور سعی کے اس لئے کہ رمل
اور ایسا ہی اضطباع تابع ہیں اور س طواف کے بعد اور کسی
سعی ہے اور سعی واجب بات حج اور عمرہ سے ہے فقط اور یہ طواف
نطوع ہے پس نہیں ہے اس کے بعد کہا شریک بالہ میں کافی سے
کہ نفل ساتھ سعی کے غیر مشروع ہے - رد المحتار

سزاوار ہے تعید اور سکی یعنی مقید ہونے نماز نافلہ کے افضل طواف
نطوع سے حق ملی میں ساتھ زمانہ موسم کے - اس لئے تو سہ کے غرباء
اور جو نہیں پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقاً یعنی ملی اور آفاقی
دونوں کے لئے غیر موسم میں اور تحقیق اقرار کیا ہے اسکا اس بحث پر
نہیں کہتا ہوں لیکن مخالف اس کے ہے جو ذوالہ الجبہ میں ہے
اور نس کی ہے اور سہ کہ نماز مکہ میں افضل ہے واسطے اہل مکہ کے طواف
سے اور واسطے غرباء اور مسافریں کے طواف افضل ہے اس لئے
کہ نماز فی نفسہا افضل ہے طواف سے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ

دی ہے طواف خانہ کعبہ کو ساتھ نماز کے لیکن غریب اگر مشغول ہو سکے
 ساتھ نماز کے فوت ہو جائیگا اور جسے طواف بغیر مکان تدارک کے
 پس ہوگا مشغول ہونا ساتھ اس کے کہ نہیں ممکن ہے تدارک اور اسکا
 ادنیٰ پر تنبیہ شرح مرشدی میں کمتر ہے کہ قول اور بخا کہ نماز
 افضل ہے طواف سے نہیں ہے مراد اولیٰ یہ کہ بڑبڑا دو رکعت کا
 افضل ہے اور اسی اسبوع سے اسلئے کہ اسبوع مشتمل ہے اور
 دو رکعت کے ساتھ زیادت کے بلکہ مراد اولیٰ کے ساتھ اسکی یہ ہے
 کہ وہ زمانہ کہ جہاں آگیا جاتا ہے اب افضل اور سہین یہ ہے کہ صرف
 کرے اور سکود اسطے طواف کے یا مشغول ہو اور سہین ساتھ نماز کے
 انتہی اور نظیر اسکا وہ ہے جو جواب دیا ہے ساتھ اس کے علاوہ فاضل
 بن ظہیر ملی نے جہاں کہ پوچھی گئے اس کے کہ آیا افضل طواف ہے
 یا عمرہ کہ ارجح تفصیل طواف کی ہے عمرہ پر جبکہ مشغول ہو ساتھ اس کے
 مقدار زمانہ عمرہ کا مگر جبکہ کہا جائے کہ عمرہ نہ واقع ہو گا مگر فرض کفایہ میں حکم طواف

(داخلی کو ٹہ کعبہ)

سکوت کیا نصف داخل ہونے سے خانہ کعبہ میں کہ یہ منسوب ہے جبکہ

نہ شتمل ہو اور پر اپنے یا اپنی غیر کے ایذا پر اور داخل ہو نہ مکعبہ میں ساتھ
 زحمت کے کمتر ہوتا ہے نہر۔ کہتا ہوں نہیں اور ایسا ہی ہے جبکہ
 نہ شتمل ہو دفع رشوت پر وہ رشوت کہ لینے میں اسکو دربان جیسا کہ
 اشارہ کیا ہے اسکی طرف ملا علی قاری نے رد المحتار۔

اور شرح لباب میں ہے اور حرام ہے لینا اجرت کا اولئے خود داخل ہوتے
 ہیں کو ٹھہر مکعبہ میں یا قصد کرتے ہیں زیارت مقام ابراہیم علیہ السلام کا
 بلا خلاف درمیان علمای اسلام اور ائمہ انام کے جیسا کہ تصریح کی ہے
 ساتھ اسکے نحو وغیرہ میں انتہی اور تحقیق تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ جیسا
 حرام ہے لینا حرام ہے دینا مگر واسطے ضرورت کے اور نہیں ضرورت
 اسجگاہ سئلے کہ داخل ہونا کو ٹھہر مکعبہ میں نہیں ہے مناسک حج میں رد المحتار
 مگر واسطے ضرورت کے اور نہیں ضرورت ہے اسجگاہ سئلے کہ داخل ہونا
 خانہ کعبہ میں نہیں ہے مناسک حج میں رد المحتار

اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دخول کو ٹھہر مکعبہ میں کا
 اور تکبیر و ردعا و سکی جواب اور فوجی میں اور نماز پڑھے صلی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں جو داخل ہو کو ٹھہر مکعبہ میں و مصلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بمقدار تین ذرع کے ہے جو ارکعہ شریف حسب وقت داخل ہوتا
کعبہ میں اور چلے سیدھا۔

اوستحب دخول کوئٹہ کعبہ شریف کا اگر نہ ہو بچے نقصان کسی کو وقت داخل
ہونے کوئٹہ کے اور غلطی کرتے ہیں اکثر لوگ داخل ہونے اندر کعبہ کے
کثرت میں اور ایذا دیتے ہیں بعض بعضوں کو از بہت دفعہ کھل جاتا ہے
عورت بعضوں کا اور کھل جاتا ہے مونہ اور ہاتھ عورتوں کا اور ملنا
کرتے ہیں آواز و نگو نہ ڈرتے ہیں اور نہ ادب کرتے ہیں یہ عادت
ہے جاہلوں کی پرہیز کرنا اس سے ضرور ہے اور مروی ہے کہ دستخط
ہوتی ہے بیت اللہ کے اندر اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جو داخل ہوا کوئٹہ کے اندر گویا داخل ہوا نیکی میں و رنج ہو گیا
سے اور روایت ہے نسائی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب وقت
داخل ہوئے اندر کوئٹہ کعبہ کے اور وقت بیت اللہ چہ سنون پر تھا اور
تشریف کبھی جناب نے بامین اون دونوں سنون کے جو قریب
ہیں دروازہ سے پس تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا
پھر کھڑے ہوئی اور کہا مونہ اور رخا مبارک کو دیوار کعبہ پر اور

تعاریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال اور استغفار کیا اللہ سے پہر
تشریف لگئے طرف ہر رکن کعبہ کے اور پڑھی تھلیل اور تکبیر اور
تسبیح کو اور کرتے تھے سوال اور استغفار پہر حسب وقت ہا تشریف
لائے پڑمین دو رکعت مستقبل ہو کر قبلہ کی اور مروی ہے کہ عمر بن العزیر
حبس وقت داخل ہوتے تھے بیت اللہ میں کہتے تھے اللہم انک
وعدت الامان داخل بیتک وانت خیر من نزول یہ اللہم فاجل امانی
ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ہول دون الجنۃ حتی بلغنبار حنک
اسی بار خدا یا تحقیق تو نے وعدہ کیا امان کو داخل ہونے والے
بیت اللہ اپنی کے اے بار خدا یا دے مجھ کو امان اور چٹا مجھے
محنت دنیا کی اور رہنمائی کو تاکہ پہونچوں جنت تیری میں بسبب محنت
تیری کے از مناسک صغیر ابن جاعہ

دوسرا فرض وقوف عرفہ یعنی عرفہ کی دن عرفات میں ہونا

خطبہ مکہ کا اور دیگر خطبہ کا ذکر ذی الحجہ کو وسط جات عرفات کے

اول خطبہ اتوین ذی الحجہ کو بعد زوال و بعد نماز ظہر کے امام مکہ میں پڑھے اور

پہلے زوال سے مکہ وہ ہے اور تعلیم کری اس خطبہ میں مناسک کو کہ جنکی حجت پرین

عرفہ کے کیفیت احرام اور خروج ج طرف منی کی اور شب ہاشمی اوسی منی میں اور

جانا منی سے طرف عرفہ کی اور نماز پڑھنا عرفہ میں وقوف کرنا اور پین

اور جانا اوسی عرفہ سے اور سوا سی اور سکے یا ساری مناسک جنکی حجت

مہوی حج کرنیوالی کو تمام حج تک بیان کرے اگرچہ ہوئے بعد اوس

خطبہ کے اور خطبہ سنے تاکید بہتر ہے رد المحتار

دوسرا خطبہ عرفہ میں پہلے جمع بین الصلوٰتین سے - تیسرا خطبہ منی میں

کیا مہوین تالیخ ذی الحجہ کی فصل ہوگا در میان خطبہ کے ساتھ ایک

دن کے اور ساری خطبہ بلا جملہ وسط ایک خطبہ ہوئے مگر خطبہ دن عرفہ کی

دو خطبہ ہوئے اور ساری خطبہ بعد نماز ظہر کے ہوئے مگر خطبہ عرفہ کا

کہ اول نماز ظہر کی ہوگا اور ساری یہ خطبہ سنت میں ایسا ہی ہے

باب میں اور نہیں ذکر کیا ہے صاحب تنویر اور در مختار نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
<p>تیسرے خطبہ کو اپنی جگہ میں رد المحتار</p> <p>دن ہی الحجہ سے مکہ میں بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاوے گا کہ کوئی جانیکا طرف منی کے فردا کو المعانی البدیعیہ</p>	<p>سنت ہے خطبہ پڑھنا یا نہ پڑھنا دن ہی الحجہ سے مکہ میں بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاوے گا کہ کوئی جانیکا طرف منی کے فردا کو المعانی البدیعیہ</p>	<p>سنت ہے خطبہ پڑھنا یا نہ پڑھنا دن ہی الحجہ سے مکہ میں بعد نماز ظہر کے اور حکم کیا جاوے گا کہ کوئی جانیکا طرف منی کے فردا کو المعانی البدیعیہ</p>
<p>نہیں مستحب ہے خطبہ المعنی البدیعیہ</p>	<p>مستحب ہے خطبہ پڑھنا امام کو بعد ظہر کے دن خور کے مستی میں اور تعلیم کرنا مسک دو گون کو المعانی البدیعیہ</p>	<p>نہیں مستحب ہے خطبہ المعنی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب ڈیل جاوے افتتاحی دینی دینی الحجہ سے خطبہ پڑھا جاوے خطبہ خفیفہ یعنی مختصر اور بعد تمام خطبہ کے بیٹھے خطبہ پہر کہہ مہو واسطے دوسری خطبہ کے اور شروع کرے موزن اذان کہنا اور اس حال میں کہ امام خطبہ ثانیہ میں مہو یہاں تک کہ مہو فراغ امام کا خطبہ سے ساتھ فراغ موزن کی اذان سے</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>حکم کری امام موزن کو ساتھ اذان کے پہر خطبہ پڑھے بعد اوسکے مانند جمعہ کی المعانی البدلیہ</p>

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
نہیں مستحب ہے	مستحب ہے یہ کہ خطبہ پڑھی	مستحب ہے ساتھ قول شافعی
المعانی البدیعیہ	امام بعد ظہر کے دوسرے کے	المعانی البدیعیہ
	دن ایام تشریق میں سے	
	پہلے دن جانے کے	
	المعانی البدیعیہ	

منیہ ذی الحجہ کو

آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہ اسکو یوم الترویہ کہتے ہیں نماز فجر کی مکہ میں پڑھ کے منی کو کہ ایک قریہ ہے حرم میں سے ایک فرسنگ مکہ سے جائے ایسا ہی ہدایہ میں اور کہا کمال سے کہ ظہر اس ترتیب کا نماز فجر کی پڑھ کے جانا منی کا اور یہ خلاف سنت ہے اور مستحسن ہے محیط ہونا خروج کا طرف منی کی بعد زوال کے اور کچھ نہیں ہے اور کہا مرغیانی نے بعد طلوع آفتاب کے اور یہی صحیح ہے درمختار رد المحتار - اور ٹہری منی میں

فجر عرفہ تک در مختار —

یہ مفید ہے طلب شب باشی کا منی میں کہ شب باشی سنت ہے
ایسا ہی محیط میں — اور مبسوط میں ہے کہ کسب ہے پڑھنا
ظہر کا ترویہ کے دن منی میں اور اقامت اوسمین صبح عرفہ تک
انتہی اور نماز پڑھے فجر کی منی میں وقت مختار فجر میں اور وہ
زمانہ اسفار کا ہے اور خانہ میں ہے کہ پڑھے فجر کو غلے میں
پس گویا کہ اوسنے قیاس کیا ہے اوسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر
اول پڑھیں یعنی پڑھنی پر وقت مختار فجر میں پس وہ افضل ہے
شرح لباب اور مناسک نو دی میں ہے اور اسی پر جو کرتے
ہیں لوگ ان زمانوں میں داخل ہونا عرفات کی زمین میں آٹھویں
دن پس خطبہ مخالف سنت کی اور فوت ہو جاتے ہیں
اوسے بسبب کے بہت سختین بعض انہیں سے نمازین میں منی میں
اور شب باشی ہے منی میں اور قوجہ ہے منی سے طرف منبرہ کی
اور اوترنا ہے اوسمین اور خطبہ ہے اور نماز ہے پہلی عرفات
کے داخل ہونے سے اور سوار اسکے انتہی اور اوسکے قول میں

توجہ ہے منی سے طرف نسرہ کے اور اوترنا ہے انہیں نزدیک

ہمارے کلام ہے کہ آئیگا قریب رو المختار -

اور سب سے خراج منی کی طرف آٹھویں ذی الحجہ سے اور پڑے

ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء منی میں باتفاق چاروں اماموں کے

وہ جو روشن کرتے ہیں جاہل عوام شمع یہ گمراہی فاحش اور بدعت

ظاہر ہے اور یہ ٹہانیوالا ہے ذکر اور دعا سے اور واجب ہے

امیر حاج اور عالم برازا الہ اس بعثت کا اور مروی ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے تسبیح کرنا اللہ کا چار رات میں قربانی

کی رات اور عید الفطر کے اور پندرہویں شعبان اور عرفہ کی رات

اور سنت یہ ہے کہ ٹھیرے منی میں وقت طلوع شمس تک

باتفاق چاروں اماموں کے اور حسب وقت طلوع کرے یہاں سے

جاوے طرف عرفات کے تلبیہ اور ذکر اور دعا بہت پڑے

اور کہا بعض سلف نے کہ کہے وقت چلنے کے یہ دعا اللہم اجعلہا

خیر عذوت عذوتہا واقربہا الی رضوانک والبارئ من سختک اللہم

ایک توجہ دو جہاں الکریم اردت فاجعل حجی مبرور اور سعی مشکور اور ذنبی

مغفور یا رحمہ الرحمین اسی بار خدایا گردان اس ان کو بہتر مرد
 جو اسکے صبح کرتا ہوں اور قریب لڑاس دیکو طرف قبولیت اپنی کے
 اور دور کر اس دیکو غضب اپنی سے اسی بار خدایا متوجہ ہوا میں
 طرف تیری اور راہ دیکیا یعنی طرف ذات کریم تیری کے اور کریم
 حج میرا مہر و اور سعی میری مشکور اور گناہ میری مغفور یا رحمہ الرحمین
 ابن جہم جمع نماز و تسلیم نمبر ۹

۹ ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب کے منی سے جانا اور بمقام شہد ثرنا
 اور وہاں نماز ظہر و عصر ایک وقت میں پڑھنا یہ عرفات میں مری کے
 آ کے بعد زوال کے تھنا اور اطمین عرنہ میں نہ تھنا یہ بعد طلوع
 آفتاب کے جائی طرف عرفات کے راہ پر صبت کے کہ وہ ایک چارہ ہے
 متصل مسجد خیف کے جیسا کہ شرح لباب میں ہے و مختار و مختار
 اور کہا ایضاً میں اگر گیا عرفات کو پہلے طلوع آفتاب سے پہلے
 اور اول یعنی جانا بعد طلوع آفتاب سے پہلے لی جانا اور اس میں

ہے سراج و مانج میں و اس میں
 اور عرفات سارا موقف ہے مگر اطمین عرنہ و فتح راہ اور سارا یہ ضمیمہ

بہی کہ ایک وادی ہے حرم میں سے بجانب غرب مسجد عرفہ کے درمیان
 کہا معراج الدرایہ میں اور اوتری عرفات میں جبکہ چاہے مگر راہ میں
 اور قرب جبل رحمۃ کا افضل ہے اور کہا ایہ ٹلثہ نے کہ نمرہ میں نفل کے
 بسبب اترنے آنحضرت صلعم کے نمرہ میں کہتے ہیں ہم حقیقہ جواب میں
 کہ نمرہ عرفہ میں سے ہے اور اترنا آنحضرت صلعم کا اوسہ میں نہ تھا قصد
 سے انتہی۔ اور یہ مخالف اوسکے ہے جو فتح القدیر میں ہے
 کہ سنت ہے اترنا امام کا نمرہ میں اور مخالف ہے اوسکی جو نفل کیا ہے
 علمائے امام رشید الدین سے کہ سزاوار ہے یہ کہ نہ داخل ہو عرفہ
 میں یہاں تک کہ اوترے نمرہ میں قریب مسجد کے آفتاب کے
 ڈھلنے تک اور توفیق دی ہے شرح لباب میں اسطرح کہ یہ نسبت
 امام کے ہے نہ بہ نسبت غیر امام کے یا اسطرح کہ اترنا پہلے نمرہ میں ہے
 پہر قریب جبل الرحمۃ کے رد المحتار۔ پہر جب پہونچی طرف عرفہ کی
 اور پھرے اوسہ میں اوس حال میں کہ دعا مانگنے والا ہو درود پڑھنے والا
 ذکر کرنے والا البیک کہنے والا پہر جب ڈھلی آفتاب غسل کری یا وضو
 کرے اور غسل افضل ہے پہر جاے طرف مسجد کی اسی مسجد نمرہ کی

بلاتا خیر پر جب پہنچ جائے مہربانی میں چڑھتا ہے امام اعظم
 یا نائب اس کا منبر پر اور بیٹھے اور پھر اذان کہے اذان
 دینے والا رو بہ رواو کے پس جب غارغ ہو اذان نیویں
 اذان سے کہڑا ہو امام پس دو خطبہ پڑھے پس حمد کرے
 اللہ کی اور ثنا اور لبیک کہے اور تہلیل اور تکبیر اور درود
 بھیجے نبی صلعم پر اور نصیحت کرے لوگوں کو اور حکم کرے
 انکو اور منع کرے انکو اور تعلیم کرے انکو مناسک مانند
 قیام عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور جمع نماز ظہر اور عصر کا
 اور رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور باقی مناسک
 تیسرے خطبہ تک پھر دعائے اللہ تعالیٰ سے اور اور پڑھے
 اگر ترک کیا ہو خطبہ کو یا خطبہ پڑھا ہو پہلے زوال کے کافی ہوگا
 اور تحقیق اس بات کی یعنی بڑا کیا جو ہرہ ۔

اور قول زبیلی یہ ہے کہ جائز ہے یعنی صحیح ہے ساتھ کراہت
 کے شر بنیاد پر رد المحتار ۔ اور بعد خطبہ کے نماز پڑھائی امام
 لوگوں کو ظہر اور عصر کی ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کے یعنی

اقامت کہی واسطے ظہر کے پہر نماز پڑھے ظہر کی پہر اقامت کہے
واسطے عصر کے درختار رد المحتار۔

ظاہر اسکا کہ بعد خطبہ کے نماز پڑھائی امام لوگوں کو عدم تاخیر نماز ہے
خطبہ سے اور یہی صریح قول بدایع کا ہے کہ جب ڈہلی آفتاب
چڑھ جاوے امام منبر پر پس جب فارغ ہو خطبہ سے اقامت
کہی مؤذن اور نماز پڑھائی امام الی آخرہ اور مانند سیکی ہے لباب
اور بحر الرائق میں ہے معراج الدرایہ سے کہ تاخیر کرے اس
جمع بین الصلوٰتین کے آخر وقت ظہر تک اور مانند سیکی ہے
شرح قاضی خاں میں جامع صغیر پر کہا شرح لباب میں اور سہین
یہ ہے کہ لازم آتی ہے اس سے تاخیر وقوف کی اور منافی ہے
یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تک کہ جب ڈہلی
آفتاب پس تحقیق ظاہر اسکا یہ ہے کہ خطبہ تھا اول زوال میں
پس واقع ہوگی نماز آخر وقت ظہر میں رد المحتار۔

اور قراءت کرے ان دونوں نمازوں ظہر اور عصر میں جو جمع
یکجا ہیں اور نہ پڑھے درمیان ان دونوں نمازوں کے

کچھ نماز اور مذہب کے درمختار۔ کچھ نمازی اور سنت ہیں
یعنی مقتدی کہا باب میں اور اگر دیر کر پڑھے امام نماز عصر کو
نہیں مکروہ ہے مقتدی کو نطوع درمیان ظہر اور عصر کے داخل
ہونے امام تک عصر میں ردالمختار۔

اوپر مذہب کے اور وہ ظاہر الروایت ہے شریک لیا اور وہی صحیح
ہے پس اگر کری یعنی کچھ نماز پڑھے مکروہ ہوا اور عادیہ کرے اذان
عصر کے لئے بسبب منقطع ہو جانے فوراً پڑھنی اسکی سے پس ہو گیا
مانند مشغول ہو جانے کے درمیان اون دونوں نمازوں کے
ساتھ فضل دوسری کے بحرا ہی مانند کہانے اور بیہی کی پس تحقیق
اصورت میں عادیہ کری اذان کو سراج اور جو ذخیرہ اور محیط اور
کافی میں ہے استثنائے سنت ظہر کا سو خلاف حدیث اور اطلاقی
مشایخ کے ہے فتح القادیر تبنیہ لیا ہے اس سے علامہ سیہ محمد با
بن احمد بادشاہ نے کہ ترک کرے تکبیر تشریق کو اس جگہ اور مزدلفہ
میں درمیان مغرب و عشا کے واسطے مراعات فوائت کے کہ وارد
ہے حدیث میں نقل کیا ہے اسکو علامہ سے کار زونی نے اپنے

فتاویٰ میں کتابوں میں اور اس میں نظر ہے اس لئے کہ وارد حدیث میں
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز ظہر کے پہرا تا
کے پس نماز پڑھے عصر کی اور نہ پڑھے درمیان اون دونوں کے
کچھ نماز پس اس میں تصریح ہے ساتھ ترک نماز کے درمیان اون دونوں
نمازوں کے اور نہیں لازم آتا ہے اس سے ترک تکبیر کا اور نہ قیاس
کیا جاوے تکبیر کا نماز پر سبب جب ہوتے تکبیر کے نہ نماز کے اور
اس لئے کہ مدت تکبیر کی تھوڑی ہے یہاں تک کہ نہیں شمار کی جاتی ہے
فاصل درمیان فریضہ اور راتہ کے اور حاصل یہ ہے کہ تکبیر بجا ثبوت
اوسکے وجوب کے نزدیک ہماری نہیں ساقط ہوگی اس جگہ مگر ساتھ
دلیل کے اور جو ذکر کیا ہے وہ صلاحیت دلیل ہونے کی نہیں کہتی ہے
جیسا کہ جاناتو نے یہ وہ ہے جو ظاہر ہوا ہے محکم اور اللہ تعالیٰ
داناتر ہے رد المحتار۔ اور نہ پڑھے کچھ نماز بعد اواسے
عصر کے وقت ظہر میں رد المحتار۔

ساقط ہے یہ جملہ بعض نسخوں رد المحتار سے اور نسبت کیا ہے اس
جملہ کو شریک لیبہ میں طرف شرح دہانیہ ابن شحنے کی رد المحتار۔

اور شرط واسطے صحت اس جمع کے یعنی ظہر اور عصر کے عرفات
 میں امام اعظم یعنی خلیفہ یا نایب ہو سکا ہے جو امام نہ ہو تو تنہا نماز کو
 اسکے وقت میں پڑھیں۔ اور دوسری شرط واسطے صحت جمع کے
 احرام حج کا ہے دونوں نمازوں میں پس نہیں جائز ہوگی عصر
 اور اسکے جو مسافر ہو ایک نماز میں دونوں نمازوں میں سے پس اگر
 نماز ظہر پڑھی ہو اکیلی نہ نماز پڑھے عصر کی ساتھ امام کے اور
 مانند اسکی ہے اگر نہ پڑھے ظہر کو ساتھ امام کے اور نہ پڑھے عصر کو
 ساتھ امام کے تو نہ پڑھے عصر کو مگر اسکے وقت میں اور نہ جائز ہوگی
 عصر اسکے جسے نماز پڑھی ہو ظہر کی ساتھ جماعت کے پہلے احرام
 حج سے خواہ پڑھی ہو بدن احرام کے یا ساتھ احرام عمرہ کے
 پہلے احرام باندھا ہو حج کا پہلے اداے عصر سے مگر وقت عصر میں
 اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ نہیں شرعاً ہے واسطے صحت
 عصر کے مگر احرام نہ امام اور ساتھ کسی کے قابل ہیں ایسے ثلثہ یعنی
 مالک و شافعی اور احمد اور یہی اظہر ہے نقل کیا ہے بیہ شبہ و تردید
 نے برہان سے نزدیک صاحبین کے در مختار رد المحتار

اختلاف ہے اس جمع میں یعنی جمع ظہر اور عصر میں بیچ عرفات کے
 کہ آیا یہ جمع سنت ہے یا مستحب ورجو کہا گیا ہے کہ تقدیم عصر کے
 نزدیک امام کے واجب ہے واسطے صیانت جماعت کے لائق ہے
 محل واجب کا بمعنی ثابت کے شرح لباب رد المحتار -

اقتصار کیا شرط میں سے - امام اور احرام پر اور زیادہ
 کیا ہے لباب میں تقدیم ظہر کو عصر پر یہاں تک کہ اگر ظاہر موجب
 امام کو واقع ہونا ظہر کا پہلے نوال کے یا بغیر ضو اور واقع ہونا
 عصر بعد زوال کے یا بوضو عادہ کرے دونوں کا اکٹھا اور زمان کو
 اور وہ دن عرفہ کا ہے اور مکان کو اور وہ عرفہ ہے اور جوقرب ہے
 عرفہ سے اور جماعت کو پس شرطیں چہ میں کہنا ہوئیں لیکن شرط
 اخیر یعنی جماعت داخل ہے شرط اول یعنی امام میں اسلئے کہ معنی شرط
 ہونے امام کے شرط ہونا امام کا ہے ساتھ لوگوں کے نہ وجود امام
 اوس میں علاوہ یہ ہے کہ بحر اقی میں کہا ہے کہ جماعت شرط نہیں ہے
 یہاں تک کہ اگر لاحق ہوا ہو لوگوں کو خوف اور گہراہٹ پس نماز پڑھ لے
 امام نے اکیلی دو نمازین جائز ہو گا بالاجماع علی الصیحح ایسا ہی ہے

ذخیرہ میں پہر نقل کیا دایچ سے کہ جماعت شرط جمع کی ہے
 نزدیک ابو حنیفہ کے لیکن حق غیر امام میں نہ حق امام میں پہر کہا
 پس جو نفاق اور جو ہرہ اور مجمع میں ہے شرط ہونا جماعت کا ضعیف
 ہے اور اعتراض کیا ہے اس پر نہر النقای میں اسطرح کہ نقل
 کیا ہے اس شرط کو غیر واحد نے اور تصحیح کی ہے اسکی
 اسپہجانی نے اسطرح کہ جواز سکہ فرع یعنی خوف اور گھبراہٹ
 میں اسطرح ضرورت کے ہے کہتا ہوں نہیں کہ جو گزر چکا دایچ سے
 صلاحیت رکھتا ہے توفیق کا درمیان دونوں کلام اور دونوں تصحیح
 کے پہر کافی پایا ایک جز کا دونوں نماز و نہیں سے ساتھ امام کے
 یہاں تک کہ اگر پایا اخیر ظہر کو پہر کہڑا ہو اسطرح ادا می مافات
 کے بہر پایا ایک جز کو عصر میں سے ساتھ اس کے کافی ہو گا یہاں
 افادہ کیا ہے اسکا بحر میں اور لباب میں رد المختار -

اور مطلق چوڑا امام کو پس شامل ہے مقیم اور مسافر کو لیکن اگر ہو
 امام مقیم ماننا امام کہ کی نماز پڑھا ہی امام کو گوئی نماز مقیم نکلی اور
 نہیں جائز ہے امام کو قصر کرنا اور نہ حاجیوں کو اقتدا ساتھ امام کے

تصرین کہا امام طہوانی نے تھے امام نسفی کہتے عجب ہے اہل وقت
 کہ متابعت کرتے ہیں امام مکہ کے قصرین پس کہا نے قبول کیا تلی
 دعا اور نکی یا امید رکھی جائیگی اولے کسی چیز کے حال یہ ہے
 کہ نماز اور نکی غیر جائز ہے کہا مس الایمہ نے نہا میں ساتھ اہل وقت

امام مالک	امام شافعی	امام حنفی
جاہز ہے قصر عرفین	نہیں جاہز ہے اہل مکہ	اور نماز پڑھی میں ہر نماز اور
واسطے مسافران اور	و مقیمین مکہ کو قصر اور	وقت میں اور وصیت کی
اہل مکہ کے اور واسطے	ایسا ہی نہیں جاہز	میں نے اپنی بارونگو
اون لوگوں کے جو مقیم	ہے امام کے لئے	اور تحقیق سناہنے کہ
میں مکہ میں -	قصر جب کہ مقیم ہوں	امام تکلیف کرتا ہے اور
المعانی البدیہ	کہ میں اور نام کرے	نکل آتا ہے مساف سفر کو
	نماز کو جو پیچھے امام	پہر آتا ہے عرفات کو پس اگر
	کے مسافر ہوں	ہو ایسا پس قصر جاہز ہے
	المعانی البدیہ	امام کو اور جو نہیں پس واجب
		ہو گئی حیاط انتہی منحصاً

من التناخایہ عن المحیط رد المحتار -

پس احرام شرط متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی خفیہ کے اور جمع احرام میں
بالاضافہ طواف مذکور کے ہے یہاں پر یعنی پس نہیں شرط ہے نزدیک بلی ایست
اور محمد کے اقتدا ساتھ امام یا اسکے نائب کے اور جو نہیں پس شرط ہونا چاہیے
اور مکان و تصریح ظہر کا عصر پر متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی خفیہ کے عیناً
افادہ کیا ہے اسکا شرح لباب میں رد المحتار - شاید اظہر ہو نامہ شمس طرا
امام کا جہت دلیل سے ہے اور جو نہیں پس متون قول امام پر میں تصحیح کیا
اسکی بدائع وغیرہ میں نقل کیا اسکی تصحیح کو علامہ قاسم نے ایسیجانی سے
اور عماد کیا ہے اسپر برہان الشریعت اولیٰ فی نے رد المحتار

جب ت ہو جمع عرفات میں ساتھ امام کے نہیں جائز ہے اکیل جمع کرنا۔ المعانی البیہ
مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی کئی ہو عرفہ میں نسبت کیا ہے
اسکو معراج الدرایہ میں طرف محبتی کے اور فقیہ میں طرف فخر الامیہ الزحانی اور ظہر الدین

امام شافعی

اور ذکر کیا ہے اسکو علیہ میں بحث اور کہا نہیں

دیکھا ہے میں نے اسکو صریح اور تابعہ اس کے

ہے اسکی مخبر میں رد المحتار - جمع کرے اکیلا۔ المعانی البیہ

اور جس وقت قریب ہو وی عرفات کے تو نزدیک شافعیوں اور مالکیوں اور
حنبلوں کے مستحب ہے اور نماز عمرہ میں اور کھڑا کرے امام خیمہ کو وہاں جہاں
چاہے اور غسل کری باتفاق چاروں اماموں کے وقت عرفات کے
جس وقت وہاں پچاس مستحب ہے جانا امام اور لوگوں کا سب برابر ہم کھڑے
کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔

ناز پڑھی ہے اور نہیں تھی بنا مسجد کی وہاں عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں بلکہ بنا، او سکی اول ولت عباسیوں میں ہو گئی ہے وہاں پڑھے ظہر
اور عصر کو بعد چلوں کے نزدیک شافعیوں اور مالکیوں اور حنفیوں کے اور نزدیک
حنبلوں کے پڑھے دو نون نمازوں کے بعد ایک خطبہ کو مگر نزدیک شافعیوں کے
سنت ہے جمع تقدیم مابین ان دونوں نمازوں کے واسطے مسافر سفر طویل کے
اور نہ کی اور تقیم کے واسطے اور یہ ہی مذہب حنبلیوں کا اور مذہب حنفیوں اور مالکیوں کا یہ ہے
کہ جمع مابین ان دونوں نمازوں کے جائز ہے واسطے ہر شخص کے مگر نزدیک حنفیوں کے شرط جواز
جمع کیو کہ ادا صلوٰۃ میں جماعت ہے اور امام و سکا یا شاہ یا نائب شاہ ہو کہ اور احرار و اسطے
جمع کے باندہ ہو کہ اور مذہب شافعیوں اور حنفیوں اور حنبلیوں کا یہ ہے کہ نہیں ہے جائز قصر نماز کے مگر
واسطے مسافر کے جو سفر کیا ہو اور نہ قصر میں اور مذہب مالکیوں کا یہ ہے کہ قصر کر عی فاتی میں اہل عرفات اور

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اول وقت قوت عرفات	سنتی امام ابو حنیفہ	وقت قوت کا طلوع	سنتی وقت میں آتا ہے
دو پہر پہلی دن عرفہ طلوع	نسبت وقت قوت عرفہ	ہے فجر یوم عرفہ سے	اور دن تابع ان کا ہے
فجر ختم تک ہے المعانی البدیہ	جب پایا ہوا ایک جزو	طلوع فجر ختم تک ہے	اگر وقت کیا ہو راتیں
وقت قوت کا عرفہ میں	زمانہ وقت میں کافی	المعانی البدیہ	نہ نہیں کافی ہو جائیگا
بعد زوال آفتاب کے ہے	دو گھنٹہ رات ہو یا دن		اگر وقت کیا ہو گا
عرفہ کے طلوع فجر اول روز	المعانی البدیہ		دن میں نہ رات میں
خزاں عالمگیریہ			کافی ہو گا
اور اگر وقت کیا غیر وقت			المعانی البدیہ
میں گاہ بانیہ اور قوت کا			
مگر جبکہ شبہ ہو جاوے لوگوں			
پر ہلالی الحجہ کا			
اور پورا کیا ہو لوگوں			
نے ذوقی القعدہ میں			
دن پہر ظاہر ہو ہو			

کہ جب رُقوت کیا ہے تہا دن خر کا ہو جائیگا و قوت استحساناً
 اور قیاس ہے کہ نہ جائز ہو جیسے کہ نہیں جائز ہوتا ہے اگر ظاہر
 ہو کہ تہا یوم و قوت یوم ترویہ کا ایسا ہی ہے فتاویٰ قاضی ^{عظیم}
 اور اگر نہ پایا عرفات کو یہاں تک کہ نخل آئی فجا ول دن خر کے
 پس تحقیق فوت ہو گیا اور سکا حج اور سا قوط ہو گئی اور اسی افعال حج
 کے اور ٹہر گیا احرام اور سکا طرف عمرہ کی پس اسے افعال
 عمرہ کے اور ملال ہو جائے اور واجب ہوگی ابسپر قضا حج کی
 سال آئندہ میں ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں عالمگیر یہ -

تک ہونا زعشا اور وقوت عرفات کا وقت تو نماز کو چھوڑے اور
 عرفات لجاوے لمجاظ مشقت شدید یعنی دشوین ذی الحجہ کی اتنی
 کم باقی ہے کہ اگر عشا پڑھے تو وقوت عرفات فوت ہوتا ہے اور اگر
 وقوت عرفات کرتا ہے تو عشا کا وقت جاتا ہے تو یہاں وقوت عرفات
 مقدم ہے اس واسطے کہ اگر عشا پڑھے گا تو حج دوسرے سال پر
 موقوف رہے گا پھر و اللہ اعلم خراج باقی رہے دوسری سال تک
 یا نہ رہے پہر آنی کا اتفاق ہو یا نہ ہو بخلاف نماز عسل کے کہ اسکا قضا کرنا

ہر وقت ممکن ہے از غایت الاوطار

اور وقوف عورات حایضہ اور جنب و رادون سبکا جسے نہین پڑھیں
دونوں نمازین کافی ہوگا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کہیم ایسا ہی ہے
محیط خرسی میں عالمگیر یہ -

اور کھڑا ہونا نیت وقوف میں شرط نہیں ہے اور نہ واجب اگر سو وقوف
ببٹھی ہوئی جائز ہوگا حج اوسکا اور پہلے سنے کہ شرط کینونہ ہے محل وقوف
میں پس صحیح ہے وقوف گزنیوالی اور بہاگنی والی اور قصد ارکے
دھونڈنے والی اور سوتی ہوئی اور دیوانہ اور نشہ کھائے ہوئی کا
شرط کینونہ ہے محل وقوف میں یعنی تحقیق محل وقوف میں اگرچہ
نہ درنگی کری محل وقوف میں دلالت کرتا ہے اسپر قول اوسکا کہ صحیح
ہے وقوف گزرنے والے کا طحاوی -

اور مراد کینونہ سے حصول ہے محل وقوف میں اور چہ جس جہ کے
کہ ہو اگرچہ سوتا ہو یا اوسکو عرفہ بخانا ہو ہوش میں ہو یا مکر ہو یا
جنابت میں ہو یا گزنیوالا ہو جلدی سے رد و مختار -

پس ہر ایک قیام اور نیت میں سے مستحب جیسا کہ باب میں ہے

اور سوا اسکے نہیں کہ ہوئی نیت شرط طواف میں نہ وقوف میں
اسلئے کہ نیت وقت احرام مضمون ہے سارے رکعتوں کو جو کیجا ہیں
احرام میں اور وقوف کیا جاتا ہے احرام میں ہر وجہ سے پس کفایہ
کیا گیا وقوف میں ساتھ اسی نیت کے اور طواف کیا جاتا ہے
احرام میں بعض وجہ سے نہ بعض وجہ اور سے اسلئے کہ طواف کیا جاتا
بعد تخیل اول کے پس شرط کی گئی اور میں اصل نیت نہ تعین نیت اعتبار
عمل دونوں وجہوں کے شرح نقایہ فارسی لیکن یہ فرق نہیں شامل ہے
طواف عمرہ کو اسلئے کہ طواف عمرہ کیا جاتا ہے پہلے تخیل سے اور
توبہ کے ذکر کیا جائیگا اخیر اب میں فرق دوسرا رد المحتار
صحیح ہو چکا حج میں اور سکے جو گزر جائے عرفہ میں سوتے ہوئے
یا پہنچاں اشارہ ہے اس طرف کہ وہ وقوف عرفہ صحیح ہو جاتا ہے
بلانیت کے جب کہ قریب ہے کہ تصریح کر بیگا اسکی بخلاف طواف کے
کہا جبرائیل میں اور فرق یہ ہے کہ طواف عبادہ مقصود ہے اور
اسی لئے نفل ساتھ اسکے ہو سکتا ہے پس لا بہ ہے اشتراط
اصل نیت سے اگرچہ یہ غیر محتاج طرف تعین کی جیسا کہ گذرا

اور اسی پر وقوف پس نہیں ہے عبادت مقصودہ اور اسی لئے نہیں نفل کیا جاتا ہے
ساتھ ادا کے پس جو نیت کا اصل عبادۃ میں اور وہ حرام ہے بی نیاز کرتا ہے
اور اسکی اشتراط سے وقوف میں انتہی -

لیکن یاد کیا ہے اسپر نہر الفائق میں کہ قرات نامین عبادت مستقلہ ہے بلیل کے
کہ نفل کیا جاتا ہے ساتھ قرات کے باوجود اس کے نہیں شرط کی جاتی ہے واسطے
قرات کے نیت کہا نہر الفائق میں رہنمائی کیا میں اسکو واسطے کی اور نہیں
ظاہر ہوا ہے محکو اس سے جواب کہتا ہوں نہیں کہہ بی منع کیا جاتا ہے ہونے
قرات کے عبادت مستقلہ اور نفل ساتھ قرات کے نہیں لالت کرتا ہے اسکی
عبادۃ مستقلہ ہو پرانہ وضو کی کہ نفل کیا جاتا ہے ساتھ وضو کے باوجود
وضو عبادت مستقلہ نہیں ہے اور اسی لئے نہیں صحیح ہوتی ہے نہ وضو کی اور اسطرح
قرات کے کہ نہیں صحیح ہوتی ہے نہ اسکی پس ہستانی کے حکم کا میں کہ نہ ساتھ قرات کے نہیں
صحیح ہے اس لئے کہ قرات فرض کی گئی ہے تبعاً واسطے نماز کے نہ بعینہا اور بذاتہا رد حکمتاً
طلوٹ افضل یہی وقت اس لئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ اور اسی لئے نفل کیا جاتا ہے اساطیرات کے
نہ ساتھ قرات کے بحر اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کہ الحج غفرۃ یعنی حج قبول نہی فی میں
کے نہیں اس لئے کہ مراد یہ ہے کہ جسے پایا وقوف پس تحقیق پایا حج کو سبب میں ہونے قرعین غایت بجا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب قوف کیا ہو عرفہ میں	اگر قوف ہو اور قوف	جب قوف کیا ہو	نزدیک یا بی قوف نہ کافی ہوگا
اور نہ جانتا ہو کہ یہ	عرفات کا اور پایہ ہو چکا	عرفہ میں نہ جانتا ہو	المعانی البدلیہ
عرفہ کی فی ہوجا بیگا	مشعر حرام کو تو نہ کافی	کہ یہ عرفہ ہے	نزدیک یا بیگہ کے قوف
المعانی البدلیہ	ہوگا اور سکھ و قوف	کافی ہو جائیگا	مشعر حرام میں کافی ہے
	عرفات سے	المعانی البدلیہ	قوف عرفہ سے
	المعانی البدلیہ		کہ وہ کن ہے ارکان
			جج میں قائم ہے
			مقام قوف عرفات کے
			نزدیک قاسم کے
			زبد میں واجب ہے
			نزدیک یا بیگہ کے کافی ہو جائیگا
			اور سکھ و قوف عرفات سے
			المعانی البدلیہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک
<p>عرفات ساراموقف ہے</p> <p>مکہ مکرمہ نہ بفتح راسی</p> <p>اور ساتھ ہضہ راسی کے</p> <p>بہی ایک شادی ہے</p> <p>حرم میں سے بجانب</p> <p>غرب سب عرفہ کی مختار</p> <p>کہا معراج الدرایین</p> <p>اوتری عرفات میں</p> <p>جس جگہ چاہے اور</p> <p>قریب جبل حمتہ کا فضل ہے</p> <p>روا المختار</p>	<p>وادی عرفہ نہیں ہے</p> <p>عرفہ پہرہ و قوف</p> <p>کری اوسمین نہ کافی</p> <p>ہوگا</p>	<p>و عرفہ میں سے ہے</p> <p>یعنی وادی اور جائزہ</p> <p>ہے اوسمین اور اوپر</p> <p>اوسکے لازم ہے دم</p> <p>اگر وقوف نہ کرے</p>

جل رحمۃ وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات میں ہے اور کہا جاتا ہے
 اوسکو الال بر وزن ہلال اور اسی پر چڑھنا جل الرحمۃ کا جیسا کہ کرتے ہیں
 اوسکو عوام پس نہیں ذکر کیا ہے کسی نے اون لوگوں میں سے
 کہ جبکہ اعتبار ہے اوس میں کچھ فضیلت بلکہ حکم اوسکا حکم باقی رہیوں
 عرفات کا ہے اور دعویٰ کیا ہے طبری اور ماوردی نے کہ چڑھنا
 جل رحمۃ پر مستحب ہے اور روکیا ہے اوسکو نوذنی نے اسطرح کہ نہیں
 کچھ اصل اوسکی اسلئے کہ نہیں وار دہوئی ہے اس میں خبر صحیح اور
 یہ ضعیف روایت مختار۔ اور جو شہر ہے نزدیک عوام کے
 اعتنا ساتھ وقوف کے جل رحمۃ پر کہ وسط عرفات میں ہے
 اور ترجیح اوسکی جل رحمۃ کو غیر جل رحمۃ پر پس قطعی ظاہر
 اور مخالف ہے سنت کے اور نہیں ذکر کیا ہے کسی نے اوس میں
 جبکہ اعتبار ہے چڑھنے میں اس پہاڑ کے کچھ فضیلت کو کہ فاصلہ
 ساتھ اوسکے بلکہ واسطے جل رحمۃ کے حکم باقی اراضی عرفات
 غیر موقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلئے کہ موقف رسول اللہ افضل ہے
 اور اسی پر جو کہا ہے ماوردی اور ظہیری نے استحباب ہے اس

پہاڑ کا اور یہ کہ وہ موقف انبیاء کا ہے پس نہیں ہے کچھ اصل او سکی
 اور نہیں وارد ہوئی ہے اس میں کوئی حدیث صحیحہ اور نہ ضعیف
 بحر اریق میں نقل کیا ہے لہذا دی سے کہ اسے شرح مہذب میں
 لکھا ہے طحاوی - اور شرح شیخ اسمعیل میں منک فاریسی
 منقول ہے کہا قاضی القضاۃ بدر الدین نے اور تحقیق کوشش کی ہیں
 تعین موقف آنحضرت میں اور موافقت کی سیری اس پر بعض معتدین میں
 اور علمی مکہ نے یہاں تک کہ حاصل ہوا ظن ساتھ تعین اسکے کے وہ
 فوجہ مستقیمہ شرف علی الموقف ہے وہ فوجہ کہ دہنی طرف او سکی اور سجھے
 اور سکے پتھر ملا ہوا ہے پتھر زن جبل حمہ سے اور یہ فوجہ در میان جبل
 اور بنای مربع کے ہے کہ بائیں طرف جبل کے ہے اور وہ فوجہ طرف جبل کے
 اقرب ہے تہوڑا سا سطح کہ ہو جبل آگے تیرخی ہنی طرف کے جب مونہہ کر
 تو طرف قبلہ کی اور بنای مربع بائیں طرف تیری ہو تہوڑا سجھے او سکے
 اور نقل کیا ہے اسکو باب میں بھی ساتھ اختصار کے کہا قاضی محمد
 اور بنای مربع وہ معروف ہے ساتھ سطح آدم کے اور معروف ہے
 محاذی او سکی پتھر پیٹھا ہوا تابع او سکے ہے وہ اور جو گرد او سکے ہیں

وہ پتھر بچی ہوئی اور پیچھے اوسکے میں پتھر سیاہ متصل ہمارے کے ردی مجھے
 کہا ابن جماعہ نے اور جو کرتے ہیں جاہل عوام روشن کرنا شمعوں کو
 شب عرفہ میں پس ضلالت فاحشہ اور گمراہی کہلی ہوئی اور بدعت
 ظاہرہ ہے جامع ہے انواع قبایح کو اور باز رکھتی ہے ذکر اور
 دعا سے جو مطلوب ہیں وسوقت بزرگ میں اور واجب ہے صاحب
 حکومت پر اور ہر اوس شخص پر کہ قادر ہوا زائد بدعات پر انکار اوسکا
 اور دور کرنا اوسکا حموی طحاوی -

جسوقت پڑھا لو گون نے نلہرا وعصر کو مسجد ابراہیم میں پس سنت یہ ہے
 کہ جاہلے طرف وقوف عرفات کے بغیر تاخیر اور کھڑا ہووے
 عرفات میں بعد زوال سے غروب تک اور جس مقام عرفات
 میں کھڑا ہووے درست ہے وقوف اوسکو مگر افضل نزدیک شافعیون
 اور حنفیون اور حنبلیون کے کھڑا ہونا ہے نزدیک سخرات کبار جو غروب
 طینت و این الصغار کے اور نزدیک مالکیون کچھ نہیں کسی موضع کی
 تخصیص کسی پر بلکہ کل مواضع عرفات مساوی ہے اور وہ چھ ہے
 نزدیک جاہلوں کے افسانیت وقوف جبل رحمت پر خطا ہی نہیں ہے

اصل اسکی اور کھڑا ہونا مرد کا سوار بہتر ہے پیادہ پاسے اور
وقوف عورت بیٹھی کو افضل ہے اور مستحب ہے کہ عورت عورت
موقوف کی کو نہ میں یہ مذہب ہے شافعیون کا اور نزدیک حنفیون
اور مالکیون کے رکوب افضل ہے قیام سے مرد اور عورت دونوں
لئے اور کہا مالکیون نے نہ بیٹھی عورت مگر ضعف کے سبب سے
اور نزدیک حنبلیون کے مطلقاً رکوب افضل ہے قعود سے اور بہتر
یہ ہے کہ عورت کھڑا ہونا الاعرافات کا متوجہ قبلہ کی طرف
پاک ہوا راخا لیکہ چپا ہوا عورت کا اور جو کھڑا ہوا عرافات میں
بعینان صفتوں کے جائز ہے وقوف مگر بہتر نہیں ہے اور نزدیک
شافعیون کے بہتر یہ ہے کہ نہ رکے روزہ دن عرفہ میں طاقت والا ہو
یا نہ ہو اور اکثر شافعیون کے نزدیک مکروہ ہے یہ روزہ اور مذہب
حنفیون کا یہ ہے کہ مستحب ہے یہ روزہ حاجیون کے لئے بشرطیکہ
اگر ضعیف نہ ہوں اور در صورت ضعیف مستحب افطار میں ایسے ہی کہا
صاحب محیط نے اور نزدیک حنبلیون کے نہیں مستحب یہ روزہ مگر
اوپر متنت کیواسطے کہ نہ رکے طاقت وراثتی اور مستحب ہے نیک کام

کرنا بیچ ان دس نوں کے حصہ صادق عرفہ میں اور نہ کرے عرفات
 میں مگر تلاوت قرآن اور ذکر اور دعا اور تہلیل و تکبیر اور استغفار
 اور دعا کرے اللہ سے تنہا ہو یا جماعت میں اپنے واسطے اور
 والدین اور رشتہ داروں اور دوستوں اور باقی مسلمانوں کے لئے
 جس وقت غروب کرے شمس و زری امام اور لوگ عرفات سے
 تبلیغ کرنیوالے ذکر کرنیوالے شکر کرنیوالے اور خوش ہو نیوالے
 ساتھ نعمت اللہ کے اور یہ مذہب غیر مالکیوں کا ہے اور مروی ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتوں کو
 کہ دیکھو بندوں میری کو آتے ہیں غبار آلودہ اور زو لیدہ بال ہماری
 خدمت کے لئے گواہ کرتا ہوں تم کو کہ بخشداری پہنے گناہ ان بندوں
 اگرچہ ہو دین ندر سے بیابانوں کی اور قطرے بارشوں کے اور سڑک
 بندوں میری بخشش کی گئی تم کو اور شفاعت کرنیوالے تمہارے کو اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البیض خاک اوڑھتا ہے سر پر
 پہچھے اور ترے لوگوں کے عرفات سے افسوس کرتا ہے یہاں تک کہ
 آتے ہیں شیاطین اسکے پاس اور کہتے ہیں کیا ہوا تجکو میں کہتا ہے

وہ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے تھے ساتھ یا ستر برس سے بخشید
 اللہ نے تھوڑی دیر میں اور جو شخص نکلے عرفات سے قبل غروب
 شمس سے اور پہرہ آیا وہ عرفات کی طرف دن نکلنے یوم نحر تک
 ہو گیا اور سکا حج نزدیک مالکین کے خلاف ہے اور یمون یا مونکے
 اور کہا امام احمد رحم نے جو وقت اور تری عرفات سے تہلیل اور
 تکبیر اور تلبیہ کرے اور کہی اللہم الیک انقذت والیک رغبت بنک
 تر مت فاقبل سکی واعظم جری وقبل تو بی وارحم تضرعی واستجب
 دعائی وعطنی ہوئی اسے بارخدا یا اور ترائین اور رغبت کرتا ہوں
 تیری طرف اور ڈرتا ہوں میں تجھے قبول کر عبادت میری اور
 بڑا اجر میری اور قبول کر تو بہ میری اور مہربانی کر میری عاجزی
 اور قبول کرد عا میری اور پورا کر سوال میرا اور سنت یہ ہے
 کہ اور تری لوگ آرام کے ساتھ اور نہ چلین جلدی چنانچہ جلدی
 ساتھ اور تری ہیں حال از مناسک صغیر ابن جامع

احکام امام متعلق عرفات

امام ابو حنیفہ

پہر جاے امام ساتھ قوم کے مسجد نمروہ سے طرف موقف کے
یعنی مکانِ قوف کے جو عرفہ میں ہے اور وہ ایک جگہ ہے
عرفات میں سے چار فرسنگ پر مکہ سے نام رکھی جاتی ہے تہ
موقف اعظم کے درمختار ردالمختار طحاوی -

نماز پڑھے ظہر اور عصر کے ساتھ جمع کے مسجد نمروہ میں اور جاے
موقف کو ساتھ غسل کے کہ سنت ہے درمختار -

اور غسل افضل ہے وضو سے طحاوی اور دو قوف عرفات کری
امام ابو پر اپنے اونٹنی کے قریب جبلِ رحمۃ کے نزدیک بڑے
پتھر ونگلی قبلہ کی طرف موہ کر کے درمختار جبلِ رحمۃ وہ پہاڑ ہے
جو وسط عرفات میں ہے اور کہا جاتا ہے اسکو الال بوزن
ہلال ردالمختار - نزدیک بڑی پتھروں کے یعنی پتھروں سیاہ
کے جو بھی ہوے ہیں اسلئے کہ وہ پتھر جگہ کان موقف انحضرت
صلعم کی ہیں شرح لباب - خانیہ میں ہے اور افضل ہے

امام کو وقوف سوار ہو کے اور غیر امام کو یہ کہ وقوف کرے
نزدیک امام کے انتہی۔

اور ظاہر اسکا یہ ہے کہ رکوب یعنی سوار ہونا واسطے فقط امام کے
ہے اور یہی مفہوم کلام مصنف کا ہے مانند ہدایہ اور بدایع
وغیرہما کے اور مویدا اسکا ہے قول سراج کا اسلئے کہ دعا کرے
امام اور دعا کرین لوگ ساتھ اس کے دعا کی پس اگر ہو گا امام ہنی
سواری پس ہونا اسکا سواری پر ابلغ ہے بیج مشاہدہ
لوگوں کے اور سکو انتہی۔

لیکن ہستانی میں ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہو غیر اسکا رکوب
امام سے اپنی اور مانند اسکی ہے متین متقی میں اور نقل کیا ہے
بعض علمائے سراج سے۔ منک بن المعجمی سے کہ مکروہ ہے وقوف
بشت دابہ پر مگر بیج حال وقوف کے عرفہ میں بلکہ وہ افضل ہے
واسطے امام اور غیر امام کے ادا اور نہیں دیکھا یعنی اسکو سراج میں رجحنا
اور دعا مانگی امام جہر سے ساتھ کوشش اور الحاح کے اور تعلیم کری
مناسک اور وقوف کرین لچک پیچھے اس کے قریب قبلہ رہنستی ہو چکی

قول کو خشوع اور بکاسے در مختار۔

اور نہ افراط کرے جہر میں ساتھ آواز کے لباب۔

اسی اس طرح کہ رنج دمی اپنے نفس کو لیکن مقید کیا ہے شرح لباب نے
جہر کو ساتھ ہونے اور سکے کے تلبیہ میں اور کہا شارح لباب نے اور
اسی پر دعیہ و اذکار پس ساتھ خفیہ کے اولیٰ میں کہتا مہون میں
موجود اسکا ہے قول اور سکا سراج میں اور اجتہاد کرے دعائیں اور
سنت اخفا می صوت ہے بسبب قول لہ تعالیٰ اذ عو ربکم
تضرعاً و خفیہ انتہی روا المختار۔

اور ادٹھای ہاتھوں کو پہلا کے اور استقبال قبلہ کری جیسا کہ استقبال
کرتا ہے دعا کر نیوالا ساتھ ہاتھ اور مہونہ کے ایسا ہی باایع میں عالمگیر
واجب فہمین ٹھہرنا تک ہے

امام ابو حنیفہ اور واجب قوف کا استدعا ہے غروب آفتاب تک علیہ السلام
اور جب غروب ہوا آفتاب جاے امام اور لوگ ساتھ اسکے ہا، تنگی
یہاں تک کہ آئین مزدلفہ میں ایسا ہی ہے ہدایہ میں عالمگیر یہ۔
اور سزاوار یہ ہے کہ جاے ساتھ امام کے اور نہ آگے جاے

امام سے مگر جب تاخیر کرے امام غروب آفتاب سے پس جائیں لوگ
پہلے امام سے بسبب اخل ہو جانے وقت کے ایسا ہی اختیار شرح
مختار میں عالمگیریہ -

اور اگر خوف کری امام ازدحام کا پس جلدی کرے جانے میں
پہلے غروب آفتاب سے پس نہیں ہے کچھ مضائقہ جب تک کہ پہلے
حدود عرفہ سے پہلے غروب آفتاب کے ایسا ہی ہے محیط میں
اور افضل ٹھہرنا ہے مکان قوف میں تاکہ نہ شروع کرنوالا
ادامین اور وہ افاضہ یعنی جانا ہے پہلے او کے وقت سے
اور تاکہ نہ مخالف سنت کے ایسا ہی ہے تبکین میں -

اور اگر ٹھہرا رہے تھوڑا سا بعد غروب آفتاب کے اور جانے امام
کے بسبب خوف ازدحام کے پس نہیں ہے کچھ مضائقہ اس میں
ایسا ہی ہے ہدایہ میں عالمگیریہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جَبَّی عرفات سے عز و انتساب سے پہلی درجہ جائی طوافِ بیکری قبل طلوع فجر ثانی کی روئے ارقت کرئی مکی دریا پہ پہ پہ سترہ سترہ قبل مین	جَبَّی عرفات سے عز و انتساب سے پہلی درجہ جائی طوافِ بیکری قبل طلوع فجر ثانی کی روئے ارقت کرئی مکی دریا پہ پہ پہ سترہ سترہ قبل مین	جَبَّی عرفات سے عز و انتساب سے پہلی درجہ جائی طوافِ بیکری قبل طلوع فجر ثانی کی روئے ارقت کرئی مکی دریا پہ پہ پہ سترہ سترہ قبل مین	جَبَّی عرفات سے عز و انتساب سے پہلی درجہ جائی طوافِ بیکری قبل طلوع فجر ثانی کی روئے ارقت کرئی مکی دریا پہ پہ پہ سترہ سترہ قبل مین
استغفر لعل شافعی واجب	استغفر لعل شافعی واجب	استغفر لعل شافعی واجب	استغفر لعل شافعی واجب
المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ
المرکز کیا قبل از انقباض پیش رفت کی یہاں تک کہ غرض کیا تھا کہ ساتھ ساتھ کا اونی م	المرکز کیا قبل از انقباض پیش رفت کی یہاں تک کہ غرض کیا تھا کہ ساتھ ساتھ کا اونی م	المرکز کیا قبل از انقباض پیش رفت کی یہاں تک کہ غرض کیا تھا کہ ساتھ ساتھ کا اونی م	المرکز کیا قبل از انقباض پیش رفت کی یہاں تک کہ غرض کیا تھا کہ ساتھ ساتھ کا اونی م
المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ	المعانی البدیعیہ

مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے ترک وقوف محرم جہیزم آنا ہے خزانہ مفتین
 امام ابو حنیفہ بعد وقوف عرفات کے جب نقاب و بھو آئی مزدلفہ میں
 راہ پر ازین کے کہ وہ دو پہاڑین درمیان عرفات اور مزدلفہ کے -
 اور جب عرفات میں آنقاب غروب ہو تو وہاں سے مزدلفہ میں آوے مازین کے
 راہ سے اور مزدلفہ کی حد عرفات کی مازین سے ہے محسوس کی مازین تک م
 مازین بصیغہ ثنیہ تنگ راہ ہے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان میں اور
 دوسرا مازین سنا اور مکہ درمیان میں ہے کذا فی القاموس اور حاشیہ
 دلائل الاسرار میں احکام ماوردی سے منقول ہے کہ مازین ایک پہاڑ
 ہے عرفات اور مزدلفہ کے درمیان باجملہ سنت یہ ہے کہ مناسی عرفات
 کو ضرب کی راہ سے جاوی اور عرفات سے مزدلفہ کو مازین کی راہ
 آوے از غایت الاوطار -

اور حد مزدلفہ کی مازین عرفہ سے مازین محسوس تک ہے اور سخت ہے
 کہ جب قریب ہو مزدلفہ کے پیادہ پا داخل ہو مزدلفہ میں تا وہاں تو تضرعا
 اس لئے کہ مزدلفہ حرم محترم میں سے ہے اور تکبیر کہی اور تسلیل و تسمیہ

اور لبیک کہی ساعت بساعت اور مزدلفہ کل موقف ہے مگر وادی
 مح کہ وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے اور مزدلفہ میں سے
 نہیں ہے پس اگر وقوف کری وادی مح میں بطن عرنہ میں کہ ایک
 مقام ہے قریب عرفات کے جائز ہوگا مشہور برعینی نہ صحیح ہے وادی
 وادی مح میں وقوف مزدلفہ سے اور وقوف بطن عرنہ میں وقوف
 عرفات سے کہ ارکان حج میں سے ہے مشہور پر برخلاف اس کے
 کہ: ایچ میں ہے جواز وقوف کا وادی مح اور بطن عرنہ میں اور
 اوتری نزدیک جبل قریح کے اور صحیح یہ ہے کہ جبل قریح وہی شعر
 حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ شعر حرام مزدلفہ سارا ہے اور اسی
 جبل قریح پر سقہ یعنی روشنی کی جگہ ہے کہا گیا ہے کہ وہ کانون
 یعنی پٹی آدم کے ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اسطوانہ ہے پتھر و نکا
 گول کو لایا اسکی جو بیس گز کی ہے اور طول اسکا بارہ گز کا ہے
 اور اوہین بچیس درجہ ہیں اور وہ اوپر لکڑی مرتفع کے ہے جلانی
 جاتی تھی اوپر شمع شب مزدلفہ میں خلافت ہارون شیباز میں اور
 پہلے اس سے جلائی جاتے تھے لکڑی اوپر اور بعد اس کے ساتھ

بڑی چراغوں کے درمختار ردالمختار -

زندہ کرے اوس شب کو یعنی عید کی رات کو اس طرح کہ مشغول ہو اور
یا اسکے اکثرین ساتھ عبادت کے نماز یا قرات قرآن یا ذکر یا دیگر
علم شرعی اور اسکی مانند سے ردالمختار -

امام شافعی شب گزاری مزدلفہ میں نک ہے واجب نہیں ہے
رکن واجب حج میں المعانی البدیہ

امام مالک وہ رکن ہے اور نہیں تمام ہوتا ہے حج مگر ساتھ وکی المعانی البدیہ
شعبی - حسن بصری - نخعی - متفق با امام مالک

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>استغفر بقول اول شافعی</p> <p>عطا زہری</p> <p>فتاویٰ ثوری</p> <p>اسحاق ابوقریبہ</p>	<p>جب ہی مزدلفہ میں</p> <p>قبل نصف شب کے اترے</p> <p>کری م کی اور جو</p> <p>میں دو قول ہیں</p> <p>ایک قول میں</p> <p>واجب متحد ہے</p> <p>دوسرا قول یہ ہے</p> <p>کہ مستحب ہے</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>اور نماز پڑھے فجر کی اندھیری میں</p> <p>واسطے وقت کے پھر قوت کرے</p> <p>مزدلفہ میں وقت قوت مزدلفہ کا</p> <p>طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے</p> <p>اگرچہ ہوسا تہمہ رور کے بدون ٹہرنے</p> <p>کے جیسا کہ عرفہ میں ہے در مختار</p> <p>مستحب ہے بقول دوم شافعی</p> <p>المعانی البدلیہ</p> <p>شرح عبارت در مختار</p> <p>نماز پڑھی فجر کی غلص میں یعنی</p> <p>اندھیری میں لی وقت فجر میں نہیں</p> <p>مسنو کی غلص میں نماز فجر پڑھنا</p> <p>ہمارے دیکھ لینی نزدیک غلص کے مگر</p> <p>اس جگہ لڑیا علی کہ دن میں اپنا پر</p>

اور پوسچر کے گدرا خانیہ سے اور پہلے بیان کر چکے ہیں ہم کہ اکثر اسکے خلاف پرہین ردالمختار

اور پہلی جو ردالمختار میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھے فجر کی نما میں فجر کے وقت مختار میں اور وقت مختار زمان اسفار ہے اور خانیہ میں ہے کہ پڑھے نماز فجر عرذہ کی نما میں بیچ غلے کے پس گویا کہ قیاس کیا ہے اوسنے اسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر اول پر یعنی وقت اسفار میں پرہین پڑھیں پس وہی افضل ہے شرح لباب -

واسطے وقوف کے اسی واسطے امتداد وقوف کے ردالمختار ای واطحاجت وقوف کے بیچ مزدلفہ کے جبل فرج پر اگر ممکن ہو اور جو نہ ممکن ہو تو قریب کے جیسا کہ سنت ہے طحاوی ۔ یہ وقوف یعنی وقوف مزدلفہ واجب نزدیک

امام شافعی

وقوف مشر حرام میں کن ہیں؟ نامر

ارکان حج میں اور نہ وجہ ہے یحییٰ

حج میں بلکہ سنت ہو کہ ہے مویہ

المعانی البدلیہ

ہماری یعنی نزدیک خفیہ کے نہ سنت اور شب گذاری مزدلفہ میں سو کہ وہی فجر تک

نہ واجب خلاف شافعی کا ہے ان

دونوں میں ایسا ہی ہے لباب میں

اور اسکی شرح میں ردالمختار

وقت اور اسکا اسی وقت جواز و قوف کا کہا باب مین راول وقت اور اسکا طلوع فجر
 ثانی ہے یومِ محرم سے اور آخر اور اسکا طلوع آفتاب فجر ثانی سے پس قوف کیا
 مزدلفہ میں پہلے طلوع فجر سے یا بعد طلوع آفتاب کے نہ امتداد اور شمار کیا جائیگا یہ
 اور اسکا اور مقدار واجب قوف میں بقدر ایک ساعت کے ہے اگرچہ وہ عساکر و
 اور مقدار سنت قوف یہ ہے کہ امتداد و قوف کا خواب جالاسو جائے اور کون قوف
 نہ نماز قوف کا ہے مزدلفہ میں برابر ہے کہ اپنی فعل سے ہو یا غیر کے فعل سے اس طرح
 راول ہو یا اپنی امر سے یا غیر کے امر سے سوتا ہو یا بیہوش ہو دیوانہ ہو یا نشے
 میں ہو نیت کی ہو اور کسی یا نہ نیت کی ہو اور کسی جاننا ہو اور کسی یا نہ جاننا ہو اور کسی کو جاننا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
واجب امارت مزدلفہ میں جائز ہے اما مزدلفہ سے	سقی بقل اول شافعی	الزکرا مزدلفہ میں اور	زادہ زلفہ میں ہے اور ہر
طلوع غرتاب پہرا کیا پہلے بعد آدھی رات کے			اور اگر اوڑھ پہرا کیا اور
طلوع فجر سے بسبب عی کے	المعانی البیہ		نہیں اور عی م اور ہر رات کے
نہ واجب کا اور کچھ اور اگر			کہ آئی پہلی آدھی رات کے
آیا ہونے کے پس نہ ایگا			یا پہلی عی
اور ہر دم	المعانی البیہ		

لیکن اگر چہڑیگا اوسکو بسبب عذر کے ماندر رحمت کی نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھ در مختار

اگر ترک کیا ہو وقوف کو ساتھ عذر رحمت کے نہیں لازم آتا ہے
کچھ اوسپر عبارت لبا کے یہ ہے مگر جبکہ ہو ترک وقوف کا بسبب
کسی علت کے یا ضعف کے یا ہو عورت کہ خوف کرتی ہو ازدحام کا
پس نہیں لازم آتا ہے کچھ اوسپر انتہی - لیکن کہا بجز ایق میں انہیں
نقد کیا ہے محیط میں خوف ازدحام کو ساتھ عورت کے بلکہ مطلقاً
چہڑا ہے اوسکو پس شامل ہے مرد کو انتہی کہتا ہو نہیں اور یہ
شامل ہے واسطے خوف رحمت کے وقت رمی کے پس مقتضی اوسکا
یہ ہے کہ اگر گیارہات میں نکاح رمی کری پہلے جانے لوگوں کے اور
ازدحام اوسکے کے نہ لازم آئیگا کچھ اوسپر لیکن نہیں شک ہے کہ
کہ ازدحام وقت رمی کے اور راہ میں پہلے ہو بچنے کے وہاں
تحقق ہے ہماری زمانہ میں پس لازم آئیگا اوسے ساقط ہو نا وجہ
وقوف کا مزدلفہ میں پس ادنیٰ تقدیر خوف ازدحام کے ہے ساتھ
عورت کے اور محل کرنا اطلاق محیط کا اوسپر بسبب ہونے اوسکے کے

عذر ظاہر اسکے حق میں ساقط ہوتا ہے ساتھ اسکے واجب بخلاف
مرد کے یا حمل کیا جائے اور پراوسکے کہ جسوقت خوف کری ازدہام
کا مانند مرض ہے اور اسی لئے کہا سراج و ہاج مین۔ مگر جبکہ ہوا و سکو
علت یا مرض یا ضعف پس خوف کری ازدہام کا پس جابی رات کو
پس نہیں لازم آتا ہے کچھ و سپر انتہی لیکن کہی کہا جاتا ہے
کہ سوای اسکے ناسک حج مین سے نہیں خالی ہے ازدہام سے
اور تحقیق تصریح کی ہے عالمون نے اسکے کہ اگر آیات عرفات سے
بسبب خوف ازدہام کے اور متجاوز ہو گیا حد و عرفات سے پہلے
غزوہ کے لازم آئیگا او سپردم جب تک کہ نہ لوٹ آئیگا پہلے غزوہ سے
اور ایسا ہی ہے اگر بہاگا اونٹ محرم کا پس پیچھے ہوا اسکے جیسا کہ
تصریح کی ہے او کی فتح القدر مین اور پراوسکے کہ ممکن ہے او سکو
اخر از رحمت سے سانبہ وقوف کے بعد فجر کے ایک نکلے پس حاصل
ہو جائیگا واجب اور چلا جائے پہلے جانے سے لوگون کے اور
اسین ترک تدوق و مسنون کا ہے بسبب خوف رحمت کے اور
وہ پہل تر ہے ترک اور واجب سے کہ کہا گیا ہے کہ وہ رکن ہے

اور کہی جوابے یا جاتا ہے اسطرح کہ خوف از دہام کو مانند عجز اور
مرض سے مستوری اسکی نہیں کہ گردانا ہے اسکو علمائے عذرب
حدیث کے کہ آنحضرت صلعم نے آگے ہی صغیفون اہل اپنی کورت
میں اور نہیں گردانا گیا یہ عذرفات میں اسلئے کہ اسہین ظاہر کرنا
مشرکوں کی مخالفت کا ہے اسلئے کہ مشرک لوگ جانتے تھے پہلے
غروب کے ردالمحتمل۔

اگر ترک کیا وقوف کو ساتھ عذر کے مانند رحمت کی نہیں لازم آتا ہے
کچھ اوپر اور ایسا ہی حال ہے ہر واجب کا جیسا کہ ترک کیا ہو سکو
ساتھ عذر کے نہیں لازم آتا ہے کچھ اوپر جیسا کہ بحر رائق میں ہے
بخلاف کرنے معذور کے بسبب عذر کے مانند پہنی سلسلے کپڑے کی
اور مانند اسکی اسلئے کہ عذر نہیں ساقط کرتا ہے دم کو جیسا کہ قریب
کہ ایک گناہیات میں اور ساتھ اسکے ساقط ہو گا جو لایا ہے او سکو
شرعیہ میں ساتھ اپنے قول کے لیکن وارد ہوتا ہے اوپر جو نص
کیا ہے شارع نے ساتھ اپنی قول کے فمن کان منکم مریضا اذ ذمی من
فقد نہ انتہی ہاں وارد ہوتا ہے جو پہلے اس سے ہم نقل کر چکے ہیں انتہی

فتح القدیر سے کہ اگر متجاوز ہو جائے عرفات سے پہلی غروب کے سبب
 بہا گئے اونٹ کے یا سبب خوف رحمت کے لازم آئیگا اوسپر دم
 اور کبھی جواب دیا جاتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ آئیگا شرح لباب سے
 بیچ جنایات کے نزدیک قول لباب کے اور اگر فوت ہو جائے محرم
 سے خوف مزدلفہ میں ساتھ اختصار کے پس لازم آئیگا اوسپر دم
 اس سبب سے کہ یہ عذر ہے جانب سے مخلوق کی پس موثر ہوگا
 لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر گرداننا فقہا کا خوف رحمت کو بیان عذر
 ترک خوف مزدلفہ میں اور جان لیا ہے تو نے جواب اسکا رد و بھتا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
کافی ہوگا عطا حسن	جب یکساں ہو چاند ذی الحجہ کا ایک نئے یا دہرے پہرہ کیا ہو حاکم اور نکلی گواہی کو پس گو اہی سی وقوف کریں تین دن موافق اپنی رویت کے اور وقوف کریں لوگ دسویں دن موافق اور نکلی رویت کے پہرہ اگر وقوف کریں گواہ ساتھ لوگوں کے دسویں دن اور نہ وقوف کریں تین دن کافی ہوگا وقوف اور نکلا دسویں دن - جب خطا کری عرۃ میں جو وقوف کری عرۃ میں دن عرۃ کے نہ کافی ہوگا	اگر وقوف کیا اور نہ ہوں سنے دسویں دن لوگوں کے ساتھ کافی ہوگا وقوف اور نکلا اور اگر وقوف کیا اب نہ ہوں تین دن نہ کافی ہوگا تین دن نہ کافی ہوگا

احکام امام متعلق مزدلفہ

نہیں احتیاج ہے جمع مزدلفہ میں امام کے پس اگر پڑے گا
مغرب اور عشا کو جمع کر کے نزدیک جبل قریح کے تنہا بدون
جماعت کے جائز ہے برخلاف اسکے جو شرح تقایید بر جذی میں
ہے کہ وہ خلاف مشہور فی المذہب کے ہے شرح لباب -

اور ذکر کیا ہے لباب میں کہ جماعت سنت ہے اس جمع میں پہر
کہا اور شرا بط اس جمع کے احرام با کھج اور تقدیم وقوف کے
ہے اسپر اور زمان اور مکان اور وقت ہے الح کہا شارح لباب
نے پس نہیں جائز ہے یہ جمع واسطے غیر محرم با کھج کے اور
ای پر وہ جو ذکر کیا ہے اوسکو محبوبی نے کہ احرام با کھج شرط
نہیں ہے جمع میں پس غیر صحیح ہے بسبب تخریج فقہاء کے اس طرح
کہ یہ جمع جمع ناک ہے اور نہیں ہوتا ہے ناک مگر ساتھ احرام
با کھج کے اور ساتھ اسکے ظاہر ہوتی ہے صحت اوسکی جسکی بحث
کی ہے نہر ساتھ اس قول کے اور لائق ہے شرط ہونا احرام با کھج کا

واسطے ہونے اوسکے کے مغرب ادا کرنا والا ہ۔ اور ظاہر ہوا
 کہ جو نہایہ اور ہندیہ مین سے عدم اشتراط اور سکا مبنی ہے
 اور قول محبوبی کے رد المحنار
 ذکر کیا ہے امام محبوبی نے اور نہیں شرط ہے جمع مرزلفہ
 مین خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام ایسا ہی ہے کفایہ
 مین عالمگیریہ۔

مزدلفہ

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب جمع کری درمیان مغرب و عشا کے مزدلفہ میں اقامت کہی ہر ایک کے لئے اور ہر ایک کے لئے اذان کہتے ہیں شافعی سے قول میں کہ ذکر کیا ہے باب الاذان میں</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>اور نماز پڑھی مغرب و عشا کے ساتھ ایک اذان و ایک اقامت کے اسلئے کہ عشا اپنی وقت میں نہیں محتاج ہے اعلام کی جیسے کہ نہیں احتیاج ہے سبکگاہ نام کی و مختار اسلئے کہ عشا اپنی وقت میں محتاج اعلام کے نہیں ہے علت اقتصار کے اقامت پر سبکگاہ یعنی جمع کرنے میں بیچ مزدلفہ کے بخلاف جمع کے عرفہ میں اسلئے کہ ساتھ دو اقامتوں کے ہے اسلئے کہ نماز دوسری سبکگاہ اور کبجا بیگی اور کی غیر وقت میں پس اقع نہوگی حاجت طرف اقامت دوسری کے واسطے اعلام کے ساتھ شروع کے دوسرے ای پر نماز دوسری</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>ایک اذان کہے</p> <p>اور قامت ہر ایک کے</p> <p>نئے جدا ہے *</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>آتی تھ پڑ ہے دونوں کو ساتھ</p> <p>دواذانوں اور دو</p> <p>اقامتوں کی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>نزدیک بٹری اور ابن عمر کے</p> <p>جمع کر می دونوں میں ساتھ</p> <p>ایک اقامت کی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

اس جگہ یعنی جمع مزدلفہ میں ادا کی جاتی ہے اپنے وقت میں پس استغنی
 ہوگی تجدید اعلام سے مانند وتر کے ساتھ عشا کی بدایع رد المحتار
 اور نماز پڑھے مغرب و عشا کے اول وقت عشا میں قہستانی اور
 سزاوار یہ ہے کہ نماز پڑھے پہلے وتر نے سے اپنی ڈیرے میں
 اور پہلے اوتار فی زمین سے بلکہ سہا ہی اپنے اونٹ کو اور باندہ
 اوسکو اور اشارہ کیا۔ ہے اس قول میں اس طرف کہ نہیں تطوع ہے
 در میان مغرب و عشا کی اگرچہ سنت مکرہ ہو علی الصبیح اور اگر تطوع کیا
 اعادہ کری اقامت کا جیسے اعادہ کری اقامت اگر مشغول ہو اور دوسرا
 اون دنوں کے ساتھ دوسرے عمل کے بحر۔ کہا شرح لباب میں
 اور پڑھے سنت مغرب و عشا کی اور وتر کو بعد اوسکے جیسا کہ تصریح
 کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی مناسک میں وراہی
 قول شارح کا تہوڑا پہلے باب اذان سے کہ مکرہ ہے نفل پڑھنا
 بعد دو نمازوں جمعین کے سوا و سہین کلام ہے پہلے اوسکو
 اوسی جگہ ہم لکھ چکے ہیں رد المحتار۔ مکرہ ہے تطوع در میان
 اذان جمع کے عرفہ اور مزدلفہ میں اور ایسا ہی ہے بعد دو نمازوں

جمع کے جیسا کہ گذرا مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو
عرفہ میں درمختار۔

درمیان دو نمازوں جمع کے یعنی جمع عصر کے ساتھ ظہر کے بعد نماز
عرفہ میں اور جمع مغرب کے ساتھ عشا کی تاخیر از مزدلفہ میں ردالمحتار
اور ایسا ہی مکروہ ہے تقطوع بعد اون دونوں کے ضمیر جمع کے
راجح ہے طرف فقط دو نمازوں جمع کی جو عرفہ میں ہوتی ہے۔

نہ مزدلفہ میں اسے اگرچہ موہم ہے کلام صاحب درمختار کا اسکا
کہ راجح موہم دونوں طرف اسلئے کہ نفل بعد دو نمازوں جمع مزدلفہ
کے مکروہ نہیں ہے اور وال اس پر کہ مراد صاحب درمختار کی یہی
قول اسکا جیسا کہ گذرا ہے یعنی قریب دیکے قول ہیں کہ مکروہ
نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ عصر جمع کے گئی ہو عرفہ میں ردالمحتار
اور ذکر کیا ہے رحمتی نے وہ جو مفید ہے ثبوت خلاف کا نزدیک
ہمارے مکروہ ہونے تشفل میں بعد دو نمازوں مغرب اور عشا کے مزدلفہ
میں لیکن وہ حکم جزم کیا ہے شرح لباب میں یہ ہے کہ پڑھنا سنت
مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اون دونوں کے اور کہا جیسا کہ تصریح

کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی مشک میں رد المحتار۔
 اور نماز پڑھے مغرب و عشا کی راہ میں یا عرفات میں اعادہ کری اوکا
 واسطے حدیث کی الصلوۃ ایامک یعنی وقت اس نماز کا یا جگہ و سکی آگے
 ٹہری ہے پس موقت ہے مغرب و عشا ساتھ زمان اور مکان اور
 وقت کے پس زمانہ شب و خمر ہے اور مکان مزدلفہ ہے اور وقت وقت
 عشا ہے یہاں تک کہ اگر پہنچ جائے طرف مزدلفہ کی پہلے عشا سے
 نہ پڑھی مغرب یہاں تک کہ داخل ہو جائے وقت عشا کا پس صلاحت
 کہتا ہے یہ مسئلہ پہلے ہونے کا کئی وجہ سے درمختار

صلاحت کہتا ہے یہ مسئلہ پہلیوں کا کئی وجہ سے پس پہلی وجہ یہ ہے
 کہ کہا جائے کہ کنسی نماز فرض ہے کہ نہیں مطلوب ہے اوکے لئے
 اقامت پس جواب و سکا یہ ہے کہ عشا مزدلفہ جبکہ نہ فاصلہ ہو درمیان
 اوکے اور درمیان مغرب کے ساتھ کسی فاصل کے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کہا جائے کہ کنسی نماز ہے کہ پڑھی جائے
 اپنی غیر وقت میں اور وہ ادا ہوا و تیسری وجہ یہ ہے کہ کنسی نماز
 ہے کہ جب پڑھی جائی اپنے وقت میں جب ہوا عادہ اوکا پس جواب

دونوں جہ کا یہ ہے کہ وہ مغرب مزدلفہ ہے ۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ کونسی نماز ہے کہ واجب ہے پڑھنا اور اس کا مکان مخصوص میں پس جواب یہ ہے کہ وہ مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ہے پس تامل کر اور نکال سو اسے اس کے درمیان جموی زیادہ کیا طحاوی نے اس جہ کو اور کونسی عشاء ہے کہ ادا کری اور اس کو صاحب ترتیب اور صحیح ہو جائے پس جواب یہ ہے کہ وہ عشاء مزدلفہ ہے اور زیادہ کیا رحمتی نے چار وجہ اور کو اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اور اس کا ایک زمانہ میں نہ دوسرے زمانہ میں اور وہ مغرب مزدلفہ کی ہے کہ وقت اور اس کا عید کی شب غیر اسکے وقت کا ہے باقی دونوں اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اور اس کا ایک حالت میں نہ دوسری حالت میں وہ بھی نماز عید کی شب کی ہے مختلف ہوتا ہے وقت اور اس کا حالت احرام با کھج میں اور کونسی نماز فاسد ہے جب نکل جائی وقت اور نماز کا کہ اسکے بعد بھی صحیح ہو جائے اور کونسی نماز ہے کہ مکروہ ہے لانا اور اس کا

ساتھ اس کے نیت کے یہ نماز مغرب مزدلفہ ہے رد المحتار
اور اعادہ اس کا کرے جب تک کہ نہ نکلی ہو فجر پس بعد نکل آنے
فجر کے عود کر ایسے جو نماز پڑھی ہے راہ میں یا عرفات میں طرف
جواز کی اور یہ یعنی عدم جواز اس نماز کا جو مزدلفہ کی راہ
میں پڑھے کہ مفہوم اعادہ کرنے سے جب تک کہ طلوع فجر نہ ہو
جب ہی کہ نہ خوف طلوع فجر کا راہ میں اور اگر خوف ہو طلوع
فجر کا راہ میں پڑھ لے اون دونوں کو درمختار

یعنی نسخون درمختار میں ہے کہ اگر پڑھی ہو نماز مغرب یا عشا کی
اور بعض نسخون نہیں ہے اقتصار مغرب پر موافق اس کی جو کنز وغیرہ
میں ہے اور یہ اولیٰ ہے اس لئے کہ مراد تنبیہ ہے وجوب تاخیر
مغرب پر اس کے وقت مقتادے اور سمجھا جاتا ہے اس سے
بالاولیٰ وجوب تاخیر عشا کا مزدلفہ تک یا ان عبارت لباب کی
یہ ہے اور اگر نماز پڑھے دونوں نمازین یعنی مغرب اور عشا
یا ایک ان دونوں میں سے اعادہ کرے اس کا جو پڑھ چکا ہے
کہا علامہ شہاوی نے اپنی منک میں نہ اس صورت میں جبکہ

جہاں طرف مزدلفہ کے مزدلفہ کی راہ سے یا جہاں سے طرف مکہ
غیر طریق مزدلفہ سے جائز ہے اور سکو نماز مغرب کی پڑھنا راہ میں
بدون توقف کے اور نہیں پایا ہے مینی کسی کو کہ تصریح کی ہو اور
ساتھ اسکے سو اسی صاحب نہایہ اور غنایہ کے -

ذکر کیا ہے اور دونوں نے باب قضاء فوائت میں اور کلام شام
کنز کا بھی دلالت کرتا ہے اس پر اور یہ فائدہ چلیبہ سے ہے اور
اور ایسا ہی تصریح کی ہے نہایہ میں باب مذکور میں بھی اور ذکر کیا
اسکو بعض شیوخ نے خط بعض علماء سے کہتا ہوں نہیں اور یہ لیا جاتا
اشراط مکان سے واسطے صحت اس جمع کے جیسا کہ گذرا اور
آئیگا اس لئے کہ جو گذرا یہ مفید ہے اسکا کہ اگر نہیں گذرا ہے مزدلفہ
پر لازم ہوگی نماز مغرب کی راہ میں اس کے وقت میں بسبب ہونے
شرط کے اور ایسا ہے اگر شب گذاری کی عرفات میں رو بہ محنت
وارد ہوتا ہے مکان ہوئے مزدلفہ پر جو بحر میں ہے محیط سے
کہ اگر پڑھا مغرب و عشا کو بعد متجاوز ہو جانے کے مزدلفہ سے
جائز ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شرح لباب میں طرف منقہ کی کہ

کہا شرح لباب میں بعد اسکے اور یہ خلاف ہے اس کے جس پر جمہور
 مین و المختار۔ اور اگر نماز پڑھے مغرب کی بعد غروب آفتاب کے
 پہلے مزدلفہ میں آنے سے پس لازم ہے اس پر اعادہ اس کا
 جب آئی مزدلفہ میں۔ قول ابی حنیفہ اور محمد مین اور ایسا ہی
 ہے اگر نماز پڑھ لی ہو عشا کی راہ میں بعد آ جانے اس کے وقت
 کے اور اگر نماز پڑھی ہو فجر کی پہلے اعادہ نماز مغرب و عشا کی
 مزدلفہ میں عموماً اگر ایگی مغرب اور عشا طرف جواز کے سب کے
 قول میں یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے قول میں ایسا ہی ہے
 شرح طحاوی مین عالمگیریہ۔

اور اگر خوف ہو نکلنے فجر کے پہلے پہنچنے سے مزدلفہ میں پس
 پڑھا ہو اون دونوں کو راہ میں جائز ہو گا ایسا ہی تبیین میں

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
نہیں جائز ہے پڑھنا	جبائی عرقات سے	متفق بقول شافعی	نزدیک یا دیکھے جائز
مغرب اسکے وقت	پس سجدے سے نماز کرنا		نہیں ہے پڑھنا
مین پہ اگر پڑہ لیا	مغرب عشا کے وقت		مغرب رعشا کا
اوسکا اعادہ کر بھی سکا	تک اسطرح جمع کے		غیر مزدلفہ مین
مزدلفہ مین وقت عشا کے	و ساین مغرب عشا کے		المعانی البدیعیہ
المعانی البدیعیہ	مزدلفہ مین پہ اگر پڑھا		
	پہر ایک کو مغرب عشا سے		
	اوسکے وقت مین جائز		
	المعانی البدیعیہ		

پس عود کرائیگی اسی مغرب یا جو پڑ چکا ہے مغرب و عشا میں سے
 وقت میں پہلے مزدلفہ سے طرف جواز کی اور مفہوم اسکا یہ ہے
 کہ پہلے طلوع فجر کے نہ کافی ہوگا اور یہ قول امام بی
 اور محمد کا ہے اور کہا ابو یوسف نے کہ کافی ہوگا اور
 تحقیق اسات کے یعنی بڑا کیا ہدایہ اسی بسبب کے کہ مغرب
 وہ مغرب ہے کہ پڑ چکا تھا اور سکورا وہین اگر واقع ہو گئی ہے
 صحیح پس نہیں واجب ہوگا اعادہ اور سکا نہ وقت میں اور نہ بعد اسکے
 اور اگر نہ واقع ہوئی ہے صحیح واجب ہوگی وقت میں اور بعد وقت کے
 اسی اگر نہ ادا کیا ہو اور سکورا وقت میں واجب ہوگی قضا اور سکی
 بعد اسکے اسلئے جو واقع ہوا ہو فاسد نہ منقلب ہوگا صحیح تہ
 گذر جانے وقت کے اور جواب یا گیا ہے اسطرح کہ فساد و موقوف
 ہے ظاہر ہوگا اثر اور سکا ثانی الحال میں جیسا کہ گذر اسالۃ الترتیب
 میں ایسا ہی ہے عنایہ میں کہا میں نے یہ صریح ہے اسباب میں
 کہ تحقیق مراد ساتھ عدم جواز کے عدم صحت ہے نہ عدم عل خلاف
 اور سکے کہ سمجھا ہے اور سکورا میں اور تمام کلام منع اوس چیز کی ہے

کہ تعلق کیا ہے معنی اوسکو اور سپرد المختار
 اور اگر نماز پڑھے نماز عشا کی یعنی اوسکے وقت میں پہلے مغرب کے بعد
 میں نماز پڑھے مغرب کی پہرہ عاودہ کرے عشا کا پس اگر نہ عاودہ کیا
 عشا کا یہاں تک کہ ظاہر ہو گئی ہو فجر عود کر ایسی عشا طرف جواز
 کے در مختار — ظہیر یہ میں ہے اور یہ مسئلہ ضرور ہے
 معرفت اسکے اور یہ ایسی ہے جبکہ کہا ابو حنیفہ نے حق میں
 اوس شخص کے کہ شک کیا اوسنے نماز ظہر کو پہر پڑھے اوسنے
 بعد نماز ظہر کے پانچ رکعت اوس حال میں کہ یاد تھی اوسکو
 نماز چھوٹی ہوئی نہ جائز ہو گا پہر اگر پڑھ لی چھٹی رکعت عود کر ایسی
 طرف جواز کی اہ اور مشکل جانا ہے حکم مسئلہ کا خبر ملی نے
 اسلئے کہ اس میں فوت کرنا ترتیب کا ہے اور وہ فرض سے فوت
 ہو گا جواز ساتھ فوت ترتیب کے مانند ترتیب ترکی عشا پر کہا خیر ملی
 مگر یہ کہ حمل کیا جائے ساقط الترتیب پر یا اوپر عود اوسکے کے
 طرف جواز کی جب پڑھے پانچ رکعت بعد اوسکے اور یہ تاویل
 بعید ہے بلکہ ظاہر سقوط ترتیب ہے سبکہ بقریہ تنظیر کے ساتھ

قول ظہیر یہ ہے کہ ابو یوسف ایسی ہے جیسے کہا ابو حنیفہ نے آخر تک
اور اسی سے کہا سید محمد ابو اسود نے کہ نہیں فرق ہے اس میں
در بیان کے کہ ہو صاحب ترتیب یا نہیں پس زیادہ کیا جاوے
یہ دون امور میں جو مسقط ترتیب میں اور دو المختار

اور نیت کرے مغرب مزدلفہ میں اور اکی ایسا ہی ہے نہ اتفاق
میں سراج و حاج سے اور اس میں رو ہے بحرائق کے قول پر
کہ نماز مغرب مزدلفہ عشا کے وقت میں قصا ہے باوجود اسکے
کہ جو بعد اسکے تصریح کی ہے کہ وقت مغرب مزدلفہ نیت عشا کے
اور ترک کرے سنت مغرب مزدلفہ کی اور منک جامی سے پہلے
گز چکا ہے کہ پیچھے سے سنت او سکی پڑھ لی اور المختار
جو وقت پہونچے مزدلفہ تک رات رہے وہاں اور یہ نہا وجہ
شافعیوں اور حنبلیوں کے نزدیک اور حنفیوں اور مالکیوں کے
ز نزدیک سنت ہے مگر نزدیک مالکیوں کے صرف اور ترنا وہاں
واجب ہے اور کامل ہوتی ہے شب باشی مزدلفہ میں ساتھ ایک
گہری کے نصف شبانی شب سے نزدیک شافعیوں کے اور

حنبلین کے اور سنت نزدیک شافعیوں اور مالکیوں اور حنبلیوں کے
یہ ہے کہ پڑھے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں قبل کوچ کرنی سے
اور ماہرب حنفیوں کا یہ ہے اگر پڑھے مغرب اور عشاء کو راستہ میں
یا عرفات میں نہیں جائز ہوتی ہے نماز اوسکی اور لازم اوس پر عبادہ
کرنا اوس نماز کا ہے جب تک کہ نہ نکلے دن اور حسب وقت نکلا دن یا قسط
ہو گئی قضاء اور کہا حنفیوں نے اور نہ پڑھے اوس نماز کو سوا
مزدلفہ کے مگر خلافت ہووے نکلنے دن سے پہلے پہو پنچنے مزدلفہ
سے اور بعد عرفات جائز ہے نماز راستہ میں درمیان جمع کرنے
صلوات میں کے مزدلفہ میں ماننا اوس خلاف کے ہے جو صلوات
ظہر اور عصر میں ہے دن عرفہ کے اور مستحب ہے نزدیک
شافعیوں کے واسطے وقت مشعر احرام کے غسل کرنا مزدلفہ میں بعد نصف
لیل اور کہا حنبلیوں نے مستحب ہے رات رہنا مزدلفہ میں اور جنت
پڑھنا کلام اللہ اور ذکر اور دعا اور نماز کا اور مروی ہے کہ دعا
مستجاب ہوتی ہے مزدلفہ میں اور جائز ہے نزدیک چاروں
اما مونس کے پہلے ہیچنا ضعیف عورتوں کا طرف منی کی بعد نصف لیل کے

اور قبل انہوہ لوگوں کے اور سب جانتے ہیں شافعی رحم کہ اوٹھاوی
 مزدلفہ سے سنگریزی جمرۃ الحقبہ کے مارنے کے لئے اور کہا شافعیوں
 نے کہ لیوی سنگریزی غیر مزدلفہ سے ایام تشریق کے لئے اور
 یہ ہے مذہب حنفیوں کا جسے کہا ابو منصور نے مناسک اپنی میں
 اور کہا ایک جماعت حنفیوں نے اوٹھاوی مزدلفہ سے شتر سنگریزی
 اور کہا صاحب محیط حنفی نے کہ اوٹھاوی سنگریزی و نکور استہ سے
 اور نزدیک مالکیوں کے اوٹھاوی سنگریزی و نکور جبکہ سے چاہے
 اور کہا اکثر حنبلیوں نے کہ اوٹھاوی جمع سنگریزی مزدلفہ کے
 جس موضع سے چاہے اور نزدیک حنبلیوں کہ نہیں ہے جائز رمی
 ساتھ اس سنگریزی و نکور جو پہنچا ہو ورنہ اسے یاد رکھنے کے غیر نے
 اور نہیں ہے جائز رمی ساتھ سنگریزی و ناپاک کے صحیح تر روایت میں
 اور کہا بعض مالکیوں نے کہ نہیں ہے صحیح رمی ساتھ اس حصات کے
 جو خاص اسے پہنچا ہو ورنہ اور کہا بعض علماء نے کہ نہیں ہے
 جائز پہنچا ایک سنگریزی کو سات دفعہ اور سنت یہ ہے کہ ہو ورنہ
 وہ سنگریزی مثل دانہ باقلا کے یہ مذہب غیر حنبلیوں کا ہے اور نزدیک

حنبلیوں کے مستحب ہے کہ ہودی بزرگ چنی سے اور کم بندق سے اور
 مستحب جانا ہے حنبلیوں اور حنفیوں نے وہونا سنگریز و نکا اور
 احرار سے دور روایت ہیں استحباب غسل میں اور بالاتفاق سنت ہے
 کہ پڑھنے نماز صبح کو مزدلفہ میں اول وقت میں پہر چلے فرج کی طرف پس
 کھڑا ہووے وہاں متوجہ قبلہ کی طرف بکیر میں اور ہلکین اور موحیدین چنانچہ
 حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے اور موضع مزدلفہ کا موقف ہے
 اور نزدیک مالکیوں کے نہیں ہے فضیلت کسی موضع کی آخر پر اور
 سنت یہ ہے کہ متوجہ ہووے منی کی طرف بعد اسفا کثیر کے بالاتفاق
 مگر مالکیوں نے کہا ہے کہ نہیں ہے وقوف بعد اسفا اور مستحب ہے
 جو چلے مزدلفہ سے آرام اور وقار کے ساتھ و حسبقت پہنچی وادی
 محرم میں اور وہ جگہ بہنی پانی کی ہے اور فاصل ہے مابین مزدلفہ
 اور منی کے پس جلدی کرے بعد رمی حجر کے کیونکہ وادی محرم موقف
 نصاریٰ ہے پس مستحب ہے مخالفت نصاریٰ سے بسبب جلدی کرنے
 کے اور وادی محرم کو وادی نار بھی کہتے ہیں اسلئے کہ ایک
 شخص نے وہاں شکار کیا تھا پس گر گئے نہی اوپر آگ اور حسبقت نکلے

وادی محسوسے پس سبب یہ ہے کہ چلے طریق اوسط میں کہ نکلا ہے
 طرف عقبہ کی واسطے پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازنا سک
 صغیر ابن حواء

متعلق مزدلفہ

پہر جب پہونچی بطن محسوس میں تیز چلے بقدر رمی تیر کے اسلئے کہ وہ وقف
 نصاری کا ہے در مختار -

وادی محسوس موقف نصاری کا ہے وہ نصاری اصحاب قبل تھے نقل کیا
 حموی نے شربلہ سے رد المختار

اور تکبیر کہی اور تہلیل کہی اور لبیک کہی اور درود بھیجے آنحضرت صلعم پر
 اور دعا مانگے در مختار

اور دعا مانگی مزدلفہ میں ہاتھ دٹھا کے طرف آسمان کے طحاوی ہندیہ رد مختار

منی ۱۰

اور جب غلبہ جلا ہو جائی منی میں لا الہ الا اللہ کہتے ہوئی درود بھیجتے
 ہوئی در مختار -

اور منی میں وقت اسفار کے آئی تفسیر کیا ہے امام نے اسفار کو

ساتھ اسطر حل کی کہ نہ باقی رہے طلوع آفتاب تک مگر مقدار پڑھنے
دو رکعت نماز کی اور اگر آئے بعد طلوع آفتاب کے یا پہلے پڑھنے لوگوں کے
نماز فجر کو پس تحقیق اسارت کی یعنی برا کیا اور نہیں لازم آتا ہے کچھ دوسرے
منذریہ طحاوی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اور جو واقع ہوا اس کے نسخہ قوی میں جب بخل ہی آفتاب جالی امام کہا ہا میں غلط اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی مہینے پہلے آفتاب کے نکلنے سے اور تمام کا شرب بایمین ہے رد المحتار نہیں لازم ہے اور ہر دم المعانی البدیہ	کچھ نبی کو جسے کہ کیا راتوں میں سنی میں بیچ ایام شریف لازم آتا ہے اور ہر دم المعانی البدیہ	تین ثابت ہیں - ایک وہ ہیں جن کو لایا جائے قول شافعی ہے - دوسرے روایت میں قول وہاں نہیں مختلف ہے - تیسری یہ کہ لاہم اور ہر دم وہاں المعانی البدیہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیہ

جسوقت پہونچی حاجی منی مین بہتر یہ ہے جو کہے اللہم ہذہ منی فاعف عنتہا
وانا عبدک وابن عبدک اسٹاک ن من علی ہا منت بر علی اولیائک اللہم
انی اعوذ بک من الحمان والمصیبتہ فی دینی یا رحم الرحیم اے بارخدا
تحقیق آیا مین منی کو مین بندہ اور بیٹا بندہ تیرے کاموں مانگتا ہوں
تجھے اوس قسم احسان سے کہ کیا تو نے دوستوں اپنی پر
اسی بارخدا یا پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے معصیت اور ناامیدی
دین مین اسے بخشے والے بخش اور تجھے کہ نگر می کوئی چیز ناکہ ماری
جرم عقبہ کو جسوقت پہونچے منی کو افضل نزدیک شافعیون اور خفیون
اور مالکیون کے یہ ہے ہٹری پنچی منی کے اور گرد اسنے مکہ دیا
اپنی سے اور منی کو یہین اپنی سے اور استقبال کہے جمرہ
کو اور کہا شافعیون نے ارادہ کرے رمی کا اور وہی جگہ سنگریزوں
کی ہے اور پہنکے ساتھ سنگریزوں کو ساتھ دفعہ اور یہ مذہب
حنبلہو نکا ہے اور نزدیک خفیون کے ماری جمرہ کو ساتھ دفعہ
ساتھ سنگریزوں کے اگر گر بن سنگریزے قریب جمرہ کے
جائز ہوگی رمی اور اگر بن دور جمرہ سے نہیں ہے جائز اور کہا

ابن حاجب مالکی نے کہ شرط ہے رمی حجر کو حجرہ کی طرف اور سب سے
 نزدیک شافعیوں نے کہ ہووے پہلے سنگا سنگریز و نخلہ اپنی ہاتھ کے
 ساتھ اور سب جاننا شافعیوں اور حنبلیوں نے کہ اوٹھاوے مرد ہاتھ
 اپنی کوتا کہ دیکھی جاوے سفیدی بغلوں کی اور عورت نہ اوٹھاوے
 ہاتھ کو اور نزدیک حنفیوں کے دونوں ہاتھ کو اوٹھا دی اور سنت
 نزدیک چاروں اماموں نے یہ ہے کہ تکبیر کہے ہر ایک سنگریزی کے
 ساتھ اور سنت نزدیک شافعیوں کے یہ ہے کہ رمی کرے حجرہ
 عقبہ یوم نحر میں سواری پر اور اگر رمی کیا اوٹے پیادہ پا جائز ہے
 اور نقل کیا قاضی خان نے فتاویٰ اپنی میں ابو حنیفہ اور محمد رحم سے
 کہ افضل ہے کل رمی سوار ہو کر اور نزدیک مالکیوں کے رمی کرے
 حجرہ کو یوم نحر میں اس حالت پر جیسے گزر گیا تھا اوپر اگر سوار
 گزرا ہے سوار ہو کر کے رمی کرے اور اگر پیادہ پا ہے پیادہ ہو کر
 کے رمی کرے اور کہا اکثر حنبلیوں نے کہ رمی یوم نحر میں پیادہ
 افضل ہے اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رحم سے
 کہ یہ دونوں جبوقت رمی کرتے تھے حجرہ عقبہ کے کہتے تھے یہ دونوں

کہ ای بارخدا یا گردان اس سن حج کو مہرور اور گناہ مغفورا و سعی کو مشکور
 اور داخل ہوتا ہے وقت رمی جمرہ عقبہ کا نصف رات عیدین اور
 معتد وقت رمی اخیر ایام شریقی تک اور بہتر وقت رمی کا بعد
 چڑھنے دن کے بمقدار ایک نیزہ کے اور پہلی زوال کے ہے اور
 اگر ترک کیا رمی کو تاکہ گزر چکا وقت اسکا لازم ہوتی ہے قربانی یہ
 مذہب شافعیو نکاح ہے اور مذہب حنفیو نکاح یہ ہے کہ داخل ہوتا ہے
 وقت جواز رمی جمرہ عقبہ کا وقت نکلنے دن سحر کے اور باقی رہتا ہے
 وقت اسکا غروب شمس تک اور بعد اسی رات کے طلوع فجر
 کیا رہوین تاریخ تک لیکن یہ وقت مکروہ ہے اور نہیں ہے لازم
 اور سپر جزا اور جائز ہے رمی ایام شریقی میں اور لازم ہے اس پر
 قربانی نزدیک ابی حنیفہ رحم کے اور خلاف ہے صاحبین کا اور
 وقت سنوں اسکا طلوع شمس سے ہے زوال تک اور نزدیک
 مالکون کے وقت رمی جمرہ عقبہ کا فجر و سوین تاریخ سے ہے مغرب
 تک پہر جائز ہے قضا آخر ایام شریقی تک مگر واجب ہے قضا
 اور قربانی دونوں و پہر وقت طلوع شمس سے ہے زوال تک

اور مذہب حنبلیہ نکاح یہ ہے کہ بہتر وقت اور کمال طلوع شمس سے
 ہے زوال تک اور جواز اور کمال نصف لیل سے ہے آخر ایام
 تشریق تک مگر نہیں صحیح ہے رمی دونوں ایام تشریق میں
 اور اگر موخر کیا رمی کو نہیں جائز ہے رمی اسکے مگر بعد زوال اور
 نہیں ہے اور سپر کوئی جزا اور نزدیک شافعیوں کے قطع کرے
 تلبیہ کو اول شروع اسباب تحمل میں چنانچہ رمی اور حلق اور طواف
 اور یہ مقتضی کلام حنبلیہ نکاح ہے اور نزدیک حنفیوں کے قطع کرے
 تلبیہ کو ساتھ اول کنکری پہنکنی حجر عقبہ پر اور نزدیک مالکیوں کے
 قطع کرے تلبیہ کو پہلے اس سے اور حبوت فارغ ہووے
 رمی سے بالاتفاق نہ ٹھیرے وہاں بلکہ جاوے طرف سامان
 اپنی کی جو منی میں ہے پس ذبح کرے ہدی یا غیر ہدی جو اسکے
 ساتھ ہے اور نزدیک شافعیوں کے اضمحیست ہے حاجی پر
 اور غیر حاجی کے نسبت اور نزدیک حنفیوں کے نہیں ہے مسافر پر
 اضمحیہ اور نزدیک مالکیوں کے اضمحیہ نہیں ہے شروع مگر حاجی کے
 لئے منی میں مثل نماز عید اور رمی ہے کہ پونچھائینی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کو نسا حج بہتر ہے فرمایا جناب سالت مآب
 نے الحج و اسح اور الحج عبارت ہے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا
 اور اسح عبارت ہے بٹونی خون سے یعنی دہج کرنا اور مروی ہے
 کہ ہر پیل علیہ السلام آئی رسول اللہ صلعم کے پاس اور عرض کیا
 یا رسول اللہ کرو تم تلبیہ اور اصغیہ - از مناسک صغیر ابن جماعہ

خلق تقصیر واجب ہرگز کسی سے دم لازم آتا ہے خزانہ المفتین

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>پہرہ بخر کے بعد گرمی کے بیچ کرتی اگر چاہیے ہے کہ منفرد ہے اوپر پرچینیں پہرہ کر کے سطح کے کے ہر بال سے بعد روئے نشت کی اور یہ قصر واجب اور قصر کل بالوں کا کرنا مندوب ہے اور ریح کا واجب واجب پہرہ استری کا اوپر دشمن شخص کے کہ اس کے سر پر بال نہ ہوں یا اس کے سر میں پوڑھی پھنسی ہوں اگر ممکن ہو پہرہ استری کا اور جو نہ ممکن ہو استر پہرہ سافط ہو جائی گے ایسی خلق اور تقصیر اور جب تعذر ہو خلق اور تقصیر میں سے ایک سبب کسی عارفہ کے متعین ہو گا دوسرا پس اگر تلبید کی ہو سنا نہ گوند کے اس طرح کہ متعذر ہو تقصیر متعین ہو گا خلق بحر۔</p>	<p>سختی سے شروع کرنا گرمی کا دن خور کے پہرہ کرنا پہرہ کرنا پہرہ طواف کرنا۔ پس اگر گرمی سے پہلے طواف کر لیا کافی ہو جائیگا اور کچھ نہ لازم آئیگا اور سہرہ اور اگر گرمی سے پہلے خلق کیا پس اگر کھڑی ہو کہ خلق تک ہے پس نہیں لازم آتا ہے اوپر کچھ اور اگر کہیں ہم کہ خلق مباح کرنا محظور کا ہے پس اوپر دم ہے</p>
<p>المعافی البدیہ</p>	

اور موٹا ساری سر کا افضل ہے اور اگر زایل کیا بانو کو ساتھ
مانند نوزہ کے جائز ہے در مختار۔

پہلوٹ جادے طرف منی کے پس اگر موٹا ساتھ اسکے لشک فرج
کرے او سکوا اور اگر نہ تو او سکوا مضر نہیں اس لئے کہ مفرد ساتھ حج کے
ہے اور اگر ہو قارن یا متمتع تو ضرور ہوگا او سکوا ذبح کرنا پہر خلق
کرے یا قصر کرے او خلق افضل ہے ایسا ہی ہے شرح طحاوی
میں طحاوی عالمگیریہ اور ذبح مفرد با کج کے لئے افضل ہے اور
قارن اور متمتع پر واجب طحاوی۔ اور امی پر اصحیہ پس اگر ہو محرم
مسافر پس نہیں واجب او سپر اور جو ہو مسافر تو مانند مکئی کی ہے
پس واجب ہوگا اصحیہ و سپر ایسا ہی ہے جبرائی میں رد المحتار
کہا باب میں اور مستحب ہے بعد خلق یا القصیر کے لینا لبونکا اور کاٹنا ناخون کا
او اگر کاٹا اپنی ناخون کو یا لبون کو یا داڑھی کو یا خوشبو لگائی پہلے
خلق سے لازم آئیگا او سپر موجب و سکی خایت کا اور تمام تحقیق سکی
شرح لباب میں ہے رد المحتار

واجب ہونا پہر نے اشتری کا افرع یعنی گنجی کے سر پر مختار ہے

جیسا کہ زلیسی اور بحر اقی اور لباب غیرہ میں ہے اور کہا گیا ہے
 استحب لبس کا کھا شح لباب میں اور کہا گیا ہے سنت ہونا اوستا اور
 وہی اظہر یعنی ظاہر تر ہے رد المحتار۔

پھر تخمینہ درمیان خلق اور تقصیر کے سو ۱۱ اسکے نہیں کہ نزدیک عدم عند
 کے ہے پس اگر مستعد ہو خلق بسبب کسی عارض کے متعین ہوگی
 تقصیر یا اگر مستعد ہوگی تقصیر بسبب کسی عارض کے متعین ہوگا خلق
 جیسے اگر تلبیہ کی ہو ساتھ گوند کے پس کام دیتی ہو اور میں مقرر
 اور جبکہ کہوتا ہو بہتر تے ہوں بالی اسکے نہ ساتھ خلق کے اور
 ساتھ تقصیر کے اور نہیں جائز ہے محرم کو دو رکنا اپنی بالوں کا
 ساتھ غیر اون دونوں کے ایسا ہی ہے بحر اقی میں۔

اور تقصیر یہ ہے کہ لی مرد اور عورت ریح سر کے بالوں کے سری سے
 مقدار ایک پور کے ایسا ہی ہے تبین میں اور بدائع میں ہے کہ
 کہا ہے قہبانے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کتر وائے میں مقدار
 ایک پور پر اسلئے کہ کناری بالوں کے غیر مساوی ہیں عاۃً پس جب
 ہوگا زیادہ کرنا بر قدر پور انگشت تاکہ مستولی ہو جائے مقدار ایک پور کو

اکثر انہیں یقیناً ایسا ہی ہے غایتہ سروجی شرح ہدایہ میں اور حلق
 ساری سر کا افضل ہے بسبب تقدای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا
 ہے کافی میں پہر حلق موقت ہے ساتھ یام غر کے اور یہی صحیح
 ہے اور افضل ان دونوں میں اول انکا ہے ایسا ہی ہے غایتہ سروجی
 شرح ہدایہ میں۔ اور جب آئی وقت حلق کا اور مہون اسکے سر پر
 بال اسطرح کہ مونڈا چکا ہو پہلے اس سے یا اور سبب ذکر کیا ہے
 اصل میں کہ چلای استری کو سر پر اسلئے کہ اگر مہوتے سر پر بال ہوتا
 ماحوذ غلبہ اجرای استری کا اور دور کرنا بالوں نکالیں جسے عاجز ہوگا
 ساقط ہوگا اور جسے عاجز نہ ہوگا وہ لازم ایک کا پہر اختلاف ہے
 مشایخ کا کہ اجرای موسیٰ یعنی پیرنا استری کا سر پر واجب ہے۔
 اور اصح یہ ہے کہ واجب ہے ایسا ہی ہے محیط میں کہا محمد نے
 اگر مہ مجرم کے سر میں پھوٹی کہ نہ استطاعت رکھے ساتھ اوں
 پھوڑوں کے کہ گذاری استری کو سر پر اور نہیں پھونچ سکتا ہے طر
 اوں کی کڑبی کے پس تحقیق حلال ہو گیا بمنزلہ اسکی جسے حلق کیا سر کو
 اسلئے کہ عاجز ہے طر تقصیر سے پس ساقط ہوگا حلق اور تقصیر

اوسے اور احسن اوسکے لئے کہ تاخیر کر ہی احلال کی آخر وقت
 تک یا مخرمین سے اور اگر نہ تاخیر کریگا تو لازم آئیگا کہ اس سے
 اور اگر نہوں اوسکے پہوڑی نیکن نکلا ہے طرف بعض جنگلوں کی اور
 نہیں پاتا ہے اور ستری کو یا اوسکو جو سر مونڈی پس نہ کافی ہوگا
 اوسکے لئے مگر سر منڈانا یا بال کترانا اور نہیں ہے یہ عذر ایسا ہی
 ہے محیط سرخی میں عالمگیر یہ ۔

اور اگر خلق کیا ساتھ لوزم کے کافی ہوگا اوسکو ایسا ہی سراج و پاش
 میں عالمگیر یہ ۔ اور معتبر ہے سنت خلق میں ابتدا مونڈنے والی
 کی دامنہ طرف سے نہ سر مونڈانے والی کی دامنہ طرف سے
 اور شروع کیا جاوے مونڈنا سر مونڈانے والے کی بائیں
 طرف سے ایسا ہی ہے فتح القدیر میں عالمگیر یہ ۔

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جبار اودہ کے حلق کا مستحب یہ ہے کہ شروع کریں مونڈنیو الا وہنی طرف سے پہر بائیں طرف پس اعتبار کیا ہے شافعی نے وہنی طرف سے مونڈنیو الی کو اور اعتبار کیا ہے ابو حنیفہ نے وہنی طرف سے مونڈنیو کو المعانی البدیعیہ</p>	<p>شروع کریں مونڈنیو الا بائیں طرف سے المعانی البدیعیہ</p>
<p>مستحب ہے پہر یا استرہ کا سر پر ^{نہیں} المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب ہون بال واجب پہر یا استرہ کا سر پر المعانی البدیعیہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
خلق نیک ہے	خلق نیک ہے یا باج کرنا مخطا ہے	خلق نیک ہے	خلق نیک ہے
المعانی البدیعیہ	دو قول ہیں صحیح تر و قوی تر ہیں		
	یہ ہے۔ خلق نیک ہے		
	دوسرا قول یہ ہے۔ کہ خلق		
	باج کرنا مخطا رات کا ہے		
	المعانی البدیعیہ		
اقل بقدر کفایت خلق میں	اقل در خلق بطور کفایت خلق واجبہ خلق	ستفوق با امام احمد	
سو نہ ناچو تہائی سر کا ہے	نہیں بال کا ہے	ساری سر کا	
اور نزدیک اکثر علماء کے	مستحب ہے سو نہ ناچا سر کا	یا اکثر سر کا	
کافی ہے خلق جو کافی ہے	سر کا	المعانی البدیعیہ	
سج راس میں بیچ طہار	المعانی البدیعیہ		
المعانی البدیعیہ			

اور مستحب ہے دفن کرنا محرم کے بالونکا اور دعا مانگنا نزدیک حلق کے
 اور بعد فراغت کے دعا مانگنا ساتھ تکبیر کے اور اگر ہنپکے یا بالونکو
 کچھ مضائقہ نہیں ہے اور مکر وہ ہے ڈالنا بالونکا گہورے پر اور
 غسل کی جگہ میں ایسا ہی ہے بحرائق میں عالمگیریہ۔ اور مستحب ہے
 کٹوانا ناخن اور لبونکا اور مونڈنا موسیٰ زہار کا بعد حلق کے ایسا ہی ہے
 غایتہ السروجی شرح ہدایہ میں عالمگیریہ۔ اور نہ لے اپنی داڑھی
 سے کچھ اور اگر ایسا کیا نہیں واجب ہوگا اور کچھ اور ایسا ہی ہے
 بتین میں عالمگیریہ۔ اگر ہون بال چوٹے ایسے کہ نہو سکے کترانا
 اونکا متعین ہوگا حلق اسطرح اگر ہون معقوص یا مغفوسیا کہ نسبت کیا ہے
 اسکو طرے بسوط کی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب کہ کہو لیکا اونکو جھڑنگے
 بعض بال پس ہوگی جنابت اس کے احرام پر پہلے حلال ہونے
 سے پس متعین ہوگا حلق لیکن کہہی کہا جاتا ہے کہ یہ جھڑنا غیر جنابت
 ہے اسلئے کہ وقت جواز دور کرتے بالونکے ہے ساتھ مونڈنے
 یا غیر مونڈنے کے اگرچہ نچ کر یا سچو کر ہو جیسا کہ آیکا پس باقی رہیگا
 جو بسوط میں سے مشکلا رد المحتار۔

اور خلق ساری سر کا مسنون ہے اور یہ حق میں مرد گئے اور
 عورت کے لئے خلق مکروہ ہے اسلئے کہ مثلہ ہے عورت کے
 حق میں مانند مونڈنے مرد کی اپنی وارثی کو اور خلق سارے سر کا
 افضل کہتے ہیں اشارہ ہے اس طرف کہ اگر اقتصار کیا چوتھائی سر کے
 مونڈنے پر جائز ہے جیسا کہ بال کترانے میں ہے لیکن ساتھ کراہت
 کے بسبب ک سنت کے کہ مونڈنا یا کترانا حارہی سر کا سنت ہے
 جیسا کہ شرح لباب اور قہستانی میں ہے کہا نہر الفالین میں او اطلاق
 قول کنز کا کہ مونڈنا احب ہے مفید اسکا ہے کہ خلق نصف سر کا
 اولی ہے کتروانے سے اور نہنیں دیکھا میں اسکو اہ کہا شامی نے
 کہتا ہوں نہنیں اگر ارادہ کیا کہ مونڈنا آدھے سر کا اولی ہے کل سر کے
 بال کترانے سے تو یہ ممنوع ہے بسبب سکے کہ جانچکا ہے
 تو اولی ہے کتروانی آدھے سر یا چوتھائی سر سے پس یہ ممکن ہے
 یہ غیر محصر میں ہے اور محصر پر خلق نہنیں ہے جیسا کہ فریب ہے
 کہ ایگا بدایع رد المحتار۔ اگر لڑا محرم کسی غیر سے پس نوچاٹلے
 بال سکے او سن غیر نے کافی ہو جائیگا قصد خلق سے فتح القدر برہمجتا

کہا ہے فقہائے نے کہ مغدوب ہے حلق میں شروع دہنی طرف
 موڑنے والے سے نہ سوند والی والے کے دہنی طرف سے مگر جو
 صحیحین میں ہے مفید ہے اسکے عکس کا اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلق سے لے کر توار اشارہ کیا
 طرف دہنی طرف کے پہر بائیں طرف کی پہر عطا فرمائی بال لوگوں کو
 پہر کیا فتح القدر میں کہ یہی صواب ہے اگرچہ خلاف مذہب ہے اہ
 اور کہتا ہوں نہیں موافق اسکے ہے جو منقطع میں امام سے ہے کہ موڑنا
 میں نے اپنے سر کو پس تھلہ کیا میرا نامی نے تین چیز نہیں جب بیٹھا میں
 کیا نہ نہ کو طرف قبلہ کی اور دیا میں اب کو بائیں طرف کو پس کیا
 شروع کرنا ساتھ دہنی طرف کے پہر جب ارادہ کیا میں جانیکا کہا
 دفن کر تو اپنے بالوں کو پس جب لوٹ آیا میں پہر دفن کیا میں انکو
 اہ نہر یعنی پس یہ فائدہ دیتا ہے رجوع امام کا طرف قول ثانی
 کے اور اسی لئے کہا باب میں کہ یہی مختار کیا شارح باب نے
 جیسا کہ مسند ابن العجمی اور بحر میں ہے اور کہا خبیہ میں اور یہی صحیح
 ہے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے رجوع امام کا اوس جس کو نفل

کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے ابی حنیفہ سے پس صحیح ہے تصحیح
 قول آخر ابی حنیفہ کی اور دفع ہو گیا جو مشہور ہے ابی حنیفہ سے
 نزدیک شایخ حنیفہ کے اور کہا سروجی نے اور نزدیک شافعی کے
 شروع کرے خلق کو داہنی طرف سر موڑ دانی والے سے اور
 ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اصحاب ہماری نے اور نہیں نسبت کیا ہے
 اسکو طرف کسی کے اور سنت اولیٰ اور بہتر ہے اور تحقیق صحیح ہوا ہے
 شروع کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق ساتھ اپنے سر کے
 داہنی طرف سے اور نہیں ہے واسطے کسی کے کلام بعد رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق اخذ کیا ہے امام نے ساتھ قول حجام
 کے اور نہیں انکار کیا ہے اوسکا اور اگر ہو نامذہب امام کا برخلاف
 اوسکے نہ موافقت کرتے امام حجام کی آخر ہو اکلام سروجی کا
 بطور تلخیص کے اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ اور غایۃ البیان
 اور حلال ہو جائیں اسطے محرم کے بعد خلق یا فقیر کے کل چیزیں جو احرام
 سے حرام نہیں ہو اسے عورتوں کے اور کہا گیا ہے اور سو اسے
 خوشبو اور نکار کے درمختار —

حلال ہو جاتی ہے ہر چیز مخطورات احرام سے مانہ پہننی سلی کپڑے
 اور ناخن کٹوانے کی طحطاوی اور اس قول میں افادہ اس بات کا ہے
 کہ نہیں حلال ہوتا ہے رمی سے پہلے طلق کے کچھ اور یہی مذہب ہے نزدیک
 ہماری جیسا کہ شرح لباب ملا علی قاری مین ہے فارسی سے اور شرح
 ملا علی قاری مین ہے اور رمی غیر محلل ہے احرام سے نزدیک ہمارے
 مشہور ہے اور تحلل ہے نزدیک ملاک اور سافعی کے اور
 غیر مشہور مین نزدیک ہمارے پس تحقیق نص کے ہے تحلل پر ساتھ
 رمی کے نزدیک ہمارے شرح مبسوط مین خواہر زادہ اور شرح جامع صغیر
 قاضی خان مین ساتھ اس قول کے اور بعد رمی کے قبل طلق کے
 حلال ہو جاتی ہے محرم کے لئے ہر شئی سوائے نساء اور طیب کے
 اور روایت ہے ابی یوسف سے کہ حلال ہو جاتی ہے محرم کے
 لئے طیب بھی رد المحتار۔

سوائے عورتوں کے یعنی سوائے جماع اور دو اعمی عورتوں کے کچھ
 کہا گیا ہے اور سوا طیب اور صید کے تا بعداری کی ہے اس مین صاحب
 نہر کی پس تحقیق نسبت کیا ہے صاحب نہر نے طرف غائیہ

کے استثناء نسا اور طیب کا اور طرف ابی الیث کی استثناء صبیحہ
 اور یہ غیر صحیح ہے اس لئے کہ قاضی خان نے کہا ہے اپنی فتاویٰ
 میں پس جب حلق کر چکے یا قصہ کر چکے حلال ہو جاتی ہے محرم کے
 لئے کل شی مگر نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی ہے
 محرم کے لئے کل شی مگر طیب نسا اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی
 ہے محرم کے لئے کل شی مگر طیب نسا الخ اور مانند اسکی ہے جو
 پہلے نقل کر چکے ہم شرح جامع صغیر قاضی خان سے پس تحقیق
 استثناء کیا طیب کا احلال سے ساتھ رمی کے نہ احلال بالحق سے
 اور وہ مبنی ہے خلاف مشہور پر چیا کہ جا چکا ہے تو ابھی اور تحقیق
 ذکر کی ہے شرنبالی نے عبارت خانیہ کی پہر کہا اور ساتھ اسکے
 جانا جائے اطلاق اوسکا جو منسوب طرف قاضی خان کی ہے
 کہ حلق سے نہیں حلال ہوتی ہے طیب کہتا ہوں نہیں اور مویہ اسکا ہے
 قول اوسکا بدایع میں اور ای پر حکم حلق کا پس وہ ہو جانا محرم کا ہے
 حلال مباح ہو جاتا ہے سب جو ممنوع تھا مگر عورتیں اور یہی قول
 ہمارے اصحاب کا ہے اور کہا مالک نے مگر عورتیں اور خوشبوا اور

کہا لیث نے مگر عورتیں اور شکار راہ اور مانس اسکی ہے معراج الدرۃ
 اور شرح و مانع میں اور غایۃ البیان میں پس تحقیق نسبت کیا ہے
 ابی لیث نے اول کو طرف امام مالک کی نقطہ اور ثانی کو طرف
 لیث بن سعد کے کہ ایک ایسے مجتہدین سے تھی پس جو نہر میں ہے
 نسبت اسکی طرف ابی الیث کے وہمقر قندی ایک مشایخ مذہب
 ہماری سے ہے وہ تصحیف ہے رد المحتار۔

پہر جب حلق کیا یا قصر کیا حلال ہو جائیگی اسکے لئے جو چیز کہ حرام
 ہوئی تھی اوپر ساتھ حرام کے مگر عورتیں ایسا ہی ہے فتاویٰ
 قاضی خان میں اور ایسا ہے توابع وطی کی مانند سلسل اور بوسہ کے
 حلال نہوگا اسکے لئے ساتھ حلق کے ایسا ہی ہے سراج و مانع میں
 اور نہ حلال نہوگا حلق سے محرم کو جماع ماورای فرج میں نزدیک
 ہماری ایسا ہی ہے ہر ایہ میں اور اگر حلق نہ کیا یہاں تک کہ طواف
 کیا خانہ کعبہ کا نہ حلال ہوگی محرم کے لئے کوئی چیز یہاں تک کہ حلق
 کری ایسا ہی ہے تبین میں عالمگیریہ۔ عورت حلق نہ کرے
 بلکہ بال کترامی چوٹہاں اپنی بالوں میں سے جیسا کہ گذر عورت چوٹہاں

بالونکو کترای مانند مرد کی اور کل بالونکا کترانا افضل ہے ایسا ہی
 کہا ہے قہستانی نے خلاف ہے اس میں بعض کا کہ بعض نے کہا ہے
 کہ نہیں مقدار ہے ربع کا عورت کے حق میں خلاف مرد کے یہ
 بحر رائق میں ہے رد المحتار -

اور بحر رائق میں مسہد ساتھ تفصیر کے یہ ہے کہ مرد اور عورت
 ربع سر کے بالونکے سر ہی سے مقدار ایک انگشت کے کتر ایسا ہی ذکر کیا
 زمیعی سے اور مراد اس کی یہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک
 انگشت کی ایسا ہے صرح ہے محیط میں اور بدایع میں ہے کہا ہے
 فقہائے کذا جب ہے زیادہ کرنا کترانے میں قدر انگشت پر یہاں
 کہ پورا ہو جاوے قدر انگشت کے ہر بال میں سے اسے کہ سر ہی بالونکے
 برابر نہیں ہوتے ہیں عاۃ اور کہا حلبی نے اپنی مناسک میں کہ چہی حسن
 او شربلایہ میں کہ ظاہر ہوتا ہے محلو کہ مراد ہر بال سے چہی ہائی کے بالونکے ہے
 بطریق لزوم کے اور کل سر کے بالونکے بطریق البویت کے رد المحتار -

اور انگشت مراد یہاں ایک پورا انگلی کی ہے کیونکہ انگشت نزعہ علیہ کا کیا گیا ہے
 تہذیب اللغات نووی میں کہ انال اطراف اصابع کو کہتے ہیں اور ابو عمر

اشہدالی ابو خشیالی اور حربی نے کہا ہے ہر صبح کے لئے تین اعلیٰ ہیں

امام احمد	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>مستفی باام شافعی ایک روایت میں مستفی باام ابو حنیفہ المعانی البدلیہ</p>	<p>جب تاخیر کرے خلق کی ایام تشریق سے پہنچن لازم آتا ہے اور سپردم المعانی البدلیہ</p>	<p>جب تاخیر کرے خلق کی ایام تشریق سے پہل لازم آتا ہے اور سپردم - المعانی البدلیہ جو تاخیر کی خلق کی یہاں تک کہ گزر جائیں ن سحر کی لازم اینگا اور سپردم دنیا ایسا ہی حکم قارن و متمتع کا جبکہ تاخیر کرے ذبح میں یہاں تک کہ گزر جائیں ن سحر کے ایسا ہی محیط میں فتاویٰ عالمگیریہ</p>

نزدیک شافعیوں کے جس وقت فارغ ہووے ذبح سے سنت یہ ہے
 کہ مونڈا سے سر کو یا قصر کرے بالوں کو اور نزدیک چاروں اماموں کے نہیں
 ہے جائز حلق عورت کے لئے مگر مستحب نزدیک شافعیوں کے یہ ہے
 کہ قصر کرے بالوں کو جمیع جوانب سے مقدار سر انگلیوں کی اور نزدیک
 شافعیوں کے تین بالوں کم ہوں مرد اور عورت کے لئے اور نزدیک
 حنفیوں کے مرد کے لئے چوتھائی سر کا مونڈا ناقصر سے کم ہوں اور
 کہا ابو منصور حنفی نے اگر قصر کرے یا حلق کرے کم نصف سر سے
 جائز ہے مگر گنہگار ہے وہ شخص کیونکہ حلق یا قصر جمیع سر کی سنت ہے
 اور نزدیک حنفیوں کے قصر کرے عورت چوتھائی سر کے بالوں کو مقدار سر انگلیوں کی
 اور نزدیک مالکیوں کے واجب ہے مرد پر مونڈنا یا قصر کرنا سب کے بالوں کا
 بلکہ حلق جمیع سر کا افضل ہے اور واجب قصر کرنا جمیع بالی سر کا مقدار
 سر انگلیوں کی یا اسے کم ہو یا زیادہ اور مذہب حنبلیہ کا یہ ہے
 کہ واجب ہے حلق یا قصر جمیع بالوں کا مگر حلق بہتر ہے
 قصر سے اور اگر ہوں بال اس کے گوندی ہوئے قصر کرے بقدر
 سر انگلیوں کی سر گوندی ہوئی کو اب سنت نزدیک شافعیوں کے یہ ہے

کہ متوجہ ہودے مخلوق قبلہ کی طرف اور شروع کری مونڈنے والا
 تالوی کی طرف سے پہر مونڈی شق میں کو پہر پہر کو پہر باقی سر کو اور خلق کر کے
 کینٹون تک اور مذہب جنیلیون کا مانند مذہب خفیون کی ہے استقبال
 قبلہ اور شروع خلق میں یعنی متوجہ ہودے مخلوق اور شروع کرے
 تالوی سے اور کہا قاضی شمس الدین اور غیر خفیون نے مراد میں سے
 یہیں مونڈنی والے کا ہے نہ مخلوق کا اور مراد باین سے بایان
 مونڈنی والا کا ہے نہ مخلوق کا یعنی شروع کرے مونڈنا حلق اپنے
 یہیں سے نہ مخلوق کے یہیں سے اور حکایت کیا قاضی مذکور نے امام
 ابو حنیفہ رحم سے غایتہ میں کہ کہا ہے امام نے خلق پر اس کیا مینے
 منی میں پس کہیں مجھ کو حجام نے تین بات جسوقت بیٹھا میں کہا حجام
 نے متوجہ ہو قبلہ کی طرف اور دیا مینی اس کو جانب بایان سر کو پس کہا
 حجام نے شروع کیا مینے بہن سے اور جسوقت چلا میں کہا حجام نے
 دفن کر بالونکو پس دفن کیا مینے بالونکو اور کہا قاضی شمس الدین نے
 کہ عمل کیا امام نے موافق قول حجام کے اگر قول حجام ہو تا خلاف مذہب
 اس کے سکے پہر کیوں عمل کرتے اس کے قول پر باوجودیکہ تھا وہ حجام

اور نزدیک شافعیوں کے وقت حلق نصف لیلِ نحر سے ہے اور بہتر
 وقت نزدیک شافعیوں کے قریب چاشت کے ہے اور نہیں گذرنا
 حلق کا وقت جب تک زندہ ہے اور شخص کسی مکان کے ساتھ رہتا ہے
 اور اسکی تاخیر کرنے سے کوئی شئی لازم نہیں ہوتی ہے اور نزدیک
 حنفیوں کے زمانہ حلق کا ایام نحر ہے اور مکان و مکانِ حرم ہے اگر
 خلاف کیا اور سنہ اس مان مکان سے لازم ہے ابوسہرور بانی اور
 نزدیک صلیبیوں کے تاخیر حلق سے نہیں لازم ہوتی ہے کوئی چیز
 اور نزدیک مالکیوں کے جس وقت تاخیر کرے حلق کو بیان تک کہ
 پہونچے گھر تک حلق کری گھر میں اور رہی بھیجے بیت اللہ کو اور نزدیک
 بعضی شافعیوں کے مستحب ہے کہ بکڑی ناصیہ کو ہاتھ سے اور کبیر کرے
 تین دفعہ پہر کہے سبح تعریف ہے اللہ کو بہ بدلہ نعمتوں اسکی کے اللہم
 ہذہ ناصیۃ تقبل منی و اغفر لی ذنوبی اللہم اکتب لی بكل شعرة حسنة و ارح
 عنی بہکسیۃ و ارفع لی بہا و درجۃ و اغفر لی ای بار خدا یا یہ ناصیۃ یا یہ
 اور قبول کر مجھے عبادت اور خشوگناہ میری ای بار خدا یا دی مجھ کو بدلہ
 ہر مال کے ایک نیکی اور مٹاؤ مجھے بعوض ہر مال کے ایک گناہ اور بلند کر

بمقابلہ ہر بال کے ایک درجہ اور خشتِ دی مجھ کو اور جمیع خلق کو قصر کرنیوالوں
 اسی صاحبِ مغفرت بے انتہا قبولِ کردگار میری اور سب سے نزدیک بعض
 حنفیہ کے کہ کہے خلق سے بعد اللہ ہذا ناصیتی بیدار فاجل لی بکل شعرة
 نور الیوم القیمہ اللہم بارک لی فی نفسی واغفر لی ذنبی یقبل منی علی جہتک
 یا ارحم الراحمین — اسی بار خدایا تیرے اختیار میں ہے ناصیہ میرا
 اور دی دن قیامت میں ہر بال کے بدلہ نور امی بار خدایا برکت کر نفس
 میرے میں اور بخشو گناہ میرے اور قبول کر عمل میرے برحمتک
 یا ارحم الراحمین اور سب سے بعض علماؤن کے نزدیک خلق سے
 بعد تکبیر کرنا اور کہے کہ جمیع تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ
 طاقت دی ہم کو افعال حج پر امی بار خدایا زیادہ کرایمان اور توفیق
 اور یقین اور خشتِ دی مجھ کو اور مان باپ میر کیہ اور جمیع مسلمانوں کو
 اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا جانبے محققین کیو واسطے
 تین شے دعا او قصر کرنیوالوں کے واسطے ایک دفعہ دعا اور مروی ہے
 رسول اللہ صلعم سے کہ خلق کرنیوالوں کے واسطے نور ہے۔ من قیامت
 میں ہر بال کے بدلہ میں از مناسک ضعیف ابنِ جماعہ —

تیسرا فرض حج کا طواف الزیارت ہے اور اس کو

طواف زیارت - طواف افاضہ - طواف یوم النحر -
طواف مفروض - طواف رکن - طواف واجب کہتے ہیں

امام ابو حنیفہ

طواف زیارت دوسرا رکن حج کا ہے کہا سراج میں اور نام رکھا
جاتا ہے طواف زیارت اور طواف افاضہ اور طواف یوم النحر اور
طواف مفروض رد المحتار -

اور نام رکھا جاتا ہے طواف زیارت طواف رکن طحاوی -
طواف زیارت طواف الرکن طواف یوم النحر اور طواف منیٰ طحاوی
طواف الواجب تاتارخانیہ - فتاویٰ ہندیہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
اول وقت طواف پڑھنا بخیرین وقت ان زیارت کا دم اور	وقت ان زیارت کا دم اور	مستفق با امام شافعی	نزدیکنا صر کی زبیدیہ
کا علاج بخیرانی ہے دم لازم	نصف ثانی شب نہیں ہے	ایک روایت میں	میں سے جب چھوڑ دیا
دن غر سے اور اخیر ہے	خو کے ہے اور	مستفق با امام	اونکو او نخل آیا
اوسکا دوسرا دن ہے	اخیر وقت طواف	ابوحنیفہ	مکہ سے پس نہیں ہے
اخیر ایام تشریق	زیارت کا محدود		دم اوسپر نزدیکی
پہا اگر تاخیر کی	نہیں ہے پس		مادی کے زبیدیہ
طواف میں	جب وقت طواف		میں سے لازم ہے
تیسرے دن تک	کر لیا کافی ہوگا		اوسپر دم
ایام منی سے			
لازم آجکا اوپر			
المعانی البدیہ			

کہ میں جا کر طواف زیارت کرے کسی دن میں ایام مخرمین سے کہیں
 دن میں سات بار بلارمل اور سعی کے اگر پہلے اس طواف سے سعی کر چکا
 اور جو پہلے اسکے نہ کر چکا ہو تو رمل اور سعی کرے اور طواف زیارت کا
 اول وقت بعد طلوع فجر یوم نحر کے ہے اور طواف یوم اول مخرمین افضل
 ہے اور ممد ہوتا ہے وقت طواف زیارت کا آخر عمر تک و مختار۔
 نہیں صحیح ہے طواف زیارت پہلے طلوع فجر یوم نحر کے باب رد المحتار
 وقت صحت طواف زیارت کا آخر عمر تک ہے پس اگر مر گیا پہلے کرنے
 طواف زیارت کے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض محشین نے شرح باب
 قاضی محمد عبد سے کہ وہ نقل کرتا ہے بحر عمیق سے کہ فقہانے کہا ہے
 کہ لازم ہے محرم کو وصیت ساتھ بدنہ کے اسلئے کہ آتا ہے عذر جانب
 اسکی جبکہ حق ہے اگرچہ ہو گا گنہگار ساتھ تاخیر کے انتہی رد المحتار
شرایط صحت طواف زیارت

اسلام ہے اور تقدیم احرام اور وقوف اور نیت اور لانا اکثر طواف
 کا اور زمان اور وہ یوم نحر ہے اور با بعد اسکا اور مکان اور وہ گردن
 کہہ داخل مسجد اور مونا محرم کا ہے اگرچہ معمول ہو پس نہیں جائز ہے

نیابت طواف زیارت میں مگر واسطے بیہوش کے -

واجبات طواف زیارت

مشی ہے واسطے قادر کے مشی پر اور تیا من یعنی دہنی طرف سے طواف شروع کرنا اور تمام سات پہیرون طواف کا اور طہارت حدت سے اور ستر عورت اور کرنا اور سکایا مخرمین -

اور واجب ہے یہ کہ ہو طواف زیارت کہری چلکے اور اگر طواف زیارت کیا نصف ستاقین نقطہ کہ کہڑا کر کے یا لاد کے یا سوار ہو کے یا سسی کی اسطرح لازم آئیگا اور سپردم اور نخل آئیگا حامل یعنی لادوں اپنے طواف سے جدا کہ ہزم کیا ہے ساتھ اسکے کمال وغیرہ نے اور کہا گیا ہے کہ نہیں باہر آئیگا طواف سے کہا بحر اقی میں اور جو طواف کر یا گیا لاد کے کافی ہو جائیگا وہ طواف حامل اور محمول دونوں سے برابر ہے کہ نیت کی ہو حامل نے طواف کی اپنی طرف سے اور محمول کی طرف سے یا نہ نیت کی ہو یا ہو حامل کے لئے طواف عمرہ کا اور محمول کے لئے طواف حج کا یا ہو عکس سکا یا ہو حامل غیر محرم اور محمول اور جن چیز سے کہ واجب کیا ہوا ہو سکے احرام نے اور کہا نہر الفایق میں اور خلا

مفسد ہے ساتھ اس صورت کے کہ نہ قصد کیا ہو حامل نے حمل محمول کا
پس اگر قصد کیا ہو گا اس کو نہ واقع ہو گا اس کے نفس سے یعنی قصد کیا ہو
حمل محمول کو فقط اسی پر جبکہ قصد کیا ہو گا اس کو ساتھ قصد طواف
اس کے کے کافی ہو گا جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر عبارت بحر کی
جو ذکر کی گئی۔ اور منہدیہ میں ہے اور اگر طواف کیا معکوس
اس طرح کہ شروع کیا بائیں طرف کعبہ سے اور طواف کیا ایسے ہی ساتھ
پہری اعتبار ہو گا اس کے طواف کا حق تخیل میں اور لازم ہے اس پر
اعادہ جب تک کہ مکہ میں ہے طحاوی اور ای پر ترتیب درمیان
طواف اور درمیان رمی اور حلق کے پس سنت ہے اور نہیں ہے
مفسد طواف زیارت کے لئے اور نہیں ہے فوت ہو نا طواف زیارت
کے لئے پہلے مرنے سے اور نہیں کافی ہوتا ہے طواف زیارت کے
بدل مگر جبکہ مر جاوے بعد وقوف عرفہ کے اور وصیت کرے ساتھ
اتمام حج کے واجب ہوتا ہے بد نہ واسطے طواف زیارت کے اور
جائز ہو جاتا ہے حج اس کا لباب رد المحتار

سات بار طواف کرنا بیان اہل کا ہے اور جنہیں کن چار پہری میں مختار

بیان اہم کا ہے یعنی بیان طواف کامل کا ہے کہ شتمل ہو رکن اور
 واجب پر اکاہ کیا ہے صاحب درمختار نے اپنی اس اطلاع سے اس پر
 اسلئے کہ نہ متوہم ہو کہ سات پہری رکن میں جیسا کہ کہتے ہیں اسکو
 ایہ نکتہ یعنی مالک شافعی احمد اگرچہ موافقت کی ہے ایہ نکتہ کی اہم
 نے بخشا اور توہم اسلئے نہ کیا جاوے کہ رکن ہونا سات پہر و نما خلافت
 نہ بہتے پس موافقت کیجاوے اسکی رد المختار اگر پہلے اس
 سے سعی کر چکا ہے نہ کیا پہلے اس طواف سے رمل اور سعی کر چکا
 اشارہ کے لئے اس طرف کہ اگر ہو کہ سعی کی ہو پہلے اور نہ رمل کیا ہو
 نہ رمل کری اس طواف میں اسلئے کہ رمل نہیں شروع ہے مگر اس
 طواف میں کہ بعد اسکے سعی ہے جیسا کہ گذرا اور نہیں ہے سعی
 اسجگہ جیسا کہ عنایہ میں ہے اور ایسا ہی ہے لباب میں اور وی
 لباب میں ہے کہ اضطباع پس ساقط ہے مطلقاً اس طواف میں انتہی
 برابر ہے کہ سعی کر چکا ہو پہلے یا نہ کر چکا ہو رد المختار -

اور اگر نہ کی ہو سعی پہلے کرے رمل اور سعی دونوں کو یعنی اور اگر نہیں
 کہ سعی کی ہو پہلے رمل کری اور سعی کرے اگرچہ رمل کر چکا ہو پہلے

اسی اسلئے کہ رمل اور سکا سابق بلا سحی کے غیر مشروع ہے جیسا کہ جانا
تو نے پس نہ اعتبار ہو گا اور س رمل کا ۔

تنبیہ کہا خیر رملی نے اور اگر نہ کیا ہو رمل اور سحی کو طواف قدوم
اور طواف زیارت میں کرے اور نکو طواف صدر میں اسلئے کہ سحی
غیر موقت ہے جیسا کہ تصریح کر لیا اور اسکے جنایات میں اور تصریح کی ہے
فقہانے اسکی کہ رمل بعد طواف کے ہے کہ نتیجے اور سحی ہے
پس ساتھ اسکے جانا جاتا ہے کہ لای رمل اور سحی کو صدر میں اگر پہلے
نہ کیا ہو اور نکو اور نہیں پایا ہے مینی اسکو صبح اگر چہ جانا گیا ہے ملاقی
قضا بھی رد المحتار کہا شربلایہ میں کہ آگے بیان کر چکے ہیں ہم
کہ افضل تاخیر سحی ہے مابعد طواف افاضہ تک و ایسا ہی ہے رمل
تاکہ ہو جائیں دو تو تالیج فرض کے نہ سنت کے جیسا کہ بحرین ہے اور
پہلی بیان کر چکے ہیں ہم ہی کہ نہیں اعتقاد ہے ساتھ سحی کے بعد طواف
قدوم کے مگر یہ کہ ہو شہرج میں پس آگی رکھی جاوے اسکے لئے
کہ امہم ہے انتہی ۔ کہتا ہوں نہیں اور نہیں اعتبار ہے سحی کا مگر بعد طواف
کامل کے پس اگر طواف قدوم کیا ہو حالت جنابت یا حالت حدث میں

اور رمل کیا ہوا وسین اور سعی کی ہوا و سکی تو لازم ہے اس پر اعادہ
 رمل اور سعی کا حدیث کی صورت میں لزوم اعادہ نہ پاتا ہے اور جنابت
 کی صورت میں لزوم اعادہ سعی وجوب ہے اور اعادہ رمل سنت ہے
 لباب رد المحتار - اور حلال ہو جاتے ہیں محرم کو عورتیں بعد کن
 طواف میں سے اور رکن طواف میں سے چار پہیری ہیں یہ بحر را
 میں ہے اور اگر نہ طواف کر گیا بالکل نہ حلال ہو نگئی او کو عورت نہیں
 اگرچہ دراز ہو جاوے زمانہ اور گزر جائیں برسین یا جماع ایسا ہی ہے
 سند یہ میں طحاوی رد المحتار اور حلال ہونا عورتوں کا ساتھ حلق سابق
 کہ ہے نہ ساتھ طواف کے اس لئے کہ حلق محل ہے نہ طواف مگر
 موخر ہے عمل حلق کا عورتوں کے حق میں مابعد طواف تک پہر طواف
 کر لیا عمل کر لیا حلق عمل اپنا مانند طلاق جیسی کے کہ موخر ہوتا ہے
 عمل او کا ابانت میں انقضای عدت تک بسبب حاجت کے
 طرف استرداد کے زلیعی بس نام رکھنا بعض کا طواف زیارت کو
 محلل دوسرا مجاز ہے باعتبار اسکے کہ شرط ہے رد المحتار
 اگر طواف زیارت کیا پہلے حلق سے نہ حلال ہو گا او کو کچھ پس اگر

کٹوایا ناخن کو مثلاً ہو کئی جنابت اسلئے کہ نہیں نکلتا ہے احرام سے
مگر ساتھ حلق کے درمختار۔

اگر تاخیر کی محرم نے طواف زیارت میں ایام بکھر سے مکروہ تحریمی ہوگا
تاخیر کرنا اور واجب ہوگا دم دینا بسبب تک واجب کے اور یہ کہ بہت
اور وجہ تم تاخیر سے وقت مکان کی ہے پس اگر ظاہر ہو ہی مایضہ
اگر قاد رہتی جا رہی ہوں پر اور نہ کیا اونکو لازم آئیگا دم اور چونہ قاد رہے
چار پھیروں پر نہ لازم آئیگا دم اور رات میں ایام نحر کی ایام نحر میں سے
ہیں درمختار۔ اور مرد و سات رات کی ہر دن ایام نحر میں سے
وہ رات ہے کہ جو پہلے دن کے آتی ہے وجود میں جیسے شبِ م
عرفہ وہ شب ہے کہ پہلے آئے یوم عرفہ سے وجود میں جنوی کہتا ہوں
اور یہ علی اطلاق ظاہر ہے حق رمی میں اسلئے کہ محرم نے جب رمی
کی ہو نہ میں ایام نحر میں سے رمی کرے اس رات میں جو آئی قیہجے
اس دن کے اور واقع ہوگی ادا بخلاف اسکے کہ جب تاخیر کی ہو
رمی کی دوسرے دن تک تو وہ رمی دوسرے دن واقع ہوگی قضا
اور لازم آئیگا دم جیسا کہ قریب ہے کہ ذکر کریں گے ہم اسکو اور بھی

حق طواف میں پس مرا درات سے راتین بیچ کی نہیں در میان
ایام خمر کے اسلئے کہ جب غروب ہو جاوے آفتاب تیسرے دن
خمر کا جو آخر ایام خمر ہے اور نہ طواف زیارت کیا ہو لازم آئیگا اور پہ
دم جیسا کہ آئیگا مسئلہ حایض میں پس وہ رات جو انی ہے پیچھے
تیسرے دن کے نہیں ہے تابع تیسرے دن کے حق طواف میں
اور جو وہ رات تابع تیسرے دن کے ہوتی تو تو جانتا طواف اول
رات میں اور بلا لزوم دم کے جیسا کہ رمی میں ہے رد المحتار
اور مکروہ تحریمی ہے بموجب تم تاخیر طواف زیارت کے اگرچہ ہو
یہ تاخیر یوم رابع تک کہ اخیر ایام شریق ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی ہے عنایہ اور البیاض الطريق میں اور بعض حواشی میں ہے
اور ساتھ اسکی فتویٰ دیا جاتا ہے اور یہی مذکور ہے مبعوطہ و قاضی
اور کافی اور بدائع وغیرہ میں برخلاف ہے اس کے جو ذکر کیا ہے
قدوری نے شرح مختصر کرنی میں کہ اخیر اسکا یعنی نہ مکروہ ہونے طواف
اخیر ایام شریق ہے اور تبعیت کے ہے اسکی کرمانی نے اور صاحب شافع
اور تصفی نے شرح لباب -

تنبیہ

سراج میں ہے اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی حلق کی ایام نحر سے لازم
 آئیگا دم۔ نزدیک ایجنیفہ کے اسلئے کہ حلق خاص ہے نزدیک
 ایجنیفہ کے ساتھ زمان کے اور وہ ایام نحر ہیں اور ساتھ مکان کے
 اور وہ حرم ہے ردالمحتار

اگر قادر ہے چار بہیرون پر یعنی اگر باقی تھا غروب آفتاب تک
 تیسرے دن نحر کے اوسط وقت کہ اوہین چار بہیرون طواف
 کی وسعت تھی اور ظاہر یہ ہے کہ شرط ہے اسکے ساتھ زمانہ اور
 کہ وسعت رکھتا ہوا دھارے کپڑوں اور غسل کا جموی اور اور پیر
 بحث جموی کے لایق شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا اگر سوہنی
 کہہ میں لکھتا ہوں میں اور ساتھ اخیر کے نصیح کی ہے شرح لباب میں
 یہ تب مفہوم ہے قول بحر سے ساتھ نقل کے محیط سے کہ غلط ہے
 عورت مایضہ اخرا یا مخرمین پس اگر ممکن ہو اسکو طواف کرنا
 پہلے غروب سے اور نہ کیا پس لازم آئیگا اسپر دم بسبب تاخیر کے
 اور اگر نہ ممکن ہو اسکو چار بہیرون طواف کے پس نہیں لازم تھا

کچھ دوسرے انتہی اس لئے کہ امکان طواف نہیں ہوتا ہے مگر بعد
 غسل اور قطع مسافت کے اور بحر میں ہے اور اگر حایض ہوئی
 عورت بعد قادر ہونے کے طواف پر پس اگر نہ طواف کیا یہاں
 تک کہ گزر گیا وقت لازم آئیگا عورت پر دم اس لئے کہ عورت تقصیر
 کرنے والی ہے ساتھ تفریط اپنی کے انتہی یعنی بعد قادر ہونے کے
 چار پہروں پر زیادہ کیا لباب میں پس قول اونکا نہیں ہے کچھ عورت
 پر نسبت تاخیر طواف کے مفید ہے ساتھ اس صورت کے حایض ہو
 عورت ایسے وقت میں کہ نہ قادر ہو اگر طواف پر یا حایض ہو پہلے ایام
 غر سے اور نہ ظاہر ہو مگر بعد گزر جانے ایام نحر کے لیکن ایجاب دم
 اور صورت میں کہ حایض ہوئی ہو وقت طواف میں بعد قادر ہونے
 کے اور سپر شکل ہے اس لئے کہ نہیں لازم تھا اسکو طواف کرنا اول
 وقت میں نہ ایسا ظاہر ہو گا بلکہ اس صورت میں کہ جانتی ہو اپنی
 حیض کے وقت کو پہر تاخیر کرے طواف کی او سے تنبیہ نقل کیا
 بعض محدثین نے منسک ابن امیر حاج سے اگر ارادہ کیا قافلہ نے
 جانے پر او نہیں ظاہر ہوئی ہے حایض پس فتویٰ طلب کیا حایض

نے یا طواف کرے یا نکرے کہا علمائے کہا جائے اسے نہیں
 حلال ہے تجکو داخل ہو نامسجی کا اور اگر داخل ہوگی تو او طواف
 گریگی تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوگا طواف تیرا اور لازم آئیگا
 تجھ پر ذبح بدنہ کا اور یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے متحیر ہوتے ہیں
 اس میں عورتیں انتہی رد المحتار

جس وقت فارغ ہووے طلق یا قصر سے جاوی منی سے مکہ میں اور
 طواف کری سات دفعہ بیت اللہ کا اور ارادہ کرے اس طواف
 سے طواف افاضہ پہنچے ہے دو رکعت نماز اور چوبتروں میں جو ذکر کیا
 ہے طواف قدوم میں مگر جس شخص نے سعی کی ہو وہ سے حج کے
 لئے بعد طواف قدوم سے مفرد ہو دی یا قارن نہیں ہے محتاج
 سعی کو بعد طواف افاضہ سے بالاتفاق اور نہ اضطباع اور نہ رمل
 کرے برابر ہے کہ طواف قدوم میں رمل کیا ہو وہ سے یا نہ کیا ہو وہ
 اور اگر نہ کیا ہو وہ طواف قدوم سے بعد رمل کرے اس طواف
 میں نزدیک غیر صلیبوں کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیہ کے
 خلاف اور اماموں کے اور سعی کرے بالاتفاق بعد طواف افاضہ سے

اور جسے احرام کیا حج کی واسطے مکہ میں رمل کرے طواف افاضہ میں
 نزدیک تینوں اماموں کے غیر حنبلیوں کے اور اضطباع کرے نزدیک
 شافعیوں کے خلاف اور اماموں کے اور سنون ہے نزدیک حنبلیوں کے
 اس شخص کی واسطے جو داخل ہووے مکہ میں قوف عرفات سے
 بعد مفرد ہووی یا قارن یہ کہ طواف کرے طواف قدم پہلے طواف
 افاضہ سے اور حایض عورت طواف نہ کرے بیت اللہ کا اور ممنوع
 طواف سے بالاتفاق اور اگر طواف کیا حایض نے نہیں صحیح طواف
 اسکا اور لازم ہے اوپر قربانی نزدیک ماسوا می حنفیوں کے اور نزدیک
 حنفیوں کے صحیح ہے طواف اسکا مگر لازم ہے اوپر قربانی کرنا بدعت
 او نہیں ہے صحیح سمی حایض کے لیکن بدلہ دیوے اسکا قربانی اگر
 تاخیر کیا عورت نے طواف کو ایام نحر سے طواف کیا اوسے بعد
 حیض یا نفاس نہیں ہے لازم اوپر کوئی چیز اور اگر تاخیر کیا عورت نے
 طواف کو بلا عذر یا مرد نے بلا عذر مکر وہ ہے اور لازم ہے اوپر
 قربانی تاخیر کے سبب اور نزدیک ابی یوسف اور محمد رحمہما کے نہیں ہے
 لازم اوپر کوئی چیز بسبب تاخیر کے اور یہی مذہب شافعیوں اور

حنبلیہ کا ہے اور کہا ابن حاجب مالکی نے جسوقت تاخیر کیا اونے
 طواف کو بعد آنے منی کے کتنی دن پس طواف کرے اور بدینہ بھیجے
 اور مراد ایام سے باقی ایام ذی الحج ہیں اور مروی ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جناب نے جائی جسوقت حاجی ادا کرے
 اخیر طواف بیت اللہ کا پاک ہوتا ہے گناہوں سے جیسے دن ولادت
 شکم مادر سے اور جسوقت فارغ ہو وی حاجی جمیع مذکورات سے
 تحقیق مبرا احوال اسکے واسطے جمیع وہ چیز جہرام تہی بالافتاق اور
 اسباب تکمل نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں کے رمی اور طواف یا طواف
 افاضہ مع اسی ہے مگر نہ کیا ہو سے قبل اسے سعی اگر کیا اونے دم
 چیزان میں چیزوں سے یعنی رمی اور طواف یا رمی اور طواف یا طواف
 اور طواف حلال ہے اسکے لئے ما سوا رمی و طواف اور مقدمات و طواف
 اور بعد نکل محرمات عورتوں سے سوا رمی اسکے کہ سب چیز حلال ہیں
 اور نزدیک حنفیوں کے جسوقت طواف کیا اونے حلال ہے اسکے لئے
 ہر شے مگر و طواف اور مقدمات و طواف اور جسوقت اونے کل طواف افاضہ
 کیا یا اکثر اسکے حلال ہے اسکے لئے باقی چیز اور نزدیک مالکیوں کے

جس وقت رمی کیا اوسنے حجرہ عقبہ کے حلال ہے اوسکے لئے ماسوی
 نسا اور صیدا اور بجا طواف افاضہ حلال ہوتا ہے یہ دونوں ہی
 بشرطیکہ رمی اور حلق اوسنے کیا ہووے از مناسک صغیر ابن حاتم
 ا فضلیت طواف

طواف افضل ہے وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے
 اور اسی لئے تغفل کیا جاتا ہے ساتھ طواف کے نہ ساتھ وقوف کے بحر
 اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفہ یعنی حج وقوف
 عرفہ ہے منافی اس فضلیت کی نہیں ہے اسلئے کہ مراد یہ ہے
 کہ جس نے پایا وقوف کو پس تحقیق پایا حج کو بسبب متعین ہونے
 وقت وقوف عرفات کے بخلاف طواف طحاوی

سعی

امام ابو حنیفہ

امام شافعی

سعی واجب ہے رکن ہین اور ثنابت

مشفق بابا امام احمد

ہوتا ہے اور سکا دم

المعانی البدیہ

جائز ہے اور سکو کہ جسے احرام باندھا ہو

مکہ سے جب طواف کرے طواف

وداع کا وقت نکلنے کے طرف منی کے

یہ کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروا کے

کافی ہے اور سکو۔ اور معتد یہ ہے

کہ نہیں کافی ہے اور سکو مگر یہ کہ

کیا ہو ساتھ اور کے طواف قدم کا

اور اولی تاخیر ہے تاکہ لادے اور سکو

پچھلے طواف زیارت کے

المعانی البدیہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
سعی یک کنج ارکان	مستحق با امام احمد	نزدیک و سنی واجب ہے
ججین نہیں نام ہوئے	انہیں جائز ہے اور سنی	اوپر جو ترک کری سنی کو
جج مگر ساتھ اسکے نہیں	احرام باندھا ہو مکہ سے احمد	عمہ المعافی البدیہ
نابت ہوئے ابھام	کہ مقدم کری سنی کو	نزدیک عطا کی ایک دریت
المعافی البدیہ	درمیان صفا اور مرد کے	دین و روائتوں میں سے نہیں
ایک روایت میں روایتیں	پہلے نکلنے سے طرف سنی کے	لازم آتا ہے تارک سنی
میں سعی مستحب ہے	پہرا کر کیا ہو نہ کافی	کچھ اور روایت دہری
واجب نہیں اسکے ترک	ہو گا یہ لازم آئیگا	میں لازم آتا ہے اونکو
وہ نہیں آتا ہے	اوپر عادیہ اور سوا	نزدیک حسن اگر یاد ہوئے
المعافی البدیہ	اسکی نہیں کہ یہ جائز	احرام کے نکلنے کے تواعا
	ہے واسطے قادم کے	کری سنی کو اور اگر یاد ہوئے
	المعافی البدیہ	کے احرام سے پس نہیں لازم
		آتا ہے اوپر کچھ
		المعافی البدیہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
واجب سمی میان صفا اور مروا کی شریعت کرمی صفا سے پہر چبہ پنج جادی مروا تک شمار کیجا یگی ایک سمی	نزدیک بن جریر کے جب مروا کے صفا تک نہ پہنچی گا شمار نہو گی یہی قول ہے ابی بکر صیر	نزدیک بن جریر کے جب مروا کے صفا تک نہ پہنچی گا شمار نہو گی یہی قول ہے ابی بکر صیر
شمار کیجا یگی ایک سمی جب شریعت کرمی و اتو نہ شمار ہو گا اس پر ہیری کا	ابن حیران کا شافعیین میں شمار نہو گا اس پر ہیری کا	ابن حیران کا شافعیین میں شمار نہو گا اس پر ہیری کا
جب م کرمی سمی طواف پر تو عادیہ کرمی اگر مکہ میں ہو	جب م کرمی سمی کو طواف پر نہ کافی ہو گا	ابن کیا تو شمار ہو جائیگا المعانی البدیہ
اور اگر لوٹ گیا ہے اپنی شہر کو تو کافی ہے لیکن دم دینا اس پر مقدم ہو گا	المعانی البدیہ	نزدیک عطا کی اور بعض اصحاب حدیث کے کافی ہو جائیگا المعانی البدیہ
المعانی البدیہ	مستحب ہے کسی نہ پایادہ پا اور جائز ہے سوار ہو کر سے اور بدون عذر کے بھی	نزدیک ع و ابن الزبیر و عاریہ کے کا وجہ سمی رہو اور نزدیک بنی ثور کی کافی نہو گی لازم ہو گا عادیہ و سکا اور ہے المعانی البدیہ

امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
<p>جب قامت کہی جاوے</p> <p>نماز کے لئے اوس حال میں</p> <p>کہ یہ سہی میں ہو تو جائز ہے</p> <p>ایسکو قطع کرنا سہی کا اور مشغول</p> <p>ہو جانا نماز میں اور غبارغ</p> <p>ہو نماز سے بنا کرے</p> <p>سہی کی جانے کہ قطع کیا ہو</p> <p>اوسکو</p>	<p>بن محمد سہی کرنا سہی قطع سہی</p> <p>انگری مگر اوس وقت کہ خوف</p> <p>سہی فوت ہو جانا نماز کے</p> <p>وقت کا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>نزدیک سہی کہ نہیں جائز ہے</p> <p>سہی مگر ساتھ طہارت کے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>
<p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>سہی کی</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

اور لوٹ آئی طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا اور استلام کر کے
 حجر کا اور تکبیر کہے اور تمہیل کہے اور نکلے باب الصفا سے سعی کی لئے
 اور یہ مندرجہ ہے در مختار اور لوٹ آئے طرف حجر کی اگر ارادہ
 رکھتا ہو سعی کا یہ مفید اسکا ہے کہ لوٹ آنا طرف حجر کی سوا اسکے
 نہیں کہ مستحب ہے اور اسکے لئے کہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا بعد اسکے اور
 جو نہیں ارادہ رکھتا ہو سعی کا نہ لوٹی بعد رکعتیں طواف کے طرف حجر
 کے جیسا کہ بحر وغیرہ میں ہے اور ایسا ہی رمل اور اضطباع تابع
 ہیں اسطے طواف کے کہ بعد اس طواف کے سعی ہو جیسا کہ پہلے
 بیان کر چکے ہیں ہم اسکو اور اشارہ کیا ہے طرف او کی جو نہر میں
 ہے کہ سعی بعد طواف قدوم کے رخصت ہے بسبب مشغول ہونے
 محرم کے دن نحر کے ساتھ طواف فرض اور زنج اور رمی کے اور
 جو نہیں پس افضل تاخیر سعی کی ہے مابعد طواف فرضی تک اسلئے کہ
 سعی واجب ہے پس گردانا اسکا تابع فرض کے اولیٰ ہے ایسا ہی
 ہے تحفہ وغیرہ میں انتہی لیکن اگر کیا ہے لباب میں خلاف ہیج فضیلت
 کے پہر کہا اور خلاف غیر قارن میں ہے اور ایسی پر قارن میں وسط

قمار کے تقدیم سہی کی ہے یا سون ہے انتہی اور اشارہ کیا ہے
 اس طرف کہ سہی بعد طواف کے ہے اور اگر پہلے کری سہی کہ طواف
 سے اعادہ کری سہی کا اسلئے کہ سہی تابع ہے طواف کے اور
 تصریح کی ہے محیط میں اسلئے کہ تقدیم طواف کی شرط ہے واسطے
 صحت سہی کے اور ساتھ اس کے جانا گیا کہ تاخیر سہی کی واجب ہے
 اور اس طرف کہ نہیں واجب ہے سہی بعد طواف کے فوراً اور سنت
 اتصال سہی کا ہے ساتھ طواف کے بحر پہ اگر تاخیر کی سہی کی
 بسبب کسی عذر کے یا اسلئے کہ آرام لے نعب اور نہ کھاوٹ طواف
 سے پس نہیں ہے ورنہ اگر تاخیر کی سہی کی بدون عذر کے اور
 نہ استراحت کے لئے پس تحقیق سارت کی اور نہیں لازم آتا ہے
 اس پر کچھ لباب رد المحتار - اور نکلے واسطے سہی کے اس
 حال میں کہ اس پر سکنیہ ہو باب صفا سے اور یہ مذکور ہے ایسا ہی
 سراج میں و قہستانی میں عمدہ سے اور بحر میں ہے کہ مخیر ہے
 نکلنے میں جس دروازہ سے کہ ہوا اسلئے کہ مقصود حاصل ہوتا ہے
 ساتھ اس کے اور سوا اسکے نہیں کہ نکلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب بنی مخروم سے جو سعی ہے اب ساتھ باب صفا کے اسلئے کہ باب
 صفا قریب تر دروازہ نکلا ہے طرف صفا کی پس ہو گا نکلنا باب صفا
 اتفاقی نہ قصد پس ہو گا نکلنا باب صفا سے سنت اور کلام مصنف
 میں اشارہ ہے طرف تراخی سعی کے طواف سے پس اگر سعی کی ہو
 پہر طواف کیا ہو اعادہ کرے اسلئے کہ سعی تابع ہے اور نہیں بائز
 تقدیم تابع کی اصل پر اور تصریح کی ہے محیط میں اسکئے کہ تقدیم
 طواف شرط ہے واسطے صحت سعی کے اور سعی نہیں واجب ہے
 بعد طواف کے فوراً بلکہ اگر لاد ہی سعی کو اگرچہ بعد زمان طویل کے
 ہو نہیں لازم آتا ہے کچھ اس پر لیکن اتصال سنت ہے مانند طہارت
 کی طواف میں پس صحیح ہے سعی حایض اور جنب کے اور افضل
 ہے واسطے حاجی کے سعی کرنا بعد طواف دوم کے اسلئے کہ سعی
 واجب نہیں لایق ہے یہ کہ ہو تابع واسطے سنت کے بلکہ تاخیر کرے
 سعی کے طواف زیارت تک تاکہ ہو واجب تابع واسطے فرض کے
 لیکن علمائے رخصت دی ہے لانی سعی کی پہلے طواف دوم کے
 واسطے تخفیف کو گوئی بسبب مشغول ہونے کو گوئے ساتھ بخرد مارا اور

رمی کے اور یہ خاص ہے آفاقی کے لئے اسلئے کہ مکی نہیں مطلقاً
 اسی طواف قدوم طحاوی اور چڑھ ہے صفا پر اور جگہ کہ دکہای
 دے کعبہ باب صفا سے اور استقبال کری خانہ کعبہ کا اور تکبیر کہے
 اور تہلیل کہے اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ آواز
 بلند کے خانیہ اور اوٹھا دے دونوں ہاتھوں کو طرف آسمان کے
 اور دعا کرے واسطے ختم کرنے اپنی کے عبادت کو جو چاہی اسلئے
 کہ محمد رحمۃ اللہ نے نہیں معین کیا ہے کسی دعا کو اسلئے کہ تعین کیجاتی
 ہے رقت قلب اور اگر ترک کرے ساتھ مانور کے پس حسن ہے و منحن
 صفا لغت میں حجر المس یعنی نرم اور صاف ہے اور صفا اور مرو
 دو پہاڑ معروف ہیں مکہ میں کہا صاحب کشف نے تھا صفا پر ایک
 صنم کہ نام اسکا اساف تھا اور تھا مرو پر اور ایک صنم کہ نام اسکا
 نابہ تھا روایت کیا گیا ہے کہ اساف اور نابہ مرد اور عورت تھی کہ
 زنا کیا تھا انہوں نے کعبہ میں پس مسخ ہو کر پتھر ہو گئے پس کہی
 صفا اور مرو پر تاکہ عبرت ہو ساتھ ان دونوں کے پس جب وراز
 ہوئی اسکو ایک مدت پوجی گئے وہ دونوں طحاوی ۔

یہ چڑھنا یعنی صفا پر اور جو اس کے بعد مذکور ہے سنت ہے پس
 مکروہ ہے کہ نہ چڑھے صفا اور مرد اور بحر محیط سے یعنی جبکہ ماشی ہو
 بخلاف راکب کے جیسا کہ شرح مرشدی میں ہے اور جانتے تحقیق
 بہت درجے صفا کے دفن ہو گئے ہیں شیخے زمین کے ساتھ بلندی
 اپنی کے یہاں تک کہ جو کھڑا ہو پہلے درجہ پر اس کے درجات موجودہ
 میں سے ممکن ہے او نکودیکھنا خانہ کعبہ کا پس نہیں حاجت ہے
 طرف چڑھنی کی اور جو کرتے ہیں اس کو بعض اہل بدعت اور جاہل
 چڑھنا یہاں تک کہ ^{المنہج} تحقیق کرتے ہیں ساتھ دیوار کے پس خلافت
 طلیقہ اہل سنت و جماعت کی شرح لباب رد المحتار -

اور صفا پر چڑھ کی تکبیر کہی لباب میں ہے پس حمد کری اللہ تعالیٰ
 کی اور ثنا کہے خدا کی اور تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے اور
 درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر عاکرے واسطے مسلمانوں کے
 اور واسطے نفس اپنی کے ساتھ جن عاکرے کہ چاہے اور مکر کہے
 ذکر ساتھ تکبیر کے تین بار اور تہلیل کرے کہ ہمارے صفا پر انتہی ایچ فہر
 پڑھنے ایک سورہ کے مختل میں سے جیسا کہ شرح لباب میں ہے عباد اللہ

صاحب ہدایہ سے ردالمحتار

مخطبہ میں تقدیم حمد اور صلوٰۃ علی النبی کے تہلیل و تکبیر سے طحاوی
ساتھ آواز بلند کے اقتصار کیا ہے غانیہ میں ذکر تکبیر اور تہلیل پر اور
کہا بلند کرے اپنی آواز کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے انتہی اور امی صلوٰۃ
نبی صلعم پر پس تحقیق آگے بیان کر چکے ہیں ہم دعائیہ تکبیر میں کہ
پست کرے آواز اپنی کو ساتھ صلوٰۃ کے پس محتمل ہے کہ ہو
اسجگہ اس سطح تنبیہ لباب میں ہے اور تکبیر کہے سعی میں حج
کرنیوالا نہ عمرہ کرنیوالا اور زیادہ کیا شارج لباب نے اور نہیں ہے
اضطباع سعی میں مطلقاً نزدیک ہماری جیسا کہ تحقیق کی ہے سمنے
اسکی ایک رسالہ میں برخلاف شافعیہ کے کہ اونکے نزدیک سعی میں
بھی اضطباع ہے ۔ ردالمحتار

امام شافعی

اضطباع کرے سہی میں

اضطباع یعنی چادر کو دائیں طرف کے
بغل سے نکال کر دونوں پلوں کے
بائیں طرف کے مونڈ ہے پر ڈالنا

سنت ہے -

رمل اور اضطباع سنت ہے

المعانی البدیعیہ

اور تہا سے دونوں ہاتھوں کو مخاوی

دونوں ہاتھوں کے جیسا کہ شرح ملتقی

میں ہے طرف آسمان کی دعای

رغبت میں اور دعای رست میں

پس گردانے پشت ہاتھوں کی جانب

صدر کی گویا کہ دفع کرتا ہے ہلاکو

اپنی آپ سے کہا ہے اسکو ^{دو بار}

طحاوی سے -

کہا سراج میں اور سوا اسکے نہیں

کہ ذکر کیا دعا کو سجدہ اور نہ ذکر کیا

دعا کو نزدیک استلام چہرے کے استلام

حالت ابتدا ہی عبادت میں

ہے اور یہ حالت ختم عبادت کی ہے

اسلئے کہ ختم طواف کا ساتھ سہی کے ہے

اور دعا ہوتی ہے وقت فراغت کے

عبادت سے نہ نزدیک ابتدائی عبادت کے جیسا کہ نماز میں
 ہے انتہی اور اس میں یہ ہے کہ یہ ابتدائی سعی سے ختم ہوا
 مگر یہ کہا جائے کہ سعی سوا اسکے نہیں کہ تحقیق ہوتی ہے وقت
 اوتارنے کے صفا سے اسی پر چڑھنا صفا پر پس تحقیق متحقق ہوا ہے
 نزدیک اوس کے ختم طواف کا واسطے قصد محرم کے انتقال کا اوس
 طرف عبادت دوسری کے کہ تلح ہے اوس کے رد المحتار

اس لئے کہ تعین لیجاتی ہے رقت قلب کو یعنی بسبب حفظ ہونے
 دعا کے جاری ہو جاتی ہے دعا زبان پر بدو ن حضور قلب کے اور
 یہ برخلاف دعا کے ہے نماز میں اس لئے کہ سزاوار ہے دعا نماز میں
 ساتھ اوس کے کہ یاد ہو تا کہ نہ جاری ہو نمازی کی زبان پر جو مشاہدہ
 کلام ناس کے پس فاسد ہو جاوے نماز اوسکی جیسا کہ نقل کیا ہے
 اسکو طوطا دی نے ~~ذیل الواجہ~~ سے رد المحتار

ذیل الواجہ میں فصل قرأت مصلیٰ میں ہے کہ سزاوار ہے دعا کرنا
 نماز میں ساتھ دعا کی محفوظ کے نہ ساتھ اوس دعا کے کہ حاضر ہو جاوے
 اوسکو اس لئے کہ خوف ہے یہ کہ جاری ہو جائے اوسکی زبان پر جو

مشابہہ ہے کلام ناس کے پس فاسد ہو جائے نماز اوسکی اور
 ای پر غیر نماز میں پس سزاوار یہ ہے کہ دعا کری ساتھ اوس چیز
 کے کہ حاضر ہو جائی اوسکو اور نہ یاد کری دعا کو اسلئے کہ حفظ دعا کا مانع
 ہوتا ہے رقت سے طحطاوی اور تبرک کرنا ساتھ ماثور کے ہجگہ
 یعنی صفا پر اور اور جگہ مناسک حج میں اور تحقیق ذکر کیا ہے یعنی ماثور
 کو اپنی رسالہ البقیۃ المناسک فی اوجیہ المناسک میں رد المحتار
 پہر جائی طرف مروا کی اوس حال میں کہ سعی کر نیوالا سہ دور میان
 میلین خضوع کے کہ بنی ہوئی ہیں دیوار مسجد میں اور کری مروا پر ج
 کیا ہے صفا پر کری ایسا ہی سات بار شروع کرے ساتھ صفا کے
 اور ختم کری شوط سابع کو ساتھ مروہ کے پس اگر شروع کیا ساتھ مروہ کے
 نہ اعتبار ہو گا پھر سے پہلے کا اور یہی اصح ہے اور مندوب ہے سعی
 کا ساتھ دو رکعت کے مسجد میں مانند ختم طواف کی پھر ہے مکہ میں
 احرام باند ہے حج کا اور نہیں جائز ہے صبح حج کا ساتھ عمرہ کے
 نزدیک ہمارے اور طواف کیا کرے خانہ کعبہ کا پیادہ پا بدین لٹ
 سعی کی اور یہ طواف کرنا افضل ہے نماز نفل سے واسطے آفاقی کے

اور نماز نافلہ افضل ہے طواف سے واسطے ملی کے اور بحرین ہے
 کہ سزاوار ہے مقید ہونے نماز نفل کی افضل طواف سے ملی کے لئے
 ساتھ زمان موسم کے اور جو نہیں پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقاً ^{منحاً}
 کہا لباب میں پہاڑ ترے صفا سے طرف مردہ کے ابوس حال میں
 کہ سعی کر نیوالا ذکر کرنے والا مو پیادہ پا آہستہ یہاں تک کہ جب
 نزدیک اس میل کے جو مشعلی ہے مسجد کے کوئی میں کہا گیا ہے
 ساتھ مانند چہ گز کی ہے سعی کرے سعی شریہ بطن اوی میں یہاں
 تک کہ گزر جائے میلین سے پہر چلے باہستگی یہاں تک کہ آئی
 مرد میں اور مستحب ہے یہ کہ ہو سعی در میان میلین کے فوق رمل کے
 کمتر عد یعنی دوڑنے سے اور یہ سعی ہر پہری میں ہے بخلاف رمل
 کے طواف میں کہ خاص ہے ساتھ تین پہیرون پہلے کے برخلاف
 اوسکے کہ گردانا ہے اوسنے سعی کو مانند رمل کی پس اگر ترک کیا
 سعی کو یا دوڑا ساری سعی میں پس تحقیق اسارت کی اور نہیں لازم
 آتا ہے کچھ دسپراور اگر عاجز ہوا وی صبر کرے یہاں تک کہ
 پائی فرجہ اور جو نہیں تشبیہ کری ساتھ سعی کر نیوالے کے احی کت

میں اور اگر ہو سواری ذابہ پر حرکت دے دابہ کو بدون اسکے
 کہ ایذا کی سیکو انتہی اور قول اسکا ساتھ ماندر چہ ذراغ کی کہا
 شارح لباب نے یہ منسوب ہے طرف شافعی کے اور ذکر کیا گیا ہے
 یہی بعض مناسک ہماری اصحاب میں انتہی کہتا ہوں میں اور
 نقل کیا ہے اسکو معراج میں شرح ذخیرہ سے اور کہا میل تھا
 پشت راہ پر اوس موضع میں کہ ابتدا کیجاتی ہے اوس سے
 سہمی کی پس تھا کہ ڈھاتا تھا اسکو میل پس اوٹھایا اسکو طرف
 اعلیٰ کن سجدہ کے اور اسی لئے نام رکھا گیا ہے معلیٰ پس واقع ہوا
 مناخر ابتدا ہی سہمی سے ساتھ چہ گز کے اسلئے کہ نہ تھی کوئی جگہ
 لائق تر اس کے اور میل دوسرا متصل ہے ساتھ دارعباس کے
 انتہی اور نقل کیا ہے اسکو شربالیہ میں بہی اور قرار کیا ہے
 اسکا اور نقل کیا ہے اسکو بعض محشین نے مناسک بن العجمی اور
 طرابلسی ورجح عمیق وغیرہم سے کہتا ہوں نہیں اور نہیں ہے منافی
 اسکی قول متون کا اوس حال میں کہ سہمی کرنے والا ہود میان کے
 اسلئے کہ یہ باعتبار اصل کے ہے روا مختار اور چڑ ہے مردہ پر

یعنی باعتبار پہلے زمانہ کی اسے پر آب پس جو کھڑا ہو درجانی ہو
 بلکہ اسکی زمین پر صادق آتا ہے اور پھر کہ چڑھا مروہ شرح لباب
 اور کری جو کیا ہے صفا پر یعنی استقبال سطح کہ میل کرے دہنی
 طرف تھوڑا سا میل تاکہ متوجہ ہو طرف خانہ کعبہ کی اور جنہیں پس
 خانہ کعبہ کچھ نہیں ظاہر ہوتا ہے آجکے دن بسبب محبوب ہونے
 اوسکے کے ساتھ عمارت کے اور کبیر اور ذکر اور دعا مشتمل صلوٰۃ
 اور ثنا پر شرح لباب ردالمحتار

شروع کرے ساتھ صفا کے امین اشارہ ہے اس طرف کہ جانا
 مروہ تک ایک پہیرا ہے اور لوٹنا مروہ سے صفا تک دوسرا
 پہیرا ہے اور یہی صحیح اور کہا طحاوی نے کہ جانا صفا سے
 مروہ تک اولوٹ آنا مروہ سے صفا تک ایک پہیرا ہے مانند
 کے اسلئے کہ طواف حجر سے حج تک ایک پہیرا ہے اور تمام اسکا
 فتح القدرہ غیرہ میں ہے ردالمحتار

ظاہر مذہب یہ ہے کہ ہر ایک جانی سے مروہ تک اور آنے سے
 مروہ سے صفا تک پہیرا ہے یعنی ایک پہیرا جانا سے مروہ تک اور

دوسرا پہیر آنا ہے مروہ سے صفات تک اور نزدیک طحاوی کے نہیں
 پس کہا گیا ہے کہ لوٹنا مروہ سے صفات تک نہیں معتبر ہے پہیری
 میں بلکہ واسطے حاصل کرنے دوسرے پہیری کے ہے اور مقتضی
 میں بعض عبارات اسکو کہ ایک پہیر اصفا سے صفات تک ہے فتح القدر
 جب مسجد سے طرف صفا کی نکلے وقت نکلنے کے پہلے بایان پاؤں
 معجب سے نکالی اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 وَادْخُلْنِيْ فِيْہَا اَعِزَّنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَ الْقَدِيْر اور دعا مانو میں سے
 او سوقت کہ صفا پر مستقبل قبلہ دیکھنے والا خانہ کعبہ کا ہو یہم ہے
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنُشَبِّحُہُ بِالْآیَاتِ مُخْلِصِيْنَ لِّلْءَاثِمِيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
 فتح القدر اور وقت اور نرنے کے صفا سے یہم دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ
 اسْتَعِزَّنِيْ بِبَنَاتِكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاعِزَّنِيْ مِنْ مَضَلَاتِ الْفِتَنِ
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پہر جب پہونچے بطن الوادی میں
 درمیان میلین خضرین کے یہم دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ تَجَاوَزْ
 نَعْمًا تَعْلَمُ وَانْتَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ فَتَحَ الْقَدِيْر واجب ہے

ہدایت سہمی کے جو درمیان صفا اور مروہ کے کیجاتی ہے صفا سے اور
 اگر شروع کیا ہو سہمی کو ساتھ مروہ کے تو نہ اعتبار ہوگا اور سکا پہلے پہر
 میں صحیح میں درمختار — متقابل صحیح کا وہ ہے جو کہا ہے کرمانی نے
 کہ اعتبار اور سکا ہے لیکن مکروہ ہے بسبب ترک سنت کے اسجب
 ہے اعادہ اور سہمی کا تا کہ موہدیت بروہ سنت اور چلا ہے
 لباب میں اسپر کہ ہدایت سہمی کے صفا سے شرط ہے واسطے صحت
 سہمی کے پس نہ اعتبار ہونا اور سکا پہلے پہر میں متفرع اسپر ہے
 اور اوپر قول کے ساتھ وجوب سہمی کے اسلئے کہ مراد ساتھ
 عدم اعتبار کے لزوم اعادہ ہے یا لزوم جزا بر تقدیر عدم اعادہ کے
 اور سو اسی اسکے نہیں کہ فرق اپنی راہ سے ہے کہ جب نہ اعادہ
 کر گیا شو طاول کو لازم آئیگی او سپر جزا بسبب ترک سہمی کے
 بر قول شرطیت اسلئے کہ نہیں ہے صحت مشروط کی بدون اسلئے
 شرط کے اور بسبب ترک شو طاول کے بر قول وجوب کے کہ قبول
 اعدال مختار میں حیت الدلیل ہے جیسا کہ شرح لباب میں ہے اور کہی
 کہا جاتا ہے کہ جبکہ نہ اعتبار کیا جائیگا ساتھ اول کے حاصل ہوگی ہدایت

ساتھ صفا کے ساتھ ثانی کے پس تحقیق پائی جائیگی شرط اور نہ مقصود
 ہوگا ترک اسکا اور سو اس کے نہیں کہ ہوگا تارک واسطے آخر الا
 کے مگر جبکہ اعادہ کر لے اول کا اور ہونا اسکا شرط منافی وجوب
 نہیں ہے اسلئے کہ نہیں لازم آتا ہے ہونے ایک چیز سے
 شرط واسطے دوسری چیز کے کہ موقوف ہے اوپر صحت اس کے
 یہ کہ ہو وہ چیز فرض جیسا کہ پہلے لکھ چکے ہیں ہم اسکو حلق میں
 بخلاف اس کے کہ سمجھا ہے اسکو شرح لباب میں بیان

حلق میں اور اگر ہو فرض لازم آئیگی فرضیت سعی کی یا فرضیت
 بعض سعی کے اور وجوب باقی سعی کا باوجودیکہ سعی ساری واجب
 ہے جبر کبھی جاتی ہے ساتھ دم کے اور اسوقت میں متعین ہوگا قول
 ساتھ وجوب کے اسواسطے کہ نہیں ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اوپر قول کے
 ساتھ شرطیت کے جیسا کہ نص کیا ہے اسکو منک کیر میں اگرچہ
 غریب جانا ہے اسکو قاری نے شرح لباب میں اور اللہ تعالیٰ
 داناتر ہے ساتھ صورت کے رد المحتار

اور جو حلق میں پہلے ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ حلق یا التقصیر کے جب

ہونے میں یہ ہے کہ یہ شرط ہے واسطے نکلنے کے احرام سے
 اور شرط نہیں ہوتی ہے مگر فرض اور جواب یا ہے اسکا شرح لباب
 اسطرح کہ وجوب اسکا حیثیت اسکی ایقاع سے ہے وقت شرع میں
 اور وقت شروع مابعد رمی کے حج میں اور بعد سعی کے عمرہ میں ہے
 کہتا ہوں نہیں اور اس میں یہ ہے کہ یہ واجب دوسرا ہے قریب ہے
 کہ آئیگا پس احسن جواب یہ ہے کہ نہیں لازم آتا ہے موقوف
 ہونے خروج کے احرام سے حلق یا تقصیر پر یہ کہ ہو حلق یا تقصیر
 فرض قطعی پس کہی ہوتا ہے واجب ماننا موقوف ہونے خروج
 کی نماز سے کہ واجب ہے اور پروا جب سلام کے تامل کر پڑھتا
 فتح القاری میں کہ حلق نزدیک شافعی کے غیر واجب ہے اور وہ
 نزدیک ہماری واجب ہے اسلئے کہ تحلل واجب نہیں ہوتا ہے
 مگر ساتھ حلق کے پہر کہا بعد کچھ کلام کے جزا سکے کہ یہ تاویل نطنی
 ہے پس ثابت ہو گا ساتھ اس کے وجوب قطع رد المحتار پہلے محیط
 مذکور ہوا کہ تفہیم طواف شرط سعی کی ہے پس تبین سے کہا ہے
 قہستانی نے کہ اگر حایضہ ہو عورت قبل احرام کے غسل کرے اور

احرام باند ہے اور حاضر مہوسب مناسک میں مگر طواف اور سعی
 میں انتہی اس لئے کہ سعی بدون طواف کے غیر صحیح ہے۔ رد المحتار۔
 اور مذکور ہے ختم سعی کا ساتھ دو رکعت کے سبج میں ذکر کیا ہے
 اسکو خانیہ وغیرہ میں مانٹ ختم طواف کے ناکہ موجب ہے ختم سعی کا
 مانٹ ختم طواف کے جیسا کہ مبدطواف اور سعی دونوں کا ساتھ
 استلام کے ہے کہا فتح القدیر میں اور نہیں حاجت ہے طرف
 اس قیاس کی اس لئے کہ اس میں نص ہے اور وہ جو زایت کیا ہے
 مطلب بن ابی وزاعہ نے کہا مطلب نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جب وقت کہ فارغ ہوتی سعی سے آئے یہاں تک کہ جب
 محاذی ہوتے رکن کے پس پڑتے دو رکعت ماشیہ مطاف میں
 اوس حال میں کہ نہ تہادر میان ان کے اور طائفین کے کوئی روایت
 کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور کہا ابن حبان نے
 اپنی روایت میں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑتے
 تھے محاذی رکن اسود کے اور مرد اور عورتیں گذرتی تھیں روبرو
 ان کے کہ نہ تہادر میان ان کے اور درمیان آپ کے سرہ اور تمام

فتح القدیر میں ہے تنبیہ کہا علامہ قطب الدین نے اپنی مناسبات
 میں لکھا میں نے سچا بعض تلامذہ کمال الدین ابن الہام کے بیچ حاشیہ
 فتح القدیر کے جبکہ پڑھے مسجد الاحرام میں سزاوار یہ ہے کہ
 نہ منع کرے مرد و کریموالی کو بسبب اس حدیث کے اور یہ معمول ہے
 طائفین پڑھنے کے طواف ایک قسم کی نماز ہے پس ہوگا جیسے کہ
 ہوں صفین نمازیوں کی آگے نماز پڑھنے والے کے انتہی اور کہا
 پہرہ دیکھا میں نے بحر عمیق میں کہ حکایت کیا ہے عزالدین ابن جبار نے
 مشکلات آثار طحاوی سے کہ گزنا سامنے نماز پڑھنے والے کے
 بیچ حضرت کعبہ کے جائز ہے کہتا ہوں نہیں اور یہ فرع غریب ہے
 پس چاہئے کہ یاد رکھا جائے رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے دونوں کعت طواف سے اور ارادہ
 کرے خرمنج طرف سعی کے پس سنت یہ ہے کہ بوسے ٹھٹھ
 حجر اسود کے اور بوسہ دیوے اوکو پہر نکلتے او سطرف کو جو
 وہاں روازہ ہے صفا کا باتفاق چاروں اماموں کے
 اور ایسی ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحبہ کہ پہلے کہیے

بقت نکلنے کے مسجد سے پیر بایان اور کچے نزدیک نکلنے کے
 اسی بار خایا کہو لو میری واسطے دروازی مہربانی اپنی کے جو
 پہونچے طرف جبل صفا کی چڑھے اور سپر اگر اد سے ہو سکے
 اور لگا دے قدم اپنے کو منتہا سے جبل صفا پر اگر پیادہ ہو سکے
 اور اگر سوار ہووے چڑھا دے سواری اپنی کو تاکہ رکھے سوار
 او سکی کہ اپنی کو اوپر چوٹی جبل صفا کے یہاں تک کہ باقی ذرا
 بلندری کی جانب کو سی مسافت پہر او تری صفا سے اور چھے
 طرف مردہ کی جس راستہ میں لوگ سعی کرتے ہوں اور وہ لطن
 میل ہے جو وقت پہونچ جاوے طرف چوٹی جبل مردہ کے سوار
 ہو یا پیادہ اور لگا دے قدم اپنے یا قدم سواری کہ لگجاوے
 او سکی چوٹی جبل مردہ پر پس کامل کیا اونے ایک فذہ سعی پہر لوٹے
 طرف جبل صفا کی اور پہونچے او سکی چوٹی تاکہ پیادہ ہووے
 یا سوار تحقیق تمام کیا اونے دوسری کو پہر لوٹے طرف مردہ کے
 یہاں تک جو پہونچے او سکی چوٹی تاکہ تحقیق کامل کیا اونے تین
 سعی کو پہر عود کرے طرف جبل صفا کی پہر صفا سے طرف مردہ کے

پہر مردہ سے طواف صفا کی سات دفعہ تک اور ختم کرے سہمی کہ
 مردہ پر اور نہ ہو وہی وہ سہمی طواف قدوم اور فاضلہ اور عمرہ سے
 بہت پیچھے اور موتا ہے جائز پیچھے داخل سوال سے سہمی اور سکو
 بائفاق چاروں اماموں کے مگر حنفیوں کے نزدیک شرط واسطے صحیح ہونے
 سہمی کے یہ بات ہے کہ ہو وہی طواف وہ طواف اور سہمی ہے
 کہ متوجہ ہووے بیت اللہ کی طرف صفا و مردہ پر بائفاق چاروں
 اماموں کے اور اوٹھاوی ماتہ واسطے دعا کے نزدیک غیر مالکین
 کے اور پڑھے ذکر ون دعاؤں سے جو اسکو پسند ہووے
 اور پھر یہ ہے کہ پڑھے وہ دعا جو صحیح ہووے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے اور تحقیق ثابت ہو اسے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے کہ جسوقت
 پڑھے رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر یہاں تک کہ دیکھا رسول اللہ نے
 بیت اللہ کو پس متوجہ ہو گئے بیت اللہ کی طرف اور توجید
 اور تکبیر کی اللہ کو اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
 ولا یحمد و مولیٰ کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ الخضر و عدہ و نصر عبدہ و ہریم
 الا حزابہ نہین ہو و مگر اللہ تنہا نہیں شریک اسکا اور ملک اور تعریف خاص

جو ایسا ہے کہ بتا دے

اوسکے واسطے ہے اور وہ ہر شے پر قادر نہیں ہے معبود مگر اللہ
 تنہا اور پورہ کیا وعدہ اپنی کو اور مدد دی بندہ اپنے کو اور شکست یا
 خراب کو در حالت تنہا ہی پہرہ عار پڑھی اور کہی یہ دعا میں دفعہ
 پہر کری مردا پر وہ جو کیا اوسنے صفا پر اور مردی ہے کہ دعا
 قبول ہوتی ہے صفا اور مردہ پر اور سعی میں در مذہب شافعیوں کا
 یہ ہے کہ مستحب ہی چلی موافق عادت اپنی کے جسوقت اور تر
 صفا سے یہاں تک جو مہر مے چلنے والی اور میل اخضر کے
 مقدار چھ ذراع وہ میل اخضر کہ واقع ہے یار کن مسجد پر پہر
 سعی کرے یہاں تک جو داخل مہر مے در میان میلین اخضرین کے
 وہ میلین اخضرین کہ ایک دن دو نکاح طرف رکن مسجد کی ہے اور آخر
 متصل بدار العباس ہے پہر چوڑی شدت سعی کو اور چلے موافق
 عادت اپنی کے تاکہ پہنچے مردا کو اور ایسی سعی ہے سات دفعہ سعی میں
 یہ مذہب تینوں اماموں کا سوا ہی حنفیوں کے اور کہتے ہیں حنفی
 جلدی کرے در میان میلین اخضرین کے اور کہا مالکیوں نے جلدی
 کرے علم سے علم تک اور مستحب ہے نزدیک شافعیوں کے یہ کہ کہے

درمیان صفا اور مروہ کے اسی رب بخشوا و بخشوا اور تجاوز کرو اس
چیز سے کہ تو اسکو جانتا ہے اور تو غالب اور بزرگ ہے اور ای
رب میری سامنے کر میری دنیا اور آخرت میں نیکی کو اور بچا محکوم
عذاب و نزع سے اور بہتر جانتے ہیں شافعی کہ پڑھی قرآن کو اور
عورت جلدی نہ چلے سعی میں اور نزدیک شافعیون اور حنفیون کے
نہ چڑھے صفا اور مروہ پر اور کہتے ہیں مالکی کہ چڑھے صفا پر جسوقت
مکان خالی ہو وی اور یہ ہے مقتضای کلام حنفیون کا اور مستحب ہے
واسطے عورت کے کہ ہو وی سعی اور کسی رات میں کیونکہ رات اسکو
بچا نبوالی ہے فتنوں سے اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلیم
کہ طواف صفا اور مروہ کا برابر ہے آزاد کرنا ستر غلاموں کے۔
اور بعضی احباب سے نزدیک شافعیون کے قطع کرنا جمیع مسافت لطن
وادی کے کہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور ترتیب عبارت ہے
شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر اور کمال کرنا سات دفعہ کا
اور واقع ہونا سعی کا بعد طواف متعلق ہے ناک کے اور نہیں صحیح
سعی بدون ان واجبات کے اور اسو۱۱ اسکے سن اور ستمات میں

اور پیادہ چلنا بہتر ہے سواری سے اور نزدیک حنفیون کے چلنا
 صفا اور مروہ میں کن ہے سسی سے اور شروع کرنا سسی کا صفا سے
 بعد طواف کے جو خالی ہو وہی حدت اکبر سے شرط ہے جو از سسی کے
 لئے اور کہا حنفیون نے جو وقت ترک کرے اقل سسی کو لازم
 ہے اور سپر نصف صاع غلہ بدلے ہر شوط کے یا قربانی کرے اگر خرید
 ہو سکتی ہے غلہ کی قیمت سے قربانی اور خزانہ الاکل میں ہے کہ اگر
 سسی کی اونٹن صفا اور مروہ میں اور چھوڑ دیا تیسرا حصہ مسافت کا
 مروہ کے جانب سے ساتون شوطوں میں جائز ہے مگر لازم ہے اگر
 قربانی اور ماسوا اسکے ہے سب سنت اور مستحب اور آداب ہے
 اور نزدیک مالکیوں کے شرط صحیح ہونے سسی کے قطع مسافت بطن میل ہے
 اور نہیں واجب نزدیک مالکیوں کے پہنچنا جل صفا اور مروہ تک اور
 دوسری شرط اسکی شروع کرنا صفا سے اور ختم مروہ پر اور سات
 شوط پے در پے بغیر الفضال کثیر کے اور وقوع سسی کا بعد طواف
 چنانچہ ترجیح دی اسکی ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابن قاسم نے
 مدون میں یہ کہ ہودی سسی بعد طواف فرض کے چنانچہ بیان کیا

پیشی سے ایک کبیہ میں اور اسوا کے سب سنت اور سنجہ میں اور
 منع فرماتے تھے امام مالک سواری سے کیونکہ سعی کرنا پیدل ہو کر
 سنت ہے اور شرط نزدیک حبشیوں کے واسطے صحت سعی کی شروع
 کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر ہے اور اگر کسی جمیع اشواط میں
 صفا اور مروہ میں اور نہ مقدم کرے سعی کو شہر ج سے اور
 طواف کرے پہلی سعی سے خواہ واجب ہو یا سنجہ و اختلاف کیا
 حبشیوں نے اشتراط پے در پے ہونے اشواط میں اور اسوا کے
 سنت اور سنجہ میں - از مناسک صغیر ابن جوامہ

رمی چار واجب ہے ترک سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
ستحب لینا لکیر کا	ستحب لینا	ستحب باام مالک	لکیر کو نکوجانے
واسطے رمی جہار کے	لکیر کو نکا واسطے	المعافی البدیہ	چاہے لے
مزدلفہ یا راہ سے	رمی جہرہ عقبہ کے		المعافی البدیہ
عالمگیریہ	مزدلفہ سے		
اور نہ رمی کیجاوے	المعافی البدیہ		
ساتھ لکیری کے کہ			
لیا ہو ویکو پاس سے			
جہرہ کے پس اگر رمی			
کی ہو ساتھ دیکے جائے			
ہے اور تحقیق اسارت کے			
اور ایسا ہی طرح و بیچ میں			
عالمگیریہ			
مکروہ ہے لینا لکیر کو نکا			
پاس سے جہرہ کے درمیان			

اور نہیں ہے یہ مگر کراہت تنزیہی فتح القدر اشارہ کیا ہے ہر
 کہ جائز ہے لینا کنکریوں کا جو نئے جگہ سے کہ سو سو ای حجرہ کے
 پاس سے اور لباب میں ہے کہ کستب ہے کہ اوٹھای مزدلفہ
 سے سات کنکریاں اور رمی کرے سات کنکریوں کے حجرہ عقبہ
 کے اور اگر اوٹھای مزدلفہ سے ستر کنکریاں یا راہ سے پس
 یہ جائز ہے اور کہا گیا ہے کہ کستب ہے کہا شاح لباب نے
 لیکن کہا کرمانی نے کہ یہ خلاف سنت کے ہے اور نہیں ہے
 مذہب ہمارا اور جو بدائع وغیرہ میں ہے لینا کنکریوں کا
 مزدلفہ سے یا راہ سے پس سزاوار ہے محل اوکاسات جاہرہ
 اور ایسا ہی ہے جو ظہیرہ میں ہے کہ کستب ہے لینا اوکاسات
 طریق یعنی ڈری لی راہ سے اور حاصل یہ ہے کہ لینا ماورائے
 جاہرہ کا نہیں ہے اوکاسات محل مخصوص نزدیک حنفیوں کے المحتاج
 وقت رمی اوہین تین قسمین ہیں مکروہ اور سنون اور صباح
 پس بعد طلوع فجر کے وقت طلوع آفتاب تک مکروہ ہے اور
 بعد طلوع آفتاب کے زوال یعنی وہ پہر ڈہلی تک سنون ہے اور بعد زوال آفتاب کے

دیگر علماء	امام شافعی	غروب آفتاب تک وقت
<p>نزدیک مجاہد و بخاری اور قوسی کے نہیں جائز ہے رمی حجرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع آفتاب کے المعانی البدیہ</p>	<p>سحبہ و کہنا حجرۃ العقبہ کا بعد طلوع آفتاب کے اور جائز ہے رمی حجرۃ العقبہ کے مگر بعد طلوع فجر دوسری کے المعانی البدیہ</p>	<p>باح ہے اور شب وقت مکروہ ہے ایسا ہی ہے محیط میجر خسی میں اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر سے نہ صحیح ہوگی الغنائم ایسا ہی مجرائق میں اور وقت رمی دوسری اور تیسری دن نحر کے پس بعد زوال کے ہے طلوع آفتاب غدتک ہے یہاں تک کہ نہیں جائز ہے رمی ان دو نوینین پہلے زوال کے مگر بعد زوال سے غروب آفتاب تک وقت سنون ہے اور بعد غروب سے طلوع فجر تک وقت</p>

مکروہ ہے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ظاہر الروایتہ میں اور وقت
رمی کا چوتھی دن نحر کے پس نزدیک ابی حنیفہ کے طلوع فجر سے ہے
عزوب آفتاب تک مگر پہلے زوال کے وقت مکروہ ہے اور بعد
زوال کے مسنون ایسا ہی ہے محیط حسنی میں عالمگیر کے وقت
جواز رمی جمار کا اداء فجر نحر سے دوسری دن تک ہے فجر
میں ہے یہاں تک کہ اگر تاخیر کی رمی میں یہاں تک کہ نکل آئی
فجر دوسری دن کے لازم آئیگا اوپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ
کے برخلاف صاحبین کے اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر نحر سے
نہ صحیح ہوگی رمی اتفاقاً ردالمحتار۔

در مختار اور مجمع الروایات اور محیط اور نہر العالیق میں ہے کہ مسنون
ہے رمی طلوع آفتاب کے زوال آفتاب تک اور عینی کے مسنون
کو ساتھ استحب کے قیصر کیا ہے اور صباح ہے رمی زوال آفتاب
سے عزوب آفتاب تک اور گردانا ہے اسکو ظہیر یہ میں مکروہ ہاتھ
اور اکثر اول برہین یعنی صباح ہونے پر مجرد المختار۔

اور مکروہ ہے رمی عزوب آفتاب سے فجر تک و ایسا ہی مکروہ ہے

قبل طلوع آفتاب کے بحر - اور یہ نزدیک عدم غدر کے ہے
 پس نہیں اسارت ہے رمی صغیفونہیں پہلے طلوع آفتاب سے
 اور نہ رمی جرد ابو نہیں رات میں ایسا ہی ہے فتح القدر رد المحتار
 روایت ہے جابر سے کہ کہا ہنیکین سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کنکریان منارہ پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پچھے دن نحر
 کے دو پہر ڈھے نفل کی یہ بخاری و مسلم نے

فت صغوه کہتی ہیں بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک
 اور پچھے دن نحر کے کہ ایام شرقی میں کہ تیرہوین تک ہیں بعد زوال
 کے رمی کرتی تھی کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم
 ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہیں ہوتا ہے
 مگر بعد زوال کے اور اس طرح تیسرے دن پہر آگے مکہ کو جاؤ
 تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاؤ سے اور اگر بعد ہونے فجر کے
 جاؤ پکا تو رمی ضرور ہے اور اس دن پہلے زوال کے بھی می
 جائز ہے شیخ عبدالحق کہا لباب میں وقت رمی جارشلتہ کا دوسرے
 اور تیسرے دن ایام نحر میں سے بعد زوال کے ہے پس نہیں جائز ہے

رمی پہلے زوال کے پہلے قول مشہور میں اور کہا گیا ہے کہ جائز ہے
 اور وقت مسنون دوسرے دن اور تیسرے دن نحر میں مگر ہوتا
 زوال سے غروب تک اور غروب سے طلوع تک وقت مکروہ ہے
 اور جب طلوع کیا فخر امی فجر چوتھی دن نے پس تحقیق فوت ہو گیا
 وقت ادا کا اور باقی رہا وقت قضا کا اخیر ایام شریف تک پس
 اگر تاخیر کی رمی کی اور اسکے وقت معین سے ہر نہین تو لازم آئیگی
 اوپر قضا اور جزا اور فوت ہو جاتا ہے وقت قضا کا ساتھ غروب
 آفتاب کے چوتھے دن میں پہر کہا لباب میں اور اگر نہ رمی کی دن
 نحر کے یا دوسرے یا تیسرے دن نحر کے رمی کرے رات آئندہ
 ہر نہین فون گذشتہ میں سے اور نہین لازم آئیگا اس صورت میں
 اوپر کہم سوائے اسات کے جب تک کہ نہو یہ ساتھ عذر کی
 اور اگر رمی کے شب یا زہم یا غیر شب یا زہم بعد من اور اسکے
 عذر کے نہ صحیح ہوگی یہ رمی اسلئے کہ راتین حج میں حکم میں فون
 گذشتہ کے ہیں نہ فون آئندہ کے اور اگر نہ رمی کی ہو شب میں
 رمی کرے نہین قضا اور لازم آئیگا اوپر کفارہ اور اگر تاخیر کی رمی

سب نوٹ کی چوتھی دن تک مثلاً قضا کرے کل دن نوٹ کی چوتھے دن
 اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر قضا نہ کی چوتھی دن یہاں تک
 کہ غروب ہو گیا آفتاب ت ہو گیا وقت قضا کا اور نہ ہو گی یہ رات مانع رمی
 باقل کے اور حاصل یہ ہے کہ اگر تاخیر کی رمی کی غیر یوم رابع میں رمی
 کرے اوس اتہین متصل ہے اوس نیکے کہ جسمین تاخیر کی ہے رمی کی
 اور ہو گی ادا اسلئے کہ رات تابع ہے۔ اوس نیکے اور مکروہ ہو گی
 رمی رات کو سبب ک سنت کے اور اگر تاخیر کیا رمی ایک دن مکروہ
 دن تک ہو گی قضا اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور ایسا ہی ہے اگر
 تاخیر کیا دن نوٹ کی رمی کو چوتھی دن تک مثلاً جب تک کہ نہیں غروب ہوا ہے
 آفتاب و سن کا پس اگر غروب ہو جا آفتاب و سن کا ساقط ہو جائیگی رمی
 اور لازم آئیگا اوسپر دم اور ظاہر ہوا اوسے جو تقریر کی ہم نے کہ جو ذکر کیا ہے
 شارح نے بیعت بحر وغیرہ کے انتہائی وقت رمی کے طلوع آفتاب
 تک نہیں ہے یہاں اسطے وقت ادا کے فقط
 بلکہ شامل ہے وقت قضا کو اسلئے کہ بعد فجر رابع کے وقت ہے اسطے ادا کے
 رمی رابع کے اور واسطے قضا رمی غیر رابع کے ایام مکنت میں سے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
<p>اور اگر لیا لکھ کر یوں نکلا وہ</p> <p>لکھ کر یونہی ہے جو پہنکی</p> <p>گئی تہن جاہز ہو گا لیکن</p> <p>اسات کی یعنی برا کیا</p> <p>اور ایسا ہی ہے جبکہ رمی</p> <p>کی ساتھ جس کے جیسا کہ محیط</p> <p>میں ہے پس جو فتح القدر</p> <p>میں ہے کہ جسے لیا لکھ کر یوں</p> <p>رمی یعنی پہنکنی کی جگہ سے</p> <p>سوا اسکے نہیں کہ مکروہ</p> <p>تتمیز ہی ہے اوسہن</p> <p>نظر ہے نہ الفاری -</p>	<p>مکروہ ہے رمی کرنا</p> <p>اوس لکھ کر سے</p> <p>کہ رمی کی گئی ہو اوسے</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>نزدیک مرنی کے جاہز ہے</p> <p>رمی اوس لکھ کر سے</p> <p>کہ رمی کی ہو ساتھ اوس کے</p> <p>اوسکی غیر کرنے اور نہیں جاہز ہے</p> <p>رمی اوس لکھ کر سے</p> <p>کہ جسے خود رمی کی ہو</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

دن رمی کے دن سحر اور تین دن ایام تشریق کی مین عالمگیرے
 مکروہ ہے لینا ایک پتھر کا پہر توڑ کے اس کے سترنگری یعنی چھوٹے
 پتھر بنانا جیسا کہ کہتے ہیں اسکو بہت لوگ اب ایسا ہی فتح القدر
 مین عالمگیری - سزاوار ہے یہ کہ کنکریاں منسول یعنی
 دھوئی ہوئی ہوں جیسا کہ سراج و ہاج مین ہے اور اگر رمی کری
 ساتھ بخش کنکریوں کے جتنا بخش ہونا یقینی ہو مکروہ ہوگی رمی ساتھ
 اس کے اور کافی ہو جائی گی ایسا ہی فتح القدر مین عالمگیرہ بدو
 یقین نجاست کے مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ اصل طہارت ہے لیکن
 مندوب ہے دھونا اور نکالتا کہ ہو طہارت اور نکلی یقینی جیسا کہ ذکر
 کیا ہے اسکو بحر وغیرہ مین رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جائز ہے رمی کرنا تیسریں وقت رمی کا	استفق بابا شافعی	نزدیک عطلی اگر قبل سے رمی کرے	
قبل زوال کے استحائاً ایام تشریق	ایک وایت میں	پہلے زوال کے کافی ہے۔	
او حکایت کیا گیا ہی ابی حنیفہ بعد زوال کے ہے	استفق بابا ام	نزدیک عطلی کے اگر جا ہی رمی کرے	
جائز ہے ہی زار رمی کا	پہر اگر رمی کی ہوگی	ابو حنیفہ	اول نہا میں حلال ہو جاوے
پہلے دن دوسری دن	پہلے اسے	المعانی البدیہ	اور نزدیک مکرہ کی اگر جاوے
قبل زوال کے مشہور ہو چکے	نہ شمار ہو گا اسکا		رمی کر ہی اول نہا میں لیکن
اول ہے المعانی البدیہ	المعانی البدیہ		نہ جاوی مگر بعد زوال کے
تقدیم رمی چوتھی زوال			المعانی البدیہ
جائز ہے یعنی صحیح ہے نزدیک			نزدیک اسحاق اگر رمی کر سکی
امام کی استحائا نہ کرنا			دن یا دوسرے دن پہلے زوال کے
تسلیہ کی اور کہا امام محمد اور			اعادہ کر ہی را اگر رمی کی تیسرے
امام یوسف نہیں صحیح ہے			دن اول میں فی ہر گاہ اور حب رمی
با اعتبار باقی دنوں کی نہر			کی ہر بعد طلوع افتاب کے دن پہلے
رد المختار			روانگی کے پسند ہی لازم آتا ہے
			کچھ دوسرے المعانی البدیہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دگر علماء
<p>ساتھ ہر چیز کے کہ جس ارض ماند سرمد اور ہرمال و روزہ کے مگر سو نما اور چاندی نہیں جائز رمی ساتھ اسکے المعانی البتہ جائز ہے رمی ساتھ ہر چیز کے کہ جو جنس زمین کے بشرط وجوب استہانت یعنی ذلیل چیز ہو یہاں تک کہ نہیں جائز ہے ساتھ اور انوکھے ایسا ہی سراج بن مین اور ایسا ہی ہے نہایہ اور غبار اور سراج الدرایمین اور جائز ہے ساتھ پتھر اور ڈبلی اور طہین گوشت ہی مٹی اور گبر و روزہ ہرمال اور پہاڑی نمک</p>	<p>نہیں جائز ہے رمی مگر ساتھ حجر کے پتھر اگر رمی کی ساتھ حجر کے ماند سرمد اور ہرمال اور طوطیا سے اگرچہ نہیں مستحکم یا رمی کے ساتھ یا چاندی کے کافی ہوگی اونے المعانی البتہ</p>	<p>منہ یکا ودا و اعلیٰ ظاہر کے رمی ساتھ ہر چیز یہاں تک کہ اگر رمی کی ہو ساتھ چڑیا رمی ہوگی کافی ہوگی المعانی البتہ</p>

اور سرمہ اور مٹھی مٹی کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے
 اور چاندی کے ایسا ہی ہے غایتہ سروجی شرح ہدایہ میں عالمگیری
 کا تار خانہ میں ہے کہ ہوا بیت اشتراط استہانت کی مخالف ہے اور
 کہ جو مذکور ہے محیط میں اور ایسا ہی کہا فتح القدر میں اور جائز کیا ہے
 رمی کو ساتھ فیروزہ اور یاقوت کے بعض نے بنا بر نفی اس اشتراط کے
 اور مجوزین میں سے فارسی ہے اپنی مناسک میں اور مفاد کلام فارسی
 ترجیح جواز ہے اور ابقای کلام ہدایہ عموم پر ہے کہ ہر جنس ارض سے
 رمی جائز ہے اور اسی سی اعتراض کیا گیا ہے سعدیہ میں اور سپر
 جو عنایہ میں ہے ساتھ اسکے جو غایتہ سروجی اور شرح زیلعی میں ہے
 کہ جائز ہے رمی ساتھ ہر چیز کے کہ اجزاء زمین سے ہے مانند ہتھر
 اور ڈیلی اور مٹی گونڈی اور گیر اور نورہ اور ہتال اور حجابہ کے
 مانند یاقوت اور زرد اور بخشش اور اسکی مانند کے اور سات پہاڑی
 نمک اور سرمہ کے یا ایک مٹھی مٹی اور زبرجد اور بلور اور عقیق اور
 فیروزہ کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی
 اور جواہر کے کیونکہ لکڑی اور موتی اور جواہر کہ وہ بڑی موتی

ہوتے ہیں اور غیر اجزای ارض سے نہیں ہیں اور پہنچنے سے
اور چاندی کے نثار کہتے ہیں می نہیں کہتے ردالمحتار۔

رمی کی جادوی ساتھ چھوٹی کنکریوں خذف کے ہون ایسا ہی سب سے
محیط میں اور اختلاف ہے چھوٹی کنکریوں کے مقدار میں مختار رہا
کے ہیں اور اگر رمی کری ساتھ بڑے پتھر یا چھوٹے پتھر کے جائز
ہوگا ایسا ہی ہے اخیر شرح مختار میں اور نہیں ہے رمی کرنا ساتھ
بڑے پتھر اور چھوٹے پتھر کے مستحب ایسا ہی ہے تا تا رغانیہ
میں عالمگیریہ۔ مختار یہ ہے کہ کنکریاں مقدار باقلا کے ہون
ایسا ہی ہے لباب میں یعنی مقدار فولہ کے اور کہا گیا ہے مقدار سچے
یا کھجور کی گٹھلی کے یا مسو کے۔ نہیں جائز ہے رمی اونٹ کی میٹگی
سے اس لئے کہ وہ جنس ارض سے نہیں ہے اور فزوق اشباہ میں جو
جواز رمی کا ساتھ اونٹ کی میٹگی کے لکھا ہے وہ خلاف مذہب ہے
اس لئے مبسوط میں کہا ہے اور بعض متفقہ کہتے ہیں کہ اگر رمی کے ساتھ
اونٹ کی میٹگی کے کافی ہوگی اس لئے کہ مقصود اہانت شیطان ہے اور یہ
حال ہوتی ہے ساتھ اونٹ کی میٹگی کے اور ہم نہیں گاہ میں کی شرح لباب دیکھا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
<p>مختلف ہیں شیخ کیفیت رمی میں کہا بعض نے پکڑے کنکری کو تھپا، دو وزن طرف انگوٹھی اور انگشت سبب یعنی کلمہ کی اونٹلی کے گویا کہ عاقد تھے تیسرا اور پہنکدی اوکو ایسا ہے محیط میں عالمگیر یہ کہا گیا ہے کہ کیفیت می کی کہ رکھے طرف بہام یعنی انگوٹھی دہنی تھپا کو وسط انگشت سبب پر اور کہی کنکری کو ظاہر بہام یعنی ظاہر انگوٹھی پر گویا کہ عاقد شتر کا ہے پہنکدی کنکری کو اور کہا گیا ہے کہ عاقد کرے انگشت سبب پر کا اور کہی اوکو انگوٹھی کے جوڑ پر</p>	<p>بہین متعین ہے خذف اور نہایت ہے رمی بصورت خذف کے بخلاف راضی کے کہ او سکے نزدیک خذف مکروہ ہے بسبب نہی صحیح کے المعانی البتہ</p>	<p>نزدیک مایہ کے متعین ہے خذف رمی میں اور نہ کافی ہوگی رمی بدین ہیئت خذف کے المعانی البدیہ</p>

گویا عاق و نس کا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ پڑے کنکری کوٹتا
 دو طرف لنگوٹھی اور انگشت سبابہ کے اور یہی صحیح ہے اس لئے
 کہ آسان تر ہے عادت میں ایسا ہی ہے فتح القدر میں اور ایسا ہی
 صحیح کیا ہے اسکو نہایہ اور خلوا و الحبیہ میں اور یہی مراد شاح
 صاحب مختار کی ہے اور یہ اختلاف اولویت میں ہے رد المحتار
 صحیح یہ ہے کہ پکڑی اسکو ساتھ طرف ابہام اور سبابہ کے اور یہ صحیح
 اولویت میں ہے نہ اصل جو از میں یہاں تک کہ اگر می کر گامی
 حال سے جائز ہوگی بشرطیکہ وضعا نہو نہر الفایق ترسب بقول
 یعنی کہ نہایت ہو پیشناہ بقول

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
شافعی مستحب ہے اگر برکس کی کاشت ہے المعانی البدیہ محل رمی کے تین جمرہ میں۔ پہلا جمرہ متصل مسجد حنیف کے ہے بیچ کا جمرہ پہلی جمرہ کے متصل ہے اور اخیر جمرہ جمرہ البقیہ ہے ایسا ہی محیط میں۔ عالمگیری بڑی دروازہ مسجد حنیف سے	نہیں جائز ہے رمی جمار مگر ساتھ ترسب کے شروع کر ساتھ اولی کے اور یہ ہے کہ جو متصل ہے مسجد حنیف کے بہر ساتھ سطر ہے ساتھ سفد کی در سفد جمرہ البقیہ ہے المعانی البدیہ	مستحب باہم شامی ایک ویت میں برعکس ترتیب کر کے کافی ہے المعانی البدیہ	مستحب باہم شامی

جرمہ اولیٰ تک فاصلہ سات ذراع جدید کے ایک ہزار دو سو چوبیس ^{۱۲۵۴} گز
 اور چٹا حصہ ایک گز کا ہے۔ جرمہ اولیٰ سے جرمہ وسطے تک
 فاصلہ آٹھ سو پچتر گز کا ہے اور جرمہ وسطے سے جرمہ عقبہ تک فاصلہ
 دو سو آٹھ گز کا ہے ایسا ہی نقل کیا ہے قسطلانی نے شرح بخاری میں
 قرانی مالکی سے اور مانند سیکی ہے کتب شافعیہ میں بھی پس تجرستانی
 میں ہے سبق قلم کی ہے رد المحتار۔ یعنی جامع روزمین جو
 لکھا ہے کہ فاصلہ درمیان جرمہ اولیٰ اور وسطے کے تین سو پانچ گز
 ہے اور درمیان جرمہ وسطے اور جرمہ عقبہ کے فاصلہ چار سو ستاسی
 گز کا ہے اور کو سبق قلم سے ہونا رد المحتار میں لکھا ہے۔

دوسرے دن غر کے رمی جارتلت یعنی جرمہ اولیٰ جو مسجد خیف کے
 متصل ہے اور جرمہ وسطے اور جرمہ عقبہ کے بعد زوال کے سات سات با
 کرے اور اگر وہ کری رمی کو شروع اور جرمہ سے جو متصل مسجد خیف کے
 ہے اور شروع کرنا اس جرمہ بتریب ہے اور پھر اس کے بعد تمام ہونے
 ہر رمی کے کہ بعد اسکے رمی ہے نہ بعد رمی تیسرے کے اور نہ بعد
 رمی یوم غر کے کہ اسکے بعد بھی رمی نہیں ہے بقدر قراءت سوزہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیکر علماء
<p>۴۱ کے الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر</p> <p>کہتے ہوئی درود پڑھتے ہوئے</p> <p>اور دعا کرے اپنی لئے اور</p> <p>اپنی غیر کے لئے دونوں ہاتھ</p> <p>اوپر ہاتھ کے طرف آسمان کی جانب</p> <p>پہر رمی کرے تیسری دن غر کے</p> <p>اسی طرح پہر تیسری دن کے</p> <p>اسی طرح اگر تیسری بعد تیسری</p> <p>دن کے اور یہ واجب ہے</p> <p>اور اگر تیسری کی</p> <p>جو تیسری دن وال پر جائز ہے</p> <p>اس لئے کہ وقت رمی چوتھی دن</p> <p>فجر سے غروب تک ہے</p> <p>اور دوسری دن اور</p>	<p>سجے رفع یدین</p> <p>دعا میں وقت جمع میں</p> <p>المعانی البدیہ</p> <p>المعانی البدیہ</p> <p>تیسری دن کے نزدیک</p> <p>واسطہ دعا کے نزدیک</p> <p>جمع میں تو کو لازم</p> <p>نہیں آتا ہے کو جب</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>رفع یدین کیجئے</p> <p>یہاں المعانی البدیہ</p> <p>نزدیک رسی کیجئے</p> <p>یا اہراق دم کرے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>دیکر علماء</p>

تیسرے دن پس وقت رمی زوال آفتاب طلوع آفتاب تک ہے
 اور جایز ہے اسکو چاہا جائیگا نامنی سے پہلے طلوع فجر کے چوتھے دن کے
 نہ بعد طلوع فجر کے بسبب نہ داخل ہونے وقت رمی کے درمختار
 حاصل یہ ہے کہ ترتیب یعنی کرنا جمرہ اولیٰ سے پہرہ وسطے سے پہرہ عقبہ
 سے سنون ہے نہ متعین اور ساتھ اسیکے تصریح کی ہے مجمع وغیرہ
 میں اور اسکو اختیار کیا ہے فتح القدر میں اور کہا لباب میں اکثر
 اسپرہین کہ یہ ترتیب سنت ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شاح لباب
 طرف بدایع اور کرمانی اور محیط اور سراجیہ کے اور نقل کیا گیا ہے
 بحر میں کلام محیط کا پہرہ کہا اور یہ صریح ہے خلاف میں اور اختیار
 سنتہ میں آخر ہوا کلام صاحب بحر کا اور ایسا ہی اختیار کیا ہے
 اسکو اصحاب متون نے مسائل منشورہ آخر حج میں جیسا کہ قریب ہے
 کہ آئیگا اور جو نہر الفایق میں ہے کہ صبح اور سکا جو محیط میں ہے
 اختیار تعین ہے اس میں نظر ہے بلکہ گردانا ہے تعین کو روایت محمدیہ
 کہا لباب میں اگر شروع کیا ساتھ جمرہ عقبہ کے پہرہ ساتھ وسطے کے
 پہرہ ساتھ اولیٰ کے پہرہ اور کیا اسی دن تو عادیہ کرے وسطے اور عقبہ کا

وجہ با پسندہ اور ایسا ہی ہے اگر ترک کیا جمرہ اولی کو اور رمی کی
 جمرہ تین آخر تین کے پس می کرے اولی کی اور از سر نو کری رمی ہائی
 کی اور اگر رمی کی ہر جمرہ کے ساتھ تین می کے تمام کرے اولی کو
 ساتھ چار رمی کے پہر اعدہ کرے وسطے کا ساتھ سات رمی کے
 پہر جمرہ قصوی یعنی عقبہ کے ساتھ سات می کے اور اگر رمی کی ایک
 کے ساتھ چار رمی کے تمام کرے ہر ایک کو ساتھ تین تین می کے اور نہ
 اعدہ کری یعنی اسلئے کہ واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے پس گویا کہ رمی کر لی
 دوسرے اور تیسرے کی بعد اولی کے رد المختار۔ اگر رمی کی ہونو
 جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے نہ الفائق۔ سامنی کھڑا ہو
 رمی میں جمرہ عقبہ کے گردانی منی کو دہنی طرف اور کعبہ کو بائیں طرف اور کھڑا ہو
 جان یکجا جمع اور سکے کنکر یونکا ایسا ہی فاقی خاضی خان میں عالمگیریہ
 رمی کیجا کو بطن ادی یعنی اسفل ادی سے اوکلی علی تک ایسا ہی ہے
 سراج و مانج میں اور ڈالے کنکر یونکو دہنی طرف اور اگر رمی کرے
 اعلیٰ ادی سے جائز ہے اور اول سنت ہے مگر عذر سے ایسا ہی
 ہے غایت سروجی شرح ہدایہ میں۔

دیگر علماء	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>نزدیک طے کے کافی ہے لیکن تکبیر کے واسطے ہر لنگری کے ایک تکبیر۔</p> <p>نزدیک آصم کے کافی ہے پنی ساتھ سات لنگری کے ایک ہی باز نزدیک سن اگر جاہل ہے تو کافی ہے۔</p> <p>نزدیک باقی زبور کے نہیں کافی ہے شمار ساتھ کا</p>	<p>جب می کی ہوسات کنکریوں سے ایک بار نہ کافی ہوگی گھر ایک لنگری سے</p>	<p>اگر می کی فوق حجر عقیقہ سے کافی ہے ساتھ کرابت تنزہ کی نہر الغالیق</p> <p>رمی کرے سات بار سات سات کنکریوں کی پھر اگر پہنکدین ہوں سات کنکریاں ایک بار ہوگی</p> <p>رمی ایک سے نہر الغالیق رد المحتار اور نہیں جائز ہے رمی کمتر سات بار سے۔ در مختار</p>

اگر مری کے سات بار سے زاید جاری رہے درمختار - اور مکروہ
 ہے لباب و المختار - ٹھہری بعد تمام ہر مری کے جبکہ بعد مری
 ہے بقدر قراءۃ سورہ بقرہ کے زیادہ کیا لباب میں یا بقدر تین لیج
 ایک سیارہ کے یا بقدر تیس آیت کی کہ اشاح لباب نے اور یہ قل
 مراتب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہادی اور مضمحل نے رد مختار
 بعد تمام ہر مری کے نہ نزدیک ہر کنکری پہنکنی کے لباب و المختار
 کہا لباب میں اور ٹھہرنا نزدیک جمرہ تین اور لین کے سنت ہے سب نون میں رد مختار
 موالات شرط نہیں ہے در میان سیونکی بلکہ سنون پس مکروہ ہے ترک موالات کا لباب

دیگر علماء	امام شافعی	کہا فقہائے اوزن اور یہ ہے کہ ہو
نزدیکان مری کے زیدین کے قدر ہے ساتھ یا بائج ذراع کے نزدیک کاسم کی زیدین سے مقد ہے ساتھ دس ذراع کے یا بندرہ ذراع کے فقط	بائج ذراع العقبہ کے اور موضع مری کر نیوالے کے فاصلہ مقدسین کے	فاصلہ در میان امی در موقع حسی یعنی کنکری بائج ذراع یا زیادہ مذکور ہے اصل میں اگر کہہ اوزن امی نزدیک جمرہ کے اور کہہ یا اوزن کنکریوں نزدیک جمرہ کے کسی ضلع کرنے کافی ہو گا اور اگر اڑال دیا

اوسکو سپرے کے ڈالنے کے طور پر کافی ہو جائیگا لیکن کسی یعنی بُرا کریمو
 ہوگا بسبب مخالفت قرل سول خدا صلعم کے ایسا ہی ہے محیط میں عالمگیر
 اور ہو فاصلہ درمیان امی اور موقع رمی کے پانچ ذراع یا زاید کے اور
 مکروہ ہے کمتر مقدار پانچ ذراع سے لباب - اسلئے کہ اوون اس میں
 وضع ہے یعنی رکنا پس نہیں جائز ہے یا طح ہے یعنی ڈالنا پس جائز ہے
 لیکن اس صورت میں امی سہی ہوگا بسبب مخالفت سنت کے تہائی رد المحتار
 اور زمین ذراع بعید ہے جمرہ سے اور کم تین ذراع سے قریب جمرہ کے
 اور فتح القادیر میں مقدّر کیا ہے ساتھ ایک ذراع اور اوسکی مانند کے کہا اور
 بعض نے کچھ تقدیر اسکی نہیں کی باعتبار عرف کے اور مذقرب بعد ہے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
جورمی کہ بعد اسکے رمی ہے افضل یہ ہے	مستحب ہے رمی	کافہ علماء
کہ پیادہ پا ہوا اور جورمی کہ اسکے بعد رمی	جمرہ عقبہ کے دن	تمام زید یہ
نہیں ہے اور وہ سوار ہو کے ہوا یا سچی متون میں	غیر کے سوار ہو کے	رمی کرے جمرہ عقبہ کے
عالمگیر یہ	المعانی البدیہ	المعانی البدیہ

حدیث

روایت ہے جابر سے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کہ مارے تھے کنکریاں سوار اپنی سواری برون خر کے اور فرماتے
 کہ سیکھا افعال حج کے اسلئے کہ تحقیق میں نہیں جانتا کہ شاید کہین
 حج مکہ میں پیچھے اس حج اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے۔
 روایت ہے محمد بن عبدالعزیز بن عمار سے کہ دیکھا میں نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنکتے تھے کنکریاں دن بھر کے سوار اونٹنی
 صہبا پر نہ تھا اوس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف
 ایک طرف۔ نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی
 اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جابر سے رمی سبار ہو کے
 و لیکن رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطے میں پیادہ یا افضل ہے
 اسلئے کہ رامی ٹھہرتا ہے دعا کے لئے بعد رمی جمرہ اولی اور
 رمی جمرہ وسطے کے نیز بیچ رمی جمرہ آخری یعنی عقبہ کے اسلئے
 کہ لوٹا جاتا ہے اور سوار قادر ہے لوٹ جانے پر اور اطلاق
 کیا ہے افضلیت پیادہ پارمی کو ظہیر یہ میں یعنی کلی رمی پیادہ یا

افضل ہے اور ترجیح دیا ہے اسکو کمال وغیرہ نے در مختار
 اور ضابطہ یہ ہے کہ جو رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے پس
 کری وہ رمی پیادہ پا اور وہ رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے وہ برمی
 ہے کہ جسکے بعد رمی ہے جیسا کہ گذرا اور جس رمی کے بعد وقوف
 نہیں ہے اس رمی کو پیادہ پا نہ کرے پہر یہ تفصیل قول ابی یوسف
 علی ہے اور واسطے اسکے ایک حکایت مشہور ہے کہ ذکر کیا ہے
 اسکو طحاوی وغیرہ نے اور یہی مختار ہے سنت کا مشایخ
 سے مانند صاحب ہدایہ اور کافی اور بدایع وغیرہم کے اور ای پر
 قول امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا پس فرمایا ہے بحر اریق میں
 کہ افضل سوار ہونا ہے کل رمی میں اور پر اس چیز کے کہ خانیہ
 میں ہے اور مشی کل میں اور پر اس چیز کے کہ ظہیر یہ میں ہے اور
 کہا صاحب بحر نے پس حاصل ہوا کہ اس سئلہ میں تین قول ہیں -
 اور ترجیح دیا ہے کمال نے کہ اسکو گمشمی کل میں افضل ہے اس طرح
 کہ ادا اسکا پیادہ پا اقرب ہے طرف تو وضع اور خشوع کے
 اور خصوصاً اس زمانہ میں کہ اکثر عہد پیادہ پا ہوتے ہیں سب

رمی میں پس اس میں نہیں ایذا سے ساتھ سوار ہونے کے درمیان
 ساتھ رحمت کے اور رمی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 سوار ہونے کے سوا اسکے نہیں کہ اس لئے یہی تاکہ ظاہر ہو جاوے
 فعل آپ کا تاکہ اقترا کیجاوے ساتھ اسکے مانٹ انکی طواف کی
 سوار ہونے کے اہ کہا بیچ بحر کے اور اگر کہا جانا کہ رمی پیادہ یا افضل
 مگر رمی جمرہ عقبہ میں بیچ دن آخر کے تو البتہ ہوتی اسکے لئے وجہ
 اس لئے کہ یہ شخص جانے والا ہے طرف مکہ کی اس ساعت میں
 جیسا کہ وہ عادت ہے اور غالب لوگ سوار ہو کر پس نہیں
 ایذا اسکے سوار ہونے میں باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
 آنحضرت کے کہا شامی صاحب دالمختار نے کہ کہتا ہوں نہیں لیکن اس
 زمانہ میں دشوار ہے سوار ہونا بعد رمی عقبہ کے اور کثیر وقت کم
 ہو جاتا ہے اس سے محل اسکا بسبب کثرت ازدحام کے پس اگر
 کہا جاتا ہے کہ یوم اخیر میں می کل کی کرے سوار ہونے کے البتہ
 ہوتی اسکے لئے وجہ یہی باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
 کل میں بدون جزا و سپر اور نہ اسکی غییر پر اس لئے کہ عادت یہ ہے

کہ کل سوار ہوتے ہیں اپنے ڈیر و نہیں سے اوس حال میں کہ
جانیوالے ہوتے ہیں طرف مکہ کی اور ای پر بیچ غیر یوم آخر
پس می کرے کل کی پیادہ پاردا مختار۔

یہ تفصیل یعنی افضل مہنامی جمرہ اولی اور وسطے کا پیادہ پاؤ جمرہ
عقبہ کا سوار ہو کے روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے کہ ذکر کیا
ابن بجراح نے اور وہ بڑے شاگردون عطاء بن ابی رباح شاگرد
ابن عباس میں سے تھی اور تھے وہ عالم ساتھ مناسک کے داخل
ہو امین و پر ابی یوسف کے اوس حال میں کہ بیہوش ہو گئے تھے
پس فاقہ میں ہوئے پہر جب دیکھا مجھ کو کہا اے ابراہیم کیا کہتا ہے
تو رمی جمار میں کہ پیادہ پا کرے حج کرنیوالا یا سوار ہو کے پس کہا
میں رمی کرے جمار کے پیادہ پا پس کہا ابو یوسف نے کہ خطا
کی تو نے پہر کہا میں نے کہ رمی کرے جمار کے سوار ہو کے پس کہا
خطا کی تو نے کہا میں نے پس کیا کہتے ہیں امام پس کہا ابو یوسف
نے کہ جو رمی کہ بعد اسکے رمی ہے اوس می کو پیادہ پا کرے
اور جس می کے بعد رمی نہیں ہے اوس می کو سوار ہو کے

کرے پہر نکلا میں ابی یوسف کے پاس سے پس سنا میں نے
 رونا آؤ میو نکا اوسکے گہر میں پس کہا گیا ہے کہ قضا کی ابو یوسف
 نے پس تعجب کیا میں نے حرص ابو یوسف سے علم پر بیچ مثل اس
 حالت کے طحطاوے ۔

امام احمد	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>کافی ہو جاوے گا</p>	<p>جب بیٹھکا ہو کنکری کو تو پڑ گئی ہو انسان کے کپڑے پر پس جھاڑ ڈالا ہوا دسنے اور سکو پھر پڑ گئی ہو جگہ رمی میں نہ کافی ہو گی - المعانی البدیہ</p>	<p>سزاوار یہ ہے کہ گرین کنکریان نزدیک حجرہ کی یا قریب اسی یہاں تک کہ اگر گریٹے بعد حجرہ سے نہ جائز ہو گی مگر ایسا ہی محیط میں اور اگر گرین کنکریان بشت رمل پر یا محل پر اور ثابت رہیں اور سہرا عادیہ کرمے ساتھ اور نہیں کنکریوں کے رمی کا اور اگر گرجائیں محل سے یا بشت رمل سے قریب حجرہ کے کافی ہو گا ایسا ہی ہے ظہیر میں اور اگر گرین کنکریان بشت مرد یا ادب پر اگر خود گرجائیں قریب حجرہ کے جائز ہے اور</p>

جو نہیں نہیں جائز ہے عالمگیرہ در مختار۔

اور جو نہیں نہیں جائز ہے یعنی اگر خود نہ گرین جو پشت پر ہون بلکہ ساتھ
حرکت کرنے مرد کے یا اونٹ کے گرین یا خود گرین لیکن بعید جمرہ سے
گرین تو نہیں جائز ہے رد المحتار۔ اور لباب میں ہے اور اگر گرین
انکریاں شاخص سے اطراف میل ہے کہ وہ علامت ہے جمرہ کی کافی
ہو جائیگا اور اگر گرین قبہ شاخص پر اور نہ نازل ہون سے نہ کافی
ہوگا اسکو بسبب بعد کے اور اگر نہ معلوم ہو کہ جگہ رمی میں
خود گرے ہیں یا جب پر گرے ہیں اس کے جھٹکنی اور حرکت دینے
سے پس سین اختلاف ہے اور احتیاط اعادة رمی میں ہے اور
ایسا ہی ہے اگر رمی کے اور شک ہو انکریاں کے گرنے میں
اپنے موقع پر پس احتیاط اعادة میں ہے رد المحتار

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
ابن عباس	اور تکبیر کہی تہ کنکری کے ظاہر روایت
اکثر علماء	اقضی اللہ اکبر پر سو اسکے کہ روایت کی تہ
لحقیہ	حسن بن یار سے کہہی تہ اکبر واسطے
میں درابتدا کری پہنکنا	ذلت شیطان را اسکے گرد و بعض
کنکری کا ساتھ تکبیر کے	کہا ہے کہ کہی اللہ جل جلی مہرور اوسی کنکری کا ساتھ تکبیر کے
تمام زید بہ	مشکورہ اور ذہنی مخفوفہ افخ القدر برکت
سوار ناصر	یہ یعنی تکبیر کہنا یہاں افضل کہا ہے
اور باقر	پس اگر نہ ذکر کرے اللہ کا کچھ یا سبحان اللہ کہ شروع کری طواف
اور صادق	کہے یا لا الہ الا اللہ کہے کافی ہوگا
	اور سو اسکے نہیں کہ نہ ذکر کیا
	دعا کو بعد اس می کے بہ سبب
	نہ وار دہوئے دعا کے

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>مستفق امام شافعی</p> <p>بہ تبلیغہ کہی حج کر نیوالا بوقت</p> <p>کے بلکہ قطع کری تبلیغہ کو وقت اول</p> <p>آفتاب کے دن عرفہ کے۔</p> <p>روایت دوسری امان قول شافعی</p> <p>اور عمرہ کر نیوالی ^{مستفق} اگر احرام</p> <p>عمرہ کا باندھا ہے بیقات سے</p> <p>تو قطع کری تبلیغہ کو جب داخل ہجر مین</p> <p>اور اگر احرام باندھا ہے عمرہ کا</p> <p>اوسنے حل سے قطع کری تبلیغہ کو جب</p> <p>دیکھے بیت اللہ کو</p>	<p>نزدیک سمعین المسیب تبلیغہ کہی</p> <p>یہاں تک کہ دیکھے بیت مکہ کی</p> <p>نزدیک سعد ابی وقاص اور عائشہ کے</p> <p>حج کر نیوالا قطع کرے تبلیغہ منہ</p> <p>جاوے طرف مرفف کی۔</p> <p>نزدیک علی اور اہل سلمہ کی قطع کرے</p> <p>حج کر نیوالا تبلیغہ کو وقت ظہر عرم نہ</p> <p>مین نزدیک حسن بصری کے تبلیغہ کہے</p> <p>حج کر نیوالا یہاں تک کہ ناز پر</p> <p>ظہر کی دن عرفہ کے پہر جب</p> <p>پرہ لے ظہر کو باز رہے تبلیغہ سے</p>	<p>نزدیک سمعین المسیب تبلیغہ کہی</p> <p>یہاں تک کہ دیکھے بیت مکہ کی</p> <p>نزدیک سعد ابی وقاص اور عائشہ کے</p> <p>حج کر نیوالا قطع کرے تبلیغہ منہ</p> <p>جاوے طرف مرفف کی۔</p> <p>نزدیک علی اور اہل سلمہ کی قطع کرے</p> <p>حج کر نیوالا تبلیغہ کو وقت ظہر عرم نہ</p> <p>مین نزدیک حسن بصری کے تبلیغہ کہے</p> <p>حج کر نیوالا یہاں تک کہ ناز پر</p> <p>ظہر کی دن عرفہ کے پہر جب</p> <p>پرہ لے ظہر کو باز رہے تبلیغہ سے</p>

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلئے کہ اگر دعا کر لیا ٹھہر کے
 پس ضرر نہ ہو گا گذر نے والو نکھا واسطے رمی کے اسوقت میں بسبب
 کثرت لوگوں کے کہا ہے اسکو صاحب بحرائق نے رد المحتار طحاوی
 نہر الفایق میں ہے جمع کیا ہے نہایہ میں درمیان کل کے معنی تکبیر
 اور تبدیل اور تسبیح اور اللہم اجل جمی الخ اور قطع کرے تلبیہ کو تیس
 اول کنکری کے در مختار — قطع کرے تلبیہ کو ساتھ اول
 کنکری کے یعنی حج صحیح اور فاسد میں مفرد ہو یا متمتع یا قارن اور
 کہا گیا ہے کہ نہ قطع کرے تلبیہ کو مگر بعد زوال کے اور اگر حلق کیا
 پہلے رمی سے یا طواف کیا پہلے رمی سے پس اگر قارن یا متمتع ہو
 قطع کرے تلبیہ کو اور اگر مفرد ہو قطع نہ کرے کیاب یہ مفید ہے ساتھ
 محرم باجج کے اسلئے کہ عمرہ کرنیوالا قطع کرے تلبیہ کو جبکہ استلام
 کرے حجر کا اسلئے کہ طواف رکن عمرہ کا ہے پس قطع کرے تلبیہ کو
 پہلے شروع سے اوہمین اور ایسا ہی ہے فوت کرنیوالا حج کا حلال
 ہو جائیگا ساتھ عمرہ کے پس ہو گیا مانند عمرہ کرنیوالے اور محصر کے
 کہ قطع کر لیا تلبیہ کو جبکہ ذبیح کر لیا اپنی ہی کو اسلئے کہ ذبیح واسطے

حلال ہونے کے ہے اور قارن جب فوت ہو جائے اور اس سے
 حج قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کرے طواف ثانی میں اس لئے
 کہ حلال ہو جائیگا اور اسکے بعد بحر ردالمحتار
 اور ایسا ہی ہے قطع کرے تلبیہ کو اگر مقدم کرے طواف زیار
 رمی اور حلق اور ذبیح پر یا مقدم کرے حلق کو رمی پر یا مقدم کرے
 ذبیح کو رمی پر اور حال میں کہ متمتع ہے یا قارن نہ مفرد متمتع قطع کری
 تلبیہ کو جب استلام کرے حجر کا اور ایسا ہی ہے جسے فوت ہو جائے
 وقوف عرفہ اس لئے کہ وہ حلال ہو جائیگا ساتھ عمرہ کے پس حکم ادا سکا
 حکم عمرہ کا ہے ابتداء اور محصر قطع کرے تلبیہ کو جسوقت ذبیح کری
 اپنی ہی کو اور قارن جب فوت ہو جائے اور سے حج قطع کرے
 جسوقت کہ شروع کری طواف ثانی میں طحاوی - ۴

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب تاخیر کی سو رمی میں رات تک اور جب تاخیر کرے رمی میں رات تک پہنچنے میں رمی کی سو رات میں تو لازم نہیں آتا ہے اتنا ہے اوپر کچھ پہاڑ کی رمی میں کافی ہوگی اور اگر تاخیر کی سو رمی میں نہ ہو اور رمی کی نزدیکی میں بھی کافی ہوگی جب تاخیر کی سو رمی حجبہ عقبہ میں عمدہ آتو لازم آتا ہے اوپر دم۔</p>	<p>جب تاخیر کی سو رمی میں رات تک اور جب تاخیر کرے رمی میں رات تک پہنچنے میں رمی کی سو رات میں تو لازم نہیں آتا ہے اتنا ہے اوپر کچھ پہاڑ کی رمی میں کافی ہوگی اور اگر تاخیر کی سو رمی میں نہ ہو اور رمی کی نزدیکی میں بھی کافی ہوگی جب تاخیر کی سو رمی حجبہ عقبہ میں عمدہ آتو لازم آتا ہے اوپر دم۔</p>
<p>جب چھوڑ دیا ایک کنکری کو تیسری دن پس بیچاؤ کے تین دن میں کر کیا ہے اسکو پہنچنے مغرب میں۔ اگر ترک کیا ہو تین کنکریوں کو یا زیادہ کو پس لازم آئے گا اوپر دم اور اگر چھوڑ دیا ہے جمیع جہات کو پس صحیح تہذیب و تدبیر سے یہ ہے کہ لازم آتا ہے اوپر ایک دم +</p>	<p>نزدیک ابی یوسف و مجاہد کے نہیں لازم آتا ہے اوپر دم۔ اگر ترک کرے ایک کنکری یا دو کنکری یا تین کنکری یا چار تو اوپر لازم ہے صدقہ و یا نصف صاع بوجہ ہر کنکری کے المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>ایک روایت میں جب ت ہو جا کر می یہاں تک ڈر گیا ہوائی ضربی کر رہی ت بہر اور ساتھ روایت چوتھے امام احمد کے رمی کرے فردا کو بعد زوال تک اگر ترک کیا ہو ایک لنگری پس اس میں روایت ہیں ایک روایت میں نیا ایک و طعام کا ہے دوسری روایت میں ایک قبضہ طعام تیسری روایت میں نہیں لازم آتا ہے اور سہر کچھ چوتھی روایت میں لازم آتا ہے چھ رفعت کی ہے شامی کی لازم آتا ہے</p>	<p>جب تک کی ہو رمی نہیں رہیں رمی کرے اور لازم آوے سہر دوم رمی کرین دیکھ ساقی تک پہنچی اگر قایل میں موطا میں کہ جب آج کے جمرہ کو بعض ایام میں پھرنے یا کری او کو یہاں تک لوٹ آئی پس سہر لازم ہے ہی اور گناہ کیا ہے عالم سے موطا میں جب ترک کرے لنگری کو رافقہ کری دم کے ای پر جمرہ میں یا جا رہیں ہر ایک میں اس میں ایک بدلتا ہے پس اگر نپاسی پس ایک گای ہے</p>	<p>نزدیک عطا کی نہ رمی کر رہی ت مگر چرائیوا اور مٹو کھا اور سہر رات عہد اشک کیا ہو رمی رات تک رمی کری اور اوپر دوم لازم آوے نزدیک حسن رمی کی جب تک کرے ایک جمرہ کو صدی ایک سکین نزدیک مجاہد کے اگر ترک کیا ہو لنگری کو یاد و لنگری کو پسین لازم آتا ہے اوپر کچھ نزدیک و س جسے رمی جاری کی ہو ساتھ چہ کے پسینکے</p>
<p>اور سہر اس میں جب تک کرے تین لنگریاں المعافی البدیعہ</p>	<p>المعافی البدیعہ</p>	<p>ایک کھجور یا ایک لقمہ المعافی البدیعہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اگر ترک کیا رمی ساری کو یا رمی کو جب جلدی کری تیسرے نزدیک حکیم اور حاد اور ایک ن مین یا پہلے رمی کو یا اکثر و نہیں یہاں تک کہ غروب ہو اور اعی اور عبد الملک رمی ایک دن کو لازم آئی کہ دم دنیا آفتاب نرم آئیگا اسکے قیام نما الماحشہ کے اگر ترک کیا ہو در مختار	ہو شب باشی یہاں تک رمی ایک کنکری یاد و کنکری	
سو اسکے ہند کچ واجب ہوتا ہے تھ کرے تیسری دن - پس نین لازم ہے اوپر دم ترک ساری رمی کی ایک دم اسلئے رمی واجب پس حرمی کا نزدیک عطا کے جس نے رمی کہ جس نے ہے جیسا کہ خلق میں ہے ساتھ دم کے ہے وقت کی ہو ساتھ چہ کے اگر ہو اور ترک ساری رمی کا سو اسکے نہیں ہو جگر رمی کے اور نہیں ہے غنی اراقت کرنی کم کہ مستحق ہو گا ساتھ غروب آفتاب کے رکن کہ تمام نہو حج بدو اور اگر مطلق قمر تین روزہ آخر نہیں بام رمی میں اگر وہ چوڑا دن او کے	او کے	ربکہ
مخوکا ہے اسلئے کہ رمی کا دن ہونا ضروری نہیں مگر انہیں نون میں جب تک کہ بام رمی کے باقی رہیں اعادہ ممکن ہے پس رمی کر لگا اور برترتب کے پہر ساتھ باقیہ	المعانی البلیعہ	المعانی البلیعہ

واجب ہوگا دم نزد یکابی حنیفہ کے برخلاف امام محمد اور امام ابی یوسف
بجہ ترک کرنا اکثر رمی ایک نکاحا نہ ترک کرنیکی ہے چار کنکریاں یا زاپاری
دن خرین یا گیارہ کنکریاں یا بعد یوم خرین اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی کیا
رمی کی ای پر اگر ترک کیا کم کو چار سے یا تاخیر کی کم کی چار سے پس لازم
آیگا اوپر بعض ہر کنکری کے صدقہ مگر یہ کہ پہونچ جاوے صدقہ
دم کو پس کم کرے او سے جو چاہے لباب رد المحتار

اگر ترک کیا حجر عقبہ کو باقی دو نہیں سو دن خر کے لازم آئیگا اسکو صدقہ
دینا اسلئے کہ رمی حجر عقبہ اعلیٰ رمی ہے بقیہ یا رمی میں بخلاف یوم اسلئے
کہ رمی حجر عقبہ کل رمی گنتی رد المحتار نہیں جائز ہے رمی کمتر سات بار
اسلئے جب ترک کریگا رمی کو سات میں سے اگر ترک لازم آئیگا اوپر دم جیسے کہ
لازم آتا ہے دم اگر نہ رمی کی ہو بالکل اور اگر ترک کیا ہو کمتر سات بار میں
سے مانند تین بار یا تین بار کم تو لازم آئیگا اوپر بعض ہر کنکری کے صدقہ یا رد المحتار
اور جائز اسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر چوتھے دن کے ہے
اور لیکن چلا جاوے پہلے غروب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر نہ کیا پہان
تک کہ غروب ہو گیا آفتاب تیسرے دن کا مکروہ ہوگا اسکو چلا جانا پہان تک

رمی کرے چوتھے دن اور اگر چلا گیا رات سے پہلی فجر چوتھی دن کے
 نہ لازم آئیگا اوسپر کچھ اور تحقیق بُرا کیا اور کہا گیا ہے کہ نہین جائز ہے
 اوسکو کہ جاوے بعد عزوب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر چلا جائیگا لازم
 آئیگا اوسپر دم اور اگر چلا گیا بعد طلوع فجر یوم رابع کے پہلے رمی سے
 لازم آئیگا اوسپر دم اتفاقاً لبا بے نہین فرق ہے اسین در میان
 کلی اور آفتابی کے جیسا کہ بحر اریقین ہے رد المحتار تیسرے دن
 ایام مخمین سے ملقب ہے ساتھ یوم النفر الاول کے اسلئے کہ
 جائز ہے اوسکو چلا جائے اوسین بعد رمی کے اور یوم رابع
 اخیر ایام شریفی کا ہے نام رکھا جاتا ہے یوم سنفۃ الناس نے
 فتح القدیر رد المحتار -

امام شافعی جب عاجز ہو جاوے مرین بنفسہ رمی کرنے سے
 جائز ہے نایب کر لینا رمی کے لئے دوسرے شخص کو تو کافی
 ہو جائیگی رمی دوسرے شخص کی اسکے لئے اور نہ لازم آئیگا
 اوسپر کچھ المعانی البدیعیہ

نہیں ہے صحیح رمی ان دنوں میں بعد زوال شمس سے باطنی چاروں
 اماموں کے مگر نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کے جائز ہے رمی یوم ثالث
 میں طلوع فجر سے مع الکراہۃ اور نزدیک شافعیوں اور مالکیوں
 اور حنبلیوں کے مستحب ہے کہ جسوقت ڈھل جاوے شمس یہ کہ
 مقدم کرے رمی کو صلوٰۃ ظہر پڑھتا اور مستحب نزدیک شافعیوں
 اور حنبلیوں کے یہ ہے کہ جسد رمی کرے غسل بھی کرے
 مگر خلاف ہے مالکیوں کا اور شرط نزدیک شافعیوں اور مالکیوں
 اور حنبلیوں کے ترتیب درمیان جہرات کے اور کہا حنفیوں نے
 ابتدا کرے جمرہ اولی سے اور وہ قریب مسجد نبی کے ہے
 اور ماری اور سکی سات سنگریزہ ہر ایک علیحدہ دوسری سے
 پہر کچھ تھوڑا اوس کے گدڑ جاوے اور چوڑی اوس کو پیچھے اور
 کھڑا ہووے ایسے مقام میں جو نہ لگی تھا اوس پر سنگریزہ اور
 متوجہ ہووے قبلہ کی طرف اور تعریف کرے اللہ کی اور تکبیر
 اور تہلیل اور تسبیح کرے اور دعا مانگے بقدر سورہ بقرہ اور یہ
 مستحب اگر ممکن ہووے بغیر ایدہا پہر اوسے جمرہ ثانی کو اور

کرے یہاں جو کیا اور سنبہ حجرہ اولیٰ میں اور ٹہرے واسطے دعا
 حسبہ رٹھا ہے حجرہ اولیٰ میں اور پہر آوے حجرہ ثالث کو اور اسکا
 نام حجرہ عقبہ ہے کہ رمی کیا اسکو یوم نحر میں پس رمی کرے اسکی
 اور نہ کھڑا ہو دعا کیواسطے وہاں اور مروی ہے کہ دعا استجاب
 ہوتی ہے نزدیک جمرات کے اور مروی ہے حضرت انس سے
 کہ ایک انصاری نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا معنی ہیں
 شاعر کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشاشا جا تا ہے
 گناہ کبیرہ بدلہ ہر سنگریزہ کے جو پہنکتی ہیں اسکو پہر رمی کرے یوم
 ثالث ایام تشریف سے چنانچہ رمی کیا اول دن میں اور سب سے نزدیک
 شافعیوں کے فقط خطبہ پڑھے اسی دن بعد ظہر سے اور سکھلاوے
 اس خطبہ میں لوگوں کو کیفیت چلنے منی کے اور ما بعد منی کے جو اور
 چیز ہے اور یہ آخری خطبہ چاروں خطبوں حج سے ہے نزدیک
 شافعیوں کے کیونکہ اول خطبہ ساتویں تاریخ ذالحجہ میں ہے اور
 دوسرا یوم عرفہ میں ہے اور تیسرا یوم نحر میں اور چوتھا یہ ہے
 اور نزدیک حنبلیوں کے نہیں ہے اول خطبہ اور باقی تین خطبہ

ہیں اور نزدیک خفیون اور مالکیون کے تین خطبہ ہیں اول ساتویں
 تالیخ میں اور دوسرا عرفہ میں اور تیسرا جسدن جاوے مئی سے
 پس می کرے اوس دن میں اگر نہ ہووے جانا یوم ثانی میں اور
 افضل نزدیک شافینون کے یہ ہے کہ رمی کرے سوا سے
 دن چاکے پیادہ اور جانیکے دن میں سوار اور خفیون کے
 نزدیک کل رمی سوار ہو کر افضل ہے اور مذہب شافینون کا یہ ہے
 کہ اگر ترک کرے رمی واجب ہے اوسپر جزا اور تفصیل اوسکی
 یہ ہے کہ اگر منہ رک جمیع رمی ایام شریقی اور یوم نحر کا ہے لازم
 ہے اوسپر ایک قربانی اور یہی اگر متروک تین سنگریزہ یا زیادہ اس سے
 میں لازم ہے اوسپر دم اور اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ کو
 لازم ہے اوسپر ایک طعام اور تقسیم کرے اوسکو مساکین
 حرم پر اور دوسنگریزون کے ترک کرنے سے لازم اوسپر
 دو طعام ہے اور خفیون کے نزدیک اگر ترک کیا اوسنے
 جمیع رمی کو یا رمی حجرہ عقبہ کو یوم نحر میں یا اکثر اسے لازم ہے
 اوسپر قربانی کرنا اور اگر ترک کیا اوسنے ایک یا دوسنگریزہ واجب

ہے اوپر بدلہ ہر سنگریزہ کے نصف صاع گہون سے یا ایک
 صاع چھوارون یا جو سے اور اگر ترک کیا اوسنے مارنا تینون جمرہ
 کا کسی دینین یا م تشریق سے یا اکثر نصف جمرہ سے لازم اوپر
 قربانی ہے اور اگر متروک کم نصف سے ہے بدلہ ہر سنگریزہ کے
 نصف صاع گہون یا ایک صاع چھوارے یا جو سے واجب ہے
 اوپر اور اگر موخر کیا جمرہ عقبہ کو دوسرے دن تک لازم اوپر دم
 نزدیک ابو حنیفہ رحم کے اور نزدیک صاحبین کہ نہیں ہے اوپر کوئی چیز
 مگر گنہگار ہے اور اگر موخر کیا اوسنے دو یا تین سنگریزہ نکو اپنی قوت
 سے دوسرے دن تک تو نزدیک امام ابو حنیفہ رحم کے لازم ہے
 اوپر نصف صاع گہون یا ایک صاع جو چھواروں سے اور نزدیک
 صاحبین کے نہیں ہے اوپر کوئی چیز اور نزدیک ابو حنیفہ رحم کے
 اگر موخر کیا اوسنے چار سنگریزہ یوم ثانی تک یا ترک کیا اوسنے
 بالکل سنگریزہ نکو گیا رہوین تایخ اور ادا کیا اوسنے اوسکو
 بارہوین تایخ میں اور یا ترک کیا بالکل رمی کو بارہوین تایخ میں
 اور ادا کیا تیرہوین تایخ میں لازم ہے اوپر دم نزدیک ابو حنیفہ

رحم کے اور نزدیک ماکلیون کے اگر ترک کرے جمیع کو یا ایک جمرہ کو
 لازم اور سپر قربانی ہے اور مذہب حنبلیہ نگاہ یہ ہے کہ جب وقت
 ترک کرے جمیع کو یا رمی یوم نحر کو یا رمی کسے دن ایام تشریق سے
 یا ترک کرے ایک جمرہ کے رمی واجب اور سپر قربانی ہے اور
 اگر ترک کیا اور نہ ایک سنگریزہ لازم اور سپر ایک مہ طعام ہے
 ایک روایت میں اور ایک مہٹی طعام ہے دوسری روایت
 میں اور قربانی ہے تیسری روایت میں اور نزدیک حنبلیون
 کے اگر موخر کیا اور نہ کل کو اور کسے سب کو ایام تشریق میں
 ترتیباً اور ترتیب کی تفصیل یہ ہے رمی کرے جمرہ عقبہ کو پہلے
 نیت یوم نحر کے پہر رمی کرے جمرہ اولی کو یوم اول ایام تشریق
 کی نیت سے پہر رمی جمرہ ثانی اور ثالث کو بھی یوم اول کے
 نیت سے کری اور نہیں ہے صحیح نزدیک حنبلیون کے کسی قسم
 کی رمی کے قصداً اگر سب نیت کے اور نہیں ہے یہی رمی صحیح رت
 میں اور نہ قبل زوال کے اور کہا علماء حنبلیون نے اگر ترک کرے
 ایک سنگریزہ کو کسی جمرہ سے نہیں ہے رمی بعد اوس جمرہ سے

اور اگر نہیں جانتا تھا کہ کوئٹہ جگہ اور سنہ ترک کیا رجوع کرے اور
 تامل کرے تاکہ یقین ہو سکے اور مروی ہے کہ حضرت
 ابراہیم خلیل اللہ جسوقت فارغ ہوئی بنا بیت اللہ سے آئے انکے
 پاس جبریل علیہ السلام میں سمجھایا اور انکو طواف کو پہر آئے حجر عقبہ
 کو دیکھا اور انہوں نے شیطان کو پس اوٹھایا جبریل علیہ السلام نے
 سات سنگریزوں کو اور دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور کہا جبریل علیہ السلام
 نے کہ مار ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ اور تکبیر کہہ اور جسوقت کیا حضرت ابراہیم
 خلیل اللہ نے یہ فعل غائب ہو گیا شیطان اور جسوقت آیات طواف
 حجرہ وسطے کے پہر ظاہر ہوا شیطان پس یا حضرت جبریل نے
 سات سنگریزوں کو اور کہا کہ مار انکو جطرح پہلے ماری تھی تو نے
 اور تکبیر کر جسوقت کیا حضرت ابراہیم نے یہ فعل غائب ہوا شیطان
 پہر آئے طرف حجرہ قصویٰ کے کیا اور سنے وہ فعل جو پہلے دفعہ
 کیا تھا اور یہ اصلیت ہے رمی جار کی اور مذہب تینوں اماموں کا
 سوائے حنفیوں کے یہ ہے کہ رہنمائی میں اور دوسرے
 دن ایام تشریق کے ایام تشریق سے واجب ہے منی میں اور

ایسے حکم ہے تیسری رات کا ایام تشریق سے اگر نہ ہو دسے جانا
منی سے یوم ثانی ایام تشریق سے غروب شمس تک اور لازم
ہوتا ہے اسکو رمی سے کہ دن ایام تشریق سے اور اگر گیا دوسرے
دن پہلے غروب سے ساقط ہوا تیسری رات کا رہنا اور تیسرے
دن می کرنا اور چلنا بہتر ہے بالاتفاق اور کہا خفیون نے رہنا
منی میں لسانی منی میں سنت اور چھوڑنا اسکا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے
کہ ساری رات وہاں ہے اور واجب یہ ہے کہ نصف رات سے
زیادہ رہے اور ایسی ہی شافعیون اور مالکیون کا مذہب ہے اور
اگر چھوڑ دیا اسے نہ تینوں راتوں میں نزدیک شافعیون اور
خفیون اور مالکیون کے اوپر قربانی ہے اور اگر نہ رہا
ایک رات لازم ہے اوپر ایک مد نزدیک شافعیون اور حنبلیون
کے ایک روایت میں اور دوسری روایت میں قربانی ہے
اور تیسری روایت میں درہم یا نصف درہم اور نزدیک مالکیون
کے لازم ہے اوپر قربانی اور اگر نہ رہا دو رات لازم ہے
نزدیک شافعیون کے اوپر دو مد اور ایک روایت میں شافعی

اور احمد سے یہ ہے کہ لازم او سپر ایک یا دو درہم ہے اور نزدیک
 مالکیوں کے او سپر قربانی ہے اور یہ روایت احمد سے بھی نقل
 کی گئی ہے اور یہ حکم غیر معذور کا ہے اور اگر او سنے رہنا ترک
 کیا ہو تو اسے عذر کے سبب نہیں ہے او سپر کوئی چیز نزدیک
 شامیون اور نزدیک مالکیوں کے واجب ہے ہدی بسبب
 نہ رہنے رات کے اگرچہ ہوی نہ رہنا بسبب ضرورت کے اور کہا
 ضلیکون نے نہیں ہے او پر اہل شافعیہ کے یعنی آل عباس اور
 جرائے والون پر رات رہنا منی میں مگر غروب تک منی میں
 رہے اس تقدیر میں او سپر لازم رات نہ رہنا ہے اور نہ آل
 عباس پر۔ از مناسک معیر ابن جماعہ

محبب مین ٹہرنا بعد تیسرے دن خر کے

امام شافعی

امام ابو حنیفہ

اوترنا محبب مین کہ وہ ایک مہینہ ہے
درمیان مہنی اور یکہ کے بیچ شب چہارم
کے مستحب ہے اور نہ ک نہیں ہے

المعانی البدیعیہ

اور جب جا حاجی مہنی سے طرف کی کی
تیسرے دن خر کے کہ یوم نفراول ہے
یا چوتھی دن کہ آخر ایام شہرتی اور یوم
نفرتانی ہے اوتری محبب مین اور یہ
اوترنا سنت ہے اگرچہ ساعت بھی
سراج و تاج مین ہے کہ وقوت کر اسی و اسلمین
اپنی سواری پر بھی پس حاصل ہو گئی
ساتھ اسکی اصل سنت اور اسی پر
کمال سنت پس وہ ہے جو ذکر کیا ہے
اور نہ کمال لئے کہ پڑے محبب مین
ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور
سہ ماہی خفیف سونا پہر آئی مکہ مین
بہم بحر اقی مین ہے

اور شرح نقایہ قاری مین ہے اور اظہر یہ کہ کہا جاسے اور
 محصب مین سنت کفایہ ہے اسلئے کہ یہ جگہ نہیں سخت کہی
 سب جیونکے لئے اور لائق ہے امیرون حج کو اور اور نکو سوا
 اونکے اور نما محصب مین اگرچہ ساعت بہر ہو واسطے انہار عت
 کے اور محصب نہ منہ میم اور فتحہ حای مہملہ اور صا و مہملہ مث کے
 اطلع ہے اور نہیں ہے مقبرہ محصب مین سے اور کہا جاتا، اسکو
 بطحا اور خیف قاری کہا فتح القدر مین وہ فحای کہ ہے ہمارہ سکی
 مابین دو پہاڑونکے ہے متصل ساتھ مقابر کے طرف اوس پہاڑ
 کہ مقابل مین سکی چڑھائی مین بائیں طرف اوس حال مین کہ توجا تان
 طرف منی کی بہ ارتفاع بطن اوی سے در مختار رد مختار
 جبوت جاوے منی سے اور تری محصب مین بالاتفاق دراختالیکہ
 حماد شکر کرنیوالا اور مطیع ہو کو اور خوش ہو و سے پورا کر سنے
 افعال حج سے اور محصب مکان ہے کہ مابین اوس پہاڑ کے
 جو قریب اوسکے مقابر کہ ہے اور وہ پہاڑ جو مقابل اوسکے مصعب جانب چپ مین
 اور دراختالیکہ کہ توجا نیوالا ہو منی کی طرف اور وقت چڑھنے کے

بطنِ آدمی سے اور نہیں ہے مہترہ اوس سے اور کہا جاتا ہے
 اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ اور پر ہے وہاں ظہر اور عصر اور مغرب
 اور عشاء کو اور تہوڑی دیر سو دسے پہر چلے طرف بیت الاحرام کی
 اور کرے طواف وداع اگر عمرہ کیا ہو دسے اوسنے قبل اسے نہ حج
 ساتھ اور نہ تنہا اور وہ استطیع ہے سووی واجب ہے اوسپر
 عمرہ ایک مرتبہ مثل حج کی نزدیک شافعیوں اور حنبلیوں اور ایک
 جماعت حنفیوں کے اور نزدیک دوسری جماعت حنفیوں کے عمرہ
 سنت ہے اور یہی مذہب مالکیہ نکاح ہے اور حقیقت ارادہ کرے
 مکہ سے عمرہ کا سبب نزدیک شافعیوں کے یہ ہے کہ طواف کرے
 بیت اللہ کا پہر پر ہے دو رکعت طواف کی پہر دوسرے دیوے حج اسود
 کو پہر نکلے عمرہ کی طرف اور مذہب مالکیوں کا یہ ہے وہ شخص کہ جو خارج
 ہوئی مکہ سے جھٹہ کی طرف تاکہ عمرہ کرے اور وداع کرے ساتھ
 طواف کے اور بخلاف جمرانہ اور تنعیم کی طرف اور لازم ہے اوپر
 نزدیک چاروں اماموں کے یہ کہ خارج ہو دسے حل کی طرف اگر ایک

قوم ہووے اور نہیں ہے لازم احرام اور منی مسجد و منی جو مشہور
 ساتھ مساجد عائشہ رضا کے میں اور نہیں ہے صحیح نزدیک شافعیوں
 اور حنبلیوں کے جب تک وہ محرم با الحج ہے اور نہیں ہے صحیح نزدیک
 اون و نون کے احرام اور کجا جب تک مقیم ہووے منی میں واسطے
 رمی کے اور نزدیک حنفیوں کے جبوقت احرام کرے عمرہ کے
 واسطے بعدوقوف عرفات اور قبل طواف کے لازم ہے اوپر
 چھوڑنا عمرہ کا اور اگر نہ چھوڑا اور نہ عمرہ کو صحیح ہوتا ہے ادا
 اور کجا اور لازم ہے اوپر قربانی اور اگر چھوڑ دیا اور نہ عمرہ
 بھی لازم ہے اوپر قربانی اور ایک عمرہ اور نزدیک حنفیوں کے
 جائز ہے سالنام میں مگر مکروہ ہے پانچ دن میں ایام تشریق
 اور عرفہ اور نحر میں اور نزدیک مالکیوں کے عمرہ جائز ہے
 سال تمام میں مگر ایام منی میں حاجی کے لئے اور جبوقت ارادہ
 کرے احرام عمرہ کا حل سے غسل کرے اور نکالے سے ہوئے
 کپڑے نکلا اور پہنے دو کپڑوں احرام اپنی کی اور پڑھے دو کعت
 احرام کے واسطے اور احرام کرے عمرہ کی واسطے چنانچہ باب احرام

میں بیان گذر چکا اور کہنے زبان سے اور نیت کرے دل سے ای بارخدا یا
 تحقیق ارادہ کیا میں نے عمرہ کا پس آسان کرادو کہ میرے واسطے اور قبول کر
 اور سکو مجھے اور مردوں سے نیکو اور سپر اور برکت کر میرے واسطے عمرہ میں
 ارادہ کیا میں نے عمرہ کا اور احرام کیا میں نے اس کے واسطے خاص ارادہ کے
 واسطے حاضر ہوں تیری خدمت کیو واسطے ای بارخدا یا اور حاضر ہوں
 تیری خدمت کیو واسطے اور نہیں ہے شریک تیرا اور حاضر ہوں تیری
 خدمت کیو واسطے اور تحقیق حمد اور نعمت خاص تیری واسطے ہے اور تاک
 اور نہیں ہے کوئی شریک تیرا اور حسب وقت میں کین اور نہ یہ بات میں نیت ہو گیا
 احرام اور سکا عمرہ کیو واسطے بالاتفاق اور حرام ہے اور سپر وہ چیز جو حرام
 محرم حج کے لئے اور ارادہ کرے مکہ کا اور خالی کہ تلبیہ اور ذکر کرنیوالا
 ہووے اور داخل ہووے مکہ میں اور مسجد حرم میں اور من خدمت کے ساتھ جو کون
 ہوا بابت قول میں اور قطع کرے تلبیہ کو نزدیک تیغون یا موسیٰ کے سے
 ماکبوں کے اور کہا ابن حاجب مالکی نے عمرہ کرنیوالا ہے موقتیت سے اور
 جسے حج فوت ہوا ہووے تلبیہ کرے رویت بیت اللہ تک اور تحقیق
 عمرہ کرنیوالا قریب سے چنانچہ تہتم تلبیہ کرے بیوت مکہ تک یا مسجد حرام تک

اور شہو نزدیک مالکیوں کے وہ ہے جو مردن میں سے وہ یہ ہے کہ عمرہ کرنا
 میقات کے حبس وقت داخل ہووے حرم میں قطع کرے تلبیہ کو اور ایسے ہی
 حکم ہے فوت کرنیوالی حج کیواسطے اور حبس وقت داخل ہووے مکہ یا مسجد
 میں طواف کرے بیت اللہ کا ساتھ دفعہ اور ارادہ کرے اس طواف
 سے طواف عمرہ اور رمل کرے بالاتفاق اور اضطباع کری نزدیک
 تین ماموں کے غیر مالکیوں کے پھر پڑھے دو رکعت طواف کی اور خود کری
 حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوے اور خارج ہووے دروازہ صفا سے
 ورتسی کرے ساتھ دفعہ صفت مذکور پر جو پہننے ذکر کیا طواف اور
 سسی میں اور حبس وقت فارغ ہووے سسی سے فوج کری ہدی کو اگر ہدی
 اوسکے ساتھ ہووے پھر حلق کرے یا قصر کرے تاکہ حلال ہووے
 اسبب کے نزدیک چاروں ماموں کے مگر خفی چنانچہ ابو منصور نے
 اپنی مناسک میں کہا ہے کہ کہتے ہیں کہ حبس وقت لیجا دیگا وہ ہدی کو
 نہیں حلال ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اپنی احرام پر نہ حلق کرے
 نہ قصر یہاں تک کہ فوج کیا ہدی کو یوم عمر میں چنانچہ پہلے
 بیان ہو چکا۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

چوتھا فرض حج کا ترتیب افسال ہے

یعنی

اولیٰ حرام بعد ازان قوت بعرفہ بعد ازان طواف الزیارت
جو ایک اٹنے فوت ہو حج ادا نہ ہوا

طواف وداع

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>طواف وداع ایسا ہے کہ وجوب نماز اوسکے ترک سے دم با نہیں وہ قول ہیں ایک قول میں کہ واجب نماز ہے اوسکے ترک سے دوسرا قول یہ ہے کہ نماز نہیں ہے اسکا نہیں ہے اسکی ترک سے دم بلکہ مستحب ہے المعانی البدیہ حسن عطا حکیم بحار اسحاق ابو نوثر</p>	<p>نکاح ہے طواف وداع واجب نماز ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیہ</p>
<p>واجب طواف وداع اوسپر جو نکلا ہو پہنی گھر سے قریب ہو مکہ سے یا البعد جب طواف کیا ہو وداع کا پہر حاضر ہو ہی ہو اسکو فرض نماز پہر پڑھا ہو اوسکو نہ لازم آئیگا اوسپر عاودہ طواف کا المعانی البدیہ</p>	<p>جو سوا قیام میں تھا ہو یا داخل سوا قیام میں طواف طواف وداع نہیں واجب ہے المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>متفق ساتھ قول شافعی</p> <p>متفق ساتھ قول شافعی</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>متفق ساتھ قول شافعی</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>متخلف ہے روایت مجاہد سے</p> <p>پس روایت کیا ہے مجاہد سے</p> <p>قول مانند قول حسن کی اور اس کے</p> <p>موافقین کے اور روایت</p> <p>کیا گیا ہے مانند قول مالک</p> <p>المعانی البدلیہ</p> <p>نزدیک عطا کے لازم آسکا ادب</p> <p>اعادہ طواف کا</p> <p>المعانی البدلیہ</p>

دیگر علماء	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>نزدیک عطا کر کے اگر لوٹا ہے بعد نکل جائے حرم سے نہ ساقط ہوگا اوی دم اور اگر لوٹ آیا ہے پہلے نکل جائے حرم سے ساقط ہو جائیگا اوی دم المعانی البدیعیہ</p>	<p>طواف دواع کر کے اقامت مکہ واسطے خریداری اسباب سفر کے ہندین ہے اور اسطرح عبادت مریض کی اذا لم یعرج له اور جب کو ترجیح دیا عبدالرؤف نے شرح مختصر میں دیکھئے کہ عبادت مریض اور زیارت صدیق اور اوسکی مانند سے بعد طواف دواع کے اعادہ طواف لازم آتا ہے جب فارغ ہو جاوے آفاقی حج سے اور نیت کری اقامت مکہ کی تو نہیں ہے طواف دواع ایسے پر المعانی البدیعیہ اگر نکلا ہو بدین کے لئے طواف دواع کے لوٹ آئی اور طواف دواع کری پس اگر نہو وہ جگہ جہاں سے لوٹا ہے بقدر قیاس قصر کے ساقط ہوگا اوی دم اور اگر ہو وہ جگہ بقدر مسافت قصر کے تو ساقط نہ ہوگا اوی دم المعانی البدیعیہ</p>	<p>اعادہ طواف لازم نہیں آتا ہے اگر اقامت کری ایک مہینہ یا دو مہینہ المعانی البدیعیہ اگر نیت کی ہو اقامت کی بعد اوسکے کہ حلال ہو گیا ہو سکھ نفر اول نہ ساقط ہوگا اور طواف دواع المعانی البدیعیہ</p>

جسوقت فارغ ہووے حاجی افعال حج سے اور ارادہ کری رہے مکہ کا مکہ
 طواف و داع یہ مذہب حنبلیہ کا ہے اور جسوقت ارادہ کرے چلنے مکہ سے
 واجب اور سپر نزدیک شافعیوں کے طواف و داع برابر ہے کہ وطن اور مکہ حرم
 ہو یا غایب حرم اور نزدیک حنبلیہ کے واجب طواف و داع اس شخص پر
 جو جاتا ہے وطن کی طرف اور ترک کرنے سے واجب ہے اس پر
 قربانی اور نزدیک حنفیوں کے طواف و داع واجب ہے
 اور اس کے ترک کرنے سے یا اس کے اکثر کے ترک کرنے سے لازم
 قربانی اگر نہ ہو سکے اسی قربانی باقی رہے گا ذمہ دار اور طواف و داع
 مستحب ہے نزدیک مالکیوں کے اور نہیں ہے قربانی اس کی ترک کرنے میں
 اور نہیں ہے حائض اور نفاسہ پر طواف و داع بالاتفاق اور بہتر یہ ہے
 کہ کرے طواف و داع کو بعد فارغ ہوئے جمع مناسک حج سے اور
 نہ پھر بعد طواف و داع مکہ میں نہ رمل ہے طواف و داع میں اور
 نہ اضطباع بالاتفاق جسوقت فارغ ہووے طواف و داع سے پڑے
 دو رکعت نماز اور مستحب نزدیک شافعیوں کے جسوقت فارغ ہووے
 دو رکعتوں سے یہ ہے کہ آدمی ملنزم کو اور چپٹا دے سینہ اوپر ڈیو

بیت اللہ کے ساتھ اور پہلا دوسے دونوں ہاتھوں کو دیوار بیت اللہ پر
 اور کمرے داہنی طرف اپنی کو طرف دروازہ بیت اللہ کے اور بائیں
 ہاتھ کو حجر اسود کی طرف اور مانگے اللہ سے جو چیز بہتر ہے امور دنیا اور
 آخرت سے اور نزدیک شافعیہ ان کے بہتر یہ ہے کہ پڑھے یہ دعا
 اللہم فاصحبنی العافیتہ فی بدنی والعصمتہ فی دینی وحسن منقلبی وارزقنی
 ما عنتک ما لقیبتنی واجمع لی خیر الدنیا والاخرہ اور کہا شافعیوں نے اگر زیادہ
 اس عار سے اور پڑھے بہتر ہے اور کہا ابن صلاح نے جس وقت فراغ
 ہو دوسے دعا سے آوی زمزم کو اور پیوے اسی پانی تبرک سمجھ کر کے
 پہلو سے حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوی اور نزدیک خفییہ کے بعد درخت
 ثنواں کے مستحب ہے کہ آوی زمزم کو اور پیوی پانی اور لگا دے
 وہ پانی سر اور بدن اپنے کو اور ادا کرے آداب پانی پینے کے اور
 آداب سے ایک یہ ہے کہ گھونٹہ گھونٹہ پیوے اور نہ پیو دینی م لگا کر
 اور کھڑا ہو کر کے پیوی یہ سنت ہے وقت پانی پینے زمزم کے
 اور دعا مانگے وقت پانی پینے کے پہلے دوسے دروازہ بیت اللہ پر
 اور بوسہ دیوے چوکھٹ کو پیشانی اور رخسار دایان اور سیہ مکے

ملتزم پر اور کپڑے پردہ بیت اللہ کو تہہ رسی دیر پہر دعا مانگے اور
 مستحب سے نزدیک حبشیوں کے یہ بھی کہ بوسہ دیوے حجر اسود کو
 پیچھے دو کشتوں لطافت سے اور ملاوے سینہ اور پیٹ اور دھنار
 اور ماتہ اور کلاہی کو ملتزم کے ساتھ اور مستحب ہے وہ دعا جو منقول
 ہو گئی شافعی سے اور مذہب حنفیوں اور مالکیوں کا یہ ہے کہ پیشہ کر
 کعبہ کی طرف چلنے کے وقت اور نہ چلے اور لٹے پاؤں کیونکہ یہ مکرہ ہے
 نہیں منقول اس باب میں کوئی حدیث اور یہ ہے نزدیک حنفیوں کے
 چلے اور لٹے پاؤں تاکہ موہنہ اور کعبہ کی طرف ہو اور یہ نزدیک
 بعضی شافعیوں کے بھی مختار ہے اور حبشیوں سے دو روایت میں
 ایک موافق حنفیوں کے اور دوسری موافق مالکیوں کے فقط ازناک صغیر

از ابو داؤد

وعا طوائف میں در میان دو رکعتوں کے

از امام

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً تَوْفِيقًا

از مالک

وعا صفحا پر

اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ اذْغَوْنِي اسْتَجِبْ لَكَ وَأَنْتَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادُ
وَأَنْتَ أَسْمُوكَ كَمَا بَدِثْتَنِي لِلدِّسْلَامِ أَنْ لَا تُنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَتَوَقَّعَنِي
وَأَنَا مُسْلِمٌ

از زرین

تہلیل صفا اور مروہ پر ہر پہرے میں
بعد میں تکبیر و سنے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَائِرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
از ابو داؤد و ترمذی

دعا کرتے جانور قربانی کے منہ قبلہ کی طرف
ذبح کے لئے دن سحر کے

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ قِطْرَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَقًّا
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلَوَاتِي وَتُسْلِي وَنُجَايِي وَمَا نِي لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ
مَنْكَ وَلَكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
دعاجب کہ حرم کے پاس پہنچنے

اللَّهُمَّ بِذَلِكَ حَرِّكَ وَأَمْنِكَ فَحَرِّزْنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنْنِي مِنَ
عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَأَخْلُفْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ ۵
دعائت اور ہمارے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اللَّهُمَّ زِدْهُ الْبَيْتَ شَرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَوَجْهًا بَهِيًا وَزِينَةً مِنْ شَرَفِهِ
وَكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهٖ أَوْ عَمَّرَهُ شَرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَزِينَةً ۵
دعای ابن عمر وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَبِنَاكَ السَّلَامُ حِينَارَبْنَا بِالسَّلَامِ ۵
دعاسجد کے داخل ہوتے وقت

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ بِوَجْهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
وَلِقَوْمِي وَأَفْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۵ یہ دعا پڑھنے کے بعد بسم اللہ
پڑھ کے سیدھا پاؤں سجد میں رکھے ۵

دعا وقت سلام حجر کے پہلی بار اور وقت ابد کے پہلی

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَقَعْدَةً بِكَ بَيْنَاكَ وَدَوْنًا بِكَ
وَاتِّبَاعًا بِسُنَّتِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ۵

کی وقت محاذانہ حجرا سود کے ہر پہیری میں مستحب ہے

و دعا وقت رمل کے تین پہیروں میں

اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَجَّائَنَا مَبْرُورًا وَ ذُنُوبَنَا مَغْفُورًا وَ سُبُحًا مَشْكُورًا ۵

و دعا باقی چار پہیروں میں

اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَقْلُمُ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ اللَّهُمَّ

أَشْأَلُكَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قُبَا عَذَابِ النَّارِ

و دعا بعد دو رکعت طواف کے

اللَّهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ أَتَيْنُكَ بِذُنُوبٍ كَبِيرَةٍ

وَ أَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَ نَدَا أَمْتَقَامُ الْعَاذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاعْفِرْ لِي

أَنْتَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ

و دعا ملتزم میں کہ در میان باب کعبہ و حجرا سود کے ہے

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا ثَوَاتِي لِعِزَّتِكَ وَ بِيْكَافِي مَزِيدِكَ أَهْمُوكَ

بِجَمِيعِ مَحَادِدِكَ مَا عَلِمْتُ وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ عَلَى جَمِيعِ لِعِزَّتِكَ مَا عَلِمْتُ

سُبْحَانَ مَا لَمْ أَعْلَمْ وَ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ أَعِزَّنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَ أَعِزَّنِي

مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَتَقِنِّي بَارِزُ قَتْنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
 مِنْ اَكْرَمِ وَفَدِكَ عَلَيكَ وَالْزِمْنِي سَبِيلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتَّى اَلْقَا
 يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ هـ

دعای مجربین کہ محسوب بہ خانہ کعبہ میں

يَا رَبِّ اَتَيْنَاكَ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمَّلًا مَعْرُوفَاتٍ فَاَنْلِنِي
 مَعْرُوفَاتٍ مِّنْ مَّعْرُوفَاتٍ تَغْنِيْنِيْ بِهِنَّ عَنْ مَّعْرُوفٍ مِّنْ سِوَاكَ
 يَا مَعْرُوفُ فَاَبَا مَعْرُوفٍ هـ

تمام ہو احصاء اول مآدداً الحجاج کا

فہرست امداد الحجج حصہ اول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴	حج کی تعریف -	۳۱	آہوین شہر طرہ وجوب حج
۶	پہلی شرط وجوب اسلام	۳۲	نویں شرط ادائیگی وجوب حج صحت بدن
۶	دوسری شرط وجوب حج حریت یعنی آزادی	۳۷	دسویں شرط ادائیگی وجوب حج اکرام
۷	تیسری شرط وجوب حج عقل	۳۹	اول شرط اوکو وجوب حج خالی ہونا
۸	چوتھی شرط وجوب حج بلوغ	۴۱	دوسری شرط اوکو وجوب حج خاوند یا محرم کا ساتھ ہونا
۹	پانچویں شرط وجوب حج وقت	۴۶	عمرہ سنت ہے جبکی نزدیک
۱۳	چھٹی شرط وجوب حج دنیا فقہ عیال اور امور ضروری کا لوٹنی تک	ایضاً	عمرہ واجب ہے جبکی نزدیک
۱۷	ساتویں شرط وجوب حج زاد و راحلہ	۵۵	صفت حاجی
۱۸	حج مبرور -	۵۶	فضیلت حج و عمرہ
ایضاً	کبھی حج حرام کہلاتا ہے -	۶۰	طواف
۱۹	کبھی حج مکروہ کہلاتا ہے	۶۲	لبیک
۲۷	راحلہ -	۶۴	حق العباد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴	مطلق سفر	۲۹۶	طواف صبی
۹۱	میقات احرام حج کی دو قسم ہیں	۲۹۷	طواف مریض
۱۰۱	غسل احرام	۲۹۸	طواف تھان
۱۲۰	خشکی کا بیان	۳۰۰	اضطباع طواف میں
ایضاً	تری کا بیان	۳۰۴	گائے لگانا متعلق اضطباع
۱۳۳	کئی کی تعریف	۳۰۵	رمل کا بیان
۱۴۰	صحت احرام	۳۱۴	حجرا سود کا بیان
۱۵۶	حج و احرام نایب و اجیر	۳۲۵	رکن یثربی و شامی و عراقی
۱۶۶	بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا توف	۳۲۹	زمزم و ملتزم کا بیان
۱۸۴	تمتع کا بیان	۳۳۲	متعلق زمزم
ایضاً	تمتع کی تعریف	ایضاً	سایہ اعلیٰ کو شہ کعبہ فضیلت نماز
۱۹۶	شرایط تمتع	۳۳۵	طواف و اعلیٰ کو شہ کعبہ
۲۰۰	بیان تمتع	۳۳۹	دوسرا فرض توقف عرفہ کے دن
۲۱۹	بکری غضب کے ذبح کرنا		عرفات میں ٹھہرنا
۲۲۰	قرآن کی تعریف	۳۴۵	جمع نازہ تعلیم غرہ
۲۲۷	فارغ کیونکر ہوتا ہے	۳۵۰	احکام امام متعلق بعرفات
۲۲۸	تعریف بدہ	۳۵۷	واجب عرفہ میں ٹھہرنا تکبیر
۲۲۵	مفرد باحج	۳۵۵	مزدلفہ
۲۴۰	دخول مکہ	۳۸۶	احکام متعلق مزدلفہ
۲۴۸	طواف قدوم	۴۰۴	متعلق مزدلفہ
۲۸۰	طواف صحیح		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۱۱	طلق یا تقصیر واجب ہے	۴۴۶	افضلیت طواف
	تزک اور کے سے دم لازم آتا ہے	۴۴۷	سعی کا بیان
۴۴۱	تیسرا فرض حج طواف	۴۴۵	رمی جابر کا بیان
	زیارت ہے	۵۲۱	مصب میں پڑنا بعد سے دن خمر کے
۴۴۳	شرائط صحیح طواف زیارت	۵۲۷	چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال ہے
۴۴۴	واجبات طواف زیارت	۵۲۸	طواف وداع

وَاللَّهُ النَّاجِ مِنْ سُلَيْطَانٍ مُنْتَهَى

كتاب المناكب السبعة

سربانف ماسد اداو العلفن انضاسا سبب الی اذ سبب کلید و اولی الامر

عظمیٰ دریا

فہرست - حصہ دوم اہل احکام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	احکام خاص عورت کے	۱۱۸	بہانا داخل ہوتا عام میں اور دور کرنا
۷	سندہ متعیرہ		بیل وغیرہ کا۔
۱۹	جن چیز سے محرم کو بچنا چاہیے اور نکال دینا	۱۲۸	دھونا کپڑو کا۔
۲۳	مطلق تعلق اول کے۔	۱۲۹	سرمہ لگانا
۲۸	کفارات کی تفصیل	۱۳۲	مارنا یا جہاڑنا جلن کا
۳۰	مطلق انشواج تو غیر لیا جس میں غیر	۱۳۶	مذبی کا حکم
۳۸	نضار افشاج	۱۳۷	سیدوشکار و دود دہنا
۴۳	جلبات رمل و فطیاح و استلام	۱۴۸	درخت کا تسامع کا
۴۴	مسائل بہو لکریاں ہیں اور رنگ لکریاں	۱۵۰	نکاح کرنا
	پینے اور خوشبو لگانی وغیرہ کی بابت	۱۵۲	کاشٹے نکالنے سے خون نکالنا
۶۷	خوشبو لگانا عضو کو	۱۵۳	سینگ و پچھنے لگانا
۷۸	سونا پھینا خوشبودار پہلون و بھان کا	۱۷۵	مٹی یا تپرون حرم کا لانا ناجائز ہے
۸۴	تیلی ڈالنا۔	۱۷۶	مجلس واحدہ میں محظورات چھٹکا
۸۸	کہا نہیں جو خوبیاں دوا میں ڈالنا		ہونا۔
۹۱	موڑنا یا اوکھیرنا باور رکھا۔	۱۹۵	دعائیں
۱۰	ناخن کاٹنا		
۱۱۵	چوہ و موزہ پیتا		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 احکام خاص عورت کے

دیگر علما	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>باقی مذکورہ اس نامہ کے ضمن میں مذکور ہے</p>	<p>متفق امام ابو حنیفہ</p>	<p>عورت کو خیط لینے سلاہوا جائز ہے کپڑا پہننا جائز ہے۔ قاضی خان عورت کو درست ہے سلاہوا درست ہے کپڑے کا پہننا۔ درمختار عورت محرمہ کو جائز ہے کپڑا پہننا پہننا دیاج کا اور کپڑا وٹنا کہ جنہیں زینت ہے۔ المعانی البدیعیہ فی اختلاف اہل الشریعہ عورت کو درست ہے موزوں درست ہے کا پہننا۔ درمختار</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>داستان پہننے میں نہیں جائز ہے</p> <p>عورت کے دو قول ہے</p> <p>میں صبح تراویح تو</p> <p>قولوں میں یہ ہے</p> <p>کہ نہیں جائز ہے</p> <p>عورت کو داستان</p> <p>پہننا حالت حرام میں</p> <p>دوسرا قول یہ ہے</p> <p>کہ جائز ہے</p> <p>المعالجۃ البدیہ</p>	<p>جائز ہے داستان پہننا</p> <p>عورت کا۔ المعالجۃ البدیہ</p> <p>سبحرائق وغیرہ میں ہے</p> <p>داستان کو نہ پہننا یعنی</p> <p>عورت کو داستان</p> <p>پہننا بھی جائز ہے</p> <p>اور مبالغہ میں ہے</p> <p>عورت کو داستان</p> <p>پہننا جائز ہے کہ داستان</p> <p>پہننے میں نہیں ہے</p> <p>مگر چھپانا و نا تو نکاح</p> <p>اور عورت کو چھپانا</p> <p>و ولوں یا تہو نکاح</p> <p>نہیں ہے اور مختصر</p>

امام مالک	امام احمد حنبل
<p>نہیں جائز ہے</p>	<p>متفق بقول اول شافعی</p>
<p>نہیں جائز ہے</p>	<p>متفق بقول اول شافعی</p>

جو منع کیا ہے عورت کو داستا نہ پہننے سے سو وہ نہی
 نذب کی چھل کیا ہے ہم نے اس نہی کو نہی نذب پر واسطے جمع
 کے درمیان اولہ ایسا ہی ہے شرح الباب میں۔ روالمختار
 روایت ہے ابن عمر سے کہ اوکھنوں نے سنا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے عورتوں کو
 بیچ احرام اون کے کے پہننے داستا نون کے سے
 ابوداؤد

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے احرام والی عورت
 نہ پہنے داستا نہ۔

عورت کو خفین یعنی موزے پہننا جائز ہیں۔ قاضی خان
 عورت کو درست ہے موزوں کا پہننا۔ درمختار
 روایت ہے ابن عمر سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ پہنے عورت موزے کو۔ ابوداؤد

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
جائزہ ہے عورت	متفق بابام	متفق بابام	متفق	نزویک عطا
محرمہ کو پہننا زیور کا	ابو حنیفہ	ابو حنیفہ	بابام ابو حنیفہ	اور مجاہد کے
المعائن البدیہ				نہیں جائز ہے
عورت کو درست ہے				عورت محرمہ کو پہننا
زیور کا پہننا۔ درمختار				زیور کا یہاں تک کہ
روایت ہے ابن				سورن کی انگوٹھی
عمر سے کہ اوہنوں				کا اور اسکی قائل
نے سنا رسول خدا				ہے زید یہ میں سے
صلی اللہ علیہ وسلم				یاد می
سے کہ پہننے عورت				المعائن البدیہ
زیور کو۔				
ابوداؤد				

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
نقاب ڈالنا مکروہ ہے لیکن نوال لینا ایک ایسی چیز کا کہ جو سے نہ لگے جائز ہے بلکہ حرام ہے نہایہ کی تصحیح واسطے چہپانے کے اجانب سے	نہیں مکروہ ہے عورت کو طواف کرنا اوسا یقین کہ نقاب ڈالے ہو۔ اور کیا ہے اس کو	نزدیک طاف اور جابر کے مکروہ ہے اس طرح ہے طواف کرنا عورت کا العائن البلیع
سبحہ الراتین غایتہ البیان سے منقول ہے کہ عورت نہ چہپائے چہرہ کو بالاجماع یعنی نہ چہپائے چہرہ کو مگر اجانب سے ساتھ لٹکانے کسی چیز کے کہ وہ رہے چہرہ نہ لگے چہرہ کو۔ اور شیعہ ہدایہ میں کہاں میں ہے کہ جائز ہے عورت کو چہپانا چہرہ کا ساتھ چادر اور اوڑھنے کے اور منع ہے اس کو	حضرت عائشہ نے العائن البلیع	

چہ پانا چہرہ کا جدا چیز سے کہ بقدر چہرہ کے ہو مانند نقاب اور برقع کے
 شامی نے ردالمحتار میں لکھا کہ یہ بحث عجیب ہے یا نقل غریب ہے
 مخالف اوس کے۔ جو نالوت نے اجمال سے اور مخالف اوس کی ہے
 جو بحر وغیرہ میں ہے۔ کہا شامی نے یہ دیکھا میں نے سخط بعض علماء کے
 شرح ہدایہ ابن کمال کے حاشیہ پر کہ متفرد ہے ساتھ اسکے ابن کمال
 اور محفوظ ہمارے علماء سے خلاف اسکا ہے اور وہ واجب ہوتا عدم
 مماست شے کے ہے چہرہ سے۔ کہا شامی نے یہ دیکھا میں نے مانہ اوس کے
 منقول منک فطہی سے۔ درمختار میں ہے۔ لیکن عورت کہو لے اپنے
 چہرہ کو نہ سر کو اور اگر ذال لے کچھ چہرہ پر اور وہ دور رہے چہرہ سے تو
 جائز ہے بلکہ مندوب ہے۔ اور بحر رائق میں ہے کہ مراد چہرہ کہو لے سے
 نہ نگاہ کسی چہرہ کا ہے چہرہ سے پس اسی لئے مکروہ ہے عورت کو پہننا برقع
 کا اس لئے کہ وہ لگ جاتا ہے چہرہ سے ایسا ہی ہے مبسوط میں۔
 فتح القدیر میں ہے کہ یہ ڈال لینا مستحب ہو۔ اور نہایہ میں وجوب اس کا
 مصرح ہے اور محیط میں ہے کہ مسئلہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ عورت منع
 کی گئی ہے ظاہر کرنے چہرہ سے اجانب کے لئے اور ایسی کی مانند ہے غایت

اور توفیق دی ہے بحر الرائق میں ورمیان استحب اور وجوب کے حاصل اور سکا بھد ہے کہ محل استحب کا وقت نہونے اجانب کے ہے اور وقت پائے جانے اجانب کے پس احاریتہ وانا واجب ہے عورت جبکہ ممکن ہو اور وقت عدم امکان کے اجانب پر واجب ہے غرض بصر یعنی بند کرنا آنکھ کا پہرہ استراک کیا صاحب بصر نے اس پر اسطرح کہ نو دی نے نقل کیا ہے کہ علمائے کہا نہیں واجب ہے عورت پر چھپانا چہرہ کا یعنی راہ میں ملکہ واجب ہے مرد و غیر غرض بصر اور طہارت راک صاحب بصر نقل اجماع ہے اور اعتراض کیا ہے صاحب نہر الفائق نے اسطرح کہ مراد نو دی کی علمائے مذہب شافعی ہے۔ کہتا ہوں میں کہ موید اسکی تصریح ہمارے علمائے ہے ساتھ وجوب اور نہی کے۔ کہاشامی نے بطور تنبیہ کے ردالمحتار میں کہ جاناتو نے اس سے جو مقرر ہوا نہ صحیح ہونا اسکا جو شرح ہدایہ ابن کمال میں ہے کہ عورت منع نہیں کی گئی ہے چہرہ کو چھپانے سے مطلقاً مگر ساتھ جدا چیز کے بقدر چہرہ کے ماتہ نقاب اور برقع کے۔ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ سنا اونہون نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے عورت کو نکو بیح احرام اون کے کے کونے

نقاب کے سے ابو داؤد وایت سے عبد اللہ بن عمر سے بخاری میں
نہ نقاب والی عورت۔

آ اور وایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھا قافلہ گزنا ہم پر معنی ہم عورتیں
اور بہتین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھے ہوئے
اور بسبب احرام کے مونہہ کھلے ہوتی ہیں جسوقت کہ گزرتا قافلہ ہمارے
آگے سے ڈالتی ایک سحاری چادر اپنی سر پر سے اوپر مونہہ اپنے کے
یعنی اسطرح کہ مونہہ کو نہ لگتی ہیں جسوقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہے
کہولہ تین ہم مونہہ اپنا۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے منظرہ الحق میں۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علما
آواز سے لبیک نہ کہے بلکہ اپنے آپ کو سناوے واسطی وقفہ فتنہ کے۔ رد المحتار	مکروہ ہے عورت کو بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے میں۔	نزدیک میمونہ کے بلند کرے آواز عورت لبیک کہنے
عورت کو حیض میں منع نہیں ہے کوئی عمل اعمال حج میں سے سوائے طواف کے۔ درمختار ابن عباس سے روایت ہے کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نقاس والی عورت اور حیض والی جب آمیزہ میقات پر غسل کریں اور احرام باندھیں اور اگر کین کل مناسک کو سوار طواف خانہ کعبہ کے۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی	المعاصی البدلیہ	میں۔ المعاصی البدلیہ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بن عمیس نفاس میں ہوئیں ساتھ پیدا ہوئے محمد بن ابی بکر کینچ شجرہ کے پس حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو کہ حکم کریں انہیں اسماء کو کہ غسل کریں اور احرام باندھیں روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد نے۔

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ جہنی وہ محمد بن ابی بکر کو بیدار میں اوزمانہ حدیث پہلی کے ذکر کیا ہے۔ روایت کیا اسکو نسائی نے۔ اور روایت مالک میں ہے کہ ذاکلیفہ بن جہنی پس حکم کیا انکو ابو بکر نے کہ غسل کریں پہر احرام باندھیں اور زیادہ کیا نستی نے دوسری روایت میں کہ پہر احرام باندھیں ساتھ حج کے اور کریں جو کرتے ہیں لوگ مگر بھی کہ نہ طواف کریں خانہ کعبہ کا اور یہ حجتہ الوداع میں تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ بھیجا اسماء نے طرف رسول اللہ علیہ وسلم کے لے سیکو کہ کیا کروں میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کرے تو اور گدئی کپڑے کی باندھ لے پہر احرام باندھ تو۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا عبداللہ بن عمر نے بیچ حق عورت حائض کے جو کہ احرام باندھ ہے حج کا یا عمرہ کا احرام باندھ ہے حج کا

با عمرہ کا جب ارادہ کرے لیکن نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور نہ جاوے
صفا اور مروا کو اور حاضر ہو سب مناسک مین ساتھ لوگوں کے اور
نہ قریب ہر مسجد کے یہاں تک کہ پاک ہوئے روایت کا اسکو مالک نے
عورت رمل نہ کرے یعنی شباب چلنا چھوٹے چھوٹے قدموں سے
دونوں مونڈھے ہلا کر۔ درمختار

مستروعیت رمل کے واسطے اظہارِ پستی و چالاک کی ہے۔ اور وہ
واسطو مرد و عورت کے ہے اور اسلئے رمل مغل ہے ستر مین۔ ردالمحتار
عورت اضطباع نہ کرے اضطباع اسکو کہتے ہیں کہ چادر و امین بغل کے
نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال دیتے ہیں۔ اور بھی اضطباع
اسلئے نہ کرے کہ یہ سنت رمل کی ہے۔ ردالمحتار
عورت سعی نہ کرے درمیانِ میلین کے۔ درمختار
سعی یعنی تیز چلنا مغل ہے ستر مین۔ ردالمحتار

امام ابو حنیفہ	امام سافعی	امام مالک	امام حمیل	دیگر علما
چڑھنا وقت اردھام کے نہ چا صفا پر رد المحتار عورت نہ نماز پڑھو نزدیک مقام پر ہر گھم وقت اردھام مردو رد المحتار عورت شکر حج سو کا نہ کر و اردھام میں جب کہ عورت منہ کی گئی مردو مس دھوا دہا	مستحب ہے مرد کو چڑھنا صفا مرد و کا اور نہیں مستحب ہے عورت کو۔ المعان عورت نہ نماز پڑھو نزدیک مقام پر ہر گھم وقت اردھام مردو رد المحتار عورت شکر حج سو کا نہ کر و اردھام میں جب کہ عورت منہ کی گئی مردو مس دھوا دہا	کے جاوین	مستحب ہے امام ابو حنیفہ	نزدیک عمر دین عمر اور زیادہ میں ثابت کے لازم ہے اوس پر قاضی است یہاں کہ مالک جو جاوے یہ طواف و دواع کر

اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔ درالمختار۔ ردالمحتار
روایت ہے ابن عباس سے موقوف کیا گیا ہے طواف دواع
عورت حائضہ سے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ
رات روز نفر کی میں پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے کو مگر کہ
رو کو نگلی تھو یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو اس لئے کہ میں حائضہ
ہوئی اور طواف دواع کیا ہو نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہلاک کر
اللہ او کو اور جمی کرے کیا طواف کیا دن نحر یعنی طواف الزبارت کیا
کہا کہ ہاں بظاہر اصل۔ نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عورت حائضہ پر تاخیر کرنے طواف سے کچھ لازم نہیں آتا جبکہ کچھ نہیں
لازم آتا نہ ظاہر ہو۔

مگر بعد ایام نحر کے۔ اور اگر ظاہر ہو ایام نحر میں اس وقت کہ قدرت کہتی ہو
اکثر طواف کی تو لازم آئے گا اس پر دوم تاخیر طواف سے امی صحیح ہے لازم ہے
لباب میں۔ درمختار۔ دوم

عورت حب حیض سے پاک ہو ایام نحر او راونکی ہاواں میں۔

اور قادر تھی چار پہر و نہر اور طواف نہ کیا ایام نحر اور اونکے اتون
میں لازم آئے گا اوسپر دم۔ در مختار

دم لازم ہے

اور جو نہ قادر تھی چار پہر و نہر تو دم لازم نہ آئے گا۔ در مختار
قادر تھی چار پہر و نہر یعنی باقی تہا تیسرے دن ایام نحر میں سے
غروب آفتاب تک اسقدر دن کہ وسعت رکھتا ہو طواف کی چار
پہر و نکا۔ اور ظاہر بھی ہے کہ شرط ہے ساتھ اسقدر دن کے
باقی ہونا اسقدر دن کا کہ وسعت رکھتا ہو او تار بنے کپڑوں اور
غسل کا ایسا ہی ذکر کیا ہے جموی نے اور بر قیاس بحث جموی کے
سزاوار ہی شرط ہونا زمانہ قطع مسافت کا بھی۔ اگر ہو عورت اپنے
گہر میں ایسا ہی کہا ہے طحطاوی نے۔ شامی کہتا ہے کہ میں
کہتا ہوں کہ شرط ہونے زمانہ قطع مسافت کی تصریح ہے شرح لباب
میں اور کچھ سب مفہوم ہے قول بحر رائق سے کہ منقول ہے محیط سے
کہ جب عورت حائضہ پاک ہو حیض سے آخر ایام نحر میں پس اگر ممکن
ہو اسے طواف قبل غروب آفتاب کے اور نہ کرے تو لازم آئے گا
اوسپر دم بسبب تاخیر طواف کے اور اگر ممکن ہو اسے چار پہر سے

طواف کے پس نہیں لازم آتا ہوا و سپر کچھ آخر ہوا کلام بحر کا محیط سے
اور مفہوم اتے ہے کہ امکان طواف کا ہو گا مگر بعد غسل کرنے اور قطع فست
کے اور یہی بحر رائق میں ہے۔ اور اگر حایض ہوئی ہو عورت بعد قاعدہ
ہونے کے چار پہیر و نہر پہیر نہ طواف کیا ہو پہانگ کہ گذر گیا ہو وقت
لازم آئے گا عورت پر دم اسلئے کہ قصور کرنے والی ہے بسبب تغریط کے
بعد قاعدہ ہونے کے چار پہیر و نہر اور زیادہ کہا ہے باب میں کہ قول فقہا
میں ججھے کہ نہیں لازم آتا ہے عورت پر کچھ بسبب تاخیر طواف کے مقید ہو
ساختہ اوس صورت کے کہ حایض نہ ہوئی ہو اوس وقت میں کہ نہ قادر ہو اکثر
طواف پر یا حایض ہوئی ہو ایام نحر میں اور نہ پاک ہوئی ہو مگر بعد گذر جانے
ایام نحر کے لیکن ایجاب دم کا اوس صورت میں کہ حایض ہوئی ہو وقت طواف
میں بعد قدرت رکھنے کے طواف پر مشکل ہے اسلئے کہ نہیں لازم ہے عورت پر
کرنا طواف کا اول وقت میں نان ظاہر ہوتا ہو یہ اوس صورت میں کہ جا نا ہو
اوسنے حایض ہونا اپنا پہیر تاخیر کی ہو طواف میں - تنبیہ - نقل کیا ہے
بعض محشیوں نے منک ابن امیر حاج سے اگر قصد کیا ہو قافلہ والوں نے
لوٹنے کا اور نہ پاک ہوئی ہو عورت حیض سے پس استفا کرے کہ طواف کر دیا

کہا فقہانے کہ کہا جاوے اس سے کہ نہیں حلال ہے اسکو داخل ہونا
مسجد کا اور اگر داخل ہو تو اور طواف کرے تو گو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہو جائے گا
طواف تیرا اور لازم آئے گا تجھ پر فوج بدنہ کا اور یہ مسئلہ کثیرۃ الوقوع ہے
متحیر ہوتے ہیں اسمن عورتین - رد المحتار

مسئلہ متحیرہ

جو عورت کہ بہول جاوے عادت اپنی جو حیض میں ہوا اور اسکو متحیر کہتے ہیں
اسکو چاہئے کہ طواف رکن اور طواف صدر کرے اور طواف قدم کو ترک
کرے لیکن طواف رکن کا بعد گزر جانے دس دن کے اعادہ کرے
اور طواف صدر کا اعادہ نہ کرے البتہ درمختار اور رد المحتار میں -
عورت خلق نکرے بلکہ بال کترے چوتہائی اپنے بالوں میں سے
درمختار

عورت سر نہ منڈائے اسلئے کہ سر منڈانا عورت کے حق میں منکر ہے
مانند دائرہ ہی منڈانے کے حتمین مرد کے - البتہ ہی بجز رائی میں -
رد المحتار

عورت چوتہائی بالوں کو کترائے مانند مرد کے اور کل بالوں کا کترانا افضل ہے

ایسا ہی کہا ہے قہستانی نے۔ خلاف ہے اس میں بعض کا کہ بعض نے کہا ہے کہ نہیں مقدار ہر بیج کا عورت کے حق میں بخلاف مرد کے یہ سبجرائق میں ہے۔ ردالمحتار

سبجرائق میں ہے کہ مراد ساتھ تقصیر کے بھی ہے کہ مرد اور عورت رجب کے بالوں کو سر سے مقدار ایک پورا انگشت کے کتروائے ایسا ہی ذکر کیا ہے زلمی سے مراد اوکی بھی ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک پورا انگشت کے۔ ایسا ہی مصرح ہے محیط میں اور بدائع میں ہے کہا ہے فقہائے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے میں قدر انگشت پور پر یہاں تک کہ پورا ہو جائے قدر پورا انگشت کے ہر بال میں سے اسلئے کہ سرے بالوں کے برابر نہیں ہوتے ہیں عاۃً اور کہا جلی نے اپنے مناسک میں کہ یہی حسن ہے اور شریک اللہ میں ہے کہ ظاہر ہوتا ہے محبو کہ مراد ہر بال سے چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہے ہر طریق لزوم کے اور کل سر کے بالوں میں سے ہر طریق الویت کے۔ ردالمحتار

پورا انگشت ترجمہ انہم کا کیا گیا ہو۔ تہذیب اللغات - نووی میں ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہیں اور ابو عمر و شہبانی و سبجرائق اور

حرمی نے کہا ہر صبح کے لئے تین انگلیہیں۔

روایت ہے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے کہ کہا دونوں نے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مونڈاوسے عورت سر اپنا نقل کی بھی ترندی نے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عورتوں پر سر مونڈانا سوائے اسکے نہین کہ عورتوں پر ہے کروانا۔ نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے۔

جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہئے اور نکاح بیان

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل کرنے سے اور سایہ لینے سے ساتھ خمیہ اور محل کے کہ سر کو یا مونہ کو نہ بچو ہوں اور اگر سر یا مونہ کو بچتے ہو نگے مکروہ ہو گا اوس سے سایہ لینا اور نہین ضرور ہے بچنا باز نہنے ہیبانی سے کمرین اور بچکے سے اور تلو اور ہتھیاروں سے اور استعمال انگو کھٹی سے اور سرمہ سے کہ اوس میں خوشبو نہ پڑی ہو اور خنہ کرنے اور فصد کہلانے اور سچھنے لگوانے اور دانت اوکھڑانے اور ملوانے نیشک تکی عضو اور کھانے ملور

بدن سے اور اگر ایسا سرمہ لگائی جسمین خوشبو پڑی ہو ایک بار یا دو
تو لازم آئے گا اوسپر صدقہ - اور اگر بہت بار زاید دو بار سے لگائے تو لاغر
آئے گا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراجیہ میں اور کھانا سر اور بدن کا
بہ آہنگی چاہئے اگر خوف ہو کرنے بال یا جون کا پس تحقیق ایک بال
میں تو ایک یا ایک جون میں کچھ صدقہ دے اور تین میں یعنی تین بال
یا جون میں ایک کف طعام سے - درختار

طحاوی نے لکھا ہے بیج معنی خمیدہ کے ہے حمرا یا کثیرا جو بدن کیا گیا ہو
لکڑی پر اسطرح کہ سایہ لینا اسے ممکن ہو جیسا کہ عموی نے کہا ہے اور
مراد استار سے چہا تا ہے اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے کہ استار کیا
آنحضرت نے گرمی سے یہاں تک کہ رکھی جمہ عقبہ کے جیسا کہ خط الفائق
میں ہے اور بھی حضرت عمر کہ ڈالتی درخت پر کپڑا اور سایہ لیتے تھے اور
اور کثیرا کیا گیا حضرت عثمان کے لئے خمیدہ ایسا ہی ہے شیعہ مجمع میں -
اور مراد سلاح سے وہ اتھار میں کہ جن سے مقابلہ کیا جاتا ہے پس
تورہ اونہیں داخل نہیں ہے - اسلئے کہ پہنی جاتی ہے - ایسا ہی ہے
ردالمحارین -

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک	دیگر علما
نہیں مکروہ ہے محرم کو پہنا منطقہ اور بھیٹنے کا حالت حرامین المعائن البدیہ	مستفق با امام حنفیہ		نقل کیا ہے صحابہ شافعیہ نے مالک کہ نہیں جائز ہے مکروہ ہو بھی اور نقل کیا صحابہ مالک نے کہ جائز ہے یہ۔ المعائن البدیہ	نزدیک ابن عمر اور نافذ کے مکروہ۔ المعائن البدیہ
نہیں مکروہ ہے محرم کو باندھنا ملوکار کا المعائن البدیہ			نزدیک حسن کے باندھنا ملوکار کا مکروہ۔ المعائن البدیہ	
جائز ہے محرم کو استقلال رکھنا یعنی سایہ لینا اور علی بین اور ترقی و روا ہوتے۔ المعائن البدیہ	مستفق با امام ابوحنیفہ	ایکے ایسے ہیں دو روایتوں میں سے جائز ہے اور سکو اور ترقی۔ اور نہیں جائز ہے اور سکو سوار ہونے اور اگر کیا ایسا لازم ہوگا اور یہ فدیہ دینا المعائن البدیہ	مستفق با امام حنفیہ المعائن البدیہ	نزدیک اسماعیل کے نہیں جائز ہے محرم کو سایہ لے ایسے محل میں دھوپ نہ پڑے پھر اگر کیا پس اور یہ دم دینا لازم ہے

امام مالک	امام ابو حنیفہ
اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا ہمیانی کا جبکہ ہو اوہمین خرچ غنیر کا۔ سراج و بلج	اور نہ پرہیز کرے باندھنا ہمیانی کا کمین اور پٹیکے کا اور تلوار کا یعنی پرستے کا اور ہتھیاروں کا۔ در مختار اور نہیں داخل ہے اس میں ذرہ آگے کہ پہننی جاتی ہے۔ روالمختار اور نہیں مضائقہ ہے باندھنے ہمیانی یا پٹیکے میں برابر ہے کہ ہمیانی میں خرج اوسکا ہو یا خرج کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندھنا پٹیکے کا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ ستون کے ایسا ہی ہے بدائع اور سراج و بلج میں۔

۲۳ متعلق تحلل اول کے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
مباح ہو بہن	جب متحلل ہو چکا ہو	متفق	نزدیک امامیہ کے جب طواف زیارت
اوسکو جمع مخطوطہ	تحلل اول کے	بابام	کر چکا نخل آیا پر شستہ کہ تھی احرام
مگر خاص جمیع فرج	یہ مباح ہو گا وطی	ابوحنیفہ	حرام مگر عورتین پس نہیں جائز جو وطی
مین ظاہر کلام کا	کرنا اوسکو فرج		اوسکی گرسا اور طواف کے پہر چڑھاؤ
منع ہے وطی	مین بقول واحد		کرے حلال ہو جائیں
اور وداعی وطی	اوپرچ وداعی		عورتین بھی اور اوس طواف اور
ے	وطی اور عقد نکاح		طواف استئذان کہتے ہیں
المعاش ابیدہ	اور شمار کرنا اور		نزدیک زیدہ کے منع جہنم
خوشبو لگانے میں			کرے اور حلق کر کے حلال
دو قول ہیں اور			ہو جاتے مین اوسکو ہر مگر عقد نکاح
ماوراء اس کے			اور وطی عورتوں کے
مباح بالاتفاق			نزدیک بھی کے زیدہ میں سے نہیں
المعاش ابیدہ			حلال ہونے پر اوسکو وطی
			المعاش ابیدہ

امام احمد	امام شافعی	امام اہل حنفیہ
متفق باہم مالک	جب وطی کی ہو بعد تحلل تحلل اول کے نفاس اول کے نفاس ہوگا ہوگا حج اوسکا اور لازم حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ - المنا البدیہ	جب وطی کی ہو بعد تحلل اول کے نفاس ہوگا حج اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ المنا البدیہ
		جب وطی کی ہو پہلے طواف کرنے سے جا پیرے نفاہ ہوگا عمرہ اوس کا اور لازم آئے گی اوسپر قضا اور بکری اور
لازم ہے اوسپر قضا اور بکری	جب طی کی عمرہ میں پہلے احرام سے نکلنے کے نفاہ ہو عمرہ اوسکا - اور لازم ہے عمرہ اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ - المنا البدیہ	اگر طواف کر لیا ہوگا جا پیرے نفاہ ہوگا عمرہ اوسکا - اور لازم ہے عمرہ اوسکا اور لازم ہے اوسپر بدنہ - المنا البدیہ

دیگر علما	امام مالک
<p>نزدیک حسن اور ابن عمر کے لازم ہے اوسپر حج سال آئندہ میں - نزدیک زہری اور نخعی اور حماد کے لازم ہے اوسپر ہدی ساتھ حج کے سال آئندہ میں المعانی البدیعیہ</p>	<p>ایک روایت میں نفاذ ہوگا مکرہ مامفی اور نہ نفاذ ہوگا مامفی اسحاق - اور لازم ہے احرام ساتھ اکثر علما - عمرہ کے یہاں تک کہ لاء طواف احرام صحیح میں اور لازم ہے اوسپر ہدی مگر تحقیق اسحاق میں روایت کیا گیا اوسے کہ تحقیق کرے اوسے کہا ہو کہ اوسپر دم ہے - المعانی البدیعیہ</p>

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
<p>متفق ساتھ قول دیم شافعی یعنی بکری</p> <p>اگر وطی کی قبل وقوف عرقہ فاسد ہو گل حج او سکا اور لازم ہو او سپر بکری - اور اگر وطی کی ہو بعد وقوف عرقہ کو سپر فاسد ہو گا حج او سکا لازم ہے اسکے بدنہ - المعانی البدیہ</p>	<p>وطی ثانی بیحج کے قبل تخلل اول کی بیحج عمرہ کے کیا واجب ہے ساتھ اس کے اسمین دو تول ہیں - اول بدنہ - دیم بکری</p> <p>اگر وطی کی ہو مخم حج میں اکثر علما بیحج کے عدا پہلے وقوف عرقہ کے یا بعد وقوف کے اور پہلے احرام سے پہلے اول فاسد ہو جائیگا حج او سکا اور لازم ہو گا بدنہ - المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
<p>مستفق باہم شافعی - روایت نادرہ ہو کہ اگر وطنی کے ہو بعد میں کے فاسد ہو گا احرام اوسکا - المعانی البعد نزدیک اہل عراق کے جب وطنی کی ہو بعد وقوف عزہ کو پس فاسد ہو گا حج اوسکا اور لانغم ہو گا اوس پر بدینہ - نزدیک مامیہ کو اگر وطنی کے ہو بعد احرام کے اور پہلے لبیک کہے کے پس یہ لانغم نام ہو کہ اوس پر المعانی البعد</p>	<p>مستفق ساتھ قول یعنی بدینہ مستفق باہم شافعی</p>	

دیگر علما

اور جس نے وطنی کی ہو پہلے وقوف سے شعر حرام میں پس لازم ہے
 اوسپر بد نہ اور حج سال آئندہ میں اور جاری ہے نزدیک اوسکے
 مجری وطنی کے پہلے وقوف عرفہ کے اگر وطنی کی بعد وقوف کے بیچ
 شعر حرام کے نہ فاسد ہو گا حج اوسکا اور لازم ہو گا اوسپر بد نہ

نزدیک ناصر کے زیدیہ میں سے جب کہ وطنی کی ہو قبل رمی کے فاسد
 ہو گا حج اوسکا اور بعد رمی کئے فاسد ہو گا جبکہ جماع کیا ہو پہلے طواف
 زیارت کے فاسد ہو گا حج اوسکا اور یہی اصح ہے۔ ساتھ ایک

فائل ہین زید بن علی۔ صامق باقر زیدیہ میں۔ المالک ابوبکر
 کفارات کی تفصیل

امام ابوحنیفہ

جس چیز کے بالاختیار حاصل کرنے سے دم لازم آتا ہو مانند لبس اور طلق
 اور تطیب اور علم اظفار کے جب اوسکو بعثت یا بضرورت کر چکا تو
 لازم آئے گا اوسپر کفارہ چنانکہ چاہئے کفارات میں سے ایسا ہی ہے
 شرح طحاوی میں۔ عالمگیری۔

امام ابوحنیفہ

کفارہ

یا نیک ہے یا صدقہ دینا یا روزہ رکھنا پہلا اختیار کرے نیک بیج کر
 حرم میں۔ ایسا ہی ہے محیط میں۔ اور اگر بیج کرے غیر حرم میں نہیں
 جائز ہوگا بیج سے مگر جبکہ بقدر قیاس کے اس کے گوشت کی ساتھ چھ
 مسکینوں پر ایک پر اوٹین سے قیمت آدمی صلح کیوں کی ایسا ہی ہے
 شرح طحاوی میں۔

اور اگر اختیار کیا ہو روزے کو تین روزے رکھو جس مکان میں چاہے۔
 ایسا ہی ہے محیط میں۔ روزے چاہے پے درپے رکھو اور چاہے فرق
 ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں۔ اور اگر اختیار کیا ہو صدقہ دینے کو
 صدقہ دے تین دن پہلے چھ مسکینوں پر مسکین کے لئے آدھا صلح ہو۔
 اور افضل صدقہ کرنا مکہ کے فقیر و نیاز ہے اور اگر صدقہ کیا غیر فقیر
 مکہ پر جائز ہے ایسا ہی ہے محیط میں۔ اور جائز ہے صدقہ میں ملکیت
 اور اباحت طعام قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف پر اور نزدیک محمد کے
 نہیں جائز ہے اس میں مگر ملکیت ایسا ہی ہے بالاعطاء و غیرہ اور شرح طحاوی میں (عالمگیری)

مشعلق افساد حج بوسہ وغیرہ لینا جس سے منی غنیہ نہ نکلے ہو

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>بہنیں مکروہ ہے محرم کو نظر کرنا طرف عورت کے ایک روایت میں مکروہ ہے</p> <p>عطاء بن رباح ایک روایت میں</p> <p>متفق با امام ابوحنیفہ</p> <p>اگر مس کیا ہو شہوت سے اور بوسہ لیا ہو یا جملع کیا ہو ما دون فرج میں اور انزال ہوا ہو اوستے یا نہیں نہ فاسد ہو گا حج اسکا اور لازم آئیگی اوسپر بکری۔ المعانی</p> <p>جب بکر کے نظر طرف عورت کے پہانٹک کہ منی نکلے تو کچھ لازم نہیں آتا ہے اوسپر</p>	<p>جب بوسہ لیا محرم عورت کا ساتھ شہوت کے پس منی نکلے مین سے</p> <p>لامذہبی نہ فاسد ہو گا حج اوسکا اور لازم آئیگا اوسپر بکر منی المعانی</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
<p>لائعہ آئندہ اوس پر بندہ اور روایت کیا گیا ہو احمد کہ فاسد ہو جائیگا حج اور روایت کیا گیا ہو اوسے کو قفلہ المعان البیوع</p>	<p>ستفق بقول شافعی ایک روایت میں</p> <p>اگر انزال ہوا عطا تو فاسد ہو جائیگا حسن تو فاسد ہو جائیگا اچھا</p>	<p>نزدیک تمام مذہب کے صرف بوسہ موجب لازم آنے بکری کا ہو پہرا اگر منی نکلے اونٹ قربانی کرنا لائعہ آتا ہو۔ اگر ندی نکلے تو گاؤ قربانی کرنا لائعہ آتا ہو نزدیک محمد بن حیر اور نوری اتفاق ساتھ امام احمد روایت کیا گیا ہے عطا اور عید بن حیر سے کہ کہا اون دونوں نے میں سے تقاضا کر کے اشد تعالیٰ اور نہیں ہو کچھ دوسرے۔ روایت کیا گیا ہے عید بن حیر سے روایت دوسرے فاسد ہو جائیگا حج اوسکا</p>

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>جب وطی کرے قارن پہلے تحمل سے یعنی پہلے احرام سے یا نہ کرے فاسد ہوگا احرام اور اسکا اور لانعم ہوگا ایسا قضا حج اور عمرہ کے اور لانعم ایسا اوپر بندہ اور نہ ساقط ہوگا احرام سے قرآن۔</p> <p>قارن جب قضا کرے حج اور عمرہ کے علاوہ انقضائے ساقط ہوگا اور ستم قرآن کا</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>جب طی کرے پہلے عمرہ کے طواف فاسد ہوگا احرام اور اسکا اور لازم اوپر قضا حج اور عمرہ کی۔ اور ایک بکری یا بچہ فدا حج کے اور ایک بکری یا بچہ فدا عمرہ کے اور ایک بکری یا بچہ فدا قرآن کے اگر وطی کی ہو بعد طواف اور سعی کے تو لازم ہے اوپر بندہ اور بنا اسکی اس اصل پر ہے کفار کفار مفسر کے ہے طواف اور سعی میں اور سایر ہے کہ مفسر کے لازم آتی ہے کہ ایک بکری اور اگر نہ فاسد کرے تو لانعم آتا ہے اوپر بندہ ساتھ وطی کے۔ المعانی البدیہ</p>

دیگر علما	امام احمد
<p>نزدیک ثوری کے جبکہ جماع کیا ہو بعد طواف اور سعی عمرہ کے تو لازم ہے اوسپر بکری سبب اوس کے عمرہ اور لازم ہے اوسپر بدنہ واسطے اس کے حج کے اور قضا سال آئندہ میں المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق با امام شافعی</p> <p>ساقط ہو جائیگا دم تہ آن کا</p>

متعلق افواج

امام شافعی	ابو حنیفہ
<p>جب جماع کیا ہو محرم نے اہل یمن کہ نہ جانتا تھا کہ جماع کو یا ہو لکڑا ہن وہ قول ہیں -</p>	
<p>قول قدیم ہے کہ فاسد ہو گا حج اوسکا محمد اکثر علما لازم آسکا کفارہ</p>	
<p>قول جدید ہے کہ فاسد ہو گا حج اوسکا امامیہ اور نہ لازم آسکا اوسپر کفارہ</p>	
<p>اگر وطی کی عورت کی دوسری یا لواطت کی رکے یا دوطی کی ساتھ بہیمہ کے فاسد ہو گا حج اوسکا - المسالی البدیہ</p>	<p>وطی بہیمہ حج فاسد نہیں ہوتا اور وطی فی الدیر اور لواطت میں ساتھ رکے کے دوسری روایت ہیں ابو حنیفہ سے</p>
	<p>ایک روایت میں فاسد ہو جائے حج اوسکا اور لازم آتا ہے اوسپر دوسری روایت میں نہیں فاسد ہو گا حج اوسکا اور لازم آتی ہے کہ دو زمین بکر المسالی البدیہ</p>

دیگر علما	امام مالک	امام احمد
<p>ابن عباس سے روایت ہیں ایک مین لازم آتا ہے اوسے پر دم۔ دوسری مین بدنہ اور حج اوسکا تمام نزدیک سعید بن جبیر کے قتل آدمی اور عقب کہا ہے اوسکو احمد نے۔ دوسری روایت ہیں اور ایک ثابت مین بکری ہو۔</p>	<p>لازم آتا ہے حج اور حسن عطا</p>	<p>متفق بقول متفق بقول قدیم شافعی متفق بامام شافعی متفق بامام شافعی سال آئندہ مین وہ ہے الکتاب البیعیہ</p>

مستعلق افواج

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب جماع کیا ہو پہرہ جماع کیا ہو محرم نے ایک مجلس پہلے کفارہ دینا کو اول سے۔ ایک قول میں ایک کفارہ دوسری قول میں بد نہ ہے تیسرے قول میں بکری ہے جب وطی کی ہو بیچ سنک فاسد عطا استحقاق کے اور نہ کفارہ دیا ہو اول پس ابو ثور متفق اس میں تین قول ہیں۔ بقول زویجیم ایک قول میں نہ لازم آئیگا کچھ اور پہرہ دوسرے قول یہ کہ لازم آتا ہے او سپرہ تیسرا قول یہ ہے کہ لازم آتی ہے او سپرہ بکری۔ المعانی البدیہ</p>	<p>جب جماع کیا ہو چند بار ایک مجلس میں تو او سپرہ ایک کفارہ ہو جب تک نہ کفارہ دیا ہو اول سے۔ المعانی البدیہ جب وطی کی ہو بیچ سنک فاسد اور نہ کفارہ دیا ہو اول سے پس لازم آتی ہے او سپرہ بکری المعانی البدیہ</p>

امام مالک	دیگر علما
<p>متفق بقول اول شافعی</p> <p>متفق ساتھ قول اول شافعی کے</p>	<p>نزدیک امامیہ کے مکرر ہوتا ہے</p> <p>کفارہ برابر ہے کہ ایک مجلس میں</p> <p>ہو یا چند مجالس میں ہو اور برابر ہے</p> <p>کہ کفارہ دیا ہوا اول سے یا نہ کفارہ دیا ہو</p> <p>المعانی العبدیہ</p>

قضا و فساد حج

	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
	<p>جب فاسد ہو حج اوسکا یا عمرہ اوسکا لائم کا فاعلا ہے گذر جانا و مین کہ فاسد کیا ہو اوسکو اور نہ خارج ہو گا اوسو اور لازم آسکا اور کفار و ہیبیک منظور است اور حکم اوسکا حکم صحیح ہو مگر یہ خلاف کے</p> <p>لایم ہے اوسکو احرام حج کا جب ارادہ کرے احرام کا ساتھ قضا باندہ سے میقات سے کہ تو واجب ہے کہ احرام باندہ سے بعد اور عمرہ مین ادنیٰ حل سے ساتھ مکانین سے اور وہ دوکان مین میقات شرعی اور وہ موضع کہ جہان کے احرام باندہ ما اوس شک مین کہ فاسد کر دیا ہے اوسکو۔</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>

دیگر علما	امام مالک	امام حماد
<p>نزدیک حسن اور طاوس اور مجاہد قول مالک صحیح ہے۔ نزدیک عطا اور واود اور اہل ظاہر کے۔ خارج ہو جائیگا اوستے اور لازم ہوگا اوسکو گزر جانا احرام باندہ ہے میقات اوس میں۔ اگرچہ ہوا احرام اوس کا اوس تک نزدیکی نخعی کے احرام باندہ میں کہ جب کو فاسد کیا ہے اوس موضع سے کہ جہاں جماع جگہ سے کہ وہ دور تر ہے کیا ہے۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>ہوگا حج عمرہ لازم آئیگی اور پھر بہی اور قضا سال آئندہ میں احرام باندہ ہے میقات اوس میں۔ اگرچہ ہوا احرام اوس کا اوس تک نزدیکی نخعی کے احرام باندہ میں کہ جب کو فاسد کیا ہے اوس موضع سے کہ جہاں جماع جگہ سے کہ وہ دور تر ہے کیا ہے۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق بلامشاق میتاق</p>

یہا امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام مالک
<p>کفارہ اوسکا اوپر ہر واحد کے اول و دون میں سے ایک کفارہ اور پہلی قول ہے۔</p> <p>المکائے البدیہہ دوسرا قول بھی ہے کہ واجب ہر مرد پر نہ عورت پر۔</p> <p>تیسرا قول بھی ہے کہ واجب ہر مرد پر ایک کفارہ اور مستحل ہوگا اوسکا زوج المکائے البدیہہ</p>	<p>جب طلی کی ہو مرد نے ساتھ اپنی زوجہ کے اوس حال میں کہ زوجہ اوسکی شرم ہوگا ہوگا احرام اوسکی زوجہ کا اور لازم آئیگی اوسے زوجہ پر قضا اور لازم ہوگا مرد پر نفقہ عورت کا قضا میں اپر حماد ظاہر نفس شافعی کے اور کفارہ و نہیں تین قول میں ایک روایت میں قول ابو ثور کفارہ اوسکا اوپر ہر واحد کے اول و دون میں سے ایک شخصی</p>	<p>ابن عباس</p> <p>سعید بن المسیب</p> <p>نضاک</p> <p>حکیم</p> <p>حماد</p> <p>ظاہر نفس شافعی کے اور کفارہ و نہیں</p> <p>تین قول میں ایک روایت میں قول ابو ثور</p> <p>کفارہ اوسکا اوپر ہر واحد کے اول و دون میں سے ایک شخصی</p> <p>ابن و دون</p> <p>میں سے بدہ ہے</p>

امام مالک	امام شافعی
<p>علا جب زبردستی کی ہو مرد نے</p> <p>عورت پر ساتھ و طی کے لازم</p> <p>آئیگا مرد پر کہ حج کرے بعض</p> <p>عورت کے اور ہی دے</p> <p>عورت کی طرف سے</p> <p>المعان البیعیہ</p>	<p>ب زبردستی کی ہو مرد نے عورت پر</p> <p>ساکھ و طی کے پہ اگر غالب ہو</p> <p>مرد عورت کے نفس پر تو نہ فاسد</p> <p>ہوگا احرام عورت کا اور اگر زبردستی</p> <p>کی ہو مرد نے یہاں تک کہ قادر کر دیا</p> <p>ہو عورت نے اپنے نفس کا نہ فاسد</p> <p>ہوگا بھی احرام عورت کا و پیرا لکھنے</p> <p>قانون کے اور دوسرے قول میں</p> <p>حکم اس کا حکم و طی کا ہے ساتھ رضا</p> <p>اور اختیار کے ہے۔</p> <p>المعان البیعیہ</p>

امام حنفیہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
<p>نہایت شافعی بن فاسد کرنے والا جب قضا کرے حج کی وہ اور زواج و سکمی و دوہرین ایک جہ یہ ہے کہ واجب ہے عبدائی مرد اور عورت میں جب پہنچیں طرٹ اور مکاتے کہ فاسد کیا ہو اوتیں اور نہ مجمع ہوں یہاں تک کہ فارغ نہ دونوں اپنے شک سے دوسری مہم یہ ہے کہ مستحب ہے جہاں اگر علماء اور ایک وایت میں بد نہ واجب ترتیب پر پس واجب ہو گا بد نہ اگر نہ پائی کیس کا جو ہے اور اگر نہ پائی کیس ات کیس ہی ہر اگر نہ پائی قسمت کیا جاوے</p>	<p>یہ عبدائی ابن عباس کیجاوے لکھنیاں دونوں میں متفق ہو جب اوس جگہ سے اول شافعی کہ احرام باندھا تھا اون دونوں نے</p>		

امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
بدنہ ساتھ در اسم کے اور اسم ابی عیسا	نزدیک ابن عمر کے وہ تخبسیہ	
ساتھ طہم کے کہ ممکن ہو او کو	شافعی کی ہے پانچ چیزوں مذکورہ میں	
اور تصدیق کرے او کو سیر	اور یہی قول ہے بعض شافعیہ کا	
اگر نیا سو روزہ رکھو بعض	اور احمد کا ایک روایت میں -	
ہر دم کے ایک کل - المعانی	• المعانی البدیع	

جنایات رمل و اضطباع و استلام

جب چھوڑ دے رمل کو اور	نزدیک حسن اصری اور ثوری	
اضطباع کو اور استلام کو اور تقبیل کو	اور عبدالملک الماحضون کے وجہ	
اور دعا کو طواف میں جان بوجہ	ہے او سپرد دم ساتھ ترکمان	
یا پہول کر عذر سے یا بدون	امور کے -	
عذر کے جائز ہو ساتھ استلام	المعانی البدیعیہ	
کے اور نہیں لازم آتا ہے		
انہی ترک سے کہہ		
المعانی البدیعیہ		

مسائل ہو لکر لباس پہنے اور کئے تیر و پھینے اور خوشبو لگا وغیرہ کی بات

<p>تقریری ناصر زید</p>	<p>عطا</p>	<p>صاحبزادہ</p>	<p>امام ابو حنیفہ</p>
<p>فدیہ</p>	<p>جب لباس پہنا ہو نہیں فدیہ</p>	<p>فدیہ</p>	<p>ہو لکر لباس پہنے اور حرام</p>
<p>عطا</p>	<p>ہو لکر اجرام خجائے</p>	<p>فدیہ</p>	<p>خجائے لازم ہو فدیہ دینا</p>
<p>تقریری</p>	<p>پس نہیں لازم آتا ہے</p>	<p>فدیہ</p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>
<p>ناصر زید</p>	<p>اوسپر فدیہ دینا</p>	<p>فدیہ</p>	<p>اگر پہنا ہو سلاکے اور دن</p>
<p></p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>باقی</p>	<p>نواوسپر فدیہ ہے</p>
<p></p>	<p>جب سلاکے پہنا یا سپر فدیہ</p>	<p>ادباصاع ناصر</p>	<p>اگر پہنا ہو کتھر و نواوسپر صدقہ سوار</p>
<p></p>	<p>کو چھپایا بعد لازم ہے</p>	<p>ادباصاع ناصر</p>	<p>صدقہ ہے</p>
<p></p>	<p>فدیہ</p>	<p>فدیہ</p>	<p>دوسری روایت میں</p>
<p></p>	<p>برابر ہے کہ سارے دن</p>	<p>فدیہ</p>	<p>اگر پہنا ہو اکثر دن نواوسپر فدیہ ہے</p>
<p></p>	<p>سلاکے پہنا ہو یا جن</p>	<p>فدیہ</p>	<p>فدیہ ہے اور جوع کیلئے</p>
<p></p>	<p>دن اور ایسا ہی ہے</p>	<p>فدیہ</p>	<p>ابو حنیفہ نے طرف دوم کے</p>
<p></p>	<p>جبکہ چھپایا ہو ایک خرو</p>	<p>فدیہ</p>	<p>پہر اگر چھپایا ہو کتھر ترائی کے</p>
<p></p>	<p>سر کے تھوڑی دیر تک</p>	<p>فدیہ</p>	<p>ایک دن کامل پس اوپر کتھر</p>
<p></p>	<p>پس اس میں حکم ایک ہے</p>	<p>فدیہ</p>	<p>اور اگر چھپایا کتھر چوتھائی سے</p>
<p></p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>فدیہ</p>	<p>یا کتھر و نواوسپر اوپر کتھر</p>
<p></p>	<p></p>	<p>فدیہ</p>	<p>اور اگر چھپایا ہو کتھر نصف</p>
<p></p>	<p></p>	<p>فدیہ</p>	<p>سے پس اوپر صدقہ ہے</p>

امام مالک	امام احمد حنبل
متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام شافعی ایک روایت میں متفق با امام ابوحنیفہ

امام شافعی	امام ابوحنیفہ	امام مالک	امام ابو یوسف
<p>اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونوں ہونڈوں کو فدیہ قیامین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو ورنہ ہونڈوں کو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعیہ</p> <p>جب نہ ہوتہ اور پینا ہو یا جامہ کو لازم ہوگا اوسیر فدیہ دینا -</p> <p>طحاوی نے کہا کہ حرام اوسیر پہننا اوسکا پیر کہوٹا اور پیر نہ ہو سکو المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونوں ہونڈوں کو فدیہ قیامین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو ورنہ ہونڈوں کو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعیہ</p> <p>جب نہ ہوتہ اور پینا ہو یا جامہ کو لازم ہوگا اوسیر فدیہ دینا -</p> <p>طحاوی نے کہا کہ حرام اوسیر پہننا اوسکا پیر کہوٹا اور پیر نہ ہو سکو المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونوں ہونڈوں کو فدیہ قیامین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو ورنہ ہونڈوں کو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعیہ</p> <p>جب نہ ہوتہ اور پینا ہو یا جامہ کو لازم ہوگا اوسیر فدیہ دینا -</p> <p>طحاوی نے کہا کہ حرام اوسیر پہننا اوسکا پیر کہوٹا اور پیر نہ ہو سکو المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر داخل کیا محرم نے اپنے دونوں ہونڈوں کو فدیہ قیامین لازم ہے اوسکو فدیہ دینا اگرچہ نہ نکالا ہو ورنہ ہونڈوں کو قبا کے آستین سے - المعانی البدیعیہ</p> <p>جب نہ ہوتہ اور پینا ہو یا جامہ کو لازم ہوگا اوسیر فدیہ دینا -</p> <p>طحاوی نے کہا کہ حرام اوسیر پہننا اوسکا پیر کہوٹا اور پیر نہ ہو سکو المعانی البدیعیہ</p>
<p>عثمان بن عفان عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص زید بن ثابت جابر بن عبد اللہ ابن الزبیر</p>	<p>محمد بن الحنفیہ ابن عمر اکثر علماء</p>	<p>محمد بن الحنفیہ ابن عمر اکثر علماء</p>	<p>محمد بن الحنفیہ ابن عمر اکثر علماء</p>

امام مالک	امام احمد
متفق با امام شافعی	لبعض حسابہ متفق با امام ابوحنیفہ
متفق با امام ابوحنیفہ	متفق بہ امام شافعی
متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام ابوحنیفہ

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>جب خوشبو لگائی بعض عضویں فدیہ اور پینا بعض غیر واجب ہوگا فدیہ دینا جب پینا ہو لکڑی یا دیگر ایسی چائیکہ اوتار والے او سکوسر کی طرف سے - المعائن البدیہ</p>	<p>جب خوشبو لگائی بعض عضویں اور صدقہ پینا بعض نہیں واجب ہوگا اور صدقہ دینا اور چھپا کر بعض عضویں خلاف ابی حنفہ اور خلاف محمد اور ابی یوسف کا یہ جو کہ واجباً نہ ہے - المعائن البدیہ</p>
<p>جب چھپایا ہو بعض عضواں پر فدیہ کو سر میں نہیں جائز ہے چھپا اوسکا لازم ہوگا اور سپر فدیہ دینا</p>	<p>جب چھپایا ہو بعض عضواں پر کو سر میں نہیں فدیہ ہے اور سپر لکڑی کہ چھپائے جبر تائی نہ ہو کو پس واجب ہوگا اور فدیہ فدیہ اگر چھپایا نہ ہو تہائی عضو صدقہ واجب ہوگا اور سپر صدقہ دینا - صدقہ ایک صاع ہے دو سکین کو بہر طعام سے کہ ہو - سوار گیہوں کے اسلئے کہ گیہوں کا آدھا صاع دینا کافی ہے</p>

دیگر علما	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک شخصی اور شعبی اور ابی قلابہ کے پہاڑ والے اوسکو اور اوتار اوسکو جانب اسفل سے - المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر اوتار دالانی بحال پس نہیں لازم آتا ہے کچھ محرم پر پس اعتبار کیا ہے مالک نے حاصل انتفاع کا - المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق بامام شافعی</p>

لہجورین دو روایت ہیں ایک روایت میں ایک صاع دینا اوس کا چاہئے۔ دوسری روایت میں نصف صاع۔

ابو یوسف سے اس مسئلہ میں دو روایت ہیں ایک قول ابی یوسف کا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اعتبار ساتھ پہنے اکثر دیکھے ہے یا اکثر رات کے ہے یا چھپا یا ہونے سے کہ اکثر کو پہر اگر چھپا دن یا آدھی رات یا چھپا یا نصف ربع ساس کو جواب ہوگا اوس پر صدقہ اور کہا جاتا ہے کہ مذہب قدیم ابی حنیفہ کا یہی تھا پہر رجوع کیا اسے اور مذہب محمد بن الحسن کا وجوب پورے فدیہ میں مانند قول ابی حنیفہ کے ہے۔ اور اگر چھپا یا اکثر ایک دن اور اکثر ایک رات پس لازم ہے اوس پر فدیہ دینا بقدر اسکے۔ المعان البدیہ

اور نہ پہنے محرم سلاخیہ کرتا ہو یا قبا یا پاجامہ یا عمامہ یا ٹوپی یا موزا مگر یہ کہ کاٹ ڈالے موزے کو نیچے کعبین سے ایسا ہی ہے فتاویٰ قاضی خان میں اور کعب سے مراد وہاں وہ مفصل وسط قدمین جہان لسمہ باندھا جاتا ہے ایسا ہی ہے متین میں۔ اور پرہیز کرے سر اور چہرہ کے چھپانے سے اور نہ چھپائے مونہہ اور ٹھوڑی اور رخسارہ کو اور

مضائقہ نہیں ہے اس میں کہ رکھے بات کو ناک پر ایسا ہی ہے بجز رائق
 میں اور نہ پہنے موزے جیسے کہ نہ پہنے پاتا بے ایسا ہی ہے محیط میں
 اور حرام ہے پہننا سلعے کپڑے کا بطور عادت کے یہاں تک کہ ہند باندہ
 قمیص اور پانجامہ کا یا رکھے قبا کو اپنے موندے پر اور داخل کیا ہو دونوں
 موند ہوں کو اور نہ داخل کیا ہو دونوں ہا تو تکو کچھ مضائقہ نہیں ایسا ہی ہے
 فتاویٰ قاضی خان میں - عالمگیری -

لباب میں ہے کہ اگر قبا کو دونوں موند ہوں پر ڈال کے گھنڈی لگائے
 رہا ایک دن تو لازم آئیگا او سپردم اگرچہ نہ داخل کیا ہو دونوں ہاتھوں کو
 دونوں آستینوں میں اور اگر ڈال لیا ہو او سکوا اور گھنڈی نہ لگائی ہو اور
 نہ داخل کیا ہو دونوں ہاتھوں کو دونوں آستینوں میں پس نہیں لازم آئیگا
 کچھ او سپردم سے مکروہ ہونے کے کہ یہ فعل او سکوا مکروہ ہوگا اور بھی لبا
 میں ہے کہ مکروہات سے ہے ڈالنا قبا اور عبا کا اور مانند ان دونوں کا
 دونوں موند ہوں پر بدون داخل کرنے دونوں ہاتھوں کے دونوں آستینوں پر
 اور شرح لباب میں ہے کہ داخل کرنا ایک ہاتھ کا آستین میں مانند
 داخل کرنے دونوں ہاتھوں کے ہے دونوں آستینوں میں - ۱ -

روا المختار میں ہے شاید وجہ مکرہ ہونے اتھائی نحو قبا اور عبا کے
 دو وزن ہونڈ ہو نیو یہ ہے کہ بہت وقت قبا اور عبا اور مانند اس کے
 پہننے جاتیں ہیں اسطرح اور شرج لباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈال لینا
 قبا اور اسکی مانند کا اپنی اوپر اسوقت کہ کروت سے لیٹا ہو جائز ہے
 بلا کراہت۔ اور نہیں مضائقہ ہے باندھنے ہمایانی یا نیکو میں با برے
 کہ ہمایانی میں خرچ اوسکا ہو یا خسیج کسی غیر کا اور برابر ہے کہ باندھنا بنگو
 سکا ساتھ ابریشم کے ہو یا ساتھ تھمونکے ایسا ہی ہے ہالچ اور سراج
 و باج میں۔ عالمگیری۔

اور نہ باندھ ہی جائے چادر ساتھ گھنڈی تکمی کے یا ساتھ کانٹے کے
 کہ مشابہہ ہے سلعے کپڑے کے اور نہیں مکرہ ہے پہننا خرا و قصب کا جبکہ
 سلا نہ ہو ایسا ہی ہے فتاویٰ قاضی خان میں۔ عالمگیری

اور نہ پہننے کپڑے کسبہ یا زعفرانی وغیرہ مگر کھچہ ڈسٹے ہون اسطرح کہ
 نہ پہننے ننگ اوسکا بدن بہا اور کہا گیا کہ نہ ظاہر ہو بواو سکی اور یہی اصح ہے
 ایسا ہو محیط سرخسی میں۔ عالمگیری

اور نہ پہننے کپڑے رنگے ہوئے کو ساتھ وزن کے اور نہ ساتھ کسوم کے

اور نہ ساتھ نہ عفران کے بدلیل۔ قول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نہ پہنے محرم اوس کپڑے کو کہ مس کیا ہوا و سکو نہ عفران نے اور نہ اوس
 کپڑے کو کہ چھوا ہوا و سکو ورس نے اور ورس ایک رنگ ہے زرد اور
 کہا گیا ہے کہ وہ ایک گہا س ہے خوشبودار ایسا ہی ہے نہایہ مین۔ اور
 ذخیر مین ہے کہ مکروہ ہے پہنا کسبہ کپڑے کا احرام مین۔ سراج دلاج
 کہا ابو یوسف نے کہ نہیں لائق ہے محرم کو تکیہ گانا کپڑے رنگے ہوئے
 کا ساتھ ورس اور نہ عفران کے اور نہ سوتے ایسے کپڑے پر اسلئے کہ
 استعمال کیا گیا ہے واسطو خوشبو کے پس سونا اوسپر مانند پہنوا اسکے
 کے ہے اور جائز ہے عورت محرمہ کو پہننا حریر اور زبور و نغا۔

اور کہا مالک نے کہ مکروہ ہے باندھنا ہمیانی کا جبکہ ہوا ورس مین خرج
 غیر کا۔ سراج دلاج

اور کچھ مصائقہ نہیں ہے گدڑی کے پہننے مین جیسا کہ رد المحتار مین ہے
 اور در مختار مین جو لکھا ہے کہ بچنا چاہئے ہر اوس چیز سے کہ پائی لگی ہو
 بقدر بدن کے یا بقدر بعض بدن کے مفید ہے حرمت پہننے کا نونغا
 مرد کو اور ایسی تصریح کی ہے سند ہی نے منک کپڑے مین اور اتبلع اوسکا

کیا ہے علی قاری نے۔ شرح بابین

اور بچنا چاہئے محرم کو عامہ سے۔ در مختار
 اور بچنا چاہئے محرم کو ثوبی سے کہ سر پر اوڑھی جاتی ہے مانند عرقیہ
 اور تاج اور طر لوش اور انکی مانند کے۔ رد المحتار
 اور بچنا چاہئے موزون سے مرد کو اسلئے کہ عورت کو جائز ہے پہننا سلع
 کپڑے کا اور موزون کا جس کا نقل کیا ہے قہستانی نے قاضیخان سے
 ایسا ہی ہے رد المحتار میں۔ اگر پہننا سلع کپڑے کو بطور عادت پہننے کے
 تو دوم لازم آتا ہے اوسپر۔ اور اگر تہہ باز ہا سلع کپڑے کا یا دکھا اوس کو
 دونوں موند ہونہ کچھ نہیں لازم آتا ہے اوسپر۔ اور پہننا جو موجب
 دم ہے وہ ایک دن کامل یا زایا اس سے یا ایک رات کامل یا زایا ایک
 رات سے ہے۔ اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم پہننے تو صدقہ دینا
 لازم آتا ہے یہ حاصل در مختار کا ہے اور ظاہر بھی ہے کہ مراد ایک دن
 یا ایک رات سے مقدار ایک دن یا ایک رات کا ہے پس اگر پہننا محرم نے
 سلع کپڑے کو دوپہر سے آدھی رات تک بدون فصل کے یا آدھی رات

در پہر ہی تک اس طیح لازم آئیگا دم دینا اور صدقہ دینا جو ایک دن یا ایک سات
 کم پہننے سے لازم آتا ہے وہ آدھا صاع گہیون ہے اور کم ایک دن یا ایک
 سات سے شامل ہے ایک ساعت اور ایک ساعت سے کم کو اور خلاف
 اسکا ہے خزانہ اکمل میں کہ ایک ساعت پہننے سے آدھا صاع دینا لازم
 آتا ہے اور ایک ساعت سے کم میں ایک موٹھی گہیون دینا لازم آتا ہے
 ایسا ہی ہے بحر رائق میں اور کہتا ہے صاحب لباب طرف اوس کی جو خزانہ
 اکمل میں ہے۔ اور اقرار کیا ہے اوسکا شارح لباب نے اور اعتراض کیا
 اسکی مخالفت کے ساتھ اوسچیز کے کہ ذکر کیا ہے اوسکو فقہانے یہ حاصل
 رد المحتار کا ہے ذکر کیا ہے بعض شارح مناسک نے اگر احرام باندھا
 ہو و محرم نے ساتھ کسی شک کے ارکان میں کہ سلا کپڑ پہنے ہو اور کامل
 کیا ہو اوس شک کو محرم نے ایک دن سے کم میں اور نکل آیا ہو اوس
 شک کے احرام سے بسبب کامل ہو جانے کے نہیں دیکھی ہے مینے
 اس میں کچھ نقص صریح کہہا لازم آتا ہے اس میں اور مقتضی قول فقہا کا اتفاق
 یعنی انتفاع کامل موجب دم نہیں حاصل ہوتا ہے مگر ساتھ پہننے ایک
 دن کامل کے چھ ہے کہ لازم آئے اوسپر صدقہ اور محتمل ہے کہ کہا جائے

کہ تقدیر ساتھ ایک دن کے باعتبار کمال ارتفاق یعنی انشراح سوا اسکے
 نہیں کہ یہ اوس صورت میں طویل روزانہ احرام کا اور جبکہ کم روزانہ احرام کا
 جیسا کہ ہمارے مسئلہ میں ہے پس تحقیق حاصل ہوگا کمال ارتفاق پس
 منہذا اور ہے مسئلہ مذکورہ میں وجوب دم کا اور لیکن ساتھ اسکے ضرور ہے
 نقل صریح سے - رد المحتار

اور اگر پہنا ہوئے کپڑے کو ایک رشتہ زاید اس طرح کہ دن پہرین کے اوتار ^{فواللہ}
 اوس کو رات میں اور پہرین لیا ہو اوس کو دوسرے دن میں یا پہنا ہوئے
 کپڑے کو ایک رات سے زاید اس طرح کہ رات پہرین کے اوتار ڈالا ہو
 اوس کو دینین پہرین لیا ہو اوس کی دوسری رات میں اور وقت اوتارنے کے
 عزم نہ کیا بلکہ اوتار لیا ہو اوس کو قیصر دوبارہ پہننے یا بدتنے کے
 نہ لازم آئے گا اوس پر مگر ایک دم - اگر پہنا ہوئے کپڑے کو جو
 قیصر اور قبا اور عامہ اور ٹوپی اور باسجامہ اور سوزے کو بشرطیکہ سب کے
 پہننے کا سبب ایک ہی ہو اور پہنا سب کا ایک مجلس میں لازم نہیں
 ہے نان سب کا پہنا ایک دن یا ایک رات میں لازم ہے - اگرچہ قید لگاؤ
 مد علی قاری نے سرج لباب میں ایک مجلس کے اور کلام صاحب لباب

ولایت کرتا ہے اور اول کے مان اگر بعض کپڑے ایک دن میں پہن ہوگا
 اور بعض دوسرے دن تو مستعد دم لازم آئینگے اگرچہ سبب ایک ہی ہو
 اور اگر عزم کیا ہو وقت اتارنے کے نہ پہننے کا پہرہ پہن لیا ہو مستعد ہوگی
 جزا کفارہ دس پہلے کا پہلے اور ایسے ہی مستعد ہوگی جزا اگر پہنا ہوگا
 ایک دن پہرہ وقت دم کی ہوگی بسبب سلا کپڑا پہننے کے پہرہ مدامت
 کی ہوگی اس کے پہننے پر دوسرے دن دن بہرہ پس لازم آئیگی اور سپر
 جزا یہی اور کلام صاحب در مختار میں اشارہ ہے اس طرف کہ سلا کپڑا بدون
 عذر پہننے ہوئے احرام صحیح ہو جاتا ہے برخلاف اعتقاد عوام کے کہ ان کے
 اعتقاد میں احرام صحیح نہیں ہوتا ہے اگر سلا کپڑا بدون عذر پہننے سے
 اس لئے کہ تجرد سے کپڑے سے واجبات احرام سے ہے نہ شرط صحت احرام
 اور پہنا سے کپڑے کا بجا لیتا اختیار اور بجا لیتا کراہ اور بجا لیتا نوم برابر
 اور اگر سبب پہننے سے کپڑے کا مستعد ہوگا جزا بھی مستعد لازم آئیگی
 مثلاً جبکہ ہو محرم کو حمی پس محتاج ہو اہواؤں میں سے کپڑے پہننے،
 بسبب حمی کے پہرہ زائل ہو گیا ہو وہ حمی اور پہنچا ہو اوس کو دوسرا حمی
 یا حمی دوسرا پہرہ پہنا ہوئے کپڑے کو لازم آئینگے اوس پہرہ کفارہ کفارہ د

پہلے کا پہلے اور جب روک لے محرم کو دشمن پس محتاج ہو سکے کپڑے پہننے کا واسطے لڑائی کے چند روز پہنے او کو جب جاوے لڑنے کو اور اوتارے او کو جب لوٹ آئے پس لازم آتا ہے او سپر ایک کفارہ جب تک کہ نہ جاوے یہ دشمن۔ پس اگر چلا جاوے یہ دشمن اور آئے دوسرا دشمن غیر اس دشمن کا لازم آئے گا او سپر دوسرا کفارہ اور مقتضی اسکا جیسا کہ کہا علی نے یہ ہے کہ جب پہنا ہو سکے کپڑے کو واسطے دفع جاڑے کے پہر ہو کہ اوتارنا ہو اور پہنا ہو اس جاڑے کے لئے پہر دور ہو گیا ہو یہ جاڑا اور پہنچا ہو دوسرا جاڑا پس پہنا ہو اس دوسرے جاڑے کے لئے او کو واجب ہونگے دو کفارے ایسا ہی ہے ہجرین کچھ سب حاصل کلام در مختار اور زاد المختار کا ہو۔

اور اگر مفطر ہوا محرم طرف ایک قمیص کے اور پہنا او سنے دو قمیص کو یا مفطر ہوا طرف ٹوپی کے اور پہنا او سنی ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے لازم آئے گا ایک دم اور گنہگار ہو گا۔ در مختار

قول صاحب در مختارین کہ اگر مفطر ہوا پنج تخصیص اسکی ہے جو اقبل میں ہے کہ نقد و سبب سے جزا مسترد ہوتی ہے وغیرہ میں ہے کہ اصل

جنس ان مسائل میں بھی ہے کہ زیادہ موضع ضرورت میں نہیں اعتبار کیجائی
 ہے حیثیت ابتداء اور لباب میں ہے پس تحقیق تعدد سبب اس طرح کہ
 جب مفطر ہوا ہو طرف پہننے ایک کپڑے کے پس پہنا ہو دو کپڑوں کو پس
 اگر پہنا ہو اون دو کپڑوں کو ضرورت کی جگہ میں جیسے کہ محتاج ہو طرف
 ایک قمیص یعنی کرتے کے پس پہنا ہو دو کپڑوں کو یا ایک کرسٹہ اور ایک
 جبہ کو یا محتاج ہو طرف ایک لٹپی کے پس پہنا ہو ٹوپی کو ساتھ عمامہ کے
 پس لازم آئے گا او سپر ایک کفارہ متخیر ہو گا اس کفارہ میں کہا شارح
 لباب نے ایسا ہی ہے جبکہ پہنا ہو دو کپڑوں کو دو جگہ سبب ضرورت
 دو نوٹ کے ایک مجلس میں اس طرح کہ پہنا ہو عمامہ اور موزے کو سبب عذر کے
 دو نوٹوں میں پس لازم آئے گا او سپر ایک کفارہ آخر ہوا کلام شارح اباح
 اور اگر پہنا ہو دو کپڑوں کو دو جگہ مختلف ضرورت کی جگہ اور غیر ضرورت کی
 جگہ میں جیسے کہ جب مفطر ہو طرف پہننے عمامہ کے پس پہنا ہو ساتھ قمیص کے
 مثلاً یا پہنا ہو قمیص کو واسطے ضرورت کے اور موزوں کو بدوٹن ضرورت کے
 پس لازم آئے گا او سپر دو کفارہ کفارہ ضرورت میں متخیر ہو گی اور کفارہ
 اختیار میں متخیر نہ ہو گی۔ ردالمحتار

صاحب در مختار نے جو کہا کہ لازم آئیگا اور گناہ عاصی روالحمائے
 لکھا کہ لازم آنا دم کا ہے ساتھ ایک کے اون دونوں میں سے اور
 لازم آنا گناہ کا ہے دوسرے سے اور مناسب تعبیر ساتھ کفارہ متخیرہ کے
 ہے نہ ساتھ دم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اسلئے کہ جہاں پتہ
 ساتھ عذر کے ہو گا وہاں دم مستثنیٰ نہ ہو گا جیسا کہ قریب ہے کہ آیت
 اور لازم آنا ایک کفارہ کا ہے پہنے عمامہ میں ساتھ ٹوپی کے جیسا کہ
 دو قسمیں ہیں میں مضمون علیہ ہے جیسا کہ گذر الباب سے اور مانند
 اسکی ہے فتح القدر اور معراج الدرایہ میں برخلاف اوس کے کہ بحر میں
 ہے تفرقہ سے در میان دونوں کے چنانچہ تنبیہ کی ہے اسپر شرعاً لایہ
 میں اور جو ذکر کیا گیا ہے لازم آنا گناہ کا تنبیہ کے لئے ہے اوسپر بحر
 میں طلبی سے یہ کہ صاحب بحر نے چاہئے کہ باور کیا جاوے یہ اسلئے
 کہ بہت احرام باندھنے والے غافل ہوتے ہیں اس سے جیسا کہ مشاہیر
 کیا ہے متنبہ اسکو۔

اور اگر ضرورت سے سلا کپڑا پہنا اور پہر یقین ہو اور ہونے ضرورت
 کا پہر پہنے رہا اونکو بعد یقین رفع ضرورت کے ایک دن یا ایک رات

یا زاید اس سے کفارہ دوسرا دے بدون تخیر کے ایسا ہی ہے درمختار
اور ردالمختار میں اور اگر پہننے رہا ساتھ شک کے رفع ضرورت میں نہیں
لازم آتا ہے اوسپر کچھ ایسا ہی ہے ردالمختار میں منقول بجر رائق سے ۔
اگر محرم نے سر کو چھپا یا ایک دن یا ایک رات کامل یا زاید ساتھ ایسی
چیز کے کہ قصد کیا جاتا ہے اوسے چھپانا عادتہ لازم آسکتا اوسپر دم دنیا
اور اگر چھپا یا ہوسر کو ساتھ اوٹھانے لگن یا طاش کے یا ایک طرف لاؤنگی
پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ اور چھپانا رابع سر کا چہرہ کا مانند چھپانے
کل سر یا چہرہ کے ہے کہ دنیا دم کا اوس میں لازم آسکتا ۔

اور نہیں مضائقہ ہے چھپانے میں دونوں کا نون اور گردن کے
اور رکھنے میں دونوں ہاتھوں کے ناک پر بدون کپڑے ایسا ہی ہے
درمختار میں اور ردالمختار میں ہے کہ رابع سر اور مونہہ کا مانند کل کے عیاشہ
روایت میں ہے ابیحنیفہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس چیز کے کہ کہا ہے
اوسکو غیر واحد نے فقہا میں ہے شرح لباب ۔ اور نہیں مضائقہ ہے
چھپانے میں باقی بدن کے سوائے کفین اور قد میں کے بسبب منع کے
پہننے داستانگو اور پائتا بون سوائے اگر ہو رکھنا ہاتھ کا ناک پر ساتھ کپڑے

ظاہر ہے کہ اس میں کراہت تحریمی ہے فقط اس لئے کہ ناک نہیں ہو چکے
ربع چہرہ کو افادہ کیا ہے اسکا طحاوی نے۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابن عمر نے کہ پوچھو گئی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم فرمایا کہ نہ پہنے محرم متبصیحی کرتا اور
نہ عمامہ اور نہ برنس یعنی بارانی اور نہ پاجامہ اور نہ کپڑا کہ لٹکا ہوا سکوز غفر
اور نہ موزے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین پس چاہئے کہ کٹ ڈالے موز و کپڑے
یہاں تک کہ ہو جائیں نیچے کعبین سے روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم
ابوداؤد اور نسائی ترمذی مالک نے اور یہ ترجمہ لفظ شیخین کا ہے اور
بخاری نے زیادہ کیا ہے اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ
پہنے عورت داستانی۔

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کے احرام میں استائو
اور نقاب سے اور وہ چیز کہ جسکو لٹکا ہو ورس کہ ایک قسم کی گہاس
ہوتی ہے زرد رنگ اور لٹکا ہو زعفران کپڑوں میں سے اور چاہئے کہ
پہنے بعد اس کے جو چاہے کپڑوں میں سے معصفر سو یا خریذ نور یا پاجامہ یا

یاموزہ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور ایک روایت میں ہے عائشہ سے کہ رخصت دی آپ نے عورتوں کو موز و عین۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہ پائے تھد پس چاہئے کہ پہننے پانجامہ اور جو نہ پائے نعلین پس چاہئے کہ پہننے موز سے روایت کیا اسکو حمزہ نے یعنی بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ترمذی نے۔

اور روایت ہے نافع سے کہ ادہنون نے سنا اسلم مولے عمر سے کہ کہتے تھے ابن عمر سے دیکھا عمر نے اوپر طلحہ کے ایک کپڑا رنگا ہوا اوں حال میں کہ طلحہ محرم تھے سو کہا حضرت عمر نے کیا ہے یہ پس کہا طلحہ نے سوا اسکے نہیں کہ یہ سرخ مٹی کا رنگ ہے یا جھننی مٹی کا پس کہا حضرت عمر نے کہا کہ اے گروہ اما مونکے اقتدا کرتے ہیں تمہارے لوگ پس اگر دیکھے گا کوئی مرد جاہل اسکو ہر آنہ کہہ سکا کہ طلحہ بن عبد اللہ تھے پہنے رنگے کپڑے احرام میں پس نہ پہنؤ تم اے گروہ ان کپڑو عین سے۔

اور روایت ہے عروہ سے کہ عروہ سے کہا عروہ نے کہ تحقیق اسما بیٹی ابوبکر صدیق کی بہنتی کہ نبی کپڑے اوس حال میں کہ محرم ہوتین اور نہ ہوتا او نہیں غفران

روایت کیا ہے لیکن دونوں حدیثوں کو مالک نے - اور روایت ہے یعلیٰ بن امیہ سے کہ ایک مرد آیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحال میں کہ آپ جو رانہ میں تھے لبیک کہتا ہوا عمرہ کا اور وہ زرد رنگی ہوئی تھا اپنی دائرہ ہی اور اپنے سر کو اور اوپر چہرہ تھا پس کہا اس مرد نے امیر رسول خدا احرام باندھتے ہیں عمرہ کا اور میں ہوں حبیباً کہ آپ دیکھتے ہیں پس کہا اوتا رہتا ہے اوپر سے جبہ کو اور وہ ہڈی والے تو زردی کو - روایت کیا ہے اسکو بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی مالک نے اور یہ لفظ بخاری مسلم بخاری اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور کرتا ہے عمرہ میں جو کیا تو اپنے حج میں -

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی ابن عمر مکر وہ رکھتے تھے چٹکے کو محرم کے لئے - اور روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا قاسم نے کہ خبر دی مجھ کو فرافصہ بن عمر نے کہا اس نے دیکھا حضرت عثمان کو چہلے ہوئے چہرہ احرام کچھ الٹیں -

اور روایت ہو نافع سے کہا نافع نے کہ تھی ابن عمر کہتے کہ مافوق فرقہ کی سز میں سے ہے پس نہ چہلے اسکو محرم روایت کیا ان تینوں حدیثوں

ملک سے۔ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ
 نے کہ تھے سوار گدھے ساتھ جا رہے اور ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے احرام میں تھے۔ پس جب مقابل ہونے سوار ساتھ ہمارے
 والے اپنی ایک ہم میں سے اپنی چادر کو سر سے اوڑھ اپنے چہرہ کے پس
 جب تمنا دہر بنے تھے کہو لیتے ہم اپنے چہرہ کو روایت کیا اسکو
 ابو داؤد نے۔

اور روایت ہے خالد بن ولید سے کہا فاطمہ بنتتے ہم چیلے اپنے
 پیرو کو اور حال میں کہ ہم احرام میں تھے ساتھ اسما بنت ابی بکر کے۔
 روایت کیا ہے اسکو ایک۔

اگر پونا ہوا نذر کو نہیں مادم تا رہے کیا میں نے کہا سوال خوشبو کا
 او سے نہیں کیا ہے۔

اگر داخل برادری گھر سے کہو کہ میں نے کہا میں اور ایک گیا
 اور سے کہہ دینے کی دوسری سے کہہ دینے کی کہ یہ یہی
 غائبہ اور غیر الغائبہ میں۔

اور جس کپڑے کی اکثر میں غائبہ کی لاش سے کہہ دینے

پینا اوسکا ایک دن - در مختار

ظاہر بھی ہے کہ معتبر کپڑے میں اکثر ثوب ہے نہ کثرت خوشبو کے اور اتباع
کیا ہے اس میں شربلالیہ کا باوجود اس کے کہ ذکر کیا ہے شربلالیہ میں
اور فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ معتبر کثرت طیب ہو کپڑی میں اور جگہ
رجوع کی اس میں عرف ہے یہاں تک کہ بحر میں گردانا گیا ہے یہ مرجع واسطی
دوسرے قول کے اقوال ثلثہ میں سے جو گذرے حد کثرت میں اس لئے
کہ وہ عام ہے بدن اور کپڑے سے کہنا ہو نہیں سکتا کیا ہے فقہانے
مجرم سے اگر ہو خوشبو محرم کی کپڑے میں ایک بابت پنج ایک بابت
کے پہننے پر ہے اور اس کپڑے کے ایک دن کہلاوے نصف صاع
اور اگر ہو اقل ایک دن سے پس ایک مٹھی طعام دینا چاہئے کہا فتح القدیر میں
کہ یہ مفید ہو تنصیف کا اسپر کہ بابت در بابت داخل قلیل میں ہے اس لئے
کہ واجب کیا ہے ساتھ اس کے صدقہ کو نہ دم کو اور باوجود اس کے
مفید ہے اعتبار کثرت کو کپڑے میں نہ خوشبو میں مگر نہیں مفید ہے کہ معتبر
کثرت ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو زائد ہو بابت پر کثیر موجب دم ہے
سبب کثرت خوشبو کے اس وقت عرف میں پس رجوع کرتا ہے طرف اعتبار

کثرت کے خوشبو میں نہ کپڑے میں اور اوپر اس کے پس ممکن ہے جاری کرنا تو فنیق گذشتہ کا اس جگہ پر بھی اس طرح کہ خوشبو جب کہ ہونی نفس کشی لازم آئے گا دم اور اگر پہنچ جاوے کپڑے کو کمتر بابت سے اگرچہ ہو فانیل نہیں لازم آئے گا دم یہاں تک کہ پہنچ جاوے اکثر کو بابت در بابت سے اور کپڑے کے اشارہ کرتا ہے اس کے طرف قول اوں کا اگر باندھا یا سکا فوراً یا غیر کثیر کو کنارہ تہدیا چادر میں لازم آئے گا او سپرد دم اے اگر دن ہو لگاتے رہا ہو اگرچہ قلیل ہو پس لازم آتا ہے صدقہ۔ ردالمحتار

خوشبو لگانا عضو کو دینیں

اگر خوشبو لگانی محرم نے کسی عضو کامل کو اگرچہ ہونہ او سکا ہو ساتھ کہا نے خوشبو بہت کے یا خوشبو لگائے چند جگہ اعضا میں سے اگر جمع کی جائیں وہ جگہ تو پہنچ جائیں عضو کامل کو واجب ہو گا او سپرد دم دینا ایک بکری کا۔

اور سارا بدن مانند عضو واحد کے ہے اگر مجلس ایک ہے اور اگر مجلس متعدد ہیں پس واسطے ہر خوشبو ایک مجلس کے اول مجلس میں سے اگر شامل ہو ایک عضو یا زائد کو ایک کنارہ دینا ہو گا اور اگر ذبح کی سبب

خوشبو لگانے کے اور نہ دور کیا اور نہ لازم آئیگا اور سپرد دم نہ ہو سکتا ہے
 چھوڑنے اور سکے کے اور جس پہرے کی اکثر میں خوشبو لگانی ہو مشروط
 دم لازم آنے میں اس سے پہلے اور نہ لگائے۔

اگر مہندی پٹی لگانی محرم سے ستر تک نکلیں لازم آئیگا اور سپرد دم اور
 ہند کی گائے ہی خوشی سپرد دم لازم آئے ہیں اگر ایک دن یا ایک سات
 سارے سراج ہتالی سپرد ہوتی رہی ایک دم سبب خوشبو کے لازم
 آئیگا اور ایک دم سبب چھپا کر کے لازم آئیگا۔

اگر محرم نے نعل زمیون نعل بڑا استعمال کیا اگرچہ خالص ہون بدول اور
 خوشبو ملانے کے لازم آئیگا اور سپرد دم اگر کہا یا محرم سے نعل زمیون یا
 نعل کا یا ناکین ٹپکایا یا در کئی ساتھ رہی کہ کے زخم یا شقوق جلیں کے
 یا ٹپکایا تیل زمیون اور نعل کا دو وزن کا لوہین نہ واجب ہوگا اور سپرد دم
 اور نہ صدقہ بالاتفاق۔

بخلاف مشک اور عنبر اور غالیہ اور کاغذ اور اسکی مانند کے اون چیزیں
 سے کہ خوشبو بنفسہ ہے اس لئے کہ لازم آئے ہیں جہاں چیزوں کے استعمال
 سے اگرچہ بطریق دوا کے مہوا اور گڑا لا ہو خوشبو کو کہلنے میں کہ لگا یا لگا

ہیں لازم آتا ہے اوس کہانا کھانے کی جہت سے کہ اور اگر بیجا ہوگا اور
اور ہو خوشبو مغلوب مکروہ ہے کہانا اور کھانا کھانے کی جہت سے کہ اور اگر بیجا ہوگا اور
یہ حاصل ہے در مختار کا۔

خوشبو وہ قسم ہے کہ جبین لبا جی لذت داری و لذت عقلیہ اور حسیہ
اور جمیلی اور ادنیٰ کے مانند ہے۔ اور عفو کثرت پرور و بے مانع و پندار
اور حیرت اور سرور۔ ہذا الخ

اگر محرم سے سونگہا خوشبو کو یا خوشبو سے سونگہا کو بچا کر دیا گیا ہو تو وہ سونگہا
نہیں آتا ہے اگرچہ مکروہ ہے سونگہا سے خوشبو نہ لگانی

پہلے احرام سے طہال سے اگر خوشبو کا کسی عضو کو بہہ اور احرام باندھا
پس منتقل ہو گئی وہ خوشبو اس عضو سے نہ بہے اس کے عضو کو کثیر نہ نہیں
نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچھ بلا اتفاق اگر محرم سے خوشبو نکلتی ہو تو اس
کے عضو کو پس نہیں لازم آتا ہے محرم پر کچھ بلا اتفاق جبکہ اگر طہیر میں
ہے۔ - نہز الفاتی -

اور زمین مضائقہ ہے اس میں کہ بیشیہ محرم مکان میں خوشبو ساز کی یا کوئی
مکان میں کہ دھونی خوشبو کی دی گئی ہو مگر کمرہ ہے اگر ہو بیشیہ

سو نہ کہنے لو کہ ۔ لطحاوی

کہا ہماری اصحاب نے کہ جو چیزیں استعمال کیجاتی ہیں بدن میں وہ تین
قسم ہیں ایک قسم وہ خوشبو محض ہے کہ متعین ہے واسطے خوشبو کے مانند
مشک اور کافور اور عنبر وغیرہ کے پس واجب ہوتا ہے ساتھ اس کے
کفارہ جو وجہ کر کہ استعمال کیجاوی یہاں تک کہ کہا ہے فقہانے اگر دوا کی
ہنگامہ کے ساتھ خوشبو کے واجب ہوگا اور سپر کفارہ اور دوسری قسم وہ ہے
کہ نہیں ہے خوشبو اور ذرا و سیمین معنی خوشبو کے ہیں اور نہ ہوتی ہے
خوشبو کسی وجہ سے مانند شمع کے پس نہیں واجب ہوتا ہے ساتھ اس کے
کفارہ ہا یہ ہے کہ کہا یا ہوسکو یا نہ ہیں کی ہو ساتھ اس کے یا شقوق یا یون
میں ۔ اور دوسری قسم وہ ہے کہ جو خوشبو نہیں ہے لیکن اصل خوشبو کے
سے استعمال اسکا پڑسرتی خوشبو لگانے کے بھی ہوتا ہے اور بطریق
دوام کے بھی ہوتا ہے مانند روغن زیتون اور روغن تل کے پس اس میں اعتبار
استعمال کا ہے پس اگر استعمال اسکا بطریق تدبیر کے بدن میں ہو حکم
اسکا حکم خوشبو کا ہے اور اگر استعمال اسکا ماکول میں یا شقاق جل میں
ہو نہیں ہے حکم اسکا حکم خوشبو کا ایسا ہی ہے نہ میں طحاوی

اور مراد عضو سے بڑا عضو ہے مانند سر اور پنڈلی اور ران اور ماتھے کے
 اور اگر خوشبو لگائے مانند کان اور ناک میں پس نہیں لازم آیتگا اوس پر کہیں
 ایسا ہی ہے شریک لیب میں اور اعتبار عضو پر چلے ہیں بعض مشایخ قول
 محمد سے افتد کر کے لیکن یہ اعتبار نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ سرے اور فرش اور
 کہانے میں اور بعض مشایخ نے اعتبار کثرت کا کیا ہے نفس خوشبو میں محمد
 کے کلام سے افتد کر کے اور توفیق دی ہے بعض مشایخ نے درمیان
 دو وزن قول کے اسطرح کہ خوشبو اگر قلیل ہے تو اعتبار عضو کا ہے نہ خوشبو کا
 پس اگر خوشبو کا آیتگا عضو کامل کو لازم آیتگا دم اور اگر ہوگا اقل
 عضو کامل سے پس لازم آیتگا صدقہ دینا اور اگر ہو خوشبو بہت پس اعتبار
 خوشبو کا ہے نہ عضو کا یہاں تک کہ اگر خوشبو کثرت کا عضو کو لازم آیتگا دم
 اور مادون ربع عضو میں لازم آیتگا صدقہ اور تصحیح اسکی کی ہے محیط غیر
 میں اور کہا فتح القدیر میں کہ توفیق بھی توفیق ہے اور اعتماد کیا ہے سی
 صاحب نہر الفائق نے اپنے اول کلام اور آخر کلام میں اور ایسا ہی خد
 کیا جاتا ہے اطراف کلام صاحب بحرائق سے پس چاہے کہ ہو یہی محمد
 اگرچہ میں اکثر تفریقین اور اعتبار عضو کے اور مرجع درمیان فرق قلیل

اور کثیر کے عوت ہے اگر ہو اور جو عرف نہ ہو تو جو واقع ہو نزدیکی مبتلی کے
 جیسا کہ جبرائیل بن سہبہ اور کہا حلبی نے اپنے مناسک میں کثیر وہ ہے
 جسکو شمار کر کے عارف عدل بہت اور قلیل ماوراو کی ہے یہ نہیں فرق
 ہے در بیان اس کے کہ کفائی جائے کہڑے میں عین خوشبو یا لباو سکی
 پہا سے کئی بقیہ کی ہے فقہائے اسکی کہ اگر دہونچو دیا جائے کہڑا ستم
 نہ ہونی کے جہیز تک پس متعلق ہو ساتھ اوس کے بہت اوسے تو لازم
 آئیگا اوس پر دینا و سنا اور اگر ہو قلیل پس لازم آئیگا صدقہ دینا اس لئے کہ
 فائدہ ہو رہا ہے ساتھ خوشبو کے اور اگر باندھا مشک یا کا فور یا عنبر کو
 اپنے تہ کے کنارے میں لازم آئیگا اوسکو فدیہ دینا اور اگر باندھا عود کو تہ
 کے کنارے میں نہیں لازم آئے کچھ اگرچہ پایا محاور سکی بو کو اوساگر سرمہ
 لگا یا ساتھ ایسے سرمہ کے کہ اوس میں خوشبو نہیں ہے کچھ ضائق نہیں ہے
 اور اگر ہو اوس میں خوشبو تو لازم آئیگا اوس پر صدقہ دینا مگر یہ کہ ہو سوزہ لگایا
 دو بار پس زاید دو بار سے تو لازم آئیگا اوس پر دم دینا - طحاوی

کہا بن کمال نے شرح ہدایہ میں اور اختلاف ہے مشائخ کا حد فاصل میں
 در میان قلیل اور کثیر کے سبب اختلاف عبارات محمد پس بیچ بعض عبارات

گردانا ہو حد کثرت عضو کبیر کو اور بعض عبارتوں میں گردانا ہو حد کثرت کو نفس طیب
 میں پس بعض نے اعتبار کیا ہے اول کو اور بعض نے اعتبار کیا ہوتا ہے کو کہ کیا نہیں
 بعض نے ہونا طیب کا اس طرح کہ بہت جانی او سکودیکھنو والا مانند دھوپ
 گلاب اور ایک کف مشک اور غالیہ کے پس وہ بہت ہے اور جسکو
 دیکھنے والا بہت نہ جانے وہ بہت نہیں ہے اور بعض مشایخ نے اعتبار
 کیا ہے کثرت کو ساتھ چوتھائی عضو کبیر کے پس کہا انہیں بعض نے
 اگر خوشبو لگائے ربع ساق یا ربع ران میں لازم آئیگا دم اور اگر ہو کمتر
 ربع عضو کبیر سے لازم آئیگا صدقہ - اور کہا شیخ الاسلام نے اگر ہو
 خوشبو فی نفسہ قلیل پس اعتبار عضو کا مکمل ہے اور اگر ہو خوشبو کثیر نہیں
 اعتبار سے عضو کا آخر ہو اکلام بن الکمال کا بطور تلخیص کے اور حاصل کلام
 شیخ الاسلام تو فین ہے در میان اقوال ثلثہ کے جو مشایخ کہیں
 یہاں تک کہ اگر خوشبو قلیل لگائے عضو کامل میں یا خوشبو کثیر لگائے
 عضو میں لازم آئیگا دم دینا اور جو نہیں تو لازم آئیگا صدقہ دینا اور تصحیح
 کی ہے اسکی محیط میں اور کہا فتنہ القاریہ میں کہ تو فین ہی تو فین ہے اور
 ترجیح دیا ہے بھراقی میں اول کو اور وہ وہ ہے جو متون میں ہے اور

شرعاً لیسین ہے کہ قول اوسکا مانند سر کے بہان ہے واسطیٰ مراد کسی
 عضو سے پس نہیں ہے مانند ضار عورت کے پس نہوگا کان مثلاً عضو
 مستقل پنے اور ایسا ہی کہا ہے ابن الکمال نے کہ مراد احتراز ہے عضو
 صغیر سے مانند ناک اور کان کے سبب اوس کے کہ پہچانا تو بے کہ جسے
 اعتبار کیا ہے حد کثرت میں عضو کامل کو مقید کیا ہے اوسکو ساتھ کبیر
 کے پہنچو ذکر کیا کہ ماہی و نمل میں صدقہ ہے یہ قول ابوحنیفہ اور ابو
 یوسف کا ہے اور کہا تھیں نے کہ واجب ہوگا بمقدار اوس کے پس اگر پہنچ جائے
 وہ جگہ بہان خوشبو لگائی گئی ہے نصف عضو کو واجب ہوگا صدقہ بقدر
 نصف قیمت بکری کے اور اگر نہ پہنچی بقدر ربع عضو کو پس واجب ہوگا
 صدقہ دینا ربع قیمت بکری کا اور اسی قیاس پر اور کہا بھر رائق میں کہ
 اختیار کیا ہے اسکو امام اسبیحان نے اور اختصار کیا ہے بھر رائق نے
 اس پر اور کہہ خلاف اس میں نقل نہیں کیا ردالمحتار
 بھر رائق میں ہے جب لگائے خوشبو بہت کو اور خوشبو بہت وہ ہے جو
 لگ جائے اکثر مونہہ کو پس لازم آئے گا اوس کے لگ جانے سے اکثر
 مونہہ کو محرم پر دم دینا کہ کمال الدین ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور یہ

شاید ہے اس پر کہ عدم اعتبار عضو کا ہے جبکہ پہونچی خوشبو مبلغ کثرت
فی نفسہ کو طحاوی۔

اور منصوص علیہ فہم میں کثرت طیب ہے۔ طحاوی۔

خوشبو ایک قسم ہے کہ اس کے لئے خوشبو ہو مانند زعفران اور نفثہ
اور باہمین اور نالیہ اور ریحان اور قطا اور رس اور کسوم کی خوشبو ہے
اور ابویوسف سے روایت ہے کہ قسط یعنی کٹ خوشبو ہے اور حنظل میں
اختلاف فقہاء ہے اور نہیں فرق ہے خوشبو کے منع میں درمیان بدن
اور تہہ اور پہونے کے۔

اور ابی یوسف سے روایت ہے کہ نچا ہے محرم کو تکیہ لگانا کثیرے رنگے
ہوئے کا ساتھ زعفران کے اور نہ سونا اور سپر پہون لین لازم آتا ہے محرم
پر کہہ سونگے خوشبو اور پہولون خوشبودار کے سے لیکن مکروہ ہے بیکھ اور
ایسے ہی سو گھنا پہلو خوشبودار کا مانند سیب کے اور اس میں اختلاف ہے
درمیان صحابہ کے مکروہ رکھا ہے اسکو حضرت عمر اور جابر نے اور اجازت
دی ہے اسکی حضرت عثمان اور ابن عباس نے نہ منع التقیہ

اگر خوشبو لگائی محرم نے ایک عضو سے کمتر میں تو لازم آئیگا اور سپر و

عوضا زور میں ہیں بل اعتبار مشعور کا ہے

باسب تصور نہایت کے اور کہا محمد نے واجب ہے تقدیر صدقہ کی دم سے
 باعتبار جزو کے ساتھ کل کے یعنی کمتر عضو اگر نصف عضو ہوگا تو قیمت
 نصف شاة کی تصدق کرنا ہوگی اور اگر ربع عضو ہوگا تو قیمت ربع شاة
 کی تصدق کرنا ہوگی علی ہذا القیاس اور منتقی میں ہے کہ جب خوشبو
 لکائے محرم ربع عضو کو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا موافق اعتبار حلق
 کے۔ ہاں اگر دوا کی ایک پیوڑ کی ساتھ ایسی دوا کے کہ اوسمیں خوشبو
 تھی۔ پہر نخل آیا دوسرا پیوڑا پہر دوا کی اوسکی ساتھ پہلے پیوڑے کے
 پس نہیں لازم آئیگا اوسپر مگر ایک کفارہ جب تک کہ نہ اچھا ہو پیوڑا پہلا
 فتح القدیر و بحر الرائق و عالمگیری۔

اور نہیں منسوق ہے بالقصد خوشبو لگانے اور بدون قصد کے لگانے میں
 مہوٹ میں ہے۔ اسلام کیا رکن کا پس لگ گئی اوس کے ماتہ
 یا مونہہ کو خلوف بہت پس لازم آئیگا دم دینا اور اگر ہو خلوف قلیل پس
 لازم آئیگا صدقہ دینا اور کہا شرط ہے باقی رہنا اوسکا محرم پر ایک زمانہ
 تک یا نہیں منتقی میں ہے بروایت ابراہیم محمد سے کہ جب لگ جائے
 محرم کے خوشبو تو لازم آتا ہے اوسپر دم دینا پس پوچھا محمد سے فرق

در میان خوشبو لگانے اور کرتا پہنے میں کہ نہیں واجب ہوتا ہے دم
 یہاں تک کہ ہو پہنا اوسکا اکثر دن کہا محمد نے اس لئے کہ طیب متعلق
 ہوگی ساتھ اوسکے پس کہا میں اگرچہ دھوؤں لے اوسکو اوسی ساعت
 کہا اگرچہ دھوؤں لے اوسی ساعت اور اوسی متقی میں ہے بروایت
 ہشام محمد سے کہ خلوف بنت اور قیرح پہنچ جائے محرم کے کپڑے
 پس دور کر دے محرم اوسکو پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ اگرچہ بہت
 دور اگر لگ جائے محرم کے جد میں بہت تو لازم آئیگا اوسپر دم دینا

فتح القدیر

کچھ
 دیکھو
 بکین

سونگھنا خوشبودار پہلون و ریحان کا

	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ابن عمر جابر ابن ابی اسحاق سکر زید سوان ناصر حسن جابر محمد ناصر ابن ابی اسحاق عثمان ابن عباس</p>	<p>خوشبودار روئیدگی سونگھنی مین دو قول مین ایک قول مین جائز نہیں ہے سونگھنا اونکا اور لازم آتا ہے فدیہ سونگھنی سے دوسرے قول مین جائز ہے سونگھنا اونکا اور نہیں ہے فدیہ اونکے سونگھنے مین المعانی البدیہ جب محتاج ہو خوشبودار کا فدیہ لازم اور کیا ہو اوکو پس لازم ہے ہے اوسے فدیہ</p>	<p>سونگھنا خوشبودار سبک بدون استعمال خوشبودار کے کپڑے اور بدن مین مکروہ ہے۔ در مختار خوشبودار روئیدگی کو سونگھنی مین ایک روایت مین جائز نہیں ہے سونگھنا اونکا لازم آتا ہے فدیہ مزدیک ابی یوسف دوسرے قول مین امام ابو حنیفہ متفق با امام شافعی روایت ہے ابن عباس کہ کہا ابن عباس نے سونگھے محرم ریحان کو اور نظر کرے حج عورت کے اور دوا کرے ساتھ اوش چیز کے کہ کہا تھا روغن زیتون اور گھی سے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے۔ المعانی البدیہ فنادی ہندیہ مین ہے کہ نہیں لازم مکروہ آتا ہے کہ سونگھنے ریحان اور خوشبودار اور پہلون خوشبودار سے ساتھ کراست سونگھنے کے۔ ہندیہ</p>

دیگر علما	امام مالک	امام احمد
<p>مگر زید یہ کے نزدیک اوسپر فدیہ لازم نہیں آتا جب سونگہ لے اوسکو۔</p> <p>مختلف ہے نقل و سکی عطا سے اور احمد سے اور یہ ادن پہولون میں ہے کہ نہیں پائی جاتی ہے اوسے خوشبو۔ اور جن پہولون سے خوشبو نہائی جاتی ہے حرام ہے سونگہنا اونکا نزدیک شافعی کے بقول واحد</p> <p>ز نزدیک و اود کے نہیں ہے فدیہ اوسپر۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق با نام شافعی دوسرے متفق ساتھ دوسرے قول شافعی کے المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق با نام شافعی</p> <p>قول میں بیچ اکھ روایت کے المعانی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>مکروہ ہے محرم کو بیٹھنا پاس عطار کے خوشبو سو نگیہنے کے لئے پہر اگر کیا چھ پس نہیں لازم آتا ہے اس سبب کہ یہ المعانی البدیعیہ</p>	
<p>کنوم خوشبو کے چیزوں میں داخل ہے پس اگر کہا کنوم کو محرم نے اپنے بدن پر واجب ہوگا اس پر فدیہ -</p>	<p>کنوم خوشبو کی چیزوں میں داخل ہے پس اگر کہا کنوم کو محرم نے اپنے بدن پر واجب ہوگا اس پر فدیہ -</p>
<p>پہنا اوس کپڑے کا جو کنوم سے رنگا گیا ہو - المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر پہنا کپڑا کنوم کا رنگا ہوا اور خوب پہنا لاتا ہو اوس میں منتشر ہوتی ہو خوشبو واجب ہوگا اس پر فدیہ دینا</p>
<p>حنایہ یعنی مہدی نہیں ہے خوشبو کی چیزوں میں سے اور نہیں واجب ہوتا محرم کو فدیہ دینا اس کے استعمال سے</p>	<p>حنایہ یعنی مہدی خوشبو کی چیزوں میں سے ہے اور واجب ہے محرم پر اس کے استعمال سے فدیہ دینا</p>
<p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>

دیگر علی	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک عطا کے اگر عہد ایسا کیا لازم ہے اس پر فدیہ دینا۔ المعائن البدیہ</p>	<p>متفق با امام شافعی</p>	<p>متفق با امام شافعی</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب دھو ڈالا خوشبو سے رنگو ہوئے کپڑے کو پہنا کہ جاتی رہی ہوا و سکی یا رنگ و والا ایسی چیز میں کہ غالب اگئی ہوا و سکی خوشبو کی بو پر یا مدت گزر گئی اوسکے رنگ کو اور نہ باقی رہے ہوا و سکی اور ہو گیا سطح کہ اگر چیکر دیا جاوے اوس پر باقی نہ رہی ہوا و سکی جائز ہے پہننا اوس کا محرم کو۔ المعانی البدیعیہ</p>	
<p>جب خوشبو لگائی محرم نے فدیہ ہے عضو کامل یا بعض کو۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>اگر خوشبو لگائی عضو کامل کو فدیہ نہ ہو و سپر فدیہ ہے۔ المعانی البدیعیہ</p>
<p>اگر ہم لکڑیا حرام نہ جانے پہن فدیہ نہ ہو عطا پھر ہی نامزدیہ</p>	<p>اور اگر کثیر عضو سے تو اوس پر صلح اگر محرم نے پہن لکڑیا حرام نہ جانے فدیہ خوشبو لگائی ہو تو لازم نہ ہو اوس پر فدیہ۔ المعانی البدیعیہ</p>
<p>باقی رہا ہے</p>	<p>باقی رہا ہے</p>

امام مالک	امام احمد
<p>مکروہ ہے پہننا اونکا مگر یہ کہ وہ ہڈ والے اور جاتا رہے رنگ اوسکا۔ المعانی البدیہ</p> <p>متفق بابام ابوحنیفہ المعانی البدیہ</p>	<p>متفق بابام شافعی الیک متفق بابام ابوحنیفہ المعانی البدیہ</p> <p>متفق بابام مالک فدیہ</p>

تیل ڈالنا

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب روغن ڈالا سر میں اور فدیہ دینا واڑ ہی میں ایسا روغن کہ خوشبودار نہ ہو مانند تل یا زیتون کے تیل اور گھی کے لازم ہو گا اور سکو فدیہ دینا۔</p> <p>اور اگر استعمال کیا ایسے نہیں روغن کو بدن میں پس فدیہ دینا نہیں ہے فدیہ دینا اوسپر</p>	<p>جب استعمال کیا زیتون اور تل فدیہ دینا کے تیل کا لازم ایسا اوسپر فدیہ دینا برابر ہو کہ استعمال کرے اور سکا بدن میں یا سر میں مگر یہ کہ۔</p> <p>استعمال کرے اور بخاطر فدیہ نہیں دوا کو واسطے مجھ کے اور سفوف کے پس نہیں فدیہ اوسپر۔</p> <p>اور اگر استعمال کیا گھی کا نہیں فدیہ پس نہیں فدیہ اوسپر</p>
<p>تیل ڈالا ہوسر میں ہو لکڑی نہیں فدیہ دینا ایک ایت یا حرام نہ جانے پس نہیں من ثور کا لازم آتا ہے اوسپر فدیہ</p> <p>اگر علما</p>	<p>تیل ڈالا ہوسر میں ہو لکڑی فدیہ دینا یا حرام نہ جانے کے لازم ہے اوسپر فدیہ دینا۔</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
<p>دور روایت ہیں ایک روایت میں قول اور نکا مانند قول ابی حنیفہ کے ہے دوسری روایت میں ہے نہیں ہے فدیہ اوسپر برابر ہے کہ استعمال کرے سرین یا بدینین۔</p> <p>ایک روایت میں متفق با امام شافعی متفق با امام احمد حنبلہ</p>	<p>جب استعمال کیا ایسے فدیہ دینا سرین یا بدینین اور ظاہر بدینین لانعم ہوگا فدیہ دینا اور ناگر روغن نکایا باطلین بدینین پس نہیں فدیہ نہیں فدیہ دینا ہے اوسپر دینا</p>	<p>اور نزدیک حسن بن صالح کے جب روغن والا سر اور دائرہ ہی میں بدون اوسکے کہ خوشبو ہو اوس میں پس نہیں لانعم آتا ہے کچھ اوسپر۔</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>اور کہا شافعی نے کہ اگر استعمال کیا ہے تیل زیتون کا بالون میں لازم آئیگا اوسپر دم بسبب دور کرنے سخت یعنی پراگندگی کے اور اگر استعمال کیا اوکا غیر بالون میں پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ - ہا یہ</p>	<p>اگر تیل و الا محرم نے تیل زیتون کا تو لازم آتا ہے اوسپر دم نزدیک ابی حنیفہ کے - اور کہا امام محمد اور امام ابو یوسف نے کہ لازم آتا ہے اوسپر صدقہ - ہا یہ اور ذکر کیا ہے تل کے تیل کو مانند تیل زیتون کے مبسوط میں - فتح القدر تیل زیتون کا خالص یا تیل تل کا خالص ہر گاہ کہ طیب کامل یعنی خوشبو کامل نہیں ہے یعنی فی نفسہ خوشبو نہیں ہے بلکہ اصل خوشبو کی ہے اور من وجہ خوشبو ہے اوسکے استعمال سے دم کے لازم آنے میں شرط ہے استعمال اونکا علی وجہ الطیب پس اگر کہا یا زیتون</p>

یا تل کے تیل کو یا دوا کے ساتھ اون دونوں کے شقوق رحلین کے
 یا ٹپکا یا اوسکو دونوں کا وزن میں نہ واجب ہوگا اس سے کچھ اوسپر
 بخلاف مشک اور اوسکے مانند کے عنبر اور غالیہ اور کافور سے کہ جزا لازم
 آتی ہے اسکے استعمال سے بروجہ تداوی کے لیکن منفر ہوگا جب کہ ہوگا
 استعمال اسکا غدر سے درمیان دم اور صوم اور اطعام کے۔

فتح القدیر

کہانی میں خوشبو یا دوا میں دانا

امام شافعی		امام ابو حنیفہ
<p>جب دالا ہو خوشبو کو کہانی میں اور تھک ہو گئی وہ خوشبو اس کہانے میں اور نہ باقی رہا نشان عطا مجاہد سید محمد اسکا نہ حرام ہو گی وہ نہیں حرام کہانے یا پینے کے چیز محرم پر۔</p>	<p>حمید بن اسلم عطا مجاہد سید محمد اسکا نہ حرام ہو گی وہ نہیں حرام کہانے یا پینے کے چیز محرم پر۔</p>	<p>جب بیکار یا ہوا اسکو نہیں حرام نہیں کفارہ ہے اوسپر کہانا اوسکا اور نہ وہ جب ہو گا اوسکا کفارہ اور یہی جب کہایا ہو اوس کے طریقہ پر بدون پکانے کے نہیں فدیہ ہے اوسپر مکرر وہ مکرر ہے اوسپر۔ المعانی ابی یوسف جو خوشبو بقیہ ہے مانند شک اور غنبلور غالیہ اور کافور کے اوسکے خزانہ استعمال سے لازم آتی ہے خزا اگر یہ استعمال اسکا بطریق و الکی ہو در غمازہ لیکن جبکہ استعمال اسکا بطریق دوا کے ہو تو تخیر ہوتی دوسیان دم اور صوم و اطعام اگر دالا ہو خوشبو کو طعام مطہر میں تو حکم خوشبو کا نہیں ہے غالب ہو خوشبو یا مغلوب اور اگر دالا ہو</p>
<p>اور اگر کہانی ہے ہوا اسکی فدیہ دینا زید یہ حرام ہے محرم ہو کہانا اور دینا اوسکا اور لا دھم کا اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا ہو اور اگر رنگ اوسکا باقی ہے اور ہوا اسکی باقی نہیں اس میں دو قول ہیں ایک قول میں فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>	<p>اور اگر کہانی ہے ہوا اسکی فدیہ دینا زید یہ حرام ہے محرم ہو کہانا اور دینا اوسکا اور لا دھم کا اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا ہو اور اگر رنگ اوسکا باقی ہے اور ہوا اسکی باقی نہیں اس میں دو قول ہیں ایک قول میں فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>	<p>اور اگر کہانی ہے ہوا اسکی فدیہ دینا زید یہ حرام ہے محرم ہو کہانا اور دینا اوسکا اور لا دھم کا اوسپر فدیہ دینا اگر کہایا ہو اور اگر رنگ اوسکا باقی ہے اور ہوا اسکی باقی نہیں اس میں دو قول ہیں ایک قول میں فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>
<p>فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>	<p>فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>	<p>فدیہ لازم آتا ہے دوسرے قول میں فدیہ لازم نہیں ہے لیکن ظاہر دو قول نہیں نہ لازم آنا فدیہ کا ہے</p>

الامم الك

متفق بابام ابو حنيفة - المعاني البولي

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>اگر باقی ہے مزار او کا پس میں ہیں۔ اصح قول پر مانتہائی چنے ہو کے ہے یعنی فدیہ دینا جائز اور کہا گیا ہے کہ مانتہ باقی نہ رنگ کے ہے پس اس میں بھی وہ قول ہو سکے۔ المسامی البلیہ</p>	<p>خوشبو کو طعام غیر مطبوخ میں حکم غالب کا ہے تو واجب ہوگا دم اگر غالب ہوگی خوشبو۔ اگر نہ غلبہ ہو تو اس کی اور جو نہ غالب ہوگی خوشبو تو نہ لازم آئے گا کچھ لیکن اگر غلبہ ہوگی خوشبو کی تو مکروہ ہوگا کہانا اور اگر ذالامہ خوشبو کو پینے کی چیز میں تو اس میں حکم خوشبو کا ہے غالب ہو یا مغلوب مگر ان جب غالب ہوگی خوشبو واجب ہوگا دم اور جب غالب ہوگا غیر خوشبو کا تو واجب ہوگا مانتہ مگر جبکہ پی جائے پینے کی چیز چند بار پس واجب ہوگا دم وقت مغلوب ہوئے خوشبو کے بھی اور صاحب بحر الرائق نے</p>

کہا ہے کہ توبہ درمیان ماکول اور مشروب کے لائق ہے اور
تقیر وغیرہ لائق۔

اگرچہ سواک بخیر کو نہیں لازم آتا ہے کچھ اسلئے کہ استعمال خوشبو کا
سنے نہیں کیا ہے۔

اگر داخل ہو اوس گھر میں کہ دھونی دی گئی تھی اوس میں اور لگ گیا او
کچرے میں کچھ اوس میں سے نہ لازم آئے گا اس سے کچھ ایسا ہی ہے
خامیہ اور نہر العالیٰ میں۔ رد المحتار

مونڈنا یا اوکھینا بالون سکا

حلق کیا بدون کو تو صدقہ سے نصف صلح گیہوں۔ رد مختار
مونڈانے بالون میں اسلئے صدقہ لازم آتا ہے کہ تابع دائرہ ہی کے
ہے اور نہیں پہنچتا ہے ریح دائرہ ہی کو۔ اور قول ساکت و خوب
صدقہ کے اسمین وہ مذہب صحیح ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسمین
وہ لازم آتا ہے طعام حکومت عدل کا اور کہا گیا ہے کہ اسمین دم
لازم آتا ہے جیسا کہ تحریر کیا ہے اسکو بحرین۔ رد المحتار۔

طعام حکومت عدل کا یعنی جبکہ کہ مونڈہ میں لی گئی ہیں نظر کرے شہر عادل

کہ کیا ہے نسبت اوسکو ساتھ ربع دائرہ ہی کے پس واجب ہے تصدیق
 کرنا اوس کے حساب سے پس اگر ہون موخچہ بن ربع چوتھائی دائرہ ہی کا
 لازم آئے گا تصدیق کرنا قیمت ربع بکری کا یا ربع مثن بکری کا اور علو
 القیاس۔ اور مبسوط میں خلاف اسکا ہے جو ہدایہ میں ہے کہ
 کچھ بال موخچہ بنکے لینے سے یا کل موخچہ بنکے لینے سے یا مونڈانے
 سے طعام حکومت عدل لازم آتا ہے۔ کہا مبسوط میں اور نہیں فرما کر
 ہے کتاب میں مونڈنے ساری موخچہ بنکا سوائے اس کے نہیں کہ
 اوس میں ذکر ہے کچھ لینے موخچہ بنکے بالوں کا کہ لازم آتا ہے اس پر صدقہ
 پس بعض اصحاب ہمارے سے وہ ہے جو کہتا ہے جب مونڈے موخچہ بنکو
 تو لازم آئیگا اوس پر دم اسلئے کہ وہ مقصود ہے ساتھ مونڈنے کے
 کرتے ہیں اوسکو صوفی وغیرہ۔ اور اصح یہ ہے کہ نہیں لازم آتا ہی
 موخچہ بنکے مونڈنے سے دم اسلئے کہ وہ طرف الجیہ یعنی دائرہ ہی کے ہیں
 اور وہ ساتھ دائرہ ہی کے ماتہ عضو واحد کے ہیں اور جب ہوا کل عضو
 واحد واجب ہوگا ربع سے کم ہیں دم اور موخچہ بن ربع دائرہ ہی سے
 کتر ہیں پس کافی ہوگا صدقہ دینا موخچہ بنکے مونڈنے میں۔ فتح القدیر

حلق کمتر ربع دائرہ ہی میں صدقہ دوسے نصف صاع گہون وقتاً نصف صاع گہون
 حلق کمتر ربع سر میں صدقہ دوسے نصف صاع گہون۔ نصف صاع
 در مختار میں جو کچھ ہے کہ کمتر ربع راس کے حلق سے نصف گہون
 صاع گہون دینا لازم آتا ہے ظاہر اوسکا مانند کمتر کے
 کچھ ہے کہ واجب نصف صاع ہے اگرچہ ہوا ایک بال لیکن
 خانبہ میں ہے کہ اگر اوکھڑے سر سے یا ناک سے یا دائرہ ہی
 سے چند بال تو لازم آتا ہے واسطے ہر بال کے دینا لپیکم
 طعام کا اور خزانہ اکمل میں ہے کہ لازم آتا ہے ایک گوجہ بالون
 نصف صاع پس ظاہر ہوا کہ کلام مصنفین اشتباہ ہے اسلئے
 نہیں بیان کیا ہے صدقہ کو اور نہیں تفصیل کیا ہے اوس کو
 ایسا ہی ہے بحر الرائق میں۔ ردالمحتار

مناسک فارسی میں ہے کہ ساقط ہونے سے ایک خبر کے
 سر اور دائرہ ہی کے بالوں میں سے وقت وضو کے لازم
 آتا ہے لپ بہر طعام نزدیک امام محمد کے اور یہ خلاف ہے
 اوسکے جو فتاویٰ قاضیخان میں ہے۔ کہا قاضیخان نے

اگر وہ کہہ دے کہ ہاں سر ہاں کہ ہاں ہاں سے لازم آتا ہے بوجہ ہر مال
 کے سپہر طعام نقد کرنا انتہی مگر یہ کہ زیادہ جو تین مال پر سپہر
 اگر چہ سچے دس مال پر لازم آئے گا دم اور ایسا ہی ہے جبکہ روٹی پکاتا ہو
 ایسے جل بادین پکاتے ہیں مال نموس بالونین دم کا لازم آنا غیر صحیح
 ہے اس لئے کہ جاننا تو ہے کہ حقیقت زمین دم واجب ہو تا ہے وہ جو تہائی
 سر اور داڑھی کا ہے۔ ان تین باتوں میں سپہر طعام نقد کرنا لازم
 آتا ہے اور خزانہ آکل میں ہے کہ اگر کب گویا بالونین نصف صاع نقد
 کرنا لازم آتا ہے۔ فیج الصدقہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>	<p>میں نہیں جائز ہے</p> <p>احرام الی کے</p> <p>لئے یہ پیر کر گیا</p> <p>احرام الی کے بعد ورنہ</p> <p>لازم ہو اور کھو</p> <p>دینا ایسا ہی</p> <p>کیا پوشا شے</p> <p>کہ لازم ہو اور پیر</p> <p>فدیہ دینا امام</p> <p>ابو حنیفہ کے</p>	<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>	<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>
<p>میں نہیں جائز ہے</p> <p>احرام الی کے</p> <p>لئے یہ پیر کر گیا</p> <p>احرام الی کے بعد ورنہ</p> <p>لازم ہو اور کھو</p> <p>دینا ایسا ہی</p> <p>کیا پوشا شے</p> <p>کہ لازم ہو اور پیر</p> <p>فدیہ دینا امام</p> <p>ابو حنیفہ کے</p>	<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>	<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>	<p>ایک روایت میں وجہ کاذب مستحق ہے ایک است</p> <p>حرام احرام الی کے علماء شافعی میں مستحق</p> <p>موندنا بدھو کا</p> <p>اور واجب ہے</p> <p>فدیہ المعانی</p>

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
	<p>جب مؤذنا ہوگا اپنے بالوں کو وہ لازم ہوگا لازم آئے گا اوسپر جب محتاج ہو مؤذن نے فدیہ ہے اوسپر کچھ اسکا اختیار بال کا اور کیا ہو اوسکو پس لازم ہو اوسپر فدیہ المعانی البدیہ</p>	<p>نزدیک اسحاق کے نہیں لازم آئے گا جب محتاج ہو مؤذن نے فدیہ ہے اوسپر کچھ اسکا اختیار ابن منذر نے نزدیک داؤد کے نہیں فدیہ ہے اوسپر</p>
<p>اگر ہو مؤذن فوالا محرم پس لازم صدق ہے اوسپر فدیہ اور اوسپر محلول کے فدیہ - المعانی البدیہ</p>	<p>جب مؤذن سمجھوں محرم فدیہ محلول سر کے بال ساتھ اپنے پر افن کے واجب ہوگا فدیہ محلول پر اور نہ واجب ہوگا حالی پر یعنی حالی پر مؤذن نے والی کچھ محرم ہو یا غیر محرم - المعانی البدیہ</p>	<p>نزدیک عطاء کے اگر کچھ نہیں ہو حالی محرم لازم ہوگا حالی پر اور محلول پر فدیہ -</p>

امام مالک	امام احمد	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
متفق بقول متفق بقول اول شافعی اول مالک	متفق بقول متفق بقول اول شافعی اول مالک	جب مونڈوائے جائیں بال محرم کے اکراہ سے یا سوتے ہوئے لازم آئینہ محرم پر فدیہ - ایک دو قولوں میں محرم ہو یا حلال دوسرا قول واجب، فدیہ مخلوق پر اور رجوع کرے ساتھ اسکے اوپر حلق کے المعاقب البدیہ	متفق ساتھ دوسرا قول شافعی کے اور اختلاف کیا اصحاب ابوحنیفہ نے کہ کیونکر رجوع کرے ساتھ اوپر حلق کے پس کہا اگر وہ جنکے کہ رجوع نہ کرے اور کہا ابوحنیفہ نے کہ رجوع کریں۔ المعاقب البدیہ

	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>نزدیک سجاء عطا نہیں ٹاوان</p> <p>دوہ حسن</p> <p>دو درہم</p> <p>دو درہم</p>	<p>جب ہونڈ محرم سر تین ہاں یا زائد فدیہ دینا واجب ہے اوسپر فدیہ دینا۔</p> <p>جب ہونڈ محرم سر گتترین ہاں تا اعلان پس تا اعلان دار ہی</p> <p>جب ہونڈ اہو ایک ہاں یا دو ہاں کو تو دو مین تیغ لہن</p> <p>ایک قول مین بعوض ایک ہاں کے ایک</p> <p>ایک ہے۔ اور دو ہاں بعوض</p> <p>دوہ ہے۔</p> <p>دو سر قول مین بعوض ایک ہاں کے</p> <p>ایک درہم اور بعوض دو ہاں کے</p> <p>دو درہم ہے۔</p> <p>تیسرے قول مین ایک ہاں مین</p> <p>تہائی دم پر اور دو ہاں ہو وقتہائی</p> <p>دم ہے۔ المعانی القیدیہ</p>	<p>اگر ہونڈ چوتہائی سر لازم دم</p> <p>آتا ہے اوسپر دم</p> <p>اگر ہونڈ گتہ چوتہائی سر صدقہ</p> <p>تو لازم آتا ہے اوسپر صدقہ نصف مراد صدقہ نصف صاع طعام</p> <p>نزدیک ابی یوسف دم</p> <p>اگر ہونڈ کے آدھو سر کو لازم ہوگا اوسپر دم</p> <p>اگر ہونڈ کے آدھو سر صدقہ</p> <p>کم لازم ہوگا اوسپر</p> <p>صدقہ۔</p> <p>المعانی القیدیہ</p>

امام مالک	امام احمد
<p>اگر مؤنث سے اپنے سر میں سے دم ہے اوس قدر کہ خاص ہوا سے دم کرنا ایذا کا سر سے پس لازم ہو گا اوسپر دم۔</p> <p>اور اگر مؤنث سے اوس قدر کہ خاص ہوا سے دم کرنا نہیں دم ایذا کا پس نہیں لازم ہے اوسپر دم۔</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>دو روایت ہیں ایک روایت میں قول اوٹھا مانند قول شافعی کے ہے دوسری روایت میں قول اوٹھا یچھ ہے کہ نہیں لازم ہوتا ہے دم مگر چار بالوں کے مؤنثوں سے۔</p> <p>تین روایت ہیں ایک روایت بعض ایک بال ایک بکٹ دوسری روایت میں ایک کف ایک کف طعام ہے۔</p> <p>تیسری روایت میں ایک دم ایک دم المعانی البدیعیہ</p>

اگر لوٹے وضو کرنے میں تین بال ڈال دیا تو اس کے لازم ہو گا صدقہ کف طعام ایک کف طعام سے۔ خزانۃ المفتین۔

اور اگر مونڈا یعنی زائل کیا چوتھائی سر یا ڈال دیا تو اس کے بالوں کو با مونڈا پچھنے لگانے کی جگہ کے بال کو گلے میں سے پہر پچھنے لگائے یا مونڈ لیا ایک نعل کے بالوں کو یا سارے سر پر لگا کے بالوں کو یا سارے گردن کے بالوں کو لازم آئیگا دوم دینا اور بال پچھنے کی جگہ کے گلی میں سے اگر مونڈے جائیں اور پچھنے لگائے نہ جائیں تو دوم دینا لازم نہ آئیگا بلکہ صدقہ دینا لازم آئیگا جیسا کہ بحر الریق میں ہے فتح القدر سے درمختار

مونڈنے سے زائل کرنا جو مرد لیا اس میں افادہ اس بات کا ہے کہ حکم او کہ ہیر نے اور کاٹنے گزرنے کا ساتھ نوزہ کے اور کاٹنے کا ساتھ دانتوں کے حکم مونڈنے کا ہے ایسا ہی ہے منہ میں۔

طحطاوی

ارادہ کیا مونڈنے سے دور کرنا استرہ سے یا غیر استرہ سے

باعتبار یا بدون اختیار کے چہر زایل کیا بالوں کو ساتھ لورہ کے یا
 اوکھڑا دائرہ ہی کے بالوں کو یا جل گئے بال اوس کے روٹی پکاتے
 سے یا چھوا بالوں کو ہاتھ سے اور گر گئے بال پس وہ مانند مونڈنے کے
 ہے بخلاف اس کے کہ جب گر جائیں بال بیماری سے یا آگ سے
 ایسا ہی ہے بحرین محیط سے۔ شامی کہتا ہے کہ مین کہتا ہوں کہ کچھ شامل
 ہے کتر و انکو یہی جیسا کہ باب مین ہے کہا شارج باب بہتہ اور تصریح
 کی گئی ہے اسکی کافی اور کرمانی مین اور یہی صواب ہے۔ پر قیاس
 تحلیل یعنی حج سے باہر آنے کے اور واقع ہے کفایہ شرح ہدایہ مین
 کہ کتر وانا موجب دم نہیں ہے۔ ردالمحتار

اور نعل اور زیر ناف اور گردن کے بال مونڈنے مین کل نعل اور
 کل زیر ناف اور کل گردن کے قید اسلمو لگائی گئی ہے کہ ربع ان اعضا
 کا بعض کل کے معتبر نہیں ہے اس لئے کہ عادت جاری نہیں ہے
 اعتصا کرنے کی انکے بعض پر پس نہو گا مونڈنا بعض کا انتفاع کامل
 بخلاف چوتھائی سر اور دائرہ ہی کے اس لئے کہ عادت ہے بعض لوگوں کی
 اور وہ جو محیط مین ہے کہ اکثر گردن مانند کل گردن کے ہے اس لئے کہ

جس عضو کا بدن میں نظیر نہیں ہے اگر اس کا قایم مقام کل کے ہے ضعیف ہے اور ایسا ہی ضعیف ہے جو خانیہ میں ہے کہ بغل جب کثیر اشعار ہو تو اس محل میں اعتبار چوتھائی کا ہے واسطے وجوب دم کے اور جو کثیر اشعار نہ ہو تو اعتبار وجوب دم کے لئے اکثر کا ہے اور مذہب حنفیہ وہ ہے جو ذکر کیا ہے مصنف نے کہ اعتبار چوتھائی سر اور واڑی میں ہے اور اعتبار کل کا غیر سر اور واڑی میں ہے لازم آئے نہیں ایسا ہی ہے سحر میں کہ متعصا یا مذکور اور لباب میں مذکور ہے کہ مانند مونڈنے ایک بغل اور موئے زیر ناف اور موئے گردن کے ہے مونڈنا سینہ یا پٹلی یا کہو یا ران یا بازو یا پہنچے کی بالوں کا ہے کہ انکے مونڈنے سے فعل لازم آتا ہے اور بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اگر ایک عضو سے کثیر کو ان اعضا میں مونڈے گا صدقہ لازم آئیگا اور نہیں قایم ہے چوتھائی کسی عضو کا ان اعضا میں سے مقام کل عضو کے کہا شاح لباب نے کہ اس قول میں کہ بعض نے کہا صدقہ لازم آتا ہے اشارہ اوسکی طرف ہے جو مبسوط میں ہے کہ جب مونڈے کسی عضو کو کہ مقصود ساتھ مونڈنے کے ہو تو اوس پر دم لازم آتا ہے۔ اور اگر مونڈے اوس عضو کو کہ نہیں

پس صدقہ لازم آتا ہے۔ پہر کہا او نہیں سے جو مقصود نہیں مونڈنا سنیہ و
 پنڈلی کے بال ہیں اور او نہیں سے جو مقصود ہیں مونڈنا سر اور دونوں ہنڈوں کے
 بال کٹے اور مثل اسکے بدائع اور تہمتا سنیہ میں ہے اور خنجر میں ہے
 اور جو مبسوط میں ہے وہ صحیح تر ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ یہی حق ہے
 آخر ہوا کلام شارح لباب کا اور حاصل بھی ہے کہ ہر واحد بغل اور دیر ناف
 اور گردن سے مقصود بالخلق تنہا ہے پس واجب ہوگا ساتھ اسکے دم
 اور نہ قایم ہوگا چوتھائی اور سکا مقام کل کے اور سوجہ سے جو گدے سے بخلاف
 سنیہ اور پنڈلی اور اونکی مانند کے پس واجب ہوگا اونکے مونڈنے سے
 صدقہ کہ افخ القدر میں اسلئے کہ فقداونکے مونڈنے کی طرف سوار اسکے
 نہیں کہ اونکے غیر کے ضمن میں ہے کہ اس واسطے کہ عادت نہیں ہے نذرہ
 لگانے کے کیلئے پنڈلی میں بلکہ عادت ہے نذرہ لگانے کی مجموعہ میں
 بیٹ سے قدم تک پس ہوگی پنڈلی بعض مقصود بالخلق کا کہ ایچ سحر رایق
 کے پس او پر اس کے پس تعقید ساتھ تنبیہ کے ہے واسطے احتراز کے ہے
 صدر اور ساق سے اول چیزوں میں سے کہ نہیں ہے مقصود اور جان
 مونڈنا متفرق جمع کیا جاتا ہے مانند خوشبو کے پس اگر مونڈنا باہو بیع ہو

مستغرق جبکہ میں پس لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے لباب میں اور قریب
آتا ہے کہ مونچہ کو مونڈنے میں صدقہ دینا لازم آتا ہے۔ ردالمحتار۔

اگر مونڈا سر کو بدون ضرورت کے لازم آئیگا اوسپر دم اور نہ کافی ہوگا
اوسے سوار دم کے ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں برابر ہے کہ سر کو
مونڈا ہو حرم میں یا غیر حرم میں ابی حنیفہ اور محمد کے قول میں اور کہ ابویوسف
نے اگر مونڈا ہو سر کو غیر حرم میں نہ لازم آئیگا کچھ اوسپر ایسا ہی ہے فتاویٰ
فاضلین میں اور ایسا ہی ہے جبکہ مونڈا ہو جو تہائی سر یا تہائی کو تو واجب
ہوگا اوسپر دم۔ اور اگر مونڈا ہو جو تہائی سے کم کو تو لازم آتا ہے اوسپر
صدقہ ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں اور جب مونڈا ہو جو تہائی ڈاڑھی کو
بیا زاید کو تو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر مونڈا ہو کمتر کو جو تہائی ڈاڑھی سے
لازم آئیگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے سراج و ماہج میں۔ اور اگر مونڈا ہو
ساری گردن کو لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے ہایہ میں اور اگر مونڈا
توزیر ناف یا دونوں بطنوں کو یا کانوں کے بال اوکھٹیرے ہوں یا ایک
کے لازم آئیگا اوسپر دم ایسا ہی ہے سراج و ماہج میں۔

اور اگر مونڈا ہو ایک بطن میں سے اکثر کو واجب ہوگا اوسپر صدقہ ایسا ہی ہے

شرح طحاوی میں اگر مونڈا ہو بچنے لگانے کی جگہ لازم آئیگا او سپردم
قول ابی حنیفہ میں البیہا ہی ہے قناری قاضیخانہ اور اگر لیا ہو بچہ کو
دیکھا جاوے جو لیا گیا ہے کس قدر ہے چوتھائی ڈاڑھی سے پس جب
ہوگا او سپر طعام موافق اس کے یہاں تک اگر ہوگا مانند چوتھائی ریل ڈاڑھی
کے لازم آئیگا ریل قیمت بکری کا البیہا ہی ہے ہدایہ میں اور جبکہ مونڈا
ہوگا عضو کامل کو پس لازم آئیگا او سپردم اور اگر مونڈا ہوگا بعض عضو
کامل کو پس لازم آئیگا او سپر صدقہ اور مرد اس عضو سے ران اور پند
اور بقل ہے نہ سر اور دائرہ البیہا ہی ہے محیط میں۔

اور اگر او کہیڑے ہوں ناک و سر یا ڈاڑھی سے چند بال تو ہر بال کے
عوض میں لپ بہر طعام دینا آئیگا البیہا ہی ہے قاضیخانہ میں اور اصلع
یعنی گتے کے بال اگر ریل سر سے کمتر ہوں تو او سپر صدقہ لانعم آتا ہے مونڈ
سے اور اگر پہنچ جائیں ریل سر کو تو او سپر مونڈے سے دم لازم آتا ہو
البیہا ہی ہے غایتہ السردجی شرح ہدایہ میں۔ جب محرم روئی چکا تا ہو
پھر جل جائیں بعض بال اس کے صدقہ دے اور جب کھلے محرم سر کو
باڈاڑھی کو پس گرا ہوا دے بال تو او سپر صدقہ دینا لازم ہے۔ البیہا ہی ہے

سراج و بلج میں -

جب موٹا ہو محرم نے سر کو اٹھایا ہو ڈاڑھی کو اوڑھ لیا ہو دونوں بھونکوں کو
اور کل بدن اپنے کو اٹھایا ہو اس کو ایک مقام میں تو لازم ہے اور سپر
ایک دم اور اگر کیا ہو ہر ایک کو انہیں سے ایک ایک مقام میں تو بعض
ہر عضو کے ایک ایک دم لازم آئے گا اور یہ قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف
کا ہے اور اگر موٹا ہو سر کو پہراقت دم کی ہو اس کے لئے اور ہنوز محرم
اوسے ایک مقام میں ہو۔ پہر موٹا ہو ڈاڑھی کو لازم آئے گا اس کو دوسرا
دم دینا اور اگر موٹا ہو ایک مجلس میں ریلج سر کو اور دوسری مجلس میں ریلج
کو اس طرح ریلج تیسرے اور چوتھے کو پہا تک کہ کل سر موٹا ڈالا ہو چار مجلس
میں لازم آئے گا اس کو ایک دم دینا اتفاقاً۔ جب تک کہ کفارہ نہ دیکھا جائے
اول ریلج کا ایسا ہی ہے فتح القدر میں -

جب ہونڈے محرم سر دوسرے محرم یا غیر محرم کا تو لازم آئے گا اس پر صدقہ
برابر ہے کہ ہونڈا دوسرے دوسرے کے امر سے یا بغیر امر کے طلع ہو وہ
دوسرا یا اگر وہ ایسا ہی ہے غایتہ السرحی شرح ہایہ میں -

اگر موٹا ہو غیر محرم نے سر محرم کا اس کے امر سے یا بدون اس کے

اگر کے لازم آیت کا کفارہ دینا محرم پر اور نہ پہر لپکا اوس کفارہ کو محرم ہونے والے سے الیہ ہی ہے فتاویٰ قاضی خان میں۔

اگر لیا ہو محرم نے مونچھ غیر محرم کو کہہ لے جو چاہے الیہ ہی ہے ہایہ میں۔ اور حکم او کہہ لے اور کٹنے اور نورہ لگانے کا اور دانتوں سے او کہہ لے لپکا حکم ملے گا ہے الیہ ہی ہے سراج و بلج میں۔ فتاویٰ مالکیری

مناسک فارسی میں ہے کہ اگر گرجا میں کچھ اور دائرہ ہی کے بالوں میں سے نزدیک وضو کے لازم آیت کا لپ بہر طعام مگر یہ کہ زاید ہو جائے تین بال پر پس اگر پہنچ جائے دس بال پر لازم آیت کا دم دینا اور ایسے ہی جب رومی پکھاتا ہوا ورجل جائے کچھ بال اوس کے فتح القدر میں کہا کہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ جانا تو نے تقدیر ربع کے واسطے دم کے۔ اور تین بالوں میں لپ بہر کہنا ہے محمد سے اور وہ خلاف اوس کے ہے جو خانہ میں ہے کہا خانہ میں کہ او کہہ لے اسر یا ناک یا دائرہ ہی سے بالوں کو تو لازم آتا ہے لپ بہر طعام دینا بعض ہر بال کے اور خزانہ میں ہے کہ ایک گچہ بالوں سے نصف صاع طعام لازم آتا ہے۔ نہر الفاتیق۔

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>ابی ثور نے حکایت کیا ہے ابو حنیفہ فدیہ واجب ہوتا ہے سر کے مونڈنے سے جو مشرب اوسکا ہے یعنی ساتھ سے وہ علی التخییر ہے چاہے دم کے عدم عذر کے لایع ہو گا دم اور نہ تخییر بطور ہی کے اور چاہے روزہ رکھو تین دن کے اور چاہے کہا نا کہلائے</p> <p>چہرہ مسکینوں کو ہر مسکین کو دو روکھو</p> <p>وغیرہ دس فدیہ مونڈنے کا استعدا کہ جس سے ایذا دور ہو تخییر یہ ہے باوجود قدرت اور عدم عذر کے اور ایسا ہی ہے یہی جب خوشبو لگائے یا پہنے</p> <p>المعانی البدلیہ</p>	<p>المعانی البدلیہ</p>

دگر علما	لام احمد
<p>نزدیک ثوری کے گہون ہن نصف صاع ہے - اور کھجور اور جو منقی ہن ایک صاع - المعانی البدیہ نزدیک حن اور عکرمہ اور ناذ کے دو وس دسکے ہن اور صدقہ و ناسکین</p>	<p>گہون ہن ایک مد سے اور کھجور ہن نصف صاع - متفق بقول البوصیفہ و ابی ثور کے المعانی البدیہ</p>
<p>المعانی البدیہ نزدیک ابی ثور کے جب کر سے یکہ ساکتہ عدم عذر کے لازم ہو گا وہم اور ہمیں تختیر ہے - المعانی البدیہ</p>	

ناخن کاٹنا

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
جائز ہے محرم کے لئے	اکثر علماء	مستفق یا امام شافعی	مستفق یا امام شافعی
کاٹنا اور سکے ناخن کا			
اور کچھ نہیں لازم آتا			
اوپر اس میں			
جب ٹوٹ گیا ہو	جب ٹوٹ گیا ہو ناخن	نزدیک قاسم صا	نزدیک قاسم صا
ناخن محرم کا پس	محرم کا پس کا ٹوٹا	مالک کے جھنجھ	مالک کے جھنجھ
کاٹنا لازم ہے	کاٹنا لازم ہے	ہو توڑی سی ادا	ہو توڑی سی ادا
پس لازم آتا ہے	پس لازم آتا ہے	کرنا یا زخم اوس کا او	کرنا یا زخم اوس کا او
اوپر اس میں	اوپر اس میں	نہ ممکن ہو واکرنا	نہ ممکن ہو واکرنا
کچھ - المعانی البیہ	کچھ - المعانی البیہ	مگر ساتھ کاٹنے نہ	مگر ساتھ کاٹنے نہ
المعانی البیہ	المعانی البیہ	کے پس کاٹنے ناخون کو	کے پس کاٹنے ناخون کو
		پس نہیں ہے کچھ	پس نہیں ہے کچھ
		اوپر - المعانی البیہ	اوپر - المعانی البیہ

امام احمد بن حنبل	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>مستغنی بقول شدنی المعانی البیہ</p>	<p>حکم ناخنوں کا حکم بالون کا ہے حرف بحرف پس جب کاٹا ہو محرم نے تین ناخنوں سے کتر ہو گئے اوسمیں تین اقوال جو بالون کو موندنے میں ہیں۔ اگر کاٹا تین ناخن یا زائد کو دم یس اوسپر دم لانم ہے۔ المعانی البیہ</p>	<p>اگر کاٹا پانچ ناخن کو ایک دم عضو سے لازم ہو گا اوسپر دم۔ اور اگر کاٹا کتر اوستے نہ لازم ہو گا دم صدقہ اوسپر صدقہ ہو۔ اور اگر کاٹا پانچ ناخن کو دو عضووں میں سے پس اوسپر صدقہ ہے۔ نزدیک محمد کے اگر کاٹا ہو دم پانچ ناخن کو لازم آئے گا اوسپر دم۔ برابر ہو کہ وہ پانچوں ناخن ایک عضو میں کاٹی ہوں یعنی دونوں عضو ملے۔ المعانی البیہ</p>

اگر کٹا دونوں ہاتھوں یا دونوں پاؤں یا سب دونوں ہاتھ اور
دونوں پاؤں کے ناخن کو ایک مجلس میں لازم آئیگا دم دینا۔

اور اگر متعدد مجلسوں میں ناخن کاٹے ہونگے تو دم متعدد لازم آئیگے
بشرطیکہ محل ایک نہ ہو اور جب ایک محل میں متعدد مجلسوں میں ناخن کاٹے
گئے ہونگے تو ایک ہی دم لازم آئیگا جیسے کہ ایک ہی دم لازم نہ آتا ہوں
صورت میں کہ مؤنث ہو دونوں بغلوں کے بال دو مجلس میں یا سارے سر
بال چار مجلس میں بشرطیکہ کفارہ اول بار کا نہ دے چکا ہو۔ درمختار
کاٹا ہو ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن کو جب ہی دم لازم آتا ہے
اسلئے کہ رجب عضو اتد کل کے ہے۔ درمختار۔

اگر کٹا ہو محرم نے ناخن غیر محرم کو کھلائے جو چاہے ایسا ہی ہے
ہدایہ میں۔ اور نہیں جائز ہے محرم کا شاناخن کا پس اگر کٹا ہو محرم نے
ناخن کو ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کی بلا ضرورت کے تو لازم آئیگا اوسپر
دم دینا اور ایسا ہی ہے جب کٹا ہو محرم نے ناخن کے دونوں ہاتھوں
اور دونوں پاؤں کے ایک مجلس میں کافی ہوگا اوسکو ایک دم دینا
اور اگر کٹا ہو تین ناخنوں کو ایک ہاتھ کے یا ایک پاؤں کے جب ہوگا

اوسپر صدقہ دینا اور واسطے ہر ناخن کے نصف صاع گہون دینا ہو گا مگر یہ کہ
 پہونچے قیمت طعام کی دم کو تو کم کرے حسبہ رجا ہے۔ اگر کانٹے ہون یا پنج
 ناخن ایک ہاتھ کے اور کفارہ اوسکا ندیا ہو پہر کانٹے ہون ناخن دوسرے
 ہاتھ کے اگر وہ ایک مجلس میں لازم آئیگا اوسپر ایک دم دینا اور اگر ہوبہر
 کانٹا دو مجلس میں تو لازم آئیگا اوسپر دو دم دینا اور اگر کانٹا ہو یا پنج ناخن
 کو ایک ہاتھ سے ایک مجلس میں اور مؤنڈا ہو چوتھائی سر کو اور خوشبو لگانی ہو
 ایک عضو کو مجلس واحد میں یا مختلف مجلسوں میں تو لازم آئیگا اوسپر بعوض
 ہر جنس کے دم علیحدہ اور اگر کانٹا ہو یا پنج ناخن کو چار عضو متفرق سے واجب
 ہو گا صدقہ واسطے ہر ناخن کے نصف صاع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف میں
 اور ایسا ہے اگر کانٹے ہون ہر عضو سے اعضا اربع میں سے ناخن واجب
 ہو گا اوسپر صدقہ اگرچہ سارے اون ناخن کے سوائے ہون بعوض ہر ناخن کے
 نصف صاع گہون دینا لازم آتا ہے مگر جبکہ پہونچے قیمت طعام کی دم کو
 پس کم کر دے اوستے جو چاہے۔ ایسا ہی ہے شرح طحاوی میں۔

اگر ٹوٹ جاوے ناخن محرم کا اور لگا ہوا ہو پہر لے لے اوسکو پس کچھ
 نہیں لازم آتا ہے اوسپر لے لینے سے ایسا ہی ہے کافی میں۔ اور حکم

او کہیر نے اور کاشنے اور نورہ لگا لے کا اور دانتوں سے او کہیر نے کا
 حکم خلق کا ہے الیا ہی ہے سراج وراج مین -
 فتادی عالم کیے

امام مالک	امام احمد	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
مستحق	انکو عطا بن	نہیں ہے انکو	جب نہ پائے
بابا ام	پہننا موزوں	فدیہ	محرم جو تیان
الکافی	کا اور نہیں	کلمے اور نہیں ہے	موزے بیچ سے
	فدیہ دینا اور	فدیہ لازم	کلمے جائز
المعانی		موزوں کے طور پر لازم آئیگا ہے	المعانی البدیہ
		اوس پر فدیہ -	
		نہیں جائز ہے پہننا موز	
		کا جو کما ہوا ہو گشتہ	
		نیچے سے باوجود تعلین	
		کے اور ایسے ہی ناجائز نہیں	
		ہے پہننا تمسکین کا جائز	
		المعانی البدیہ	

فیجوز جو در المختار کی عبارت میں ہے تفریع ہے اوسپر جو سمجھا گیا ماقبل سے
 جواز پہننے اوس چیز کا جو نہ چھپائے کعب کو جو وسط قدم میں ہے اور سر موزہ
 کہا گیا ہے کہ وہ مسے ہے ساتھ بالوج کے اور ذکر کیا ہے حموی نے
 کہ ظاہر بھی ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو صرمہ کہا شامی نے کہا ہوں میں
 ظاہر تر اول ہے اسلئے کہ صرمہ معروفہ اب وہ ہے جو باندھا جاتا ہے پانچونین
 اڑی کیطرف سے اور چھپاتا ہے وہ اڑی کو اور ظاہر بھی ہے کہ نہیں جائز ہے
 چھپانا اڑی کا پس واجب ہو گا جب کہ پہنے اوسکو یہ کہ نہ باندھے اڑی سے
 اور جب کہ ہو موندہ صرمہ کا یا موندہ بالوج کا لنباسطرح کہ چھپائے کعب کو کہ
 وسط قدم میں ہے کاٹ ڈالے زاید کو جسقدر کہ چھپاتا ہو کعب کو یا بہرہ
 اوسکے بہرہ کثیر اسطرح کہ منع کرے داخل ہونے سے سارے قدم کے اور
 نہ پہنچے موندہ اوسکا کعب تک اور تحقیق کیا ہے اسکو وقت احرام میں واسطے
 احتراز کے کاٹتے موندہ بالوج سے اسلئے کہ اس میں تلف کننا مال کا ہے۔
 پس جائز ہے پہننا سر موزہ کا نہ پاتا بونگا۔ در مختار۔

اور محرم پر پہن کرے موزوں سے مگر یہ کہ نہ پائے نعلین کو تو کاٹ ڈالے دونوں
 موزوں کو کعبین کے نیچے سے کعب کے تسمہ بندہ کی جگہ سے۔ در مختار۔

اور مراد کاٹنا دو وزن موزو کا اس طرح ہے کہ مکشوف ہو جائیں دو کعب
 اور بافوق دو کعب کے جو پٹلی ہے نہ کاٹنا موضع کعبین کا۔
 اور جو تے سے مراد قسمہ دار جو قی حکم اہل حرمین پہنچتے ہیں۔ ردالمحتار
 اور اگر پہنے گا موزو تکو بدون کاٹنے کے دن بہرہ لازم آئیگا اوسپر
 دم دینا اور دن بہرہ سے کم میں لازم آئیگا حد قدوینا ایسا ہی ہے لبابین
 ردالمحتار

اور یہ جو در مختار میں ہے کہ محرم پر پہن کر کے موزو نہ لگے کہ نہ پائے
 جو تو تکو گویا بیان ہے کہ اگر پائے محرم جو تھو تکو نہ کاٹے اوسکو اسلئے کہ آئین
 تلف کرنا مال کا ہے بدون حاجت کے اقادہ اسکا کیا ہے بحر میں اور وہ جو
 نسبت کیا ہے طرف امام کے واجب ہونا فدیہ کا جبکہ کاٹے دو وزن موزو تکو
 باوجود جو تھو تکو سو وہ خلاف مذہب کے ہے۔ ایسا ہی ہے شرح
 لبابین۔ ردالمحتار

اور نہ پہننے محرم موزا لگے کہ کماٹ ڈالے موزے کو کعبین سے ایسا ہی ہے
 قاضیان میں۔ اور کعب سے مراد یہاں وہ مفصل وسط قدم ہیں جہاں
 قسمہ باندھا جاتا ہے ایسا ہی ہے تبین میں اور نہ پہن موزو جس کے کہ نہ پہن پاتا ایسا ہی ہے

محیط میں فتاویٰ قاضی خان - ہندیہ -

ہنا نا داخل ہونا حمام و دور کرنا میل وغیرہ کا

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>مستحق باہام ابوحنیفہ المعانی البلیغہ</p>	<p>جب ہو محرم کے بدن پر میل جائز ہے اوسکو دور کرنا حمام وغیرہ میں اور نہ ہین سے فدیہ اوسپر۔ المعانی البلیغہ شرح لباب میں ہے اور مستحب ہے کہ نہ زایل کرے میل کو ساتھ جس پانی کے کہ ہو بلکہ قصہ کرے غسل سے طہارت کو یا رفع غبار و تار کر۔ رد المحتار دور کرنا میل کا ہنا میں محرم کو مکروہ ہو جیسا کہ خزانہ اوقفت میں ہے۔ طوطاوسی</p>

	امام مالک	امام احمد بن حنبل
<p>فدیہ ہے</p>	<p>نہیں جائز ہے دور کرنا اوسکا اور جب دور کرے گا لازم آئیگا اوسپر فدیہ - المعانی البدیہ</p>	<p>متفق بابام ابوحنیفہ المعانی البدیہ</p>

اور نہین ضرور ہے بچنا محرم کو داخل ہونے حمام اور گرم پانی سے غسل
کر سنے سے - در مختار

داخل ہونے حمام پر صاحب در مختار نے حدیث بیہقی سے کہ داخل ہو
آنحضرت حمام میں بیچ جحفہ کے استدلال کیا طحاوی نے نہر الفایق سے
اس حدیث میں اتنی زیادت نقل کے فرمایا آپ نے مایعہ اللہ باد سنا
یعنی بال نہین رکھتا ہے اللہ ساتھ ہمارے میلوں کے اور کہا طحاوی نے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ آنحضرت حمام میں ہرگز داخل نہین ہوئے
بین اور نہین احداث ہوا تھا حمام کا عہد آنحضرت صلعم میں بیچ خیرہ عرب
کے چنانچہ رض کی ہے اس پر حفاظ حدیث نے مگر یہ کہ محل کیا جاوے فعل
آنحضرت کا نہلنے پر گرم پانی سے اس لئے کہ حمام کا اطلاق آتا ہے گرم پانی
پر پھر ظاہر اس حدیث کا منافی ہے اس کے جو پہلے گذرا خزانہ اور متہستانی
سے کہ مکروہ ہے محرم کو دور کرنا میل کا اور عبارت خزانہ کی یہ ہے ونبی
للمحرم ان لا یزیل الثقت عن نفسه - یعنی سزاوار ہے محرم کے لئے کہ
یہ دور کرے میل کو اپنے آپ سے اور اس لئے نظر کی ہے اس میں ہر جندی
نے اور نقل کیا ہے حمزی نے صحاح جوہری سے کہ ثقت مناسک میں ہے

جو ہومانندناخن اور لبونکے کترانے زیر ناف کے مونڈنے سے اور جل کیا
ہے نفث جو مذکور ہے خزانہ میں اسپر اور اس تقدیر پر دور کرنا میل کا غیر
مکروہ ہوگا اور صبح قہشتانیں کرہت ہے اسلئے کہ قہستانی نے کہا ہے کہ
بچے حمام سے یعنی غسل کرنے سے لیکن اس حیثیت سے کہ نہ دور کرے
میل کو۔ طحاوی۔

کہا شیخ گرخی نے کہ قضاہ نفث وہ کترانا بالونکا اور مونڈنا سرکا اور کٹوانا
ناخنونکا اور اوکھینا بغل کے بالونکا اور مونڈنا موسے زیر ناف کا ہے اور
کہا گیا ہے نفث وہ میل ہے جو درازی بال اور ناخنوں سے ہوتا ہے
اور قضاہ نفث دور کرنا اوں میل کا ہے۔ سراج و لاج۔

ذکر کیا ہے نووی نے کہ حدیث بیہقی کے کہ حضرت داخل ہوئے حمام میں
جھنڈہ میں ضعیف ہے یقیناً اور کہا ابن حجر نے شرح شمائل میں کہ موصوع
ہے باتفاق حافظ کے اور نہیں جانا گیا ہے حمام انکے بلا دین مکر بعد
موت نبی صلعم کے۔ ردالمحتار

نہیں مضائقہ ہے کہ غسل کرے محرم اور داخل ہو حمام میں۔ ۱۰۱

کسواسطی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا ہے اور سالتین محرمہ ۱۰۲

روایت ہے ابی یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوئے سر اپنا حالت احرام میں
نقل کی بھی بخاری اور مسلم نے۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نہ داخل ہوئے محرم حمام میں روایت کیا اسکو
بخاری نے ترجمہ باب میں۔

روایت ہے عبد اللہ بن حنین کہ ابن عباس اور مسور بن مخرمہ مختلف ہوئے
بیچ مقام انوار پس کہا ابن عباس نے کہ وہوئے محرم اپنے سر کو اور کہا
مسور نے کہ وہوئے محرم اپنے سر کو پس یہی چہ کہا ابن عباس نے طرف ابی
ایوب انصاری کے پس پایا میں انکو کہ دھوئے تھے در میان دو زلفوں کے
اور وہ پردہ کئے ہوئے تھے ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا اوپر ان کے
کہا ابوایوب نے کہ کون ہے یہ پس کہا میں کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں
بہیجا ہے مجھ کو تمہاری طرف ابن عباس نے کہ پوچھتے ہیں تم سے کیونکر
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوئے سر اپنے کو حالت احرام میں پس رکھا
ابوایوب نے ہاتھ اپنے کو اوپر کپڑے کے پس چہ کیا او اس کپڑے کو
کہ ظاہر ہوا مجھ کو سر اوٹکا پس کہا جائز ہے واسطے آدمی کے کہ بخوی
اوپر سر کے بٹو تا جوئی میں پس بٹو یا اوپر سر اپنے کے پس حرکت دے

امام مالک	امام ابوحنیفہ
<p>زیادہ کیا مالک نے بیچ ایک روایت کے اور تھے ابن عمر جب وقت احرام باندھتے نہ دھوتے سر اپنے کو لنگر ساتھ</p> <p>ایسا ہی دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رتے تھے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم اور نسائی اور ابوداؤد اور مالک نے اور چاروں کی روایت میں سوائے مالک کے اتنا زیادہ ہے کہ کہا مسور نے ابن عباس سے کہ نہ جبکہ ونگا میں تھے کہی۔</p>	<p>اپنے سر کے ساتھ دونوں ہاتھوں میں آگے لائے ساتھ دونوں ہاتھوں کے اور پیچھے لگئے اور کہا</p> <p>ایسا ہی دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رتے تھے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم اور نسائی اور ابوداؤد اور مالک نے اور چاروں کی روایت میں سوائے مالک کے اتنا زیادہ ہے کہ کہا مسور نے ابن عباس سے کہ نہ جبکہ ونگا میں تھے کہی۔</p>

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>نہیں جائز ہے محرم کو دھونا سکا فدیہ لازم جائز ہے محرم کو دھونا سکا نہیں</p> <p>ساتھ بیری کے پٹون اور خطمی ہے ساتھ بیری کے پٹون فدیہ کے اور لازم آتا ہے فدیہ - المعانی</p> <p>اور خطمی کے اور مکروہ ہے</p> <p>یہ اسکے لئے پہر اگر</p> <p>کہا یہ نہیں فدیہ لازم آتا ہے</p> <p>دم لازم اسے - المعانی</p>	<p>نہیں جائز ہے محرم کو دھونا سکا فدیہ لازم</p> <p>ساتھ بیری کے پٹون اور خطمی ہے</p> <p>اور نہ دھوے محرم اپنے سر اور</p> <p>واڑھی کو ساتھ خطمی کے پس اگر</p> <p>دھویا تو لازم آتا ہے اوسپر دم ابوحنیفہ</p> <p>کے قول میں اور اگر دھویا محرم نے</p> <p>ساتھ اشناں کے کہ اوس میں</p> <p>خوشبو پڑی تھی پس اگر ہو کہ نام</p> <p>رکھے دیکھنے والا اوسکو اشناں تو</p> <p>لازم آئے گا اوسپر صدقہ اور اگر نام رکھے</p> <p>دیکھنے والا اوسکو خوشبو تو لازم آئے گا</p> <p>اوسپر دم - قاضی خان ہند یہ</p> <p>محرم کو نہ چاہئے کہ دھوے بالون سر</p>

امام مالک	امام احمد
<p>ایک روایت میں لازم آتا ہے فدیہ لازم ہے</p> <p>فدیہ -</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>متفق باہم ابو حنیفہ</p> <p>اور ایک روایت میں متفق</p> <p>باہم شافعی -</p> <p>المعانی البدیہ</p>

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب نہا محرم فدیہ مین اور جب گیا لازم سر و سکا پس نہیں لازم آتا کچھ اور المعانی البدیعیہ</p> <p>فدیہ دینا یعنی سبابتہ اطعام جب کہ فتح القویہ سے معلوم ہوتا ہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب نہا محرم پانچ نہیں مین اور جب گیا لازم سر و سکا پس نہیں لازم آتا کچھ اور المعانی البدیعیہ</p>	<p>اود و اثر ہی اپنی کے تین ساتھ خطمی کے اس سبب سے کہ یہ ایک فنع خوشبو سے ہے اور اس سبب سے کہ خطمی مارتی ہے جوؤن کے تین جو بالون مین سر کے ہوتی تین - ۴ ایہ</p> <p>اور اگر وہ لگا یا سر مین نہیں لازم آتا ہوا و سپر کچھ اسکو کہ وہ طیب یعنی خوشبو نہیں ہے۔ اور ابی یوسف روایت ہے کہ جب سر لگا یا سر کو واسطے معالجہ کے صداع سے لازم</p>

آئیگی اوسپر جزا باعتبار چھپانے سر کے اور یہی صحیح ہے۔ ہا یہ
 وسمہ اگر سر کو نہ چھپائے تو نہین لازم آتا ہے اوسمین کچھ ماتہ سر دھونے
 کے چیزوں اور اشنان اور ہیری کے پونکے اور روایت ہے ابیحنیفہ
 کہ اسمین صدقہ ہے اسلئے کہ یہ نرم کرتا ہے بالونکو اور قتل کرتا ہے
 ایذا کی چیزونکو۔ فتح القدیر۔

فتاویٰ میں ہے اگر دھو باسر کو ساتھ اشنان کے کہ اوسمین خوشبو ہے
 پس اگر ہو اشنان کہ جو دیکھے اوسکو اوسکا نام اشنان لے صدقہ دینا لازم
 آئیگا اور اگر نام رکھے اوسکا خوشبو لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر دھو باسر کو
 ساتھ خطمی کے لازم آئیگا اوسپر دم دینا نزدیک ابیحنیفہ کے۔
 اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ لازم آئیگا اوسپر صدقہ دینا اس لئے کہ خوشبو
 نہین ہے لیکن قتل کرتی ہے ایذا دینو والی چیزونکو۔ فتح القدیر

دھونا کپڑوں کا

امام مالک	امام شافعی
<p>مکروہ ہے محرم کو دھونا مکروہ ہے</p> <p>کپڑوں کا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>	<p>نہیں مکروہ ہے واسطے</p> <p>نہیں جابر</p> <p>محرم کے دھونا اپنے مکروہ ہے ابن عمر</p> <p>کپڑو نسا</p> <p>المعانی البدیعیہ</p>

سرمہ لگانا

امام مالک	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>فردینا</p> <p>حاجز نہیں ہے</p> <p>محرم کو سرمہ لگانا</p> <p>اور سرمہ لگانے</p> <p>میں خدیہ دینا</p> <p>لازم آتا ہے</p> <p>المعانی البدیع</p>	<p>مکروہ ہے سرمہ مکروہ</p> <p>سعد بن السیب</p> <p>ایک قول میں</p> <p>عدم کراہت سرمہ</p> <p>لگانا کی ہے</p>	<p>عدم کراہت سرمہ لگانے</p> <p>میں ہے۔ المعانی البدیع</p> <p>اور نہیں مضائقہ سرمہ</p> <p>لگانا جیسے نہیں ہے</p> <p>خوشبو۔ خزانہ المقتدر</p> <p>اگر سرمہ لگایا جیسے خوشبو</p> <p>ایک تہ یا دو مرتبہ اور سیر</p> <p>صدقہ ہوا اگر ناید تو صدقہ</p> <p>اوس پر ہے۔ خزانہ المقتدر</p> <p>در مختار</p> <p>اور بہت بار سرمہ</p> <p>لگانے سے جو دم تاتا ہے</p> <p>شامی تفسیر اوسکی</p>

ساتھ تین بار اور زاید کی تین بار سے کی ہے بقرینہ
مقابلہ کے اور شرح لباب سے نقل کیا ہے کہ مراد
کشتہ نقل میں ہے نفس خوشبو ملی ہوئی میں ساتھ
سرکہ کے۔ پس نہ لازم آئے گا دم اگرچہ ہو خوشبو بہت
سرکہ میں۔

ایک بار یا دو بار سرکہ لگانے سے جو صدقہ دنیا لازم آتا ہے
ظاہر مراد اس سے نصف صاع ہے۔ رد المحتار میں بحر
سے اس مقام پر نقل کیا ہے کہ مراد صدقہ کی نزدیک اطلاق
فقہائے نصف صاع ہے۔

روایت ہے نبیؐ سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی دکھی آنکھ
اوس سال میں کہ وہ احسہ ام بن تھے اور ادا وہ کیا اونہوں
کہ سرکہ لگا دین آنکھ میں پس منع کیا اونکو ابان بیٹی عثمان
نے اور حکم کیا اون کو کہ لب لگا دین اوس کو ایلوہ کا اور
حدیث کیا اس کو ابان نے حضرت عثمان سے کہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ایسا روایت کیا اس کو

مسلم ابو داؤد ششی ترمذی مالک نے اور زیادہ کیا ابو داؤد
 نے کہ تھے ابان امیر موسم حج کے فقط

مانا یا جھاڑنا جون کا

امام شافعی	مذہب امام ابوحنیفہ
<p>جب پکڑا جون کو ظاہر ہون یا کپڑے سے پس نہیں لازم آتا ہے اس پر کچھ۔</p>	<p>اور ساتھ مار ڈالنے جو تکے بدن سے یا ڈالنے جو تکے دھوپ میں یا ڈالنے کپڑے سے دھوپ میں تاکہ جون مر جاو جو چاہے نقد کرے جو چاہے مانند ٹیدی نقد کر</p>
<p>اور اگر پکڑا ہے اس کو سر یا دائرہ ہی سے خذیہ دے اور اور ساتھ جس چیز کے چاہے خذیہ دے پس وہ بہتر ہے اور اور یہ مستحب ہے واجب نہیں</p>	<p>کے۔ اور واجب ہوتا ہے بہت جون میں آدھا صلع اور کثیر سے مراد تین سے زائد آدھا صاع ہوتا ہے ایسا ہی ہے بحر اوقیہ میں در مختار</p>
<p>المعانی البدیہ</p>	<p>اور مراد جون سے کمتر کثیر سے ہے حکما بیان آگے ہے اور تفصیل کیا ہے اس کو لباب میں اس طرح</p>

امام احمد حنبل	امام مالک	دیگر علما
ہنرین واجب ہے طحاوس	جب مارو اسے	ابن عمر عطا
جون کے مارنے سے پیچھے	جو تکو فدیہ دے	مبارہ
مین کپڑے	ساتھ ایک جگہ	ماونے مین ایک کچور
المعائن البدیہ	طعام سے	اور ناید اوس سے
عطا کے	المعائن البدیہ	المعائن البدیہ

کہ ایک جون میں لازم آتا ہے نقد ایک ٹکڑا روٹی کا۔
 اور دو جون اور تین جون میں لازم آتا ہے ایک لپ بہر طعام
 یعنی ایک کف
 اور تین سے زائد میں مطلقاً نصف صاع لازم آتا ہے۔

رد المحتار

جب سے مارڈالا ہو جو نہ نقد کرے جو چاہے مانند لپ بہر
 طعام کے اور یہ جب ہے کہ پکڑا ہو جو نہ کو اپنے بدن سے یا اپنے
 سر سے یا اپنے کپڑے سے برابر ہے مارڈالتا جون کا اور والدین
 اور سکا زین پر۔

اور اگر مارڈالا دو جون یا تین جون کو نقد کرے لپ بہر طعام
 اور زائد میں اسے نصف صاع گہون۔ فتاویٰ ہندیہ
 جب پکڑا ہو جو نہ کو زین سے پہر مارڈالا اس کو کچھ نہیں لازم
 آتا ہے اس میں۔

نہیں جائز ہے ڈالنا اس کو یعنی جون کا طرف دوسرے کے تاکہ
 مارڈالے اس کو اور یہ اگر کرے ایسا لازم آئے گا صنان دینا۔

صافی یا ہوگا

	<p>نہیں جائز ہے اشارہ کرنا طرف جون کے اور جب اشارہ کیا طرف جون کے پہر مار ڈالا اوس کو اونے کہ جسکو دلائل کی گئی تھی لازم جزا لازم آئیگا اوسکو جزا اوسکی۔ فتاویٰ ہندیہ۔</p> <p>نہیں جائز ہے ڈالنا کپڑو نکاد ہو پین واسطے مرنے جون کے اور باصاع اگر ڈالا ہو پین اور مر جاوین جون بہت نصف صاع۔ گیارہون</p> <p>فتاویٰ ہندیہ</p> <p>نہیں جائز ہے دھونا کپڑو نکا واسطے مرنے جون کے۔</p> <p>اگر مر جاوے اوستے جون لازم آئیگا اوسپر اور باصاع ویناجب اور باصاع ہون جون بہت۔ فتاویٰ ہندیہ</p> <p>اگر ڈالا اپنے کپڑے کو طرف غیر محرم کے اسلئے کہ مار ڈالے جسکو جزا لازم تو حکم کرنے والے پر جزا لازم آتی ہے۔ فتاویٰ ہندیہ</p> <p>اگر ڈالا کپڑو نکو دھوپین خشک ہونے کے لئے پہر مر گیا کچھ نہیں اوس کچھ یعنی جون وغیرہ اور نہ تھا یہ اوسکی نیت میں نہیں لازم آئیگا کچھ اوسمین۔ فتاویٰ ہندیہ۔</p> <p>روایت ہے کعب بن عجرہ سے یہ کہ نبی صلو اللہ علیہ وسلم گذر اوسپر</p>
--	---

اور وہ تھا حدیبیہ میں پہلے داخل ہونے کے لئے اور تہا کعب محرم اور وہ جلاتا
 تھا اگ نیچے ہانڈی کے اور جوئیں جھڑتی تھیں اور سکے مونہ پر پس فرمایا
 حضرت نے کہ ایذا دیتی ہیں تجکو جوئیں تیرے کہا ہاں فرمایا مونڈاؤ ال
 سر اپنا اور کہلا قدر فرق کے در میان چہہ مسکینو تھے۔ اور فرق میں صاع
 کا ہوتا ہے باروزے رکھتین دن یا نوچ کر جانور لائق فوج کر نیکے نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے۔

ہڈی کا حکم

حکم ہڈی کا مانند جون کے ہے ایسا ہی ہے بحر اقیانوس میں۔ در مختار۔
 بحر اقیانوس میں ہے نہیں دیکھا میں نے اسکو کہ کلام کیا ہے اسنے فرق پر درمیان
 تھوڑی ہڈی اور بہت کے مانند جون کے اور منراوار یہ ہے کہ ہوا مانند جون
 کے پس تین ہڈی میں اور مادون تین ہڈی میں تصدق کرے جو چاہے اور
 تین سے اکثر میں نصف صاع۔ رد المحتار

صيد و شکار و دودہ و دھنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علما
نہیں ضمان ہے اوسکا اگر نقصان آیا ہو صید میں دودہ و دھنے کے اور اگر نقصان آیا ہو تو ضمان المعانی البدیہ	جب دودہ و دھنے محرم شکار کا ضمان دے اوسکا۔ المعانی البدیہ جب باغ میں بچھی ہوئی اور نہ ہو راہ سوار اور پھر روند اوسکو اور ماروا والا انکو پس میں قول میں ایک قول میں نہیں ہے جزا اوسپر عطا دوسرے قول میں اوسپر جزا ہے المعانی البدیہ		
	گورہ کے قتل میں ایک سالہ بچہ بکری کا ہے۔ المعانی البدیہ	قیمت اوسکی المعانی البدیہ	نزدیک حاج بن عبد اللہ اور عطا بکری کے نزدیک حجاء کا ایک لپ بہر طعام ہے نزدیک قتل کے ایک صاع طعام المعانی البدیہ

امام احمد -		امام شافعی	امام ابو حنیفہ
متفق بابا فاضل		ناوان کبوتر کا قتل کا ناوان ایک بکری	ناوان کبوتر کا قیمت
		ہے کبوتر کے بچہ کا ناوان چھوٹا بچہ	کبوتر کی ہے -
		بکری کا ہے - المعانی البدلیہ	المعانی البدلیہ
متفق بابا فاضل	متفق	عصافیر یعنی کنجشک اور ٹیڈی اور	
	عمر ابن عمر	فمری اہل بل کے مارنے میں قیمت	
	ابن عباس	اونکی ہے - المعانی البدلیہ	
		اون جانور نہیں کہ بکری سے مانند	
		اور ذرا اور کے اور جل اور قضا اور سرخا	
		اور کرمان اور ابن المار اور وجاع کبوتر	
		دو قول ہیں - قول جدید	
		و قیمت ہے - قول قدیم میں کچھ نہیں	
		وجاع حبش میں - المعانی البدلیہ	

امام مالک	دیگر علما
<p>حم کے کبوتر کا تاوان بکری ہے اور حل کے کبوتر کا تاوان قیمت بکری کی۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>نزدیک وادو کے کچھ نہیں واجب ہے۔ نزدیک اذناعی کے چڑیا میں ایک مد طعام ہے نزدیک عطا نصف درہم روایت کیا گیا ہے عطا بھی وہ جب کا حکم کرین و متادل مذہبی میں نزدیک ابی سعید خدری کے نہیں جڑا ہے</p> <p>ادسین - المعانی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>جب قتل کیا ہو متعدد جانوروں کو واجب ہو گا واسطی ہر واحد کے ایک جزا۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب قتل کیا ہو متعدد جانوروں کو لیکر قصہ کیا گیا ہر قتل کے ترک حرام کا اور باہر آئینا حرام لازم ہو گا اوپر جزا واحد۔ اور اگر نہیں قصہ کیا ہے ترک حرام کا تو لازم آئے گا جزا واسطی ہر واحد کے المعانی البدیعیہ</p>
<p>جب شریک ہو ایک جماعت واوٹکی قتل میں ایک جانور کے واجب ہو گا واحد جزا۔ المعانی البدیعیہ</p> <p>جب کفارہ ادا کرے ایک شخص ادا کرے وہ شخصوں میں شریک ہو ایک جزا میں تہ روزہ واجب ہو گا ہر ایک کو اوہم سے فقہ راو کے حصے پس منقسم ہو جائیگا صود اوہم حقین اور اختیار کیا جائیگا بلکہ میں ابو حامد۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب شریک ہو ایک جماعت احرام واوٹکی قتل میں ایک جانور کے واجب ہو گا ہو گا ہر ایک اوہم سے جزا۔ المعانی البدیعیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
<p>ایک روایت میں اگر نہین کفارہ دیا ہے اولیٰ داخل ہو جائیگا</p> <p>باقی دوسرے میں اور لازم ہو گا جزا</p> <p>واحد اور اگر کفارہ دیا ہے اولیٰ</p> <p>لازم ہو گا دوسرے جزا و سبیلے ثانی کے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>مستفیٰ بامام</p> <p>ابو حنیفہ</p>	<p>نزدیک ابن عباس و حسین اور شرح</p> <p>اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور قتادہ</p> <p>اور شعمی اور داؤد کے واجب ہے</p> <p>جزا ساتھ قتل اول کے اور نہ جزا</p> <p>ہے ساتھ ثانی کے اور نہ ساتھ</p> <p>ثالث کے کچھ۔ المعانی البدیہ</p>
<p>ہر ایک پر واجب ہے روزے</p> <p>پورے المعانی البدیہ</p>		

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>جب مجروح کیا صید کو پر غائب ہو گیا محرم سے اور معلوم نہوا کہ مر گیا یا جیتا رہا لازم آئیگا ضمان حج کا نہ نفس کا اسلئے کہ اصل براءت صمدہ ہے۔ المعانی البدیعیہ</p> <p>جب مار ڈالے قاتل کسی صید کو یا مر کسی ہو کسی مخطور کا مخطورات احرام میں نہیں قاتل پر لازم آتی ہیں دو جزا اور دو کفارہ۔ المعانی البدیعیہ</p> <p>ضمان واحد اور کفارہ واحد واجب ہوتا ہے جزا نسبت قتل صید حرم کے المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب مار ڈالے قاتل کسی صید کو یا مر کسی ہو کسی مخطور کا مخطورات احرام میں نہیں قاتل پر لازم آتی ہیں دو جزا اور دو کفارہ۔ المعانی البدیعیہ</p>

عاجل

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
لازم آئیگا اوسپر صمان نفس کا	متفق بابا امام احمد	
متفق بابا امام شافعی	متفق بابا امام شافعی	<p>نزدیک و اوو کے نہیں واجب ہوتاگا جزا نسبت قتل صید حرم کے نزدیک امامیہ کے جب قتل کرے محرم صید کو حرم میں تو دو چند آتا ہے اوسپر فدیہ - المعالی البدیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>اِحرام نکلے ہوئے شکار کیا کہی شکار کا حل میں اور داخل کیا ہو اسکو ابن عمر حرم میں جائز ہے اسکو تصرف اور ابن عباس اور نہیں واجب ہے اسیر جزا نسبت قاتل صید کے۔ المعانی البدیہ</p>	<p>نہیں جائز ہے اسکو تصرف عطا طاب اس میں اور نہیں واجب ہے جزا اور نسبت قاتل اس صید کے المعانی البدیہ</p>
<p>جبکہ ہو کوئی پرندہ اس درخت کی شاخ پر چکی جڑ حرم میں اور شاخ اسکی حل میں پہل کیا ہو اسکو کسی قاتل نے نہیں جزا لازم آتی ہے قاتل پیاور اگر شاخ اسکی حرم میں ہو اور جزا اسکی حل میں پس لا نفع ہے اسیر جزا نہ صمان غصن یعنی شاخ جب بعض صید محل میں اور بعض حرم نہ اس کے بارڈالو سو صمان آتا ہے</p>	<p>اگر تہہ محل میں اور سر اسکا خارج ہو کہ چرنا ہو پس نہیں صمان آتا ہو مارڈالو سو اور اگر صوم بعض تہہ پانوں اس حرم میں تو لازم آتا ہے اس کے مارڈالو سو سے تاوان اور اگر سوتا اور سر اسکا حرم میں تو اس کے مارڈالو سو سے تاوان آتا ہے المعانی البدیہ</p>

دیگر علما	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک ماجنون او پر اس کے خزاں ہے دو دن صورت تو نہیں مل ہو یا حرم المنیٰ الہدیہ</p>	<p>شفق بابام شافعی</p>	<p>شفق بابام ابو حنیفہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام غزالی
<p>نزدیک ابلیس کے نہیں ہے جزا اوسپر المعانی البدیعیہ</p>	<p>جب چوڑا کتے کو حرم سے اوپر ایک شکار کر کے حل میں پس قتل کیا اوس شکار کھا در چوڑا ایک کتے کو کھ اوس شکار پر کہ حرم میں ہے پر قتل کیا اوس نے یعنی اوس نے شکار کیا لازم آئیگا اوسپر جزا دو وزن شلکون میں - المعانی البدیعیہ</p>	<p>نہیں داخل ہے اوس میں روزہ رکھنا - المعانی البدیعیہ جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم میں نہیں مستحیہ ہے المعانی البدیعیہ</p>
<p>روزہ داخل ہے اوس میں روزہ رکھنا - المعانی البدیعیہ جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم میں نہیں مستحیہ ہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>روزہ داخل ہے اوس میں روزہ رکھنا - المعانی البدیعیہ جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم میں نہیں مستحیہ ہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>روزہ داخل ہے اوس میں روزہ رکھنا - المعانی البدیعیہ جب قتل کیا ہو حلال نے صید کو حرم میں نہیں مستحیہ ہے المعانی البدیعیہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
<p>متفق بقول اول شافعی</p>	<p>جب توڑا لالہ بازو شکار کا یا اوکھڑا لے کر ہو پیر اگلے دو بازوؤں کے اور زائل کر دیا ہو امتناع اوسکا یعنی فائدہ اوٹھانا اوسکا پھر مار ڈالا ہو اوسکو محرم نے پس دو قول ہیں ایک قول میں لازم ہے زخمی کرنے والے پر جزا حالت صحت کی۔ اور دوسرا قاتل کے جزا اوسکا حالت جرح کی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے جرح پر ضمان اور قاتل پر جزا اوسکی حالت جرح میں المعانی البدیہ جب چھوڑ دیا محرم نے کبوتر کو بلی کے مونہہ یا درندہ کے مونہ سے پھر مگھیا ہو وہ کبوتر اسمین دو قول ہیں ایک قول میں نہیں لازم آتا ہے ضمان اوسپر نہ ہوتا دوسرا قول میں لازم آتا ہے اوسپر ضمان المعانی البدیہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
<p>مستفق بوجہ دیگر جب پہنکاتے محل میں پیر حرم میں جا کر حلہ پہن گئے</p> <p>شافعی کے اور قتل کیا ایک صید کو اس میں اس میں دو وجہ ہیں -</p>	<p>جب انڈا دیا ہو شکار نے اس کے چھوٹے پر اور پھر قتل کر دیا ہو اس انڈے کو شکار میں اس میں دو قول ہیں -</p> <p>ایک قول میں صنان لازم نہیں آتا ہے</p> <p>دوسرے قول میں اس پر صنان ہے</p>
<p>ایک وجہ میں جنا لازم ہے</p> <p>دوسری وجہ میں نہیں جنا ہے اس پر المعانی البدیعیہ</p> <p>جب ماروا لا ہو محرم نے کسی شکار کو عمدہ یا خطرہ</p> <p>واجب ہو گا اس پر جنا - المعانی البدیعیہ</p>	<p>جنا ہے</p> <p>ابو ثور</p> <p>جنا</p>

دیگر علما	امام احمد
<p>نزدیک مجاہد اور بعض اہل ظاہر کے اگر مار ڈالا ہے اسکو خطا یا اہرم بہرہ و لکڑیں لانعم آتی ہے اوسپر جزا۔ اور اگر مار ڈالا ہے اسکو عمدہ اوس حالت میں کہ یاد تھا اسکو احرام اپنا نہیں لانعم آتا ہے اوسپر جزا۔ نزدیک سعید بن جبیر اور طاوس اور ابی ثور اور داود اور ابن عباس کے اگر مار ڈالا ہے اسکو خطا ہے لیکن نہیں لانعم ہے اوسپر کعبہ سے اور اگر مار ڈالا ہو اسکو عمدہ لازم آتی ہے اوسپر جزا اور اسکی رائے اختیار کیا ہے ابی حنیفہ نے نزدیک امامیہ کے جب مار ڈالا ہو اسکو عمدہ لانعم آتی ہے اوسپر جزا۔ المعانی</p>	<p>متفق باہم شافعی ایک روایت میں متفق یہ سعید بن جبیر وغیرہ</p>

امام شافعی	امام احمد	امام مالک	
<p>جب ماروا الاہر محرم نے</p> <p>کسی شکار کو جو دوسرے</p> <p>کے ملک میں ہو لازم</p> <p>آہنگی اوس پر قیمت دے</p> <p>مالک کے اور جزا</p> <p>واسطے حق قتلے</p> <p>کے۔ المعانی البدیہ</p>	<p>ایک روایت میں</p> <p>متفق بالام مالک</p>	<p>نہیں لازم آئے گی</p> <p>اوس پر جزا واسطے حق</p> <p>القتلے کے۔</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>اورے مرنے</p>

امام مالک	امام حماد	امام شافعی
<p>مستفق بابا امام شافعی</p> <p>حبس تہا و کرے اس میں</p> <p>اور نہیں واجب ہے حکم</p> <p>ساتھ اس کے کہ حکم کیلئے</p> <p>نہیں جائز ہے ہونا قاتل کا</p> <p>اور اسکے قاتل</p> <p>ہیں بعض شافعیہ۔</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>مستفق بابا امام شافعی</p>	<p>جب قتل کرے محرم شہر کا لوگ اس کا</p> <p>مثل ہو بطریق صحت شرعیہ واجب</p> <p>ہو گا اور نہیں وہی مثل اس کا چوپایہ نہیں</p> <p>سے پس یہ مثل واجب ہے بدون</p> <p>تہمت تہا کے اور نہیں جائز ہو یہ کہ ہو</p> <p>حکم کر نیو الا ساتھ مثل کے قاتل صیحا</p> <p>اگر خطا ماً قتل کیا ہو اور جو نہیں تو</p> <p>قاتل فاسق ہو عدا قتل سے پس</p> <p>نہیں جائز ہے ہونا اس کا ساتھ ہونا</p>
<p>واجب ہے چھوٹے جانوروں بڑا</p> <p>جانور اس کا مثل چوپایہ نہیں</p> <p>المعانی البدیہ</p> <p>فدیہ دے مثل اس کا صحیح</p> <p>اور سالم عیب سے۔</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>مستفق بابا امام شافعی</p>	<p>چھوٹے جانوروں کے کہ جب کا مثل</p> <p>ہے چوپایوں میں سے مثل اس کا واجب</p> <p>جب قتل کیا کسی شکار عیب دار کو تو</p> <p>فدیہ اس کا مثل عیب و چوپایہ نہیں</p> <p>سے۔ المعانی البدیہ</p>

امام احمد	امام شافعی
<p>مفتق بابام شافعی</p> <p>ایک روایت میں ہے</p> <p>درہم اور خدیجہ کرے درہم سے کہانا اور</p> <p>نصف کرے اوس کہانے کو اور اس میں کہ</p> <p>کرے درہم کے ساتھ طعام کے اور روزہ</p> <p>رکھے بیومن ہمد کے ایک نکا اور اگر قتل کیا</p> <p>اوس جانور کو کہ عیسا مثل نہیں ہے چاہا تو نہیں</p> <p>پس قیمت کرے اوسکی ساتھ درہم اور تخمیر</p> <p>ہو اوس میں کہ خریدے ساتھ اون درہم کے</p> <p>کہانے کو اور نصف کرے کہانے کو اور اس میں کہ</p> <p>قیمت کرے درہم کی ساتھ طعام اور روزہ کہ ہمد</p> <p>عوض ایک دن -</p> <p>نہیں جائز ہے کہ بعض طعام اور روزہ ہمد</p>	<p>جب قتل کیا ہو اوس جانور کو اوسکا مثل ہے</p> <p>پس تخمیر ہے اس میں کہ نکالے مثل اوسکا اور</p> <p>اس میں کہ قیمت کرے اوس مثل کے ساتھ قیمت کیجاوے خزا</p> <p>درہم کو اور خدیجہ کرے درہم سے کہانا اور</p> <p>نصف کرے اوس کہانے کو اور اس میں کہ</p> <p>کرے درہم کے ساتھ طعام کے اور روزہ</p> <p>رکھے بیومن ہمد کے ایک نکا اور اگر قتل کیا</p> <p>اوس جانور کو کہ عیسا مثل نہیں ہے چاہا تو نہیں</p> <p>پس قیمت کرے اوسکی ساتھ درہم اور تخمیر</p> <p>ہو اوس میں کہ خریدے ساتھ اون درہم کے</p> <p>کہانے کو اور نصف کرے کہانے کو اور اس میں کہ</p> <p>قیمت کرے درہم کی ساتھ طعام اور روزہ کہ ہمد</p> <p>عوض ایک دن -</p> <p>نہیں جائز ہے کہ بعض طعام اور روزہ ہمد</p>

امام مالک	دیگر علما
<p>مستحق بلایم شافعی لیکن کہا ہے کہ قیمت اور انبی عیاض اور احمد کے ایک روایت میں دور وایت کرے ضعیف کی نہ میں سے یہ علی الترتیب ہے یعنی جب ایک نہ ہو سکتا شل کی۔ دوسرا امر کرے اور یہ قول متمد ہے۔ اور معتمد جدید المعانی البدیہ اور وہ بخیر ہے نزدیک شافعی کے اگر قادر ہو شل پر نہ جائے ہو گا قیمت کرنا شل کا اور جب قادر ہو محتاج طعام پر نہ جائے ہو گا او سپر روزہ رکھنا نزدیک فورے اگر نہ پائے ہی کو کھانا کھلائے اور اگر نہ پائے کھانے کو روزہ رکھو بعض ہر نصف صاع کے ایک دن ہے نزدیک سعید بن جبیر اور حسن بن سالم کے سوا اسکے نہیں کہ گر مانا گیا ہے کھانا کھانا اور روزہ رکھنا اس صورت میں کہ پہونچے ہی کی قیمت روزہ رکھنا تین دنسے دس دن تک ہے۔ نزدیک بن ابی عیاض کے اکثر روزہ ۲۰-۱۰ دن ہے نزدیک محمد بن حسن جب عاجز ہو بعض طعام جائز ہو اس کو کہ روزہ رکھو بعض ہر مہینے ایک دن۔ المعانی البدیہ</p>	<p>نزدیک فرادین سیرین اور امامیہ اور حسن اور ابن عباس لیکن کہا ہے کہ قیمت اور انبی عیاض اور احمد کے ایک روایت میں دور وایت کرے ضعیف کی نہ میں سے یہ علی الترتیب ہے یعنی جب ایک نہ ہو سکتا شل کی۔ دوسرا امر کرے اور یہ قول متمد ہے۔ اور معتمد جدید المعانی البدیہ اور وہ بخیر ہے نزدیک شافعی کے اگر قادر ہو شل پر نہ جائے ہو گا قیمت کرنا شل کا اور جب قادر ہو محتاج طعام پر نہ جائے ہو گا او سپر روزہ رکھنا نزدیک فورے اگر نہ پائے ہی کو کھانا کھلائے اور اگر نہ پائے کھانے کو روزہ رکھو بعض ہر نصف صاع کے ایک دن ہے نزدیک سعید بن جبیر اور حسن بن سالم کے سوا اسکے نہیں کہ گر مانا گیا ہے کھانا کھانا اور روزہ رکھنا اس صورت میں کہ پہونچے ہی کی قیمت روزہ رکھنا تین دنسے دس دن تک ہے۔ نزدیک بن ابی عیاض کے اکثر روزہ ۲۰-۱۰ دن ہے نزدیک محمد بن حسن جب عاجز ہو بعض طعام جائز ہو اس کو کہ روزہ رکھو بعض ہر مہینے ایک دن۔ المعانی البدیہ</p>

امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>واجب ہے بیچ صید مستأنس البحر کے جزا اوس کے واجب اور اوپر جزا۔ المعانی البدیہ</p>	<p>نہیں جزا ہے اوس کے بیچ جمع صید کے اور نہ بیچ قطع عضو کے اوسے۔ المعانی البدیہ</p>
<p>جب دلالت کرے محرم شکار پر محرم کو یا غیر محرم کو بہر لکن نہیں جزا ہے اوس پر۔</p>	<p>واجب ہے ہر ایک پر اولیٰ و دونوں میں جزا نکال جبکہ ہر دونوں محرم اور ہو دلالت پوشیدہ اس طرح کہ نہ دلالت کیا گیا یا نہ موضع صید کو اور اگر ہو دلالت ظاہر میں نہیں جزا دلالت کر نیولے پر اور واجب ہے اوس پر جبکہ دلالت کی گئی اور اگر ہو دلالت کرنے والا محرم اور جبکہ دلالت کی گئی ہو غیر محرم</p>
<p>جب دلالت کی غیر محرم کو شکار پر حرم میں بہرہ دار اوس کو اوسے جبکہ دلالت کرے بہنیں جزا ہو دلالت</p>	<p>لازم آئے گی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کرنے والا غیر محرم اور جبکہ دلالت کی وہ محرم تو لازم کی جزا اوس پر جبکہ دلالت کی گئی۔ اور اگر ہو مولیٰ اولیٰ</p>
<p>کرنے والے پر۔ المعانی البدیہ</p>	<p>لوگوں میں کہ واجب ہے اوس پر جزا نہ واجب ہو گا دلالت کروا کر کہ اور اگر ہو اولیٰ و غیر مولیٰ واجب ہے اوس پر جزا شکار پر کہ اگر کسی نے بہرہ دار دلالت کرنے والے پر۔ المعانی البدیہ</p>

امام مالک	امام احمد
<p>متفق بابام شافعی</p>	<p>ضامن ہوتا ہے محرم سید کا ساتھ دلائی کے پہلا اگر ہوں دو لون محرم ہوگی جزا منقسم حجاب درمیان دو لون کے اور اگر ہو دلالت کر نیوالا محرم اور جب کو دلالت کی وہ غیر محرم تو لازم آئیگی جزا دلالت کرنے والے پر اور اگر ہو دلالت کر نیوالا حلالی اور جب کو دلالت کی ہے محرم لائنہ آئے گی جزا اوس پر جب کو دلالت کی گئی المعنی البدیعیہ</p> <p>متفق بابام ابوحنیفہ اوس پر جزا ہے المعنی البدیعیہ</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>گوشت صید کا حرام ہے عثمان محرم چکے ہو کر شکار کیا ہو اور ابن عباس یا ہوا اسکا اوہین سبب ماند اعانت اور اشارہ اور عاریت دینے سلاح کے اور ایسے ہی ہے جو شکار کیا گیا اور لئے۔ یا بدو ن اذن کے بہر اگر نہیں شکار کیا گیا اور لئے اور ہوا اسکے لئے اوہین کچھ اثر پس وہ گوشت حلال اسکے لئے۔ العا البیہ</p>	<p>حلال کھانا گوشت شکار کا واسطو محرم کے ایک بیت میں مگر نزدیک ابی حنیفہ کے حرام ہے اوہ چرک شکار کیا اور سو یا اسکا کچھ ایسا سبب اوہین ہے کہ اور سے بے پروا نہیں ہو سکتی مانند عاریت دینے سلاح کے اور ولالت غصہ کے اس طرح کہ کہی وہ فلا جگہ ہے اور نہ جانتے ہوں لوگ اسکو اور جو شکار کیا گیا ہو اسکے لئے پس نہیں حرام وہ اور ایسے ہی جب اوہین کچھ ہوا یا سبب کہ پورہ امی اس ہو سکتی ہے مانند ولالت غصہ کہ وہ یہ کہ اشارہ کرے طرف صید کے او حال میں کہ لوگ دیکھتے ہوں اس صید کو یا عاریت دے اسکو وہ سلاح نہیں حاجت اسکی۔ العا البیہ</p>

دیگر علما	امام مالک	امام احمد حنبل
<p>نزدیک بعض لوگوں کے نہیں جائز ہے محرم کو کھانا کسی صید کا کسی حال میں المعانی البدیعیہ</p>	<p>متفق باباام شافعی</p>	<p>متفق باباام شافعی ایک رعایت میں متفق باباام ابوحنیفہ</p>

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
متفق بقول اول شافعی	جب فوج کیا محرم کے کسی صید کو امین حسن فاسم دو قول ہیں قول جدید میں وہ مرد ہے اور ناعی اسحاق نہیں حلال ہے کہانا اور سکا۔	
	اور قول قدیم میں ہے کہ نہیں مرد اور حکیم سختیان نور حلال ہے اس کے غیر کو کہانا اور سکا اور بن حلال اور سکو کہانا اور سکا المعانی البدیعی جب کہا محرم نے گوشت اپنے صید کا تو امین دو قول ہیں قول جدید میں نہیں جزا و سپر۔	ابن منذر ابو حنیفہ
	قول قدیم میں لازم آتی ہے اوسہ جزا بقدر اس کے کہ کہا یا اس کو اور لازم آتی ہو مثل اس کے کہانے بلکہ گوشت ہے۔ المعانی البدیعی جب فوج کیا ہو محرم نے صید کو لازم آئیگی اور جزا اور اگر کہا یا ہو اس کے گوشت سے کچھ نہ لازم آئیگی اوسہ جزا صحیح۔ المعانی البدیعی	

امام مالک	امام احمد
متفق بقول اول ثلثے	متفق بقول اول ثلثے
متفق بقول ثلثے	متفق بقول قدیم ثلثے
متفق باہم ثانی	متفق باہم ثلثے

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>انہم خراج کا مطلق ہے کہا یا ہو یا ناصر ندیم نہ کہا یا ہو۔ المعانی البدیہ</p>	<p>لازم آتی ہو دوسری خبر اور نقل کیا شافعی نے اپنی حدیث سے</p>
<p>جب حرام باندہ اوں عالمین کہ اسکے ملک کوئی تصدیت نہ تھا تو اوں میں دو قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ جاتی رہتی ہے ملک اسکی اور صحت۔</p>	<p>اور اوں میں جو نقل کیا ہو اسکی ابی حنیفہ صاحب البیان اور عقیدے کے لازم آتی ہے اور فقہیت اسکی جو کہا یا اسکے گوشت سے اور اسکا قایل یہی نہیں</p>
<p>دوسرا قول یہ ہے کہ نہیں جاتی ہے ملک اسکی اور صحت۔</p>	<p>ہے یہی زید پیر۔ المعانی البدیہ متفق ساتھ دوسرے قول شافعی کے ابی یوسف کے نزدیک لازم ہے اور جو چھوڑ دینا اسکا۔</p>
<p>ابو حنیفہ جہاں رہتا ہے اسے مشاہد اور نہیں لازم ہے اور کرنا تصرف حکمی اور اسکے یہ ہیں کہ جائز ہے اسکو روک رکھنا اسکا اپنے ہاتھ میں اور جائز ہے اسکو روک رکھنا اپنے گھر میں بدون تصرف کے اوں میں۔</p>	<p>ابو حنیفہ جہاں رہتا ہے اسے مشاہد اور نہیں لازم ہے اور کرنا تصرف حکمی اور اسکے یہ ہیں کہ جائز ہے اسکو روک رکھنا اسکا اپنے ہاتھ میں اور جائز ہے اسکو روک رکھنا اپنے گھر میں بدون تصرف کے اوں میں۔</p>
<p>المعانی البدیہ نہیں جہاں اسکو کرنا مال کیا یا اسکو لے مشاہدہ کرنا اسکو۔ المعانی البدیہ</p>	<p>المعانی البدیہ نہیں جہاں اسکو کرنا مال کیا یا اسکو لے مشاہدہ کرنا اسکو۔ المعانی البدیہ</p>

اکثر علماء	امام مالک	امام احمد
<p>نزدیک عطا لازم آتی ہیں</p> <p>اوسپر دو کفارہ</p>	<p>متفق بابام ابو حنیفہ</p>	<p>متفق بابام شافعی</p> <p>متفق بابام مالک</p> <p>متفق بابام شافعی</p>

امام مالک	امام حماد	امام شافعی	امام ابوحنیفہ
<p>در ندون منہ پہنچا اور لوٹنے جزا نہیں ہے وحشی ہون درندہ بایزیدہ شل ہنری اور فہد اور غراب اور حدات کے نہیں جزا ہے بیچ ان کے پس خلاف کیا ہے اس وقت مالک نے شافعی کا اول جانور دن میں کہ نہیں کہا جائے ہیں تہا دن جانور دن کہ قیمت اونکی منہ کو نہیں ہوتی ہے مانند لومری اور شکرہ اور باز کے لئے اسلئے کہ نزدیک مالک کے اونین جزا۔ الما البیہ</p>	<p>مفق یا امام شافعی اور بعض خلاف ہے واجب ہوگا اور جزا۔</p>	<p>جب جو صغیر اکول اور نہ ستولہ ہو اکول نہ حرام ہوگا قتل اسکا ساتھ احام کے۔ نہیں جزا ہے اور سون صحیح کہ لومری میں ہلا الما البیہ</p>	<p>حرام ہوگا قتل ہر شے کا ساتھ احرام اور جب ہوگا جزا او کی قتل مگر شیرینی کے قتل سے صمان لانعم ینگا ساتھ کتر کی قیمت اور بکر میں سے یعنی کتر ہوگی بکر سے قیمت لازم آئے گی اور اگر بکری کتر ہوگی قیمت سے تو بکری لانعم ینگا الما البیہ</p>

لا ینک
شیخ
نہیں

جب جھکے صید اور
دیجا وہدا تو بد من اور
کے نہیں واجب ہوگا
اور ہر جزا۔ الما البیہ

امام شافعی	امام مالک	دیگر علما
جس حد کے مار ڈالنے سے جزا آتی ہے اُس کے	لازم آتا ہے انڈی کے	اور حکم کیا ہو اس میں مقرر حسن سے
اُنڈی کے بھی تلف کر ڈالنے کا	تلف کرنے سے دوسرا	بیچ اُنڈے سے تمام خیرین اللہ علیہ
سے بھی جزا آتی ہے	ہنہن ہنہن آتا ہے	اور نہیں واجب کیا ہو بیچ اُنڈے
اور وہ قیمت اوٹلی	پر بندہ کے اُنڈے میں	کے بڑے بڑے تلف کر نہیں کچھ نہ
ہے۔ العالی البیہ	المعانی البیہ	واؤد و مفرنی اور داؤد اور اہل طہار کے
		نہیں لازم آتا ہے کچھ۔
		عطا سے دو روایت ہیں۔ ایک
		روایت میں لازم آتا ہے میڈنا
		دوسری روایت میں لازم آتا ہے
		ایک سو بیس بیس نامہ کہ انڈی میں ہے
		اور کچھ کے دو اُنڈے مالک میں
		لازم آتا ہے۔ اور زونک نامہ
		واجب ہو بیچ اُنڈے نامہ کے بچہ
		اونٹ سے اتنے جتنی مقدار اُنڈے
		لاہین اُنڈے سے ہزار روپیہ واسطے
		بیت اللہ کے پس اگر نہیں پایا
		اُسے اونٹ کا بچہ پس ہے اور سپر
		بعض میں اُنڈے کو کبھی اور اگر نہیں پایا
		اوس کے بکری کو بیس نامہ ہوتا ہے
		مسکینوں کو ادا اگر شادی اسکو دے
		رکھو اُنڈے سے دین۔ العالی البیہ

اور حکم کیا ہو اس میں مقرر حسن سے

دیگر علما	امام شافعی
<p>نزدیک ابی عبیدہ اور ابن عباس اور نخعی کے بدنہ</p>	<p>واجب ہے مثل شمار و حشمی ہونے کا۔</p>
<p>نزدیک ابن عباس کے اونٹ ہے نزدیک عطا کے بکری ہے المعانی البدیعیہ</p>	<p>المعانی البدیعیہ</p>
	<p>ارنب یعنی خرگوش کے قتل میں ایک ہتھائی بکری کے جو پوری ایک برس کی نہیں ہوئی۔ المعانی البدیعیہ</p>

اور کچھ نہیں لازم آتا ہے مار ڈالنے کٹھنہ کتے اور بھیرے اور جیل اور کوئے سپہ
اور کوئے نجاست خور سے ۔

اور کوا کہیت کہانے والا شمار میں داخل ہے اور کچھ نہیں لازم آتا ہے ملکہ
حمیہ یعنی سانپ اور عقرب یعنی کچھو ۔ اور قارہ یعنی چوہی ۔ اور زنبور یعنی بھر
اور نخل یعنی چوہنٹی ۔ اور سرطان یعنی کنیکڑی ۔ اور ذباب یعنی بکھی ۔
اور بق یعنی ڈانٹس ۔ اور بوض یعنی مچھر ۔ اور برعوث یعنی پسو ۔ اور قرا یعنی
چھچھری دکھل ۔ اور سلخات یعنی کچھوے سے ۔

اور نہیں لازم آتا ہے کچھ مار ڈالنے زہریلے جانوروں سے مانند قنفذ یعنی سیسی
اور خفاہ یعنی گبرولی کیڑی کے ایسا ہی ہے فنادی قاضیخان میں ۔

اور ایسا ہی ہے نہیں لازم آتا ہے کچھ مار ڈالنے حلم یعنی بری چھچھری سے اور
مار ڈالنے چیمپکلیون اور صباح میل سے ایسا ہی ہے سراج دلمج میں ۔ اور
ضیع یعنی کفار اور غلب یعنی کوکھڑی کہ نہیں اتھا کرتی ہے ساتھ انڈا کے غالب
نہیں جائز ہے قتل اوسکا ۔ اور نہیں لازم آتا ہے انکے قتل سے کچھ
ایسا ہی ہے غایتہ سر دجی میں ۔

عالمگیری

روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور میں
انہیں گناہ اوس پر کہ مارے اور ان کو حرم میں اور احرام میں نہ چڑھا۔ اور کوا
اور چیل۔ اور بھو۔ اور کتا لنگھنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

ف

کوتے سے مراد سیاہ اور سفید ہے کہ وہ اکثر موار خجاست کھاتا ہے جس کا
روایت آئندہ میں آیا ہے اس سے نکل گیا۔ کوا کہہنی کھانی والا کہ رنگ اوس کا
سیاہ ہوتا ہے۔ اور چوچ اور پادون اوس کے سرخ اوس کے کٹھنہ

کے حکم میں ہیں سب جانور درندے حملہ کر نیوالے۔ ع
اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ فرمایا پانچ جانور موزی مارے جاویں حل میں بھی اور حرم میں بھی نیو
بنیہ حرام کے ہو ماریا لایا احرام باندھے ہو سناپ اور کوا اہل۔ اور چو
اور کتا لنگھنا۔ اور چیل۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

ف

حرام ہے مارنا اوس کئے کا کہ جس میں منفعت ہو اور ایسے ہی مارنا اوس
کئے کا کہ جس میں نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانور وں کا کہ مذکور ہوا

حصہ اسی پر نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے سب موذی جانوروں کا ماتہ چوٹی
 اور مچھرا اور سپو اور چٹھری اور کھنسل اور ماتہ اس کے اور اگر مارے جو ن لند
 حمد چاہے - عبدالحق ملا علی قاری ملتقی

درخت کاٹنا حرم کا

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>درخت حرم کا کاٹنے سے ضمان لازم ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا اور اگر فو آتا ہے۔ بھارے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ برابر ہے ضمان لازم آئیکل کوہ درخت کہ جایا ہوا اللہ نے اور وہ درخت کہ جایا ہو آدمیوں نے جنکی بڑ حرم میں ہو۔ نزدیک بعض شافعیہ کے جسکو جایا ہو آدمیوں نے جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ شجر حرم میں ضمان لازم آتا ہے بقدر شجر کے پس واجب ہوتی ہے بڑے درخت میں کٹا اور چھوٹے درخت میں بکری اور منوسطوخت بھی بکری۔ جب کان کوا ایک شاخ درخت کے ضمان لازم آئیکل بقدر کمی قیمت درخت کے۔ المعانی البیہ</p>	<p>اگر ہوا میں جنس سے کہ جسکو آدمی جانتے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا اور اگر فو آتا ہے۔ بھارے ہین جائز ہے کاٹنا اوسکا۔ المعانی البیہ</p>

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
<p>متفق یا امام شافعی نہیں واجب ہوتا کہ صمان اوس رخت میں کہ جسکو جمایا ہو آدمیوں نے بے اوس جس سے کہ جسکو جلاتے ہیں آدمی ہو یا نہ ہو۔ المعانی البدیعیہ</p>	<p>صمان لازم نہیں آتا ہے ساتھ ضرر کے و آؤ ابو ابی ثور</p>	<p>نزدیک مجاہد اور عطا اور عزوم بن دینار کے جائز ہے کاٹا سوا کا درخت سے اور حکایت کیا ہے اسکو ابو ثور نے شافعی سے بھی المعانی البدیعیہ</p>

نکاح کرنا

امام شافعی		امام ابوحنیفہ
<p>نہیں جائز ہے محرم کے لئے اپنا نکاح کرنا یا دوسرے کا بولایت اپنے نکاح کرادینا۔</p>	<p>حکیم ابن عباس</p>	<p>جائز ہے محرم کو اپنا نکاح کرنا اور بھی دوسرے کا نکاح انہی ولایت سے کرادینا</p>
<p>نہیں جائز ہے یعنی احرام نہیں منگ کرنا، رجوع کرنے سے بعد طلاق کے۔ جب نکاح کیا ہو محرم یا محرمہ سے تو تفریق کیا دے اولن و دولن کے درمیان بدون طلاق کے۔</p>		
<p>المعانی البدیہ</p>		

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
<p>متفق باہم شافعی</p> <p>نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسے لہتین کر وہ جاننا ہو کہ یہ حرام ہے افسہ تو باطل ہو گا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ - المعانی البدیہ</p>	<p>متفق باہم شافعی</p> <p>نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسے لہتین کر وہ جاننا ہو کہ یہ حرام ہے افسہ تو باطل ہو گا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ - المعانی البدیہ</p>	<p>نزدیک امامیہ کے جب نکاح کیا ہو محرم نے اوسے لہتین کر وہ جاننا ہو کہ یہ حرام ہے افسہ تو باطل ہو گا نکاح اوسکا اور نہ حلال ہوگی اوسکے لئے وہ عورت ہمیشہ - المعانی البدیہ</p>
<p>ایک روایت میں</p> <p>دو روایتوں میں سے</p> <p>منع کرتا ہے احرام</p> <p>رجوع کرنے سے</p> <p>بعد طلاق کے -</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>نفریق کیجا دے</p> <p>درمیان اون دونوں کے</p> <p>ساتھ ایک طلاق کے</p> <p>المعانی البدیہ</p>	<p>نفریق کیجا دے</p> <p>درمیان اون دونوں کے</p> <p>ساتھ ایک طلاق کے</p> <p>المعانی البدیہ</p>

کانٹے نکالنے سے خون نکلنا

امام شافعی

جب خون نکالا ہو پانوں کا واسطے نکالنے کانٹے کے پس نہیں لازم آتا کہ
کچھ اوسپر اگرچہ کاٹ ڈالا ہو جلد کو۔

المعالی البدیہ

سینگی و جینے

امام مالک	امام شافعی	
<p>فدینا واجب ہے اوپر فرمایا اگر ضد لی ہو یا پہنچے لگوا ہوں۔ المعانی البیہ</p>	<p>زیدہ جائز ہے محرم کو جائز ضد لینا اور پہنچے الگو انا حبیب قطع ہو کچھ بالون میں سے المعانی البیہ</p>	<p>روایت ہے ابن عباس سے کہ کہلہری جائز ہے محرم کو جائز ہوئی سینگی کجوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نقل لگوا انا حبیب قطع کی یہ بخاری اور مسلم نے روایت ہے عبد اللہ بن شیبہ مالک سے یاسعہ اللہ کہ بیٹا جینے کا ہے کہا سینگی کجوائی بنیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو بیچ سر اپنے میں حالت احرام میں بیچ مکان کجی جبل کے ماہ مکہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔</p>

روایت ہے انس سے کہ اسٹنگی کھجانی یعنی بھری ہوئی وصول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہی محرم نشت قدم پر سبب درود
کہ تھا اونکے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے۔

اور ضرور نہیں ہے بچپنا چھپنے لگوانے سے۔ نہر الفائق
چھپنے لگانا بدون دور کرنے بالون کے جائز ہے۔ اور ساتھ دور کرنے
یا لونکے موجب دم حبیا کہ روا المختار میں ہے۔

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ چھپنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس حال میں کہ محرم تھے روایت کیا اس کو با چھپنے
تیسیر الوصول

روایت کیا نافع نے ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے نہ چھپنے لگائے محرم
مگر یہ کہ ہو لاچار طرف اوس کی بسبب ضرورت کے۔ روایت کیا
اسکو مالک نے۔

مشی یا پتھر ون جمع کالانا جائز ہے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد
<p>بہنیں جائز ہے اخراج بھی جمع کا اور اوسکے پتھر و نکا اور نزدیک بعض آدمیوں کے جائز ہے۔ المسألة اربعة</p>	<p>متفق بابام ابوحنیفہ</p>	<p>متفق بابام ابوحنیفہ</p>

مجلس واحدین محظورات چند کا ہونا

امام احمد	امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>بعض نہایت</p> <p>متفق با امام مالک</p> <p>تینوں باتوں میں ایک کفارہ</p>	<p>جب مونڈا ہو کسی بار اور نہ کفارہ دیا ہو اول کسی ہو گا ایک کفارہ دینا ایک قول میں -</p> <p>متفق با امام شافعی دوسرے قول میں لازم ہو دو کفارہ قول میں -</p> <p>جب خوشبو لگائی ہو اور نہ کفارہ دیا ہو بال مونڈا اور بال کثیر پہنا اور قصد کیا ساتھ ساتھ ترک حرام کا اور نہ کفارہ دیا ہو اور نہ مختلف اور نہ ہر ایک کفارہ واحد میں لازم ہو گا یہی پہلے کا یا نہ کفارہ دے چکا ہو اور نہ کفارہ ایک کفارہ اور اگر نہ ہو اور ایسے ہی جب خوشبو لگائی نہ ہو اور مجلسوں مختلف میں پہنا ہو سلا کثیر - ایک قول میں لازم آئے گا ہر ایک کے موافق قول مالک کے ہے - دوسرے ایک کفارہ قول میں لازم ہو گا ایک کفارہ بقاری کا اور نہ کفارہ</p>	<p>جب خوشبو لگائی ہو اور نہ کفارہ دیا ہو بال مونڈا اور بال کثیر پہنا اور قصد کیا ساتھ ساتھ ترک حرام کا اور نہ کفارہ دیا ہو اور نہ مختلف اور نہ ہر ایک کفارہ واحد میں لازم ہو گا یہی پہلے کا یا نہ کفارہ دے چکا ہو اور نہ کفارہ ایک کفارہ اور اگر نہ ہو اور ایسے ہی جب خوشبو لگائی نہ ہو اور مجلسوں مختلف میں پہنا ہو سلا کثیر - ایک قول میں لازم آئے گا ہر ایک کے موافق قول مالک کے ہے - دوسرے ایک کفارہ قول میں لازم ہو گا ایک کفارہ بقاری کا اور نہ کفارہ</p>

دیگر علما		امام مالک
<p>نزدیک عطا اور عمر بن ابی بنار کے جب مونڈا ہوا اور خوشبو لگا ہوا اور پہنا ہوا لازم ہوگا کفارہ وہ صغیر سے کیا ہو یا فرق نہ کیا ہو۔</p> <p>تزوید حسن کے خوشبو اور لباس جنس واحد میں یہی قول ہے بعض شافعیہ کا</p>	<p>اسحاق</p> <p>ایک کفارہ</p>	<p>بب مونڈا ہوا بالون کو اور خوشبو لگائی ہو اور کانا ہونا خون کو ایک کفارہ مکث وقت میں لازم ہوگا ایک کفارہ وہ شخص نے کہ پہنا ہوا سنے کپڑے بنت کرتا ہوا جسے نکال دینا تک اپنی عورت زوال تک یہودیہ و غرض واحد کے لازم ہوگا ایک کفارہ۔</p> <p>ایک کفارہ</p> <p>بنت ال لیا ہو کپڑے نکورائیں اور ہناؤ نکورائیں لازم ہوگا ایک کفارہ ایک کفارہ</p> <p>رچہ دراز ہوا ہویہ اور یہی ہے توڑنے شافعی لکھا ہے</p>

امام شافعی	امام ابو حنیفہ
<p>جب کیا محظورات احرام بطریق ترک احرام کے لازم آئے گا جو منہر محظور کے ایک کفارہ جب مکرہوں محظورات احرام میں مجلس واحد میں اس طرح کہ پہنا سلاخی پہننا یا خوشبو لگانا پہن خوشبو لگانا بعد اسکے کہ کفارہ دے چکا ہو لازم آئے گا اوس کو کفارہ دینا واسطے دوسرے کے دوسرا کفارہ۔ اور اگر کیا اوس کو پہلے اسکے کہ کفارہ دے اول سے اور ہو سبب واحد تو اوس میں دو قول ہیں۔ قول قدیم یہ ہے کہ کافی ہے ایک کفارہ قول جدید یہ ہے کہ لازم ہے اوس کو ہر ایک کے لئے ایک کفارہ اور اگر ہو مختلف زمین طریق ایک طریق یہ ہے کہ واجب ہو گئے دو کفارہ ہیں ایک ہی قول دوسرے طریق میں دو قول ہیں۔</p>	<p>سب میں ایک کفارہ ایک کفارہ</p>

امام مالک	امام احمد
<p>چند میں کفارات میں اور باقی محظورات</p> <p>میں ایک کفارہ</p> <p>و طی میں ایک کفارہ - اور باقی</p> <p>محظورات میں کئی کفارہ -</p>	<p>مستفیح امام شافعی</p> <p>لازم ہے اس میں ایک کفارہ جب تک</p> <p>کہ کفارہ دیا ہو اور اگر کوئی مجلسوں میں</p> <p>تو اس میں ہر ایک کے بموجب کفارہ</p>

مظاہر الحق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح کی جلد دوم کے صفحہ ۱۴۴ ہین
مولانا حاجی محمد قطب الدین صاحب مرحوم مغفور نے لکھا ہے
کہ رسالہ فارسی حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب زاد اللہ شرفاً
کا کہ او سہین مسائل ضروری حج کے معتبر کتابوں سے بہت
اچھی ترتیب سے لکھے ہین اس عاجز کے ہاتھ لگ گیا اوسکو
مہندی زبان میں کر کر لکھتا ہوں۔ چنانچہ واسطے فائدہ خالص عام
کے مجھے مسد امداد العلے نے بھی اخیر میں چہ
بحرف لکھوا دیا ہے۔ فقط

حاجتا چاہئے کہ جو کوئی ارادہ حج کا کرے اس کو چاہئے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی
رضا مندی اور ادا فرض کا ارادہ کرے کچھ خیال نام نمود کا نہ ہو الا سبحت بباد جاوگی
پہر اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہے تو جب بہار میں پہنچے کہ طرف مکہ معظمہ کی جانے لگے
مجازی یلم سے احرام باندھے اور باندھنا احرام کا چار طریقے اول فقط احرام حج کا باندھنا اگر کو
افراد کہتے ہین۔ دوسرے یہ کہ احرام عمر کیا باندھے پہر مکہ معظمہ میں پہنچ کر افعال عمر حج کو مہینہ پھر کر کر
احرام نخل او پہر احرام باندھ کر حج ادا کر اس قسم کو نسخ کہتے ہین۔ تیسرے یہ کہ احرام عمر کیا باندھے پھر حج میں پہنچ کر

کہہ کر احرام سے نکل آوے۔ چوتھو یہ کہ مسقات پر یا محاذی اوس کے پہنچ کر
 احرام حج اور عمر بیکسا تہہ باندھے پس اس صورت میں مکہ شریف میں پہنچ کر افعال
 عمر کے بجا لاوے اور احرام سے نہ نکلے جبکہ ایام حج کے آدین افعال حج کے
 کر کر احرام سے نکلے اس کو قرآن کہتے ہیں اور یہ امام اعظم رحمہ کے نزدیک افواہ
 و تمتع سے بہتر ہے پس جب ارادہ احرام باندھنے کا کرے تو مستحب ہے کہ ناحق
 ماتھ یا لون کے اور بال بفلون اور زینان کے دور کرے اور لبین لواوے اور
 اگر عادت سر نہ اینکی ہو تو سر ہی منڈواوے والا کنگھی کرے اور اگر بیوی یا
 لونڈی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پہر وضو کرے یا نہاواوے اور نہانا افضل
 ہے اور باندھے لنگ اور اوڑھے چادر غنی اور سفید اور یہ افضل ہے اور اگر
 دو لونڈی ہوں ہوں یا پہنے ایک کپڑا کہ اوس سے ستر ڈھک جاوے تو ہی
 جائز ہے اور خوشبو لگامے اور پڑھے دو کعتیں پہر اگر ارادہ قرآن کا رکھتا ہے
 تو یوں کہے اللہم انی ارید الحج والعمرة فیسرهالی و قبلہا سنی اور اگر ارادہ تمتع کا کرے
 تو یوں کہے اللہم انی ارید العمرة فیسرهالی و قبلہا سنی اور اگر ارادہ افراہ کا کرے
 تو یوں کہے اللہم انی ارید الحج فیسرهالی و قبلہا سنی اور اگر نیت دل ہی سے کرے
 تو ہی کافی ہے پہر لیک کہے پس جب لیک کہو بہ نیت حج یا عمر کے تو محرم ہوا

۱
 چاہئے
 اور
 کہ
 سید

اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک والملك لا شریک لک ان الفاظ سے کم نہ کہے اور زیادہ کہنا جائز
چنانچہ الفاظ بھی منقول ہیں لبیک وسعدیک وانخیر سیدیک لبیک والرضا
لبیک العمل لبیک اللہ اخلق لبیک بعد ازان اکثر اوقات لبیک آواز بلند سے
کہتا رہے خصوصاً بعد نماز کے خواہ نماز فرض ہو خواہ نفل اور وقت سحر کے اور
وقت ملنے کے قافلہ سے اور وقت چڑھنے کے ملندی برابر وقت اور تنکے بلند سے
جبل میں غرض کہ اس سفر کو حکم نماز کا ہے جیسکے نماز میں وقت اتصالات کے تکبیر
کہتے ہیں ایسے ہی اس سفر میں وقت اور ترے چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک
کو روز بان کہے اور جبکہ محرم ہو تو لازم ہے کہ کتنی چیزوں سے پرہیز کرے یا مہاجر
نہ پہننے مانند کرتہ اور اگر کپڑا اور جامہ اور فرغل اور جہ اور قبا اور پانجامہ اور بارانے
اور موزے - اور داستانہ اور ٹوپی اور مانند انکے اور برادر پہننے سے اوپر رکھا پہننا
ہے کہ بطرح عادت ہے اسکے پہننے کی اگر خلاف عادت پہننے تو کچھ مضائقہ نہیں
مثلاً کرتی یا پانجامہ کو بنین نہ پہنے اور اگر اکبر اور لے یا بطرنگ کے باندھے
تو کچھ مضائقہ نہیں اور محرم نہ پہننے کی پرہیزگین کو نکاح ہوا ہو خوشبو و لہرنگ سے مانند
زعفرانی اور کسینی اور مانند انکی لیکن جو مہاجر ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے

اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزیں کہ باعث جماع کی ہیں نکرے مانند
 بوسہ لینے اور ہاتھ لگانے شہوۃ سے اور باتیں بھیانی کی اور ذکر جماع کا ورنہ
 عورت کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جنگ و جدل نکرے اور
 شکار صحرائی و وحشی نکرے حتیٰ کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ تباوے
 او سکو اور نہ مدد کرے شکار کرنا ایسی اور شکار دینا ایسی مانند چھلی کی درست ہے
 اور استعمال خوشبو کا نکرے اور ناخن اور بال سر اور ڈاہی کی بلکہ تمام بدن کی
 دھونے نہ منہ دواوے اور نہ کمر دواوے اور نہ اوکھیرے اور بال سر و ڈاہی
 کے خطمی وغیرہ سے نہ دھوے اور جائز ہے محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام
 میں اور گہر کی اور کجاوے کے سایہ میں بیٹھنا اور باندھنا بھیانی کا کہ میں اور
 دشمن اپنے سے اور مومنہ اور سرکشی چیز سے نہ ڈانکے اور چون نہ مارے
 اور مارا کتنے ایک بال اور نکا حالت احرام میں جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے
 اور نہ صارتہ وہ یہ ہیں کوتا اور چیل اور سانپ اور بچہ اور چوہا اور چھڑی اور کچھوا
 اور ہیر یا اور گدڑ اور بچہ دانہ اور کبھی اور چنونا یا اھ گرگٹ اور بٹر اور سپو اور سر
 اور مچھراور درندہ حملہ کرنا والا اور اور جانور موزی اور فرائض حج کے چارہاں
 اول احرام دوسری وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اسکا بعد زوال ہے

اور نہ تباوے
 اور نہ مدد کرے
 اور نہ اوکھیرے
 اور نہ کمر دواوے
 اور نہ دھونے

فجر عید النعمی تک ہے اور تیسری طواف زیارتہ کہ روز عید النعمی کے کرنا بہتر ہے
 اور ایام نحر سے تاخیر کرنا بہتر ہے اور چوتھی ترتیب ان افعال میں ہے
 اول احرام باندھنا اور بعد ازاں وقوف عرفہ کرے اور بعد ازاں طواف زیارت
 اگر ایک ہی امنین سے فوت ہو گا حج نہیں ہو نیکا اور واجبات حج کے یہ ہیں
 وقوف مزدلفہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا اور مروہ کے اور کھڑکیاں مارنی مناروں
 اور طواف الصدر یعنی طواف الرضخت کرنا آسانی کو یعنی جو کہ کئی کارہی والی نہ ہو
 اور سر مشکانا یا بال کتروانی اور احرام میقات سی باندھنا اور وقوف عرفات
 آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضوں نے
 اسکو سنت کہا ہے اور طواف شروع کرنا دامن طوسی اور طواف پیادہ پا کرنا
 اگر کچھ غدنہوا اور طواف با طہارت کرنا اور طواف میں ستر ڈھانکنا اور سعی درمیان
 صفا اور مروہ کے صفا برسی شروع کرنے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے
 پیادہ پا کرنا اگر غدنہوا اور ذبح کرنا بکری یا مائد اسکے کا قارن اور متمتع کو اور
 بعد ہر سات شوط کے دو رکعتیں پڑھنا۔ اور ترتیب درمیان رمی اور حلق
 اور ذبح کے اسطرح کہ اول رمی کرے پہر ذبح پہر حلق پہر طواف زیارت کرے
 اور طواف زیارت ایام نحر میں کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ طواف کے اندر آجاو

اسطرح سے
 ترتیب
 احرام باندھنا
 سی باندھنا
 طواف زیارت
 عرفات
 مزدلفہ
 سعی
 حلق
 ذبح

اور سعی در میان صفا اور مرو کیے بعد طواف کے کرنی اور حلق مکان معین اور
 اور زمان معین میں کرنا یعنی حرم میں اور ایام نحر میں اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی
 جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزیں کہ اس کے ترک سے دم لازم آوے
 وہ بھی واجب ہیں اور سوائے ان کے سنتین اور آداب اور مستحبات ہیں اور دم
 عبارت ہے جان فوج کرنے سے خواہ اونٹ ہو یا گائیں یا بکری یا مانند ان کے
 اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے
 حالت حناب میں یا حیض میں یا جماع کرے بعد وقوف عرفہ کے پہلے سر منڈانے
 کے تو انہیں نحرین کفایت کرنا لگد بندہ یعنی اونٹ یا گائیں اور اپنی ہدی قرآن اور
 نعت اور ہدی نفل اور قربانی میں سے کہا نا مستحب ہے اور سوائے اس کے میں سے
 اسکو کہا نا نہیں جائز اور اگر ہدی قرآن اور نعت سے عاجز ہو تو اسپر دس روز کے
 لانعم ہیں تین روز سے پہلے دن نحر کے اور افضل یہ ہے کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے
 واقع ہوا اور سات روز سے بعد از فسخ حج کے رکھے جہاں چاہے رکھا اور اگر
 پہلے سر منڈانیکلی ہدی پر قادر ہو تو اسپر ہر سے ہے لازم ہے اس وقت روزہ
 بدل نہیں ہونی کا اور صیقت کہ ارادہ کئے میں جائینکا کرے تو ہاں سے اور مستحب
 ہے اور جانب لمبہ کی مکہ معظمہ سے کہ غنہ علیہ ہے داخل ہوو اور دن کو جانا مکہ میں

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

بہتر ہے رات کے جلنے سے اور جبکہ شہر میں داخل ہونے سے تو اول مسجد الحرام
 میں جاوے بعد کہنے اسباب کے جہاں رکھنا منظور ہو اور بہتر اور مستحب ہے
 کہ وقت داخل ہونے سے مسجد الحرام کے لبیک کہے اور دروازہ نبی شریف کے سے
 کہ اس کو باب السلام بھی کہتے ہیں مسجد میں جاوے اس حال سے کہ متواضع
 اور خشوع کر نیوالا اور ذلیل جلنے والا اپنے کو اور بزرگی کعبہ کو لحاظ کر نیوالا
 اور رجم کر نیوالا ہو جب بیت اللہ کو دیکھے تو تکبیر و تہلیل کرے اور جب مسجد الحرام
 میں داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدوم کہ قارن اور منفرد وغیرہ کی کے لئے سنت
 ہے بجا لاوے اس طرح کہ اول مونہ حجرا سود کی طرف کر کر تکبیر و تہلیل کرے اور
 حجرا سود کو بوسہ دے اور وقت بوسہ دینے کے دو نو ہاتھ اٹھاوے جیسکہ
 وقت تکبیر تحریم کے اٹھاتے ہیں اور بوسہ دینا اس صورت میں ہے کہ کسبکو
 ایذا نہ ہو پس اگر سبب از دحام کے بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چومے
 اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لکڑی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دونو تہلیل تو
 سے اشارہ کر کر انکو چومے اور تکبیر و تہلیل اور تحمید کرے اور درود پڑھے اور
 طواف جانب حجرا سود سے شروع کرے اور سات بار گز خانہ کعبہ کے پہرے
 اور طواف بے ریأت و منطباع کرے یعنی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر

تکبیر و تہلیل
 سننا واجب ہے
 اگر اس سے
 سہواً

بائین مونڈ ہے پر ڈالے اور سات بار مع حطیم کے طواف کرے اور اول تین
 پہر و زمین بدل بھی کرے یعنی جلد چلے مونڈ ہے ہلا کر اور سینہ نکال کر جیسے بانسے
 چلنے میں اور جبکہ حجر اسود پر گزرے اور سیطرح کرے کہ جو پہلے کیا تھا یعنی بوسہ
 وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی حجر اسود کے بوسہ دینے پر
 کرے اور رکن ینانی کو کہ سامنے حجر اسود کے ہے بوسہ نہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا کر
 بعد ازان دو رکعت نماز ادا کرے کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز نزدیک
 مقلم براہیم کے پڑھے اور اگر سبب از و عام کی وہاں نہ پڑھ سکے تو مسجد میں جہاں
 چاہے وہاں پڑھے اور اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے قل یا اے اور دوسری
 رکعت میں قل ہو اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چاہے زمزم پر جا کر بانی
 بیٹ بہر کر موی اور پہر مقام ملتزم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و
 تہلیل اور درود پہر پڑھے اور مفرد کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے سعی دریا
 صفا اور مرویکے کرے اور اگر بعد طواف قدم کے کرے تو بھی جائز ہے پس
 مسجد احرام سے باہر ٹھکر طرف صفا کے آوے اور صفا پر اسقدر ربلن ہو کہ غار مکعبہ
 نظر پڑھے اور بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے اور ہاتھ اوٹھاوے دعا کے لئے
 اور تکبیر و تہلیل اور حمد اور درود پڑھے اور جو چاہے دعا کری پہر طرف مرویکہ اور

اور رات کو مناہین رہے اور روزِ عرفہ کی نماز فجر کی تاریکی میں پڑھ کر طرفِ عرفات کے جاوے اور اگر آٹھویں تا بیسویں مناہین نہ آوے اور دنِ عرفہ کے عرفات کو جاوے تو بھی جائز ہے لیکن خلافِ سنت ہے اور عرفات میں جس جگہ کہ چاہے اور ترے سوائے بطنِ عترت کے اور اترتا نزدیکیِ جبلِ عرفات کے افضل ہے اور اس دن بعدِ زوال کے نہادے کہ سنت ہے اور عرفات میں وقوف کرے کہ فرض ہے بدو ن اوس کے حج ادا نہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سننے اور ہمراہ امام کے بشرطِ حرام کے نماز ظہر اور عصر کے جمع کرے اور استغفار اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ عاجزی اور تذلیل اور اخلاص کے بہت پڑھے اور اپنی حاجت مانگے اور وقتِ غروب ہونے آفتاب کے ہمراہ امام کے مزدلفہ میں آوے اور درودِ راہ میں استغفار اور لبیک اور حمد اور درود اور اذکار بہت پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں آنکر ہمراہ امام کے نماز مغرب اور عشاء کی جمع کرے اور رات کو وہیں رہے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے اور سخت ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوتِ قرآن اور ذکر اور دعائیں مشغول رہے اور بچر دہونے فجر کے تاریکی میں نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ میں جہاں چاہے سوائے وادیِ محسر کے بلکہ جب اوس وادی سے گزرے تو عہدہ دہانے گزرے اور پھر فجر کے وقوف کرے رتوبی

ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے مناکو زمانہ ہوا اور
 وہاں پہنچ کر حجرۃ العقبہ پر سات سنگریزے مارے اور جب اول سنگریزہ مارے
 تو لبیک ہو فوف کرے پھر جانور فوج کرے پھر سر منڈا دے یا بال کترا دے
 بعد اذان مکہ میں آنکر طواف الزیارت کرے اگر کسی پہلے کی ہے پس اس وقت حاجت
 سنی کی نہیں اور اگر پہلے سنی نہیں کی ہے تو بعد طواف الزیارت کے سنی کرے
 جس طرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈا نیکی کے مستحب ہے کہ ناخن کترا دے اور بین
 لہو او سے اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈا نیکی جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال
 ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف الزیارت کے
 حلال ہو دینگی اور بعد طواف الزیارت کے منامین آنکرات کرے پھر ایام منامین
 و نکو کہ میں جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہے اور رات کو منامین رہے اور دوسرے
 دن بھر کی یعنی گیا یہ یوں کو تینوں حجرات یعنی منار و نیر رمی کرے پہلا حجرہ کہ متصل
 مسجد خیف کے ہے اسکو حجرہ اولیٰ اور حجرہ ادنیٰ کہتے ہیں اس پر سات سنگریزے
 مارے اور بعد اذان اس حجرہ پر کہ متصل اس کے ہے اسکو حجرہ وسطیٰ کہتے ہیں
 اور بعد اذان حجرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت مارے سنگریزے
 کے تکبیر کرتا رہے اور اس طرح تیسری دن یعنی بارمین کو تینوں حجرات پر سات

سنگریزے مارے اور چوتھوں یعنی تیرہویں کو اگر وہاں رہے تو اوپر رومی تینوں
 حمرات کی لازم ہے اور اگر کچھ کیا تو رومی ماوس سے ساقط ہوئی اور وقت رومی کا
 گیارہویں بارہویں تیرہویں میں بعد زوال کے ہے لیکن تیرہویں کو اگر پہلے وال
 سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رومی کرے تو جائز ہے اگرچہ سنون بعد زوال کے
 ہے اور گیارہویں اور بارہویں میں پہلے زوال سے رومی کر لی جائز نہیں اور مستحب
 کہ سنگریزے چھوٹے ہوں بہت بڑے ہوں اور پاک ہوں اور نزدیک حمرات سے
 سنگریزے نہ لبوے بلکہ مزدلفہ سو یا راہ میں سے لبوے اور چٹکی میں پکڑ کر پھینکے
 اور وقت رومی کے فاصلہ حمرات سے کم یا پنج ماہتہ سے ہوا اگر زیادہ ہو تو مضائقہ
 نہیں اور جو رومی کہ بعد اسکے رومی ہے یعنی رومی حجرہ اولیٰ اور حجرہ وسطیٰ کے پیادہ
 کرے اور جو رومی کہ بعد اسکے رومی نہیں یعنی رومی حجرہ العقبہ پیادہ اور سوراؤ میں
 یکساں ہے اور شیبہ نالہ میں کہڑے ہو کر طرف بائیں کی رومی کرے اور اوقات
 مسنودائیں ماہتہ کی طرف ہو اور کعبہ بائیں ماہتہ کی طرف اور اگر سنگریزے منارونے
 اور پڑیں تو درست نہیں منارہ پر ملا نزدیک چوبیس سنگریزے بائیں ماہتہ سے
 پھینکے اور ہر سنگریزے علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب کے ساتھ ایک
 جائز نہیں اگر ڈالے گا تو وہ ایک ہی کٹر پھینکا گنا جاوے گا اور بعد ان افعال کے

وہی ہین جو حج میں ہین اور احکام جنایات کی یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا
 ایک عضو کا لپکے یا خضاب اپنے سر پر مہر دیکارے یا استعمال سینکا
 کرے یا پہنچے کپڑا پہنا یا تمام روزا و سطح کہ عادت ہے اوس کے پہننے کی
 یا ڈھنگے اپنے سر کو تمام روز یا شداوی سر چوتھائی یا زیادہ اوس یا ایک نفل
 یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن و دونو ہاتھ کے بل و لون
 یا نون کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت
 حیات میں کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے
 یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی بارون
 دل کی ترک کرے یا سر شداوے خارج حرم سے یا حالت احرام میں لہو سے لہو
 بیوہ یا چہرے او سکوسا تہ شہوۃ کے یا تاخیر کرے سر نہ انیکو یا طواف زیارت کو
 ایام حرم سے یا منکرم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر شداوی پہلے فح
 سے پس ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ
 سے بال سر کے جاوے یا قارن سر شداوے پہلے فح سے پس و سپرد دم واجب
 ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کا ایک عضو سے کپڑا یا نفل پہنے کپڑا پہنا ہوا
 کم ایک روز سے یا شداوے کہ چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا

یہ ہین جو حج میں ہین اور احکام جنایات کی یہ ہین کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کا لپکے یا خضاب اپنے سر پر مہر دیکارے یا استعمال سینکا کرے یا پہنچے کپڑا پہنا یا تمام روزا و سطح کہ عادت ہے اوس کے پہننے کی یا ڈھنگے اپنے سر کو تمام روز یا شداوی سر چوتھائی یا زیادہ اوس یا ایک نفل یا بال زیر ناف کے لے یا گردن کے یا ترشواوے ناخن و دونو ہاتھ کے بل و لون یا نون کے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے یا طواف قدوم یا طواف صدر حالت حیات میں کرے یا طواف فرض بے وضو کرے یا عرفات سے پہلے امام سے پہرے یا سعی ترک کرے یا وقوف مزدلفہ ترک کرے یا سب رمی یا رمی ایک روز کی بارون دل کی ترک کرے یا سر شداوے خارج حرم سے یا حالت احرام میں لہو سے لہو بیوہ یا چہرے او سکوسا تہ شہوۃ کے یا تاخیر کرے سر نہ انیکو یا طواف زیارت کو ایام حرم سے یا منکرم کرے فعل حج کو دوسرے فعل حج پر مثلاً سر شداوی پہلے فح سے پس ان سب صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کرے یعنی گوند وغیرہ سے بال سر کے جاوے یا قارن سر شداوے پہلے فح سے پس و سپرد دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کرے خوشبو کا ایک عضو سے کپڑا یا نفل پہنے کپڑا پہنا ہوا کم ایک روز سے یا شداوے کہ چوتھائی سے یا ترشواوے ناخن کم پانچ سے یا

پانچ ترش واوے متفرق مجلسوں میں یا طواف قدوم یا طواف الصدر کے وضو کر کے
 باتزل کرے رمی ایک منار کے تینوں مناروں میں سے بعد دن نحر کے یا غیار یا
 سر منڈے پس ان صورتوں میں صدقہ واجب ہوگا اور صدقہ آدھا صاع
 گھوٹن ہے یعنی دوسیر آدھا اگر محرم استعمال کرے خوشبو کو یا سر منڈا دے یا بچے
 کپڑا سیاہوا ساتھ عذر کے یا بیماری کے پس ان صورتوں میں محرم پر لازم ہے کہ
 ایک چیز کرے تین چیزوں میں سے ذبح بکرے کرے یا چھ مسکینوں کو تین صاع گھوٹن
 دے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین روزے رکھے متصل یا متفرق آدھا اگر محرم
 شکار کرے یا تباوے شکار کو یا اشارہ کرے اسکی طرف پس اوسپر یہ لازم
 آتا ہے یعنی قیمت شکار کی ساتھ شخص دو عداوون کے حسب قیمت اوس جگہ
 کے کہ شکار کیا ہے یا حسب قیمت اوس موضع کے کہ قبیلہ اوس سے اگر موضع
 شکار میں نہ ہو اسکی قیمت پہر اگر چاہے خریدے ساتھ قیمت اوسکیکے ہدی
 اگر اسکے اوس میں پس ذبح کرے اوس کو حرم میں یا اگر چاہے خریدے اوسکا
 غلہ اور دیوے ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا صاع اگر گھوٹن ہوں اور اگر کھجور یا جو ہوں
 تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھو ہل انانج
 ہر فقیر کی ایک ایک روزہ اور ان سب جنایات میں قصدا کرنا اور بھول کر کرنا

اور عالم اور جاہل اور غیث کنز الابرار کنز الایمان ہیں اور اگر محرم خاص خوشبوئی
 بہت سی کہاوے تو دم لازم آتا ہے اور سو ننگہن خوشبوئی اور پہول خوشبو
 اور میوہ خوشبودار کسی محرم پر کچھ واجب نہیں ہوتا مگر یہ افعال مکروہ ہیں اور مارنے
 خون کے سے قدرے طعام تصدق کرے مانند ایک مٹی کی اور یہ اوس صورت
 میں ہے کہ اپنے بدن سے یا سر سے یا کپڑے سے پکڑ کر مارے اور اگر زمین پر سے
 پکڑ کر مارے کچھ واجب نہیں ہوتا اور اگر کپڑے کو آفتاب میں ٹولے اس نیت سے
 کہ جو تین مر جاوین اور جو تین بہت مرین تو او سپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع
 گیہون کا اور اگر آفتاب میں خشک ہونے کے لئے ڈالاد نیت جو و نگو مرنیکے ہنو
 اور وہ مرین تو او سپر کچھ لازم نہیں ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب
 کبھی جاتی ہیں دما میں حج کی..... پڑ ہے وقت احرام کے لَبَّيْكَ
 اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ
 لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہیں منافیہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدُكَ
 وَالْحَمْدُ يَدُوكَ لَبَّيْكَ وَالْعِبَادُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ مَلَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ اَلْحَمْدُ لَبَّيْكَ
 اور پڑ ہے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمَّا لَكَ رِضًا وَلِجَنَّةٍ وَاَحْوَدُكَ
 مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اَخْرَسْ مَلَکَ مَسْغَرِیْ وَتَبْرِیْ وَدَعِیْ مِنَ النَّارِ

وَلَطِيبٌ وَكُلُّ شَيْءٍ حَرَمٌ عَلَى الْغُرَمَاءِ مَعْنَى يَذَلُّ لَكَ وَتَحْتَفِ الْكَرِيمُ اللَّهُمَّ
أَحِقْنِي عَلَى أَحَدِ الْعُمَمِ يَا هُوَ عَلَى مَا وَعَدْتَنِي مِنَ الْحَرَمِ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْنِي
مِنْ قَدِيدِ الَّذِينَ رَضِيتَ عَنْهُمْ وَأَرْحَمِيَّتَهُمْ وَقِيلْتَ اللَّهُمَّ قَدْ أَحْرَمْتُكَ
شَجَرِي وَكَثِيرِي وَحَسْبِي وَدَهِي وَعَظَامِي أَوْرُفْهُ وَقَدْ دَخَلَ بِهِ سِرْمٌ مِنَ اللَّهِ
إِنَّ هَذَا حَرَمٌ لِي وَحَرَمٌ سَأَلْتُكَ فَحَرِّمْهُ مِنِّي وَدَهِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ اللَّهُمَّ
أَمِنِّي مِنْ عَذَابِ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ أَوْرُفْهُ بِكَرَامَتِكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي
بِمَا قَوْلًا وَأَرْفُقْ لِي بِمَا رَزَقَكَ فَكُلَّكَ لَا رَيْبَ أَنَّ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ نَجَاتٌ
النَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَمْتَعَافَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْرُفْهُ
وَقَدْ وَكَبِهَتْ إِلَهُكَ اللَّهُمَّ زِدْ بَيْنَكَ تَشَرُّبًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا
وَبِرًّا وَهَابَةً أَوْرُفْهُ وَقَدْ دَخَلَ بِهِ سِرْمٌ مِنَ الْحَرَمِ أَعُوذُ بِاللَّهِ
الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُكْرَانِهِ الْقَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
جَمِيعَ ذُنُوبِي وَأَقْرَبْ لِي أَبْجَدَ حَوَائِكِ اللَّهُمَّ لَتِ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَإِلَيْكَ رَجِعَ السَّلَامُ حَيْثُ بَدَأَ السَّلَامُ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

تبارک لیکن اور تعالیت یلکوالجلال والاکرام اور پڑھے جبکہ قرب
 ہو حج اسود سے اللہ اکبر اور پڑھے وقت ابتدا طواف کے اللہم ایماننا
 یرک و تصدقنا یرکنا یرک و وفاء یرک و وفاء یرک و وفاء یرک
 محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھے نزدیک دروازے بیت
 کے اللہم ہذا البیت بیتک و ہذا الحرم حرمک و ہذا الأمن
 امنک و ہذا مقام العائذ بالک من الناس اور نزدیک کن عراق کے
 پڑھے اللہم اینی اموذیک من الشریک والشک والکفر والنفاق
 والنفاق وسوء الاخلاق وسوء القلب والکفر فی الاصل والمال
 والاولی اور پڑھے نزدیک منبر کے یعنی پرنا کعبے اللہم اظنی تحت
 عرشک یوم لا ظل الاظہر شاک اللہم امنی بکاس محمدی صلی اللہ
 علیہ وسلم شریک لا اظہر ولا اظہر بعدھا ابدا۔ اور پڑھے نزدیک کن شامی
 کے اللہم اجعلہ حجاً مبروراً وسعیاً مشکوراً وذنبا مغفولاً ورجلاً
 ان تبور و آخر حجتی من الظلمات الی النور یا عزیز یا غفور رب
 اغفر وارحم و تمنا و تمنا تعلم انک انت الاکبر الاکرم۔ اور پڑھے
 نزدیک کن بال کے اللہم اینی اموذیک من الکفر ومن عدای القدر

وَمِنْ قَوْلِهِ الْحَيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُرْجِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 اور پُر یہ درمیان کن ہائی اور مجھ کو کہ ربنا آیتا آخرتہ تک اللہم قن عینی بما
 درختی وبارک لی فیہ واخلف علی کل حال غائبی لی بخیر لا الہ
 الا اللہ وخدہ ہا شربک لہ لہ المملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير
 اور پُر یہ دعا مذکورہ تمام طواف میں ہی اور نزدیک باقرم کے پُر اللہم بارک البیت
 العتیق اغنی عنی من النار واعد لی من کل سوء وقن عینی بما درختی
 وبارک لی فیما اتیتنی اور پُر یہ نزدیک جو کہتے کہ یہ اور وقت پُر یہ کہتے
 یا واحد یا ملجئ لا یزال عینی بغنة الغنم یا علی اللہ وقفت
 بیابک والتممت بعینک ارجو رحمتک واخشی عقالک اللہم
 حرہ شعری وجسدی علی النار اللہم کما صنت وخبی عن محبوب
 خیرک فصن وخبی عن مسأل غیریک اللہم یا رب البیت اغنی وبارک اور قنا
 ابائنا وامہا تبارک یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار یا قہر یا اذک انت السميع
 العلیم وثب علینا انک البواب الرحیم اور پُر یہ نزدیک ماہریم کے یہ آیت
 واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور پُر یہ بعد دور کثرتوں طواف
 اللہم خدا تبارک تعلم سیری وعلا نیتی فاقبل معذرتی

وَعَلَّمَ حَاجَتِي فَأَعْطَى سُؤْلِي وَتَعَلَّمَ مَا فِي نَفْسِي فَأَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا بَاسِمْ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا
كَتَبْتَ لِي وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا رَحِمَ الْوَحِيدِينَ اور پھر ہر موت پہنچے پانی زحرم کے
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِي الْإِخْلَاصَ وَالْيَقِينَ وَالْمَعَانِي
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور پھر جب چڑھے صفا پر اِنَّ الصَّفَا وَلِلَّهِ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ الْخَزْوَاعُ وَحْدَهُ وَتَضَرَّ
عَبْدَهُ وَاعْرَجَ جَنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا آيَاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ +
اور پھر درمیان میں صفا اور مروانے کے سر پہ اغفر و ارحم و تقبّل و
حما تعلم انک انت الاجز الا کرمم اللہ تم ربنا اقمنا فی
الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قتنا عذاب النار و پھر
دن عز کے عرفان میں لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ الملک

بِإِسْمِكَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
 لِقَاءَكَ فِي سَعْيِي نِقْمًا وَفِي لَهْزِمِي نِقْمًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرَكَ
 وَبَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَصَاوِي الصَّدْرِ وَمَشَاتِ
 الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْغِي فِي النَّفْسِ
 وَشَرِّ مَا يُبْغِي فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُ بِهِ الرِّيحُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي يَا هُتَدَى
 وَلِقِّنِي يَا تَقْوَى وَأَعِزَّنِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اأُورِثَنِي أَكْثَرُ دَعَا
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَعْدَ زَوَالِ دُنْ عَرَفَةَ اللَّهُمَّ لَكَ
 الْحَمْدُ كَمَا أَذْنِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَ
 سُنَّتِي وَحُبِّي وَمَعَالِي وَأَلْيَاكَ مَا بَيْنِي وَكَفَرْتُ بِتُرَانِي
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوسَةِ الصَّدْرِ
 وَمَشَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا يَنْجِي بِهِ الرِّيحُ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَنْجِي بِهِ الرِّيحُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي يَا هُتَدَى
 وَتَبَا يَا تَقْوَى وَأَعِزَّنِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ

بِذَلِكَ طَبَعَ كِتَابُكَ وَأَوْفَرَ عَرَفْلَ مَاتِ بْنِ دُوسْ كَلَمِهِ رَابِعاً سُبْحَانَكَ
 فِي السَّمَاءِ عَزَمْتَ سُبْحَانَكَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَخْلُوقُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي
 فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي فِي النَّارِ لَمْلَمَاتُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي
 فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاءُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي
 فِي الْهَوَاءِ رَوْحُهُ سُبْحَانَكَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَكَ الَّذِي وَجَّهَ
 الْأَرْضَ سُبْحَانَكَ الَّذِي لَا مِلْجَاءَ وَلَا مَنَاجِيئَ إِلَّا إِلَيْهِ

خاتمه

الحمد لله کہ کتاب ہدایت امتنا حصہ دوم امداد و بحال من تا لبق جناب
 حاجی محمد مین شریفین مولوی سید امداد علی
 خاں صاحب جادو - سی ایس - آئی و ڈیوٹی کلکتہ
 درجہ اول منسجم آباد - مطبع مطبع العلوم و اخبار نیر عظیم
 مراد آباد میں باہتمام اشفاق علی دین علی منصرمان
 یکم رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ بمطابق ۱۳ جون ۱۹۷۵ء کو کمال آب و تاب سے

چھاپا گیا

